بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے نہ ان پر خوف ہے نہ ان کو غم (احقاف ۱۳)

باقیاتِ جہانِ امامِ ربانی

مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

جلد سوم

زیرِ سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظرِ ثانی: محمد عالم مختار حق

امامِ ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف نہ ان کو غم ۔ (احقاف: ۱۳)

باقیاتِ جہانِ امامِ ربّانی

مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

جلد سوم

زیرِ سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظرِ ثانی

محمد عالم مختار حق

امامِ ربّانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

نام	....	باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرتبین	....	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
		مولانا جاوید اقبال مظہری
		ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
نظر ثانی	....	محمد عالم مختار حق
جلد	....	سوم
حروف ساز	....	سید شعیب افتخار مسعودی، قاری محمد شریف کمبوہ
طابع	....	جاوید اقبال مظہری
مطبع	....	برکت پریس
طباعت	....	۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء
اشاعت	....	اول (بارہ سو)
ناشر	....	امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی
ہدیہ	....	

ناشر

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

فلیٹ نمبر اے۔۵، پلاٹ نمبر سی۔۷، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز ۷، خیابان شمشیر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی،

فون ۵۸۴۰۳۹۵۔۰۱۲ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

ملنے کے پتے

☆☆

☆ ادارۂ مسعودیہ......۲/۶،۵_ای، ناظم آباد، کراچی فون: ۰۲۱_۶۶۱۴۷۴۷

☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز......ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔اے۔ جناح روڈ، کراچی
فون: ۰۲۱_۲۲۱۳۹۷۳

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز......اردو بازار، کراچی فون: ۰۲۱_۲۶۳۰۴۱۱

☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل...... پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی فون: ۰۲۱_۴۹۲۶۱۱۰

☆ فرید بک اسٹال......۳۸_اردو بازار، لاہور فون: ۰۴۲_۷۲۲۴۸۹۹

☆ مکتبہ نبویہ......گنج بخش روڈ، لاہور

☆ مکتبہ جامعہ نقشبندیہ بستان العلوم......کنڈھالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆ Khalifa Muhammad Sadique Raza, Roza Shareef, Sirhind, District Fategharh, Pin code-140406 (INDIA) Ph. 01763-30144.

☆ Dr. Mufti Muhammad Mukarram Ahmad, Nusratul Islam Educational Society, Masjid Fatehpuri, Delhi-6,(INDIA)

☆ Mr. Masood Ahmad Ashrafi, Chairman, Global Islamic Mission, 335, Walnut Street # 2, Yonkers, New York-10701(U.S.A)

☆ Mr. Munir Hussain Masoodi, 46-Holly Lane Smethwich, West Midlnds B67 7JD. (U.K)

☆ Hafiz Muhammad Qamaruddin Rizvi,Maktaba-i-Razvia 423-Matia Mahal, Jama Masjid Delhi-110006. (INDIA)



۱۲۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتساب

آزادکشمیر میں سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا

خواجہ محمد صادق صدیقی کے نام



☆...... جن کی زندگی یادالٰہی، دین حقہ کی سربلندی، خدمت خلق میں مصروف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے وقف ہے

☆...... جن کے انداز، مشائخ طریقت میں یکتا و یگانہ ہیں

☆...... وہ آنکھوں میں نہیں، دل میں سماتے ہیں......ان کا انداز محبوبانہ ہے

☆...... وہ مہمان نواز ہیں، دل دار و دل ربا ہیں......جس نے بیعت کی متبع سنت ہوگیا، سلف صالحین کی راہ پر چل دیا

☆...... وہ سراپا عمل ہیں، سادگی و خلوص کا پیکر ہیں، تین سو مساجد نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر کیں اور کرائیں، جو سب کی سب آباد ہیں، نماز باجماعت ہوتی ہے، اکثر میں حفظ و ناظرہ اور بعض میں درس نظامی کا اہتمام ہے

☆...... جن کی سرپرستی میں رمضان المبارک میں بارہ سو مقامات پر تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے اور حافظات و قاریات گھروں میں الگ قرآن کریم سناتی ہیں

☆...... جنھوں نے ملک و بیرون ملک سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مزارات پر قبے تعمیر کرائے تاکہ زائرین اطمینان سے حاضری دے سکیں......ازبکستان کے دور دراز علاقوں میں مزارات تعمیر کرائے

☆...... آپ کے فیض سے کوٹلی (آزاد کشمیر) مدینۃ المساجد بن گیا، جدھر دیکھو مسجدیں ہی مسجدیں، پہاڑوں پر، وادیوں میں، میدانوں میں......سڈول گنبد، خوبصورت مینارے دعوت نظارہ دے رہے ہیں

☆...... جن کی قیام گاہ مسجد الفردوس کے معمولات دیکھ دیکھ کر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوجاتی ہے

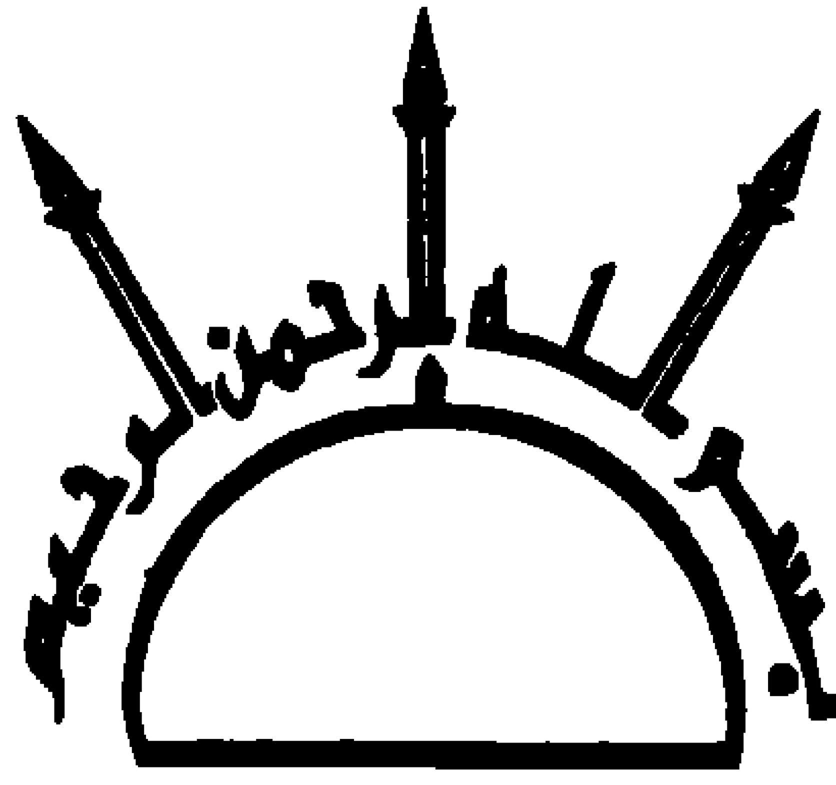
☆...... جن کے اعراس میں، نہ غُل شور، نہ ہجوم زناں، نہ دیگر خرافات......سکوت ہی سکوت، خاموشی ہی خاموشی، حال میں ماضی کی یاد تازہ ہوجاتی ہے

☆...... نام ونمود نام کو نہیں، خدمت ہی خدمت......اخلاص ہی اخلاص، عمل ہی عمل......

☆...... جن کے فرزندان گرامی اور نبیرگان عالی علم ودانش سے آراستہ، صاحب شریعت وطریقت......یہی ان کا امتیاز ہے، یہی ان کی پہچان ہے......

(مرتبین)

☆......☆......☆



باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم



تیرے رستے سے ملا رستہ شہِ کونین کا
مرشدِ راہِ وفا تو ، رُشد تو، ارشاد تو
(غلام مصطفٰی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باقیاتِ جہانِ امام ربانی

جلد سوم

☆☆

باب اول

باب دوم

باب سوم

باب چہارم

باب پنجم



الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نعتِ رسولِ مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی



جوبنوں پر ہے ، بہارِ چمن آرائیِ دوست
خلد کا نام نہ لے ، بُلبُلِ شیدائیِ دوست

شوق روکے نہ رُکے ، پاؤں اُٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ ، تمنائیِ دوست!

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی ، دارائیِ دوست

طور پر کوئی ، کوئی چرخ پہ ، یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی ، بالائیِ دوست

رنجِ اعدا کا رضاؔ چارہ ہی کیا ہے جب اُنھیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائیِ دوست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نعتِ رسولِ مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی



لحد میں عشق رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی ، چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خُدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبّانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے۔زیارتِ در کی ، صد آہ ! واپس آئے
نظر کے اشک پُچھے ، دل کا داغ لے کے چلے

رضؔا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے؟
تم اور آہ ! کہ اتنا دماغ لے کے چلے !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منقبت

بدرگاہِ امام ربانی مجدد الف ثانی

از: حافظ فتح محمد حقیرؔ دہلوی

(م۔ ۱۲۰۰ھ)



ہوا ہوں جب سے دیوانہ مجدد الف ثانی کا
میں ہوں مشہور مستانہ مجدد الف ثانی کا

چلو اے تشنگانِ بادۂ وحدت پیو چل کر
رواں ہے فیض مے خانہ مجدد الف ثانی کا

وہ فاروقی نسب ہیں مشرب ان کا نقشبندی ہے
طریقہ ہے شریفانہ مجدد الف ثانی کا

وہ شمع دین احمد ہیں اور احمد ہے نام اُن کا
دل عالم ہے پروانہ مجدد الف ثانی کا

محبت جن کو اہل اللہ سے ہوگی وہی دل سے
سُنا کرتے ہیں افسانہ مجدد الف ثانی کا

سلاسل چار ہیں جو سب کے سب آپس میں یک دل ہیں
نہیں ہے کوئی بیگانہ مجدد الف ثانی کا

خودی سے دور ہے ہر دم رہا کرتا ہے وہ بے خود
پیا ہے جس نے پیمانہ مجدد الف ثانی کا

خدا اور مصطفیٰ کا اور وہ ہے اصحاب کا پیرو
بجالاوے جو فرمان مجدد الف ثانی کا

حقیرؔ اہل قیامت کہیں گے دیکھ کر مجھ کو
وہ دیکھو آیا دیوانہ مجدد الف ثانی کا

(ماخذ: اسرار کبیری، میاں عبیداللہ، کپور آرٹ پریس لاہور ۱۳۳۷ھ)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت مجدد سرہندی بیسویں صدی میں

محشر حسینی بلیاوی



لے گئی جب مجھ کو اک دن میری شوریدہ سری — تھا کھڑا شیخ مجدد کے مزار پاک پر
اللہ اللہ اس زمیں کی پستی و افتادگی — ذرہ ذرہ ہنس رہا تھا رفعتِ افلاک پر
باہمہ اوج بلندی آسماں شرمندہ تھا — ناز تھا فرش زمیں کو ایک مشتِ خاک پر
میں نے آنکھیں بند کیں محسوس یوں ہونے لگا — جیسے مجھ کو لے اڑا ہو کوئی عرش پاک پر
سو رہا تھا وہ مجاہد زیرِ خاک آرام سے — جان دیدی جس نے آخر صاحبِ لولاک پر
اُس کی راہِ عشقِ مولیٰ میں سدا دیوانگی — خندہ زن رہتی تھی اکثر عالمِ ادراک پر
وہ برستا ہی رہا از ابتدا تا انتہا — برق بن کر کفر و بدعت کے خس و خاشاک پر
بے دھڑک انکار سجدہ! وہ بھی شاہِ ہند سے — آفریں ہے اُس کے عزم و جرأتِ بے باک پر

زندگی تھی وقف اس کی حق شعاری کے لیے
گلشنِ دینِ ھُدٰی کی آبیاری کے لیے

(ماہنامہ ''تبیان'' دادوالی شریف ضلع گوجرانوالہ، ''مجدد الف ثانی نمبر'' مارچ اپریل ۱۹۵۴ء، ص ۶۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

کاشف اسرار

حافظ لدھیانوی



مدفون ہے سرہند میں وہ مردِ حق آگاہ
جو واقف حالات تھا جو کاشفِ اسرار
انوار الٰہی کا خزینہ تھا وہ سینہ
وہ ہند میں ترویج شریعت کا علم دار
قرآن کی تفسیر تھا ہر قول دلآویز
روشن تھا احادیث سے آئینہ افکار
اللہ نے دی یوں دیں کی بصیرت سے نوازا
ہر عقدۂ مشکل ہوا آساں دم گفتار
وہ اہلِ شریعت کے لیے باعث تقلید
وہ اہلِ طریقت کے لیے نور کا مینار
کی سنت سرکار کی گفتار سے تصدیق
کردار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار

ہر لحظہ رہا دین کی احیاء کا اسے دھیان
بدعاتِ زمانہ سے رہا ناخوش و بیزار
ہر جبر کے باوصف تھا توحید کا داعی
باطل کی ہر چال سے رہتا تھا خبر دار
تعلیم پیمبر کا مبلغ تھا بہر حال
دربارِ شہنشاہ میں کیا سجدے سے انکار
"گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ گفتار
وہ ہند میں سرمایہء ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار"
عرفان الٰہی کی ملے اس کو بھی توفیق
حافظؔ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلب گار

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منقبت

بحضور امام ربانی مجدد الف ثانی

خانزادہ کاظم خاں شیدؔا

(نبیرۂ مشہور پشتو شاعر خوش حال خان خٹک)

(پشتو مع ترجمہ)



چہ سرہندئے پاک مولد دے　　مجدد شیخ احمد دے
(سرہند پاک جن کا مقام پیدائش ہے)　　(وہ مجدد شیخ احمد ہیں)

پہ تجدیدئے عالم ستائی　　دا منصب ور باند شائی
(تجدید دین پر دنیا ان کی تعریفیں کرتی ہے)　　(اور یہ مرتبہ اُن کو سجتا ہے)

پہ وجود ئے دین تازہ شو　　دین تازہ یقین تازہ شو
(اُن کے دم سے دین تازہ ہوگیا)　　(دین کیا تازہ ہوا یقین تازہ ہوگیا)

لوئے امام د اولیاء دے　　هم وارث د انبیاء دے
(اولیاء کے بڑے امام ہیں)　　(اور وارث انبیاء بھی ہیں)

کہ اقطاب دی یا افراد دی　　بہرہ مند پہ دا ارشاد دی
(اقطاب ہیں یا وہ یگانہ ویکتا ہیں)　　(سب انہی کے ارشاد سے بہرہ مند ہیں)

هر یو حرف چہ مقطع دے ۔ پہ اسرار وئے مطلع دے
(ہر حرف مقطع کی طرح حرف آخر ہے) (اور مطلع کی طرح کلام اسرار کا کاشف ہے)

پہ جذبہ غرونہ لرزاں کا ۔ پہ سلوک ئے خرامان کا
(حالت جذب میں پہاڑوں کو ہلا دیں) (اور حالت سلوک سے انھیں جلا دیں)

لو نگاہ کہ ئے پہ خاک شی ۔ ھغہ دم بہ خاک افلاک شی
(اگر خاک پر اُن کی ذرا نظر پڑ جائے) (اُسی دم وہ خاک افلاک بن جائے)

پہ آسمان کہ ئے نظر شی ۔ درست آسمان بہ رخشان نمر شی
(اگر وہ آسمان کی طرف دیکھ لیں) (تو سارا آسمان خورشید منور ہو جائے)

کمالات د نبوت ھم ۔ امامت او خلافت ھم
(نبوت کے کمالات بھی) (امامت اور خلافت بھی)

ھیخ خفی نہ جلی دی ۔ پہ نصیب د دی ولی دی
(ذرا بھی پوشیدہ نہیں ظاہر ہیں) (اور اس ولی کو حاصل ہیں)

پہ علیا ولایت خاص دے ۔ پہ کبرٰی ئے اختصاص دے
(قرابت اعلیٰ میں وہ خاص ہیں) (اور ولایت کبرٰی میں بھی انہیں اختصاص ہے)

نوٹ: خانزادہ کاظم خان شیدا ابن محمد افضل خان بن خوش حال خان خٹک ۱۱۳۵ھ میں اکوڑہ خٹک پشاور میں پیدا ہوئے، ان کا خاندان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا دست گرفتہ تھا۔ یہ خود بھی حضرت شیخ غلام معصوم بن شیخ محمد اسماعیل بن شیخ صبغت اللہ بن خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی کے مریدین میں سے تھا۔ اپنے بھائی اسد اللہ خان کے ظلم وستم کی وجہ سے وطن چھوڑ کر کشمیر چلے گئے وہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد سندھ اور وہاں سے ریاست رام پور میں جا کر آباد ہو گئے۔ ۱۲۰۰ھ کے قریب فوت ہو کر رام پور میں دفن ہوئے۔ آپ کا دیوان ۱۰۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو بہت عرصہ قبل پشاور سے شائع ہوا تھا۔ (مرتبین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

وہ جس کا شاہی بھی بھرتی تھی پانی
وہی تو تھے مجدد الف ثانی
(آصف جلالی)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کا مطالعہ کرتے جایئے اور ایک نئے جہان کی سیر کرتے جایئے جو اس جہان سے بالکل مختلف ہے...... ایسا جہان، جہاں علوم وفنون کی ایک نئی بہار نظر آتی ہے جس کے سامنے دنیاوی علوم وفنون کی بہار، خزاں رسیدہ معلوم ہوتی ہے...... ان علوم وفنون کا سمجھنے والا سابقین میں کمیاب تھا اور متاخرین میں تو بالکل نایاب ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے انہیں وہ بلندی عطا فرمائی کہ جس نے نام لیا وہ بھی بلند ہو گیا...... جہان علم وفن ہی نہیں ''مجدد الف ثانی'' ایک جہان علم وعمل کا نام ہے...... آپ سراپا عمل تھے اور سنت کے سچے پیرو تھے اور یہی عمل آپ کی پہچان ہے...... آپ نے زندگی بھر سنت پر عمل کیا اور اسی کی تلقین فرماتے رہے...... مکتوبات سے ماخوذ آپ کے یہ اقوال مشہور ومعروف ہیں کہ:

۱...... ''چند روزہ زندگی اگر حضور سید الاولین وآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بسر ہو تو نجات ابدی کی امید ہے ورنہ کوئی بھی کیسا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو سب ہیچ ہے اور بے کار ہے''

۲...... دونوں جہانوں کی سعادت سید کونین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ افضلھا ومن التسلیمات اکملھا کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس''

(جلد اول: مکتوب: ۱۶۳)

''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدوں میں ہمیں ایک عظیم انسان کے نقش قدم نظر آتے ہیں جس پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں...... ''جہان امام ربانی'' کی اشاعت کے بعد معرفت و پہچان کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا...... جس نے دیکھا حیرت و مسرت کا اظہار کیا، ان شاء اللہ ''باقیات جہان امام ربانی'' دیکھنے کے بعد اس خوشگوار مسرت میں اور اضافہ ہوگا......

ہر لفظ سے رازِ تحقیق ظاہر، عروج نظر ہے جہان مجدد
ہوئے جس سے مسرور اہل طریقت، وہ تازہ خبر ہے جہان مجدد

''باقیات جہان امام ربانی'' کی تیسری جلد آپ کے پیش نظر ہے جس کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے جبکہ جلد اول اور دوم کے مشمولات کی تفصیل کچھ یوں ہے......

جلد اول میں حمد رب جلیل ونعت شریف اور مناقب کے بعد افتتاحیہ وابتدائیہ اور تأثرات پھر باب اول میں مجدد دوراں، امام ربانی کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر، مرشد کریم کے نام مکتوبات شریف میں نجی زندگی کی جھلکیاں، وجود وعدم وجود اور امکان (مکتوبات کی روشنی میں)...... باب دوم میں تفردات مجدد الف ثانی، جواہر مکتوبات مقدسہ، سرمایہ ملت کا نگہبان، مجدد الف ثانی کا نظام تبلیغ، نشان وحدتِ ملت اسلامی، اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد کی اولاد و احفاد...... باب سوم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجد الف ثانی کے فلسفہ کا تنقیدی جائزہ (انگریزی) اور جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ...... باب چہارم میں حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ آلوسی، تصانیف رضا میں اذکار امام ربانی اور فتاوی رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی...... باب پنجم چودہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، وسط ایشیاء میں سلسلۂ نقشبندیہ کا عروج، کردستان میں سلسلۂ نقشبندیہ کے آخری تاجدار شیخ محمد معصوم، انگلستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، سلسلۂ نقشبندیہ اور اقبال کے علاوہ حافظ سید وزیر علی شاہ نقشبندی، خواجہ سید محبوب عالم توکلی اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے تذکرے، مشائخ نقشبندیہ (بخارا، ازبکستان) اور مرقعات پر مشتمل ہے......

جلد دوم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تأثرات کے بعد باب اول میں ذکر مجدد اور علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات...... باب دوم میں عہد اکبری مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں، نفاذ شریعت

مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں اور فتنہء دور اکبری و جہانگیری اور مجدد الف ثانی...... باب سوم میں خواجہ یعقوب چرخی (حالات وارشادات)، ملفوظات شریف خواجہ محمد عارف ریوگری اور صد سالہ و ہزار سالہ مجدد...... باب چہارم میں الجنات الثمانیہ (مبیضہ) اور باب پنجم جنات ثمانیہ (ترجمہء اردو) اور مرقعات پر مشتمل ہے......

پیش نظر جلد میں مقالات ومضامین کی اہمیت اپنی جگہ مگر مکتوبات خواجہ سیف الدین (ابن خواجہ محمد معصوم) اور مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت (ابن خواجہ محمد سعید) کی شمولیت اس جلد کی حیثیت نمایاں کرتی ہے......اس کے ساتھ ساتھ ''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدوں کے موضوعاتی اشاریہ کی افادیت سے بھی انکار ناممکن ہے جو کہ بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی مصنف ومحقق کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنے گا......

بفضلہ تعالیٰ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی نے ''جہان امام ربانی'' کا بارہ جلدوں پر مشتمل عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا (۲۰۰۵ء......۲۰۰۷ء، کراچی) شائع کر کے عالم اسلام کو ''جامِ مجدد'' سے خوب سیراب کیا...... الحمدللہ اب (۲۰۰۸ء) ''باقیات جہان امام ربانی'' کے نام سے مزید تین جلدیں شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل کر لیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بغیر ممکن نہ تھا ہم اس کریم کی بارگاہ میں سربسجود ہیں......

ان شاء اللہ ''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدیں اور ''باقیات جہان امام ربانی'' کی تین جلدوں کو عنقریب ویب سائٹ پر ڈال دیا جائے گا جس کا ایڈریس یہ ہے:

www.almazhar.com

دوران تصحیح ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اغلاط نہ رہیں مگر پھر بھی بشری تقاضوں سے انکار ممکن نہیں لہٰذا دوران مطالعہ جو بھی غلطیاں نظر سے گزریں ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں تصحیح کر لی جائے......

حضرت مجددالف ثانی کی شخصیت اوران کے افکار وخدمات پر پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ترکی، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ، برطانیہ، مصر، سعودی عرب، آسٹریلیا اور امریکہ وغیرہ کی جامعات میں تحقیقی کام ہوا اور یہ سلسلہ عالمی سطح پر اب بھی جاری وساری ہے...... تحقیقی دنیا میں حضرت مجددالف ثانی کے حوالے سے جوں جوں آگے آگے بڑھتے ہیں نئے نئے افق سامنے آتے جاتے ہیں......

ثمر چمکے گا محشر تک یہ فاروقی نگینہ ہے
قسم اللہ کی یہ فیض سرکار مدینہ ہے
(صلی اللہ علیہ وسلم)......(ثمر جمشید پوری)

۱۷رمحرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۷رجنوری ۲۰۰۸ء

احقر
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
(کراچی، پاکستان)

☆......☆......☆

الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

تأثرات

☆☆

شیخ الحرم سید آفندی

☆☆

الشیخ الاجل الھمام الکامل فی الطریقۃ النقشبندیہ جل امام منبع العلوم والمعارف والاسرار واللطائف العارف باللہ تعالیٰ الشیخ احمد الفاروقی الحنفی النقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ واعلیٰ درجاتہ

مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ۱۱۱)

قاضی احمد الدین احمد المرشدی

☆☆

شیخ الطریقۃ والحقیقۃ العلوم المرحوم المقدوس المبرار الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی

(مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ص ۱۰۶)

پروفیسر محمد عارف اظہر

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی غائر نظر سے حالات گردوپیش کا جائزہ لے کر اصلاح احوال کا کام شروع کیا اور ملک کی مذہبی اور معاشرتی حالت کو شریعت اسلامیہ کے سانچے میں ڈھالنے کے

لیے کوشاں ہوئے۔ آپ نے مسلمانان پاک و ہند کو ایک ہزار سال کا بھولا ہوا درس یاد دلاتے ہوئے ان کی توجہ از سر نو حقیقی اسلام کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے شاہان وقت کو پند و نصائح سے نوازا اور انھیں شریعت کے نفاذ کی تلقین فرمائی۔ اکبر و جہانگیر جیسے جلیل القدر شہنشاہوں کے سامنے نہایت پامردی اور جرأت سے کلمۂ حق بلند فرمایا۔ (نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر، جنوری ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۰۴)

پروفیسر آرتھر بیولر

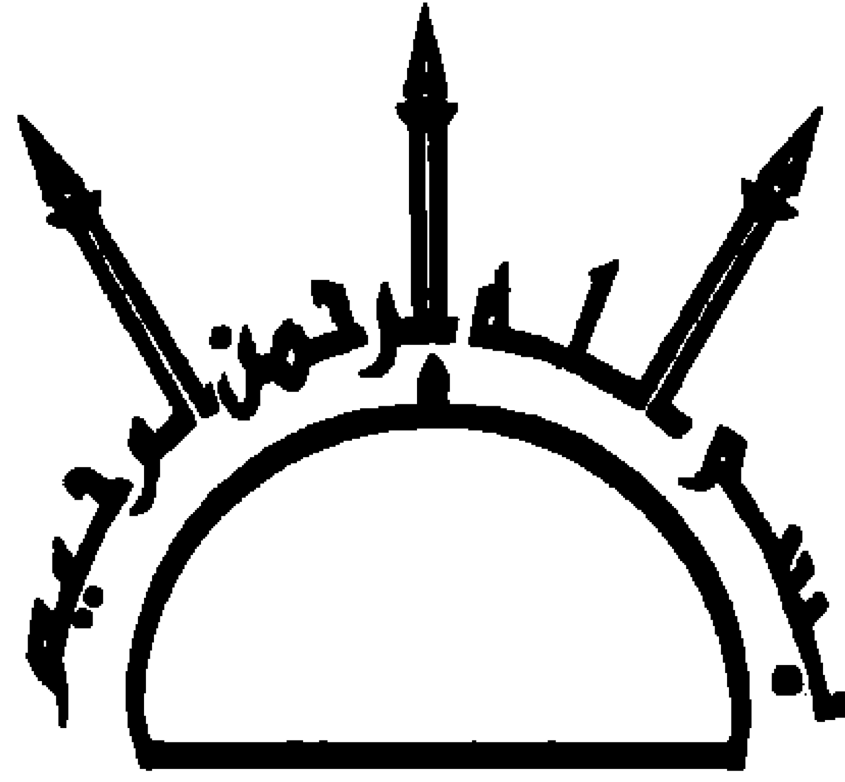
وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ



ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طویل جدوجہد نے شیخ احمد سرہندی کی مثالی زندگی اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے عدیم النظیر اور بے مثال، فاضلانہ و محققانہ مقالات کا مجموعہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' گیارہ جلدوں کی صورت میں شائع کیا ہے۔ نفیس طباعت اور خوبصورت جلدیں جن میں سے چھ جلدوں پر اظہار خیال کیا جاتا ہے (کیوں کہ ہنوز یہی چھے جلدیں موصول ہوئی ہیں)۔

ان جلدوں میں سے ہر ایک جلد میں قاری کو سوانحی، ادبی، تقدیسی، تاریخی اور خطاطی کی وسعتیں نظر آئیں گی۔ فضلاء کے لیے چھے صفحات پر مشتمل شیخ احمد سرہندی کا سوانحی اور تاریخی خاکہ ہے، ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل ایک مقالہ ہے جس میں مکتوبات میں جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں ان کا تجزیہ کیا گیا ہے (ج۔۲) احمد سرھندی کی تصانیف پر مقالات ہیں (ج۔۳) سرھندی کے سلسلۂ نسب اور سلسلۂ طریقت پر مقالات ہیں۔ (ج۔۴) مکتوبات کی تشریحات ہیں (ج۔۵)، سندھ اور سرحد میں سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ پر مقالات ہیں (ج۔۶)

تمام جلدیں اردو میں لکھی گئی ہیں، چھٹی جلد میں دوسری زبانوں کے مقالات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے تاریخ میں کسی بھی صوفی پر کسی بھی زبان میں ایسا عظیم انسائیکلوپیڈیائی کام نہیں ہوا جس طرح ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' میں پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد اور ان کی جماعت کو اس جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ۱۲ مارچ ۲۰۰۷ء (ترجمہ انگریزی)



باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم......باب اول



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نذرانۂ عقیدت

درشان حضرت مجدد الف ثانی

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد
(علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)

☆☆

آپ نقشبندیوں کے پیر ہیں
بے مثال ہیں بے نظیر ہیں
اکبر کے دین کو ملایا جو خاک میں
واللہ آپ ہی حُسین کی تصویر ہیں
ناشادؔ جیسے اہل دل آپ کے اسیر ہیں
آپ باوقار اور روشن ضمیر ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سرمایۂ ملت کا نگہبان

لیفٹننٹ کرنل سیّد الطاف محمود ہاشمی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجبوبیہ (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی) موضع سیّدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین



تاریخ اسلام میں دوسری اور تیسری صدی ہجری ایجاد و تدوینِ علوم کے اعتبار سے نو یکلی صدیاں تھیں۔ ایک جانب تدوین حدیث جاری ہے تو دوسری طرف فقہ کی بنیاد رکھی جا رہی ہے، کہیں علم کلام ایجاد ہو رہا ہے تو کہیں علم تفسیر کے اصول وضع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام علوم ظاہر سے متعلق ہیں، جبکہ دین کبھی بھی مطلقاً ظاہرداری کا نام نہیں رہا، اس کا باطن سے گہرا تعلق ہے۔ نبوت (نبی نہیں)، جو کہ دین کی اساس ہے، بذات خود باطنی شے ہے۔ باطنی علوم میں سے "علم رُشد" انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے طالبان دیدار الٰہی کو عنایت فرمایا گیا۔ اسی علم کے حصول کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ محبوب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کو اس نعمتِ عظمٰی سے محروم رکھا جاتا؟ لہٰذا جہاں قرآن و حدیث فہمی کے لیے بہت سے علوم کی بنیاد رکھی جا رہی تھی وہاں عرفانِ الٰہی اور رسالت فہمی کے حصول کے لیے متعلقہ علوم کی بنیاد بھی فراہم کر دی گئی جنہیں بعد ازاں تصوف کے نام سے پکارا گیا۔ ان دو صدیوں میں جہاں بے شمار علوم کے لیے بنیاد فراہم ہوئی وہیں یہ صدیاں تصوف کے لیے بھی خشتِ اوّل ثابت ہوئیں۔ خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ (۲۱ تا ۱۱۰ھ) نے بصرہ میں اس نور کی شمع روشن کی تو بسطام میں ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۶۱ یا ۲۶۴ھ) نے ان کیفیات سے سالکین کے قلوب کو توحید کی تجلیات سے گرمایا۔ علم و عرفان کا مرکز، بغداد، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۹۸ھ) کے شرح صدر سے بقعہ نور بن گیا۔

اس عرصہ میں دین کے باقی علوم کے ساتھ ساتھ علم تصوف کو بھی از حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ بقیہ علوم پر دسترس تو مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن تصوف عملاً کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور علم تصوف کی یہی خاصیت اسے باقی ماندہ علوم سے ممتاز کرتی ہے۔ کتابیں پڑھ کر کبھی کوئی صراف نہیں بنا، اس کے لیے کسی صراف سے عملی تربیت لینا ضروری ہے۔ تصوف ہر لحاظ سے ایک سائنس ہے۔ جیسے سائنس کو مطالعہ سے تجربہ گاہ تک لانے میں ہزاریے (milinium) صرف ہوئے ایسے ہی تصوف کے مشاہدات اور کیفیات کو سائنسی شکل دینے میں بھی کئی صدیاں صرف ہوگئیں، اگرچہ کیفیاتی تصوف تو دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ہی ظاہر و باہر ہو چکا تھا مگر تصوف کا نصاب مرتب کرتے ہوئے بڑوں بڑوں کے دل دہل گئے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۰ تا ۵۰۵ ھ) نے تصوف سے حاصل شدہ انکشافات میں سے حقیقت وحی کا تذکرہ کیا ہے[۱] مگر یہاں تک پہنچنے کے لیے ضروری نصاب اور حقیقت وحی کی کیفیت کے بیان سے پہلو تہی کر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ علمِ تصوف کئی صدیوں تک سینہ بہ سینہ ہی سفر گزیں رہا یہاں تک کہ ملکِ اُزبکستان کے شہر بخارا کی نواحی غیر معروف بستی غُجدوان کے باسی حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ (م، ۶۱۷ ھ) نے بالآخر یہ سکوت توڑا اور ہشت اصولی مختصر مگر جامع، سہل مگر پُر اثر نصاب ترتیب دیا۔[۳] یہ تعلیم ظاہر سے باطن میں سرایت کر کے انسان کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت غُجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ تو کھولا مگر اُن کے چھ پُشتوں بعد حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (۷۱۷ تا ۷۹۱ ھ) تک کسی کو اس میں ترمیم و اضافہ کی ہمت نہ ہو سکی۔ غالباً اِس میدان میں بھی مقلدانہ روش نے ہی محققانہ روشنیوں کو مستور رکھا۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے تین اصولوں کا اضافہ کیا[۴] اور ایک بار پھر لمبے عرصہ کے لیے اُفق طریقت پر خاموشی چھا گئی، یہاں تک کہ اس سکوت میں ارتعاش پیدا کرنے کا کام ہندوستانیوں کے سپرد ہوا۔ مشرقی پنجاب کے گاؤں سرہند کے شیخ احمد نے کمرِ ہمت باندھی جنہیں شاید اسی کام کی بناء پر مجدد الف ثانی ایسا لقب عطا ہوا کہ اس میں اصل نام بھی چھپ کر رہ گیا۔ آپ نے سلوک میں لطائف، حقائق اور ماوراء ی مقامات کا ایسا نصاب متعارف کرایا جس سے میدان تصوف میں ایک حقیقی انقلاب برپا ہو گیا۔ اسے صوفیہ میں از حد پذیرائی ملی اور آج بھی یہ طریقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بنگلہ دیش، افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے مذہبی حلقوں میں بے حد مقبول ہے۔

لطائف کو آسانی سے یوں سمجھا جا سکتا ہے، انسانی اعضاء کو نام دیے جانے سے قبل ماہرینِ طب کو آپس میں گفت وشنید میں دشواری پیش آتی کیونکہ اعضاء تو موجود تھے مگر انہیں کسی نام سے پکارا نہ جاتا تھا۔ پہچان اور سہولت کی خاطر انسانی جسم کے اعضاء کے نام رکھ لیے گئے اور رہتی دنیا تک بوقت ضرورت نام سازی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان میں سے دل، دماغ، جگر، گردے، پھیپھڑے ایسے اعضاء ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عضو کام چھوڑ دے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی لیے انہیں اعضاءِ رئیسہ کہا جاتا ہے۔ روح بھی ایسے ہی بے شمار اعضاء پر مشتمل ہے۔ ان کی اسم گری اہم تو تھی لیکن اہم تر یہ بات تھی کہ نام دینے والا خود ان اعضاء سے واقف بھی ہو۔ اس نگری کے باسیوں کی زبان ویسے ہی گنگ تھی۔ اس کام کے لیے ہمت وتوفیق کی مہر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر لگائی جا چکی تھی۔ آپ نے روح کے پانچ اعضاء کو ان کی بالیدگی اور نشوونما کے لیے زندگی پایا، گویا ان روحانی اعضاءِ رئیسہ کو آپ نے صوفیہ کی آسانی اور پہچان کے لیے نام دے دیے۔[۵] روح ایک لطیف شے ہے لہٰذا اس کے اعضاء کو لطائف کہا گیا۔ اعضاءِ رئیسہ چونکہ زندگی کے ضامن ہیں اس لیے ان کی حفاظت کے لیے غذائیں، دوائیں اور معالجے باقی اعضاء کی نسبت زیادہ تکلف سے وضع کیے گئے۔ اسی طرح لطائفِ رئیسہ کی صحت اور نشوونما کے لیے ذکر کی غذا، فکر کی دوا اور نور کا علاج تجویز کیا۔ اس دریافت نے عملاً دنیاءِ تصوف میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ منزل جسے پہلے عزلت گزینی اور ترکِ موالات کی بنا حاصل کرنا جوئے شیر لانا تصور کیا جاتا تھا اب گھر بیٹھے، معاش میں مصروف رہتے ہوئے ممکن ہو گیا۔ اس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ تصوف میں واحد شخصیت ہیں جنہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرتے ہوئے ظاہر و باطن کو ایک ساتھ نشانہ بنایا۔ ظاہر معاش میں مصروف ہے تو باطن معاد میں، ظاہر شریعت سے آراستہ ہو رہا ہے تو باطن نورِ خداوندی سے پیراستہ۔ قلب عملاً ذاکر ہو کر اس حدیث مبارک کا مظہر بن جاتا ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: مومن کی فراست سے محتاط رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔[۶]

لطائف کے تذکرے کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے حقائق کے نازک ترین موضوع کو بھی چھیڑ ڈالا۔ یہ منکشف کیا کہ حقائق کی دو صورتیں ہیں، حقائقِ الٰہیہ اور حقائقِ انبیاء (علیہم الصلوۃ والسلام)۔

حقائقِ الٰہیہ میں حقیقتِ صوم (روزہ)، حقیقتِ صلوٰۃ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ شامل ہیں جبکہ حقائقِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حقیقتِ ابراہیمی، حقیقتِ موسوی، حقیقتِ عیسوی، حقیقتِ محمدیہ (ﷺ) اور حقیقتِ احمدیہ (ﷺ) پر مشتمل ہیں۔ زیادہ تر صوفیہ کو حقائقِ الٰہیہ میں سے گزارا جاتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء اللہ توحیدی نعرے بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ حقیقتِ الٰہیہ کی تجلی کا ایک مظہر ''کشف المحجوب'' میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کا یہ قول ہے ''بیوی بچوں کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہ دو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں تو اللہ تعالےٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا تعلق؟'' سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں ''اس مسئلہ کا تعلق غیر اللہ سے قطع تعلق سے ہے۔'' حقیقتِ الٰہیہ کے ورود کا ایک مظہر ''ذکرِ خیر'' میں حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول یہ شعر ہے۔[۷]

اللہ کولوں منگ دعائیں، سوئی دھاگے تائیں
اللہ منگیاں ہر دم دیندا، بندہ دیندا ناہیں

ترجمہ: سوئی دھاگے کی سی معمولی ضروریات کے لیے بھی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف رجوع کرو، کیونکہ یہ وہی ہے جو مانگنے پر عطا کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے جبکہ بندہ یہ کچھ نہیں کرتا۔

جن حضرات کو حقائقِ انبیاء، خصوصاً حقیقتِ احمدیہ (ﷺ)، کے انوار سے حصہ نصیب ہوا اُن کی روح سدا رسالت کے نعروں سے گونجتی نظر آتی ہے ذرا اس کا ایک انداز ملاحظہ ہو:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

یہ شعر[۸] احمدی تجلی (ﷺ) کا ایک پرتو ہے۔ حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا اظہار بھی ملاحظہ ہو[۹]:

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیِ احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
جو انبیاء ہیں، آگے تری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا، یا نبی! اقرار

ایسے صوفیہ کی تعداد نہایت قلیل ہے جنہیں دونوں حقائق سے حصہ دیا گیا اور جنہیں یہ حصہ دیا گیا ان کی کیفیات میں توازن اور ٹھہراؤ دکھائی دیتا ہے۔ خود حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ صوفیہ کی اسی جماعت میں ہوئے ہیں۔ ایک جانب وہ آسمان پر کھڑے عرش کے کنگروں کو ہاتھ ڈالتے نظر آتے ہیں* تو دوسری طرف سنت کی ادائیگی کی خاطر تھوڑی دیر قیلولہ کرنے کو قیام اللیل اور صوم النہار کی عبادات سے اہم گردانتے ہیں۔[11]

لطائف اور حقائق کی سادہ سی تعلیم فلسفہ، دلائل، وعظ وغیرہ کی ثقیل گھمن گھیریوں سے یکسر پاک ہے۔ نم آنکھیں ہیں تو خمیدہ، زبان ہے تو خاموش۔ تسبیح ہے نہ مالا ہے، کچھ اس کا بھید نرالا ہے۔ اسے ہر مسلمان کبھی بھی شروع کر کے اس سے اپنی لگن، ظرف، سکھانے والے کے کمال اور اللہ تعالیٰ کے کرم کے موافق حصہ وصول کر سکتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کرنے والوں کی اپنی ایک مخصوص زبان ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ کی طرح علمِ فقہ، تفسیر و حدیث، علمِ کلام و فلسفہ وغیرہ کے اپنے اشارات و اصطلاحات ہیں۔ ایسے ہی ہر شعبہ سے متعلقہ افراد کی اپنی ایک درجہ بندی ہوتی ہے جس سے عموماً اس فیلڈ کے لوگ ہی شناسا ہوتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی درجہ بندی کا تذکرہ تو قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط

ترجمہ: ہم نے ان رسولوں میں سے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت بخشی۔ ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوا، کسی کو اُس نے دوسری حیثیتوں میں بلند درجوں پر فائز کیا۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۵۳)

ایسی ہی درجہ بندی فقہاء، محدثین، مفتیانِ شرعِ متین کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔ صوفیہ کے ہاں قربِ الٰہی اور رسول اللہ ﷺ کے انوار سے تزئین کی بنیاد پر پہچان کی خاطر درجہ بندی ہونا کچھ عجب نہیں۔ اس راہ کے سالکین کو دوسرے سالک کا درجہ معلوم کرنے کے لیے کسی سے پوچھنے کی احتیاج نہیں رہتی بلکہ اُس مقام، لطیفہ یا حقیقت کے انوار کا ورود دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ سالک کس درجہ پر فائز ہے۔ یہ انوار صرف روحانی ہی اثر نہیں رکھتے بلکہ طبعی طور پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ سائیں مغلی شاہ ناظرہ قرآنِ پاک پڑھے ہوئے تھے مگر دورانِ تراویح حافظ کی غلطیاں

درست کرنے لگے۔ شیخ (حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ) کے استفسار پر بتایا کہ نماز میں حسبِ معمول حقیقتِ قرآن کا فیض (نور) لیتے ہوئے قرآنِ پاک کی زیرِ تلاوت آیت کے ٹکڑے حافظ کی طرف جاتے اور اپنی طرف آتے دکھائی دیتے۔ جہاں حافظ کو متشابہ لگتا، سائیں مغلی شاہ اپنے سامنے سے گزرنے والے ٹکڑے سے دیکھ کر بتلا دیتے۔ شیخ نے سن کر آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا مبادا خدائی رازوں کی افشائی اُن کے لیے کوئی فتنہ بن جائے۔[۱۲] ایسے راز ہائے درونِ خانہ معلوم ہونے کے باوجود ہونٹوں کو سیئے رکھنا کتنا بڑا امتحان ہے، یہ کوئی صوفی جان سکتا ہے یا مجروحِ عشق۔ یہ طبعی اثرات بالا رادہ یا بلا ارادہ ظاہر ہو کر رہتے ہیں۔ اتنی بڑی دولت کو اس قدر آسان طریقہ سے ہر مسلمان کی پہنچ میں لا کھڑا کرنا یقیناً حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے۔ یہ وہی دولت ہے جسے آپ سے پہلے پُر اسرار بنا کر رکھا گیا تھا، ہر شخص اِسے شجرِ ممنوعہ بنا کر پیش کرتا مگر آج یہ شجرِ طریقت ہر باہمت شخص کی دسترس میں ہے۔

ماضی قریب میں گزرنے والے بزرگوں میں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن پر اہلِ سنّت کے تقریباً تمام مسالک متفق ہیں اسی طرح طریقت کے تمام سلاسل بھی آپ پر متفق نظر آتے ہیں۔ آپ کا مشہور رسالہ ''الانتباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ'' ان سلاسلِ طریقت کے تذکرے سے مزین ہے جن سے منسلک رہ کر آپ نے کسبِ فیض کیا۔ اُن کی یہ تحریر مجددیہ طریق سے شروع ہوتی ہے، قادریہ سے تعلق کی تفصیل بیان کر کے پھر مجددیہ طریق کے تعارف پر آ پہنچتی ہے۔ بعد ازاں مشائخِ نقشبندیہ کے چند خطوط نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے نو سلاسل سے اپنی وابستگی کا ذکر کیا ہے جن میں سے تقریباً نصف ضخامت مجددی سلوک پر مبنی ہے۔ ولی اللہی طریقت تمام سلاسل کا مرکب ہے لیکن اس کے باوجود ان پر مجددی سلوک کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ وہ درحقیقت مجددی طریقت ہی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اَطِیْعُوا اللّٰہَ (اطاعتِ الٰہی) اور اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (اطاعتِ رسول ﷺ) میں ایسا قرآنی توازن دکھائی دیتا ہے کہ خال خال ہی کہیں نظر آئے گا۔ توحید کا ذکر یوں ملتا ہے ''انسان ماسویٰ اللہ کی توجہ سے خالی ہو جائے، اور جب تک دل ماسویٰ اللہ میں گرفتار ہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو، توحید والوں میں شامل ہونے کا حقدار نہیں کہلا سکتا۔''[۱۳] جب کبھی اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا ذکر آیا تو اپنے ہی ترتیب شدہ سلوک کے متعلق یوں گویا ہوئے ''اِس (مجددی سلوک) کے تمام کمالات فقط

آپ ﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہیں۔ جسے یہ تابعداری نصیب ہوئی فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیماً (بے شک عظیم کامرانیوں نے اُس کے قدم چومے) اور بنا تابعداری کے فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً بَعِیداً (بلاشبہ وہ گمراہ ہو کر دور جا پڑا)۔[14]

آپ نے طریقت میں اظہارِ بیان کی ایک نئی طرح ڈالی جس کے مطابق چاہے کسی بھی قول وفعل میں اشکال نظر آئیں اور بھلے کسی انداز کے ہوں، بلا اشتثناءِ شخصیت وسلسلہ اُسے واضح کرنا ایک فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ اس بارے میں یہ لحاظ بھی گوارانہ کیا کہ کہنے والا کس سلسلۂ طریقت سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کی نظر سے اپنے ہی سلسلے کے ایک بزرگ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول گزرا ''میں اَطِیعُوا اللّٰہ میں اس قدر گرفتار ہوں کہ اَطِیعُوا الرَّسُولَ سے بھی شرمندہ ہوں، اُولِی الْاَمْر کی اطاعت کی تو کوئی صورت ہی نہیں۔'' اس پر آپ نے آیت مَنْ یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ[15] کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مکتوب تحریر فرمایا جو اہلِ ذوق کے پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔[16]

مجددی سلوکِ لطائف دودھاری تلوار ہے۔ اس میں لطائف کے انوار کا منکشف ہونا بڑی سعادت ہے مگر بعض اوقات دورانِ مراقبہ ارتکازِ توجہ کے وقت منکشف ہونے والے نور پر اس وہم کے احتمال کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ نور حقیقی ہونے کی بجائے تصوراتی ہو اور سالک ترقی کرنے کی بجائے اِسی وہم میں گرفتار ہو کر رہ جائے کہ وہ خدائی انوار سے بہرہ بند ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا حل شیخ کامل رہنمائی کے ذریعہ تو کرے گا ہی، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سالک کی وہمی کیفیت اُسے باغی بنا دے اور شیخ کی رہنمائی اسی بغاوت میں ہی بہ جائے۔ معاشرتی برائیوں کو روکنے کا اعلیٰ ترین درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا ہے، مگر یہ پُراثر جنس مذہب کی مارکیٹ میں نہایت کم یاب ہے۔ ایسے ہی ان توہمات سے نکالنے کا اعلیٰ درجہ صوفیوں میں بھی خال خال ہی نظر آتا ہے۔ کئی نسلوں بعد ایک آدھ مردِ کامل ایسا پیدا ہوتا ہے جو اپنی آستینوں میں یدِ بیضا لیے پھرتا ہو۔ غالباً اسی خدشے کے پیشِ نظر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان لطائف کا تعلق چند روحانی بیماریوں سے بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً لطیفۂ روح کا تعلق غصہ سے ہے، جیسے جیسے لطیفہ روح منکشف ہوگا ساتھ ساتھ غصہ قابو میں آتا جائے گا۔ غصہ ختم کرنا مطلوب نہیں بلکہ اس کا ضبط میں لانا مقصود ہے۔ کچھ مقامات ومعاملات ایسے ہیں جہاں غصہ آنا عین منشاءِ الٰہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر جہاد کے موقع پر غصہ آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر خواہ مخواہ غصہ انہیں دین سے متنفر کرنے کا باعث بن سکتا ہے اس لیے

غصہ قابو میں رہنا چاہیے یعنی صرف بوقتِ ضرورت ہی اس کا اظہار ہو۔ اگر سالک لطیفۂ روح کا نور تو محسوس کرے لیکن اس کا غصہ قابو میں نہ ہو تو کاملین اس کے انکشافِ نور کو وہم ہی قرار دیں گے، سالک بھلے اس انکشاف میں کتنا ہی پختہ اور راسخ کیوں نہ ہو۔ مجددی سلوک کا یہ پہلو اکثر صوفیوں کی نظر سے پوشیدہ ہے یا جان بوجھ کر چھپایا جاتا ہے کیوں کہ مشائخ کے لیے مریدوں کو انوار کی قوسِ قزح اور انکشافات کی الکھ نگری کے سحر میں مگن رکھنا ان بیماریوں کا علاج کرنے سے کہیں سہل ہے۔ انوار کے ذریعے ان امراض کا قلع قمع کرنا ہر کہ ومہ کے بس کا روگ نہیں لہٰذا صرف دنیائے انوار کے سحر انگیز حسن کی میٹھی قید سے باہر نہیں آنے دیا جاتا۔ لیکن وہ مشائخ جو انہیں انوار کی وساطت سے اِن بیماریوں کا علاج کرنے کا فن جانتے ہیں وہی حقیقتاً صوفی کہلانے کے حقدار ہیں۔ متاخرین میں اس کی خوبصورت ترین مثال میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہی صورتِ احوال باقی لطائف کے ساتھ بھی ہے۔ مبتدیوں کے لیے یہاں باقی ماندہ لطائف اور ان سے منسلک بیماریوں کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ لطیفۂ قلب سے شہوت، لطیفہ روح سے غصہ، لطیفۂ سِرّ سے حرص ولالچ، لطیفۂ خفی سے حسد وبخل جبکہ لطیفۂ اخفیٰ سے تکبر وغرور منسلک ہیں۔

کامل مشائخ کبھی انوار کے ورود سے، کبھی مرید کے معاملات سے، اور بعض اوقات دونوں کے امتزاج سے لطائف کے منکشف ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اگر کوئی سالک خود کو ان لطائف کے انوار میں غرق دیکھے لیکن موقع میسر آنے پر شہوانی درندگی پر اتر آئے، بخیل اتنا ہو کہ مسکین ہمسایہ بھوکا سونے پر مجبور ہو، یتیم سائل کو دیکھ کر دھکے دینے پر اتر آئے، مبلّغ اور پیر ہو کر تکبر میں فرعون کو پیچھے چھوڑتا ہو، تو کون ہے جو اُسے کچھ بھی مقام دینے کے لیے تیار ہو؟ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ نے اپنے ایک خلیفہ کو کیا خوب خط لکھا ''تم پیر ہو چکے، اب انسان بننے کی کوشش کرو۔ پیری کے گھمنڈ میں انسانیت کے حصول سے غافل نہ ہو بیٹھو۔''[۱۷]

معرفتِ الٰہی کے حصول کی خاطر حقائقِ اشیاء تک رسائی اکثر صوفیہ کے نزدیک اس قدر مشکل تھی کہ وہ مقصودِ حقیقی کے علاوہ کسی دوسری جانب متوجہ نہیں ہو سکے۔ وہ کسی دوسری جدوجہد میں مصروف ہو کر معرفتِ الٰہی سے غافل ہو جانے کے خدشے میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس جہت سے بھی منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے حکومت کے غیر شرعی اور مشرکانہ احکامات کے خلاف لسانی، قلمی جہاد شروع کیا۔ اُن کا پالا ہندوستان کے مضبوط ترین مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اس کے بیٹے

نورالدین محمد جہانگیر سے پڑا، جس کے عوض انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ زندانِ گوالیار، نفسِ مطمئنہ کی آزادی کا پیغام ثابت ہوئی۔ اُن کے سینے کا نور یوں چمکا کہ بادشاہ کے غیر مسلم قیدی کلمۂ طیبہ کا ورد کرنے لگے اور کلمہ گو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زلفِ واللیل کے اسیر ہو گئے۔ ایک سال بعد ہی جہانگیر نے باعزت رہائی کے احکامات جاری کر دیے۔ بعض مؤرخوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بادشاہ نے سیاسی مجبوریوں کے علاوہ مجدد علیہ الرحمۃ کے آقا ﷺ کی خواب میں آمد اور حکم کے پیشِ نظر رہائی کے پروانے پر دستخط کیے۔[۱۸] حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اس معاملے میں قدرت کی جانب سے یہ اعزاز نصیب ہوا کہ وہ اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں دینِ اکبری منسوخ کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے اس ضمن میں پیش آنے والی دینی مصروفیات کے علاوہ سیاسی مصروفیات کو راہِ تصوف کی رکاوٹ سمجھنے کی بجائے انہیں بھی رفعتِ منازل کے لیے سیڑھی بنالیا۔ انہوں نے اس سیڑھی کی گردن پر پاؤں رکھا اور عرشِ اعظم کے نوری پردوں کے پار جھانکنے لگے۔ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہوسکتا ہے؟ کیا ہمارے آج کے تمام علماء و مشائخ مل کر بھی یہ کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں؟ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی منزل قریب آئی تو چند وزارتوں کے عوض اپنے مطالبہ سے اس طرح دستبردار ہوئے کہ آج تک دوبارہ اس نعرہ اور تحریک کی جرأت پیدا نہ ہوسکی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے اتنے کثیر جہتی ہیں کہ ان کا احاطہ چند صفحات میں کرنا ناممکن ہے۔ شریعت کے احیاء کا معاملہ ہو یا دینِ اکبری کی تنسیخ کا، سلوک کے نصاب کا مسئلہ ہو یا طریقت کو شریعت کے تابع کرنے کا، وحدت الوجود کے پردے میں بعض لوگوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے مشرکانہ خطرات کا ادراک ہو یا مقامِ نبوت (ﷺ) پر رکیک حملوں کا، ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم کا تعین ہو یا صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تکریم کا، یہ شخص ہر محاذ پر چوکنا نظر آتا ہے۔ ہاتھ میں وہ تمام ہتھیار موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ انوار خداوندی کا وہ ہتھیار جو زیادہ تر صوفیہ نے آخرت کے لیے سنبھال رکھا تھا اسے بھی اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے لیے استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ کشمیر سے واپسی پر جہانگیر سانس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اطباء کے معالجوں سے ناامید ہو کر اعیانِ مملکت کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا (جو غالباً لشکر کے ہمراہ تھے)۔ آپ نے دعا کا وعدہ اس شرط کے ساتھ فرمایا کہ جہانگیر اب تعمیر مساجد کا اہتمام کرے گا (اکبر کے دور میں مساجد کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی)۔ جہانگیر نے کہا ''گفتن از شما، و کردن از ما'' [ترجمہ: کہنا

آپ کا، کرنا ہمارا۔یعنی آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔] حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی، اسی رات بادشاہ کو مرض سے افاقہ ہوگیا۔جب سرہند کے قریب پہنچے تو بادشاہ نے آپ سے کہا''شیخ جیو (یعنی حضرت مجدد)! چونکہ آپ کی دعا سے ہمیں شفا نصیب ہوئی لہٰذا ہم آپ کے گھر کے کھانے سے ہی کھانے کا پرہیز توڑیں گے۔''[19] اسلب امراض کا فن کچھ تو ناپید ہوگیا، اور جو موجود ہے وہ زیادہ تر اپنی یا اپنی اولاد کی خاطر سہولتیں خریدنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فن کو کیسے استعمال فرمایا اور وہ بھی اللہ کے گھر کی تعمیر سے مشروط۔اس واقعے میں ایک طرف آپ کا حقیقتِ عیسوی کے استعمال پر کمال نظر آتا ہے تو دوسری جانب اس خدائی نعمت کو معبودِ حقیقی کے راستے میں لُٹا دینے میں یکتائی۔

انہوں نے ایسے تصوف کی داغ بیل ڈالی جو صوفی کو قم باذن اللہ کی باطنی طاقت کے ساتھ بازوئے حیدر بھی عطا کرتا ہے جن کے بغیر رسمِ شبیری کا تصور ممکن نہیں۔انہوں نے طریقت و حقیقت کو صدیقی سوز اور خیبر شکنی کا حسین امتزاج بخشا۔شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج کی جھلک ان کے سلسلہ میں صدیوں بعد آنے والے متوسلین میں بھی نظر آتی ہے۔۱۷۹۹ء میں داغستان کے موضع گمری میں پیدا ہونے والے امام شامل اسی سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتے تھے۔انہوں نے ۱۸۳۰ء میں روسی افواج کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کیا اور ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۹ء تک بائیس برس کے لیے ایک طرف ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا تو دوسری جانب داغستان کے بائیس اضلاع میں شرعی حکومت قائم کی۔یہ دور بعد میں ''عہدِ شریعت'' کے نام سے مشہور ہوا۔۲۵ اگست کو داغستان کا یہ ہر دلعزیز رہنما اور روسی استعمار کے خلاف مسلح جدوجہد کا کامیاب قائد، ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگیا اور یوں تاریخ کا ایک خوبصورت باب اختتام کو پہنچا۔[20]

طالبان نے ایک سپر پاور سے پنجہ آزمائی کے بعد اب دوسری سے برسرِ پیکار ہوکر خود کو مجددی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔کاش کوئی انہیں اس جرأتِ بے فراست سے روک سکتا۔مجددی ہونے کے باوجود وہ آپ کی حیاتِ طیبہ کے اس رخ کا ادراک نہ کرسکے کہ انتہائی اثر و رسوخ اور کامیابیوں کے باوجود حکومت کے حصول کی خواہش حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر کبھی غلبہ نہ پاسکی۔اسی لیے ان کی جدوجہد میں کہیں برسرِ اقتدار آنے کی موہوم سی آرزو بھی نظر نہیں آتی، بلکہ انہوں نے اُس وقت کی مہیا قیادت سے ہی دینِ اسلام کا کام بھرپور انداز سے لینے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلہ پر ثابت قدمی ان کے عہدۂ مجددیت کی طرف سنگِ میل ثابت ہوئی۔مجھے امام شامل، طالبان اور اپنے مذہبی رہنماؤں میں یہی سب سے بڑا خلاء

دکھائی دیتا ہے کہ یہ لوگ بادشاہوں سے کام لینے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ ہر قیمت پر خود بادشاہ بننے کی آرزو ہمیشہ چٹکیاں لیتی نظر آتی ہے جبکہ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی فراست کی روح اسی خواہش پر غلبہ پانے میں تھی۔ بادشاہت کی یہی خواہش خدا اور رسول ﷺ سے دوری کا باعث بنتی ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فہم و فراست کا ہی نتیجہ تھا کہ مغلیہ خاندان کے بادشاہوں میں سے ایک کے ہاتھوں فقہ کی مشہور کتاب ''فتاوٰی عالمگیری'' مرتب ہوئی جو آج بھی فقہ حنفی میں مشعلِ راہ ہے۔ اس سے پہلے یہ کام بوریا نشین علماء و فقراء ہی کے ذمہ تھا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے کہ خدائی نور بادشاہوں کے سینوں سے بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہمہ گیر ولایت کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے مکاشفات میں جو کچھ دیکھا بلا کم و کاست بیان کر دیا۔ وہ بزرگان کا ذکر سلاسل سے نسبت کے لحاظ سے کرنے کی بجائے اللہ تعالےٰ سے وابستگی کے حوالے سے کرتے ہیں جس سے ان کی طریقت (وراثتی اور) روایتی تعصب سے پاک نظر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مختلف سلاسل کے بزرگان کے مقامات سے آپ کو آگاہی بخشی تو ان کا ذکر اپنے شیخ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مکتوب میں یوں فرمایا:

''عرش پر اس قدر عروج واقع ہوا کہ مرکزِ زمین سے لے کر عرش یا اس سے کچھ کم تک اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے مقام تک ختم ہوا۔ اس مقام کے اوپر بلکہ اسی مقام میں تھوڑی سی بلندی میں چند مشائخ مثل شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور شیخ ابو سعید خراز علیہ الرحمۃ تھے اور باقی مشائخ میں بعض اس مقام کے نیچے مقام رکھتے تھے اور بعض مشائخ اسی مقام میں تھے لیکن ذرا نیچے مثل شیخ علاء الدین سمنانی اور شیخ نجم الدین کبرٰی رحمۃ اللہ علیہما کے اور اس مقام کے اوپر امامانِ اہل بیت اور ان کے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔''[۲۱]

''استطاعت مع الفعل کا مسئلہ منکشف ہو گیا ہے۔ فعل سے پہلے انسان کچھ قدرت نہیں رکھتا، فعل کے ساتھ ہی قدرت بخشی جاتی ہے۔ یہ استطاعت، اسباب (کے مہیا ہونے) اور اعضاء کی سلامتی پر منحصر

ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے ثابت کیا ہے۔اس مقام میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ (بہاء الدین) نقشبندی قدس سرہٗ کے قدم پر پاتا ہوں، آپ اسی مقام میں ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس مقام سے حصہ حاصل ہے۔ اِس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ عبدالخالق غُجدوانی قدس سرہٗ اور مشائخِ متقدمین میں سے حضرت خواجہ معروف کرخی، امام داوٗد طائی، خواجہ حسن بصری اور حضرت حبیب عُجمی قدس سرہم اسی مقام میں تھے۔"۲۲

یہ حقیقت قارئین کے پیشِ نظر رہے کہ ان میں سے زیادہ تر بزرگ سلسلہِ نقشبندیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

بڑے لوگوں کو اکثر متنازعہ بنا دیا جاتا ہے، اس دستبرد سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ بڑے لوگوں کی فراست اور بصیرت (Vision) لامحدود ہوتی ہے لہٰذا اس تک ذہنی وقلبی رسائی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی، اس لیے ان کے نظریات پر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ حسد کی بنیاد پر بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو متنازعہ بنانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، جن میں غیر اختیاری کوششیں بھی تھیں اور اختیاری بھی۔ اوّل الذکر کی وجہ ناقدین کی کوتاہ پروازی تھی جبکہ ثانی الذکر میں حاسدوں کے علاوہ ایسے بلند پرواز لوگ بھی شامل ہو گئے جنہیں پیشہ ور ناقد کہا جاتا ہے۔ ان ناقدین کا دائمی مشغلہ تخلیق میں سے تیکنیکی کیڑے نکالنا ہوتا ہے۔ ناقد کا کام تنقید ہے، تخلیق نہیں۔ آخر ناقدین کے ساتھ بھی پیٹ کا جہنم لگا ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں سے عاری ہونے کی وجہ سے پیٹ کی آگ کو صرف تنقید کر کے ہی بجھاتے ہیں۔ ادبی دنیا کے کئی ناقدین نے علامہ اقبال مرحوم کے کلام میں بہت سے تکنیکی غلطیاں دریافت کر کے دنیا کے سامنے پیش کر کے دکانیں چمکائیں اور روزی کمائی، مگر ان ناقدین میں سے ایک بھی نہ تو ایسی تخلیق پیش کر سکا اور نہ ہی ان غلطیوں کو دور کر کے درستی کرنے کے قابل ہو سکا۔ یہ حقیقت آج بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اگر اِن ناقدین کے بیان شدہ عیوبِ تنافر سے کلام اقبال پاک کر دیا جائے تو وہی کلام سڑاند دینا شروع کر دے۔ یہ تنقید

آج تک اقبال کی اقبالیت پہ ذرہ برابر اثر انداز نہیں ہو سکی۔ اقبال کی طرح اس سرہندی شاہباز کو بھی بادِ مخالف کی تندی نے نیچا دکھانے کی بجائے اس کی رفعتِ منازل میں بیش بہا اضافہ کر دیا۔ یہی عروج ان کے کمال، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت، دربارِ رسالت ﷺ میں منظوری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لوگ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ''اَسْهَدُ اَن'' پر معترض رہے لیکن اس کا کیا کریں کہ مولائے ربّ للعٰلمین جل جلالہٗ اور اس کے حبیب رحمۃ للعٰلمین ﷺ کے ہاں ''اَشْهَدُ اَنَّ'' کی جگہ ''اَسْهَدُ اَن'' قبول و منظور ہو چکی تھی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناقدین اور اہلِ زبان عربوں کی عرب دانی سے کیا علاقہ، انہیں تو درِ محبوب (ﷺ) سے قبولیت چاہیے تھی جو مل چکی۔ آج عالمِ اسلام میں ایک مسلمان بھی ایسا ہے جو بلالؓ کے تلفظ کو غلط کہنے کی جرات کر سکے؟

آپ کے ہاں متقدمین کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ [۲۳] کے متعلق صوفیہ کے مختلف فرامین ہیں۔ شیخِ جیلان جوانی میں شیخ حماد وباس کی صحبت میں رہا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ دونوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے) لہٰذا مؤرخینِ تصوف نے انہیں حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں شامل کیا ہے۔ اُنہوں نے بحالتِ صحو فرمایا تھا کہ

> ''اِس عجمی (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک قدم ایسا ہے کہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا اور وہ یہ بات کہنے پر مامور ہوگا (یعنی انہیں حکم دیا جائے گا کہ یوں کہیں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ)۔ وہ جس وقت یہ بات کہے گا تو تمام اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔'' [۲۴]

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:۔

> ''یہ کلمہ عُجب (تکبر) پر مبنی ہے۔ ایسے کلمات ابتدائے احوال میں غلبۂ سُکر کے باعث مشائخ سے ادا ہو جاتے ہیں۔'' [۲۵]

ایک بزرگ کے خیال میں شیخِ جیلان رحمۃ اللہ علیہ یہ کچھ کہنے پر مامور تھے جبکہ دوسرے چوٹی کے بزرگ کے نزدیک، جن کے نام پر طریقت کا باقاعدہ ایک سلسلہ جاری ہوا، یہ حالتِ سُکر کے کلمات میں

سے ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ سُکر کے ادا شدہ کلمات مریدوں کے لیے سند کا درجہ نہیں رکھتے۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہر دو عبارات کو نقل کرنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں۔

''اِس کلام میں شیخ (عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ہر لحاظ سے سچے ہیں خواہ یہ کلام اُن سے سُکر کے باعث ادا ہوا ہو یا اِس کلام کے اظہار پر مامور ہوئے ہوں۔''[۲۶]

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ ان ناقدین کی نظر میں معتوب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کیونکہ وہ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو صرف اُس وقت کے اولیاء اللہ تک محدود سمجھنے کے قصوروار ہیں حالانکہ اس قصور میں شیخ حماد و باس بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات بھی سمجھ سے بالا ہے کہ شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے درگزر کرنے میں کیا حکمت مضمر ہے جنہوں نے آپ کے اِس کلام کو نہ صرف کلمہِ عُجب کہہ ڈالا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اِسے صحوی کلام ماننے سے ہی انکاری ہیں؟

تصوف وطریقت کو ماورائے شریعت کوئی شے ثابت کرنے کے لیے جہاں غیروں نے تمام توانائیاں صرف کیں وہاں نام نہاد صوفیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جبکہ طریقت کی میراث جو خلافت سے منسلک تھی اور ہے، ملوکیت میں بدل دی گئی جس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ خرقہ ہائے سالوس کے پردے میں مہاجن، کعبے کے برہمن بنے بتوں کی طرح بکنے کے حریص نظر آتے ہیں۔ خلافت کی بجائے گدی نشینی کی روایت نے عقابوں کے لاتعداد نشیمنوں کو زاغوں کی آماجگاہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا[۲۷] جبکہ حقیقتاً تصوف اِس دعا کے حصول کی عملی کوشش ہے

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّا حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ ط اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ ط اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ[۲۸]

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! ہم پر حق کو عیاں کردے اور اس کی اتباع عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر باطل کو آشکار کردے اور اس سے اجتناب عطا فرما۔ اے ہمارے پالن ہار! ہم پر چیزوں کے حقائق کو ایسے ظاہر کردے، جیسی کہ وہ ہیں۔

علمِ تصوف دراصل اشیاء کے حقائق جاننے کا علم ہے۔ اس دنیا میں خوبصورت ترین اشیاء جن کے حقائق جاننے کی خواہش کسی مسلمان کو ہوسکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی مصنوعات ہیں جو ہمیں اس کی

معرفت عطا کرتی ہیں بمثل نماز، روزہ، حج، کعبہ وغیرہ، ایسے ہی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوتون کے امتیازات کی حقیقتیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ اس کی حقیقت کیسے جان سکتا ہے؟ جن انسان کے دل میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت جاگزیں نہیں ہوئی وہ کیسے ان حقائق سے آگاہی کی توقع رکھ سکتا ہے؟ ان دونوں میں سے تو ایک بھی خواہش ایسی نہیں جو شریعتِ محمدیہ ﷺ سے متصادم ہو۔ اگر حقیقتِ صلوٰۃ جانے بنا نماز ادا کر لی جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ لاہور سے راولپنڈی سو کر سفر کرنے والا اور راستے میں آنے والے تمام مناظرِ قدرت اور حسین مقامات کا بغور جائزہ لے کر ان کے ذریعہ صانع کو جاننے پہچاننے کی کوشش کرنے والا، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ دونوں مسافروں کے راولپنڈی پہنچنے میں کوئی شبہ نہیں لیکن کیا کوئی ذی عقل ایسا ہے جو دونوں مسافروں کے سفر میں فرق کا ادراک نہ کر سکتا ہو؟

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو (حقائقِ اشیاء سے) بہرہ مند ہیں، اُن لوگوں کی مانند ہو سکتے ہیں جو حقائقِ اشیاء کا علم نہیں رکھتے؟ (القرآن، سورۃ الزمر، آیت نمبر ۹)

شاعری بغیر معنی جانے پڑھنے اور اُسی شعر کو معنی، تلمیحات، تشبیہات و استعارات کو جان کر مطالعہ کے امتیازات کو نہ سمجھنا کمال تجاہلِ عارفانہ ہے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے ان تصورات کی پوری شدت سے نفی کی ہے کہ تصوف کے لیے ایسے اعمال و افعال ضروری ہیں جن کا شریعتِ محمدی ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کی تعلیمات کا نچوڑ ہی یہی ہے کہ شریعت کو اپنا کر شرعی اعمال و افعال کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔ اس راہ میں چلتے ہوئے اگر حقائق وا ہوں تو ان کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

''آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاوّلین والآخرین ﷺ کی متابعت سے وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالےٰ کی محبوبیت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے اور آپ ہی کی متابعت سے تجلیِ ذات سے مشرف ہوتے ہیں۔''[۲۹]

''شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء محقق نہ ہوں، شریعت محقق نہیں ہوتی ......شریعت دنیا اور

آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی ایسا دقیقہ باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لیے شریعت کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرنے کی حاجت رہتی ہو۔ طریقت اور حقیقت، جن سے صوفیہ ممتاز ہیں، تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔ پس ان دونوں کی تکمیل سے صرف اور صرف شریعت کی تکمیل مقصود ہے۔''[۳۰]

علامہ اقبال مرحوم، مولنا روم کو اپنا پیر و مرشد قرار دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:۔

پیرِ رومی پیرِ ما روشن ضمیر
کاروانِ عشق و مستی را امیر

ترجمہ: بابائے روم، میرا روشن ضمیر پیر ہے کیونکہ وہ عشق و مستی کے قافلہ کا سالار ہے۔

علامہ مرحوم کا یہ پیرِ روشن ضمیر اخلاص کے متعلق مندرجہ ذیل رائے رکھتا ہے۔

آں بنائے انبیاء بے حرص بود
زاں چناں پیوستہ رونق ہا فزود

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر ہونے والی عمارات کی رونق آج بھی بحال ہے کیونکہ اُن کی نیتِ تعمیر میں لالچ اور ہوس کی آمیزش نہ تھی

اے بسا مسجد برآوردہ کرام
لیک نبود مسجد اَقصاش نام

ترجمہ: امراء و شرفاء نے بے بہا مساجد تعمیر کرائیں لیکن ان میں سے کسی کا نام مسجد اقصیٰ نہ پڑ سکا۔

کعبہ را ہر دمے عزّے فزود
آن ز اِخلاصاتِ ابراہیم بود

ترجمہ: کعبہ (ایسی عمارت ہے کہ) جس کی توقیر میں (ہر آن) اضافہ ہوتا ہے۔اس (شرف و) عزت میں زیادتی کی وجہ (صرف) ابراہیم کا اخلاص ہے۔

فضلِ آں مسجد زخاک و سنگ نیست
لیک در بناش حرص و جنگ نیست

ترجمہ: اس مسجد کی فضیلت (اعلیٰ و معیاری سیمنٹ،) مٹی اور (قیمتی، ٹھنڈے مرمر کی) سِلوں کی مرہونِ منت نہیں، بلکہ اس کی وجہ معمار کے سینہ میں حرص و ہوا اور انتقام کی آگ کا نہ ہونا ہے۔

یہی وہ امتیازات ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو عنایت فرمائے اور اس کا شہرہ چار دانگِ عالم میں مجدد الفِ ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے یکتا نام سے ہوا۔تمام سلاسل آپ کی تعلیمات سے جگمگا رہے ہیں البتہ وہ خود نقشبندیہ طریق سے از حد متاثر تھے۔شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جس ادا سے اس غیر مرئی جہان سے روشناس کرایا اس کے آگے عصرِ رواں کے تمام حسن ماند پڑ گئے ہوں۔

دنیائے اسلام کا یہ تابندہ ستارہ جو ۹۷۱ھ میں شیخ عبدالاحد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں طلوع ہوا اور آسمانِ تصوف پر ۶۲ برس ضوافشانی سے شبِ اماوس کو شمسِ بے بادل بنائے رکھا، ہزاروں لاکھوں ستارے جس کی ضیاء سے آج بھی دنیا کے ہر ملک اور علاقے میں جگمگا رہے ہیں اور لوگوں کو ہدایت کی خیرات بانٹتے پھرتے ہیں، ۲۸/ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو عالمِ فانی سے رخصت ہوتے ہوتے سرہند کی خاک کو مطلعِ انوار بنا گیا۔اس صاحبِ اسرار کے جسم کے لمس نے اس کی لحد کی خاک کے ذروں کو رشکِ صد اختر بنا دیا۔اس کے نفسِ گرم کی گرمیِ احرار نے جہانگیر کے سامنے گردن خم نہ کرنے دی۔ہند میں سرمایۂ ملت کے اس نگہبان کی آخری آرامگاہ آج بھی ہندوستانی پنجاب میں سرہند کے شہر میں مرجعِ خلائق ہے۔علامہ اقبال نے سرہند شریف میں دورانِ حاضری اُس مزار پر ہمہ وقت ہونے والی انوار کی بارش کا مشاہدہ کیا تو اس کی منظر کشی کچھ یوں کی:۔

حاضر ہوا میں شیخِ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

حوالہ جات

۱......قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے اُس بندے (خضر علیہ السلام) سے کہا ''کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تا کہ آپ مجھے بھی وہ علمِ رُشد سکھا دیں جو آپ کو عطا کیا گیا ہے (سورہ الکھف، آیت نمبر ٦٦)

۲......المنقذ من الضلال از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عبدالرسول ارشد

۳......ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، نگہداشت، یادداشت (تفصیل کے لیے ''خیر الخیر'' از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے جو خانقاہِ محبوبیہ سیدا شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین سے مل سکتی ہے۔)

۴......وقوفِ زمانی، وقوفِ عددی، وقوفِ قلبی (تفصیل کے لیے ''خیر الخیر'' از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے۔)

۵......یہ عالمِ امر کے لطائف کا بیان ہے، عالمِ خلق کے لطائف کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۲۶۰ دفترِ اوّل اور ''خیر الخیر'' از خواجہ محبوب عالم۔

۶......سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن۔ ایک اور مقام پر یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ کی جگہ یَنْظُرُ بِنُوْرِ الْقَلْبِ [یعنی دل کے نور سے دیکھتا ہے] استعمال ہوا ہے جیسا کہ ''ذکرِ خیر'' میں خواجہ محبوب عالم نے نقل کیا ہے۔

۷......ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم

۸......حدائقِ بخشش از مولانا احمد رضا خان بریلوی

۹......قصیدہ بہاریہ از محمد قاسم نانوتوی بحوالہ فضائلِ درود شریف از محمد زکریا
۱۰......مکتوب نمبر۲ دفتر اوّل

ولے چوں شہ مرا برداشت از خاک
سزد گر بگورانم سر ز افلاک

ترجمہ: جب شاہ نے مجھے خاک سے اٹھا لیا ہے تو میرا حق بنتا ہے کہ اپنے سر کو افلاک تک لے جاؤں۔

۱۱......مکتوب نمبر۱۱۴ دفتر اوّل (بزرگی، سنّت کی تابعداری سے وابستہ اور شریعت کی زیادہ سے زیادہ بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً سنّت کی نیّت کے بنا قیلولہ کرنے سے سنّت کی پیروی میں دوپہر کو تھوڑی دیر سو رہنا کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔)
۱۲......ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ
۱۳......مکتوب نمبر۱۱۱، دفتر اوّل
۱۴......مکتوب نمبر۲۵، دفتر اوّل
۱۵......ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی (سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۰)
۱۶......مکتوب نمبر۲۱۵ دفتر اوّل حصہ سوم۔
۱۷......انقلاب الحقیقت از حضرت محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸......تاریخِ دعوت و عزیمت جلد۴، از سید ابوالحسن علی ندوی
۱۹......حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مجددیت وقومیت از پروفیسر محمد حسین آسی۔ مصنف نے یہ واقعہ خواجہ بدرالدین سرھندی کی کتاب ''مجمع الاولیاء'' کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ''مجمع الاولیاء'' حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (۱۰۳۴ھ) کے نو برس بعد ۱۰۴۳ھ میں لکھی گئی۔
۲۰......اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد۱۱
۲۱......مکتوب نمبر۱، دفتر اوّل
۲۲......مکتوب نمبر۸، دفتر اوّل
۲۳......ترجمہ: میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔
۲۴......نفحات الانس از مولنا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی
۲۵......عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی، تیسواں باب

۲۶......مکتوب نمبر۲۹۳، دفتر اوّل

۲۷......علامہ اقبال مرحوم کی نظم ''باغی مرید'' سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۲۸......سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب (ترجمہ از ایف۔ڈی۔گوہر) کے باب ''احکامِ سماع'' میں اسے حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

۲۹......مکتوب نمبر۲۴۹، دفتر اوّل

۳۰......مکتوب نمبر۳۶، دفتر اوّل

(نوٹ: مکتوباتِ امام ربانی کے ترجمہ از مولنا قاضی عالم دین نقشبندی سے استفادہ کیا گیا)

☆☆☆



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان وادب میں حضراتِ نقشبندیہ کی خدمات

بابا نعمت اللہ نخشچیوانی اور شرح گلشن راز

پروفیسر نجدت طوسون
(استانبول، ترکی)



نوٹ: پروفیسر نجدت طوسون (شعبہء الٰہیات، مرمرا یونیورسٹی استانبول، ترکی) نے اپنے تحقیقی مقالے (انگریزی) کا خلاصہ ۲۷ر دسمبر ۲۰۰۷ء کو بذریعہ ای۔میل ارسال فرمایا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ہم اس کو من وعن شامل کررہے ہیں۔

(مرتبین)

THE CONTRIBUTION OF THE OTTOMAN NAQSHBANDIS TO THE PERSIAN LANGUAGE AND LITERATURE. THE CASE OF BABA NI'MATULAH NAKHJIVANI AND HIS SHARH-I GULSHAN-I RAZ

Assoc.Prof. Necdet TOSUN

Marmara University-Faculty of Theology (Ilahiyat)

Istanbul

ABSTRACT

In Ottoman period many Sufis, especially Naqshbandis and Mawlavis have authored books in Persian. In this essay, these works were divided into four groups as "Persian Dictionaries, Persian Grammar Books, Original Written Persian Books and Persian Commentaries" and some examples were given. In addition, further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz* was given. Persian works written by Ottoman Sufis are mostly on Sufism. These Sufis, by writing Persian works, made both important contribution to Persian literature and constructed a bridge between Turkish and Persian cultures.

Key Words: Ottoman, Sufis, Persian, literature, culture, Baba Ni'matullah Nakhjivânî, Sharh-i Gulshan-i Râz.

Introduction:

During the Ottoman period many Sufis wrote some of their books in Persian in addition to the many commentaries on Persian works. In that way, they both made contribution to Persian literature and helped the dissemination of the learning of Persian in Ottoman lands, and established a bridge between the Ottoman and Persian cultures. They acted as the ambassadors of culture between the two nations. Among Sufis, Naqshbandis and Mawlawis had a particular interest in Persian language.

Mawlawis understandably learnt Persian in order to understand Rûmî's great work *Mathnawî* as well as his other works. Similarly Naqshbandis learnt Persian in order to appreciate the great works of Attâr, Rûmî, Jâmî and the great Naqshbandi works of Central Asia and India such as *Fasl al-khitâb*, *Rashahât-i 'ayn al-hayât* and *Maktûbât-i Imâm-i Rabbânî*. Most of the Persian works were written by the Sufis who emigrated from India and Central Asia, since they spoke Persian as their native language. In this essay, I will only examine those works which are written by the Naqshbandis. In addition, I will give further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz*.

1. Persian Works of Some Ottoman Sufis:

The works of the Sufis in Ottoman Period can be divided as "original written books" and "commentaries on the Persian works". We also have "dictionaries" from Persian to Turkish

and "Persian grammar books" written by Sufis, hence we have four kinds of works. We will not include the translation made into Turkish from Persian as well as the Turkish commentaries on Persian works due to their large quantity.

1.1. **Dictionaries**: We can give two examples of dictionaries from Persian to Turkish by Ottoman Naqshbandi Sufis.

1.1.1. *Lughat-i Fârsî* or *Lughat-i Ni'matullah*, by Shaykh Ni'matullah b. Ahmad of Sofia (d. 969/1562)[1]. He was born in Sofia and moved Istanbul. He became a Naqshbandi disciple in Istanbul. His sufi chain is as follows: Bahâuddin Nakshband, Alâuddin Attâr, Ya'qûb Charkhi, Ubaydullah Ahrâr, Abdullah Ilâhî Simâvî, Amir Ahmad Bukhârî, Mahmûd Chalabi, Abdullatîf Efendi and Shaykh Ni'matullah of Sofia.

Lughat-i Fârsî is divided into three chapters: verbs, particles, and nouns. The author benefited from the earlier works and also added his personal insight to the dictionary. Unfortunately the work is unpublished and it has many copies in Istanbul libraries[2].

1.1.2. *Navâdir al-amthâl*, by Mirak Muhammad Naqshbandi Tâshkendi (d. after 1022/1613). This is a dictionary of idioms from Persian to Turkish[3]. Although we do not have much information about the author, it is known that he was born in Tashkent and immigrated to the Ottoman lands in the beginning of 17th century. He wrote *Navâdir al-amthâl* in order to explain the Persian idioms in the year 1020 A.H. (1611 A.D.).

1.2. **Persian Grammar Books**: The following two works are good examples of grammar books written by the Ottoman Sufis.

1.2.1. *Qavâ'id-i Fârsiyye*, by Muhammad Murâd b. Abdulhalim Naqshbandi (d. 1264/1848). The author is from the Mujaddidiyya branch of Naqshbandiyya order and he acted as the shaykh of the Murâd Mollâ Sufi lodge in Istanbul's Fatih-Çarşamba district[4]. This work was quite popular and it was printed 32 times between 1835 and 1911[5].

1.2.2. *Qavâ'id-i Fârsî*, by Ali Bahjat Qonavî (d. 1238/1822). He was born in 1140 (1727) in Konya and died in 1238 (1822) in Istanbul. He had affiliation with both Mawlavi and Naqshbandi Mujaddidi orders. He acted as the master of Selimiye Tekkesi (sufi lodge) in Uskudar, Istanbul[6]. His work *Qavâid-i Fârsî* has not been published yet[7].

---

[1] For his life see. Ismail Baghdâdî, *Hadiyyat al-Ârifîn*, Istanbul 1951-1955, vol. II, p. 497; E. Bertels, "Ni'mat Allah b. Ahmad", *The Encyclopaedia of Islam*, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[2] *Lughat-i Fârsî*'s manuscripts can be found in: (Istanbul) Sulaymaniya Library, Haji Mahmud, no. 5484 (194 folios); Beyazit Devlet Library, Veliyyuddin, no. 3814 (242 folios); Millet Library, Ali Emiri Lugat, no. 105 (289 folios); Marmara University Ilahiyat Faculty Library, Ögat, no. 1188, (197 folios); same library, Genel, no. 24 (249 folios).

[3] Tâshkendî, *Navâdir al-amthâl*, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[4] See for his life: Bursalı Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, Istanbul 1333/1915, vol. I, p. 133; Huseyn Vassâf, *Safîna-i Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306, vol. II, p. 236-237; Hür Mahmut Yücer, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003, p. 279-282.

[5] *Qavâid-i Fârsiyye*'s printed form can be found in Suleymaniye Library, İbrahim Efendi, no. 597.

[6] For his life and works see: Huseyin Vassâf, *Safîna-i Avliyâ*, vol. II, p. 100-108; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. I, p. 47; Nihat Azamat, "Ali Behçet Efendi", *Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1989, vol. II, p. 382. Naqshbandi silsila of Ali Bahjat Efendi: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandi, Arabzâda Ilmî Mehmed Efendi, Najjârzâda Mustafa Rizâ, Mehmed Âgâh, Muhammad Amîn Karkukî, Ali Bahjat Qonevî.

[7] Qonavî, *Qavâid-i Fârsî*, Suleymaniye Library, Tâhir Ağa Tekkesi, no. 710, (61 ff.)

1.3. **Perian Works Authored by the Ottoman Sufis**: The following works are good examples to the original works authored by the Ottoman Sufis.

1.3.1. *Najât al-arwâh min danas al-ashbâh*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). Abdullah Ilâhî was born in Simav town of Kütayha, he studied in Istanbul and later moved Samarqand. Over there he became the disciple of Ubaydullah Ahrar. Having attained his spiritual perfection and permission to teach the path after his training in Buhara and Samarqand he returned to his original hometown Simav. After some time he moved Istanbul to continue to give guidance in Sufi matters but later he moved Greece and settled in Yiannitsa, where he died in 896 A.H. He wrote his works both in Turkish and Persian[8]. In *Najât al-arwâh min danas al-ashbâh*, one of his Persian books, he deals with the subject of following the permitted (rukhsah) or decisive ('azimah), malâmat, tawhid (unity), khavâtir and murâqaba (contemplation). The work has been not published[9].

1.3.2. *Dîvâncha*, by Amîr Ahmad Bukhârî (d. 922/1516). Ahmad Bukhârî is the disciple of Abdullah Ilahi who is just mentioned above. He also became his spiritual successor later. He emigrated from Mâvarâunnahr (Transoxiana) to Anatolia (Turkey) and established his Sufi lodge in the Fatih district of Istanbul under his own name as Amir Bukhârî Tekkesi. His Persian poetry book named as *Dîvâncha* is yet unpublished. It contains 2 qasidahs, 54 ghazals, 1 rubâ'î, 1 verse (bayt) and a Turkish ghazal[10].

1.3.3. *Hujjat al-abrâr*, by Ahmad b. Mahmûd Hazînî (d. after 1002/1593). The author has both Naqshbandi and Yasawi affiliation. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubaydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Islâm Jûybârî, Khâja Sa'd, Mollâ Amîn, Ahmad b. Mahmûd Hazînî[11]. Hazînî who has moved from Central Asia to Ottoman lands wrote works both in Persian and Turkish. His work which is written in Istanbul in the year 996 (1588) named as *Hujjat al-abrâr* deals with the Naqshbandi and Yasawi manners of conduct in the Sufi path. A copy of the book can be found in Paris National Library[12].

1.3.4. *Mukhtasar al-valâya*, by Abû Abdullah Muhammad Samarqandi (d. 1116/1704). The author has his silsilah from the Mujaddidi branch of Naqshbandi order. His silsilah is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandî. He immigrated to the Ottoman lands from Central Asia and settled in Uskudar in Istanbul, where he continued his spiritual services until his death[13]. His work *Mukhtasar al-valâya* contains the subjects of tavajjuh (concentration), murâqaba (contemplation), râbita (spiritual bond between the shaykh and disciple), vahdat-i vujûd (unity

---

[8] For his life and works, cf. Lâmi'î Chalabi, *Nafahât al-uns Tercumesi*, Istanbul 1289/1872, p. 461-464; Majdî Mehmed, *Hadâiq al-Shaqâik*, Istanbul 1269/1853, p. 262-263; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. I, p. 91; Baghdâdî, *Hadiyyat al-ârifîn*, vol. I, p. 470; Necdet Tosun, *Bahâeddin Nakşbend, Hayatı, Görüşleri, Tarîkatı*, Istanbul 2002, p. 270-274.

[9] Simâvî, *Najât al-arwâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[10] Bukhârî, *Dîvâncha*, Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 586, ff. 7b-22a.

[11] Hazînî, *Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425, ff. 28b-29a.

[12] Hazînî, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b; Francis Richard, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989; vol. I, p. 274.

[13] Arabzâda Ilmî Mehmed Efendi, *Mîzân al-tarîk*, as manuscript in my personal library, f. 2b; Huseyin Vassâf, *Safîna-i Avliyâ*, vol. II, p. 48.

of being) and sayr u sulûk (spiritual travel). The work is still unpublished[14]. However, its Ottoman translation was published in the Ottoman period.[15].

1.3.5. *Risâla-i Haqqiyya*, by Abdullah Nidâî Kâshgharî (d. 1174/1760). The author was born in Eastern Turkistan, he has taken his Naqshbandi training from Mavlânâ Azhar Kâshgharî, and his Qalandari training from Mollâ Amân Balkhî. When he moved Istanbul, he first served in Qalandarkhâna Tekkesi then in Murtazâ Efendi Tekkesi and he also died here. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubeydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî Samarqandî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Amîn Dahbidî, Khâja Hâshim Dahbidî, Khâja Yûsuf, Hidâyatullah Âfâq Khâja, Mavlânâ Azhar Kâshgharî, Abdullah Nidâî Kâshgharî[16]. His work contains moral and sufi manners. *Risâla-i Haqqiyya* was published by Dr. Güller Nuhoğlu including the Persian text as well as the Turkish translation[17].

1.3.6. *Tûfân-i Ma'rifat*, by Khoja Nash'at Efendi (d. 1222/1807). His full name is Suleyman Nash'at and he was born in Edirne but spent his youth in Istanbul. He had both Mawlavi and Naqshbandi training. His Naqshbandi master is Shaykh Muhammad Amin Karkukî. He taught Persian in Istanbul and gave lessons on *Mathnawi* of Rûmî. He wrote *Tûfân-i Ma'rifat* and argued that it is superior and better than Mirzâ Bidil's (d. 1720) *Tûr-i Ma'rifat*. The work is written both in poetry and prose and contains the subjects of morality, divine love and unity of being (vahdat-i vujûd). *Tûfân-i Ma'rifat* was not published yet. There are almost ten copies of the work in Istanbul libraries.[18].

1.3.7. *Kunûz al-ârifîn*, by Abdulqâdir Balkhî (d. 1923). The author was born in 1255 A.H. (1839) in Qundûz near Balkh. He traveled to Anatolia with his father Shaykh Sulayman, and stayed in Konya for a while, then settled in Istanbul. He became shaykh of Murâd Bukhârî Tekkesi (lodge) in Eyup after the death of his father. He had ijaza (permission) from Mujaddidiyya branch of Nakshbandiyya and Malâmiyye orders. His pedigree of masters from Naqshbandiyya is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Sayfuddin Sirhindî, Nûr Muhammad Badâûnî, Mazhar Jân-i Jânân, Abdullah Dihlavî, Mavlavi Sâhib, Sayyid Muhammad Mîrzâ, Sayyid Sulayman Balkhî, Abdulqâdir Balkhî[19]. He has ten books all of whom are written in verse (rhyme). His work *Kunûz al-ârifîn* written in 1905 contains 5453 verses, and explains the sufi states (hâl) and stages (maqâm). I have a manuscript of this work in my private library.

1.4. **Persian Commentaries**: The following works can be cited as examples of Persian commentaries on Persian works.

---

[14] Samarqandî, ***Mukhtasar al-valâya***, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 1702; Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 962, ff. 11b-92a; Istanbul University Library, FY, no. 69 (54 folios).

[15] Samarqandî, ***Tarjuma-i Mukhtasar al-valâya*** (tr. Najjârzâda Mustafa Rizâ), Istanbul 1273.

[16] See for his life: Hamid Algar, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", ***Naqshbandis in Western and Central Asia*** (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[17] Güller Nuhoğlu, ***Abdullah Nidâî-yi Kâşgarî ve Hakkıyye Risâlesi***, Istanbul, Simurg Yayınları 2004.

[18] For the author see: Khoja Nash'at, ***Divân*** (compiled by Pertev Efendi), Istanbul University Library, TY, no. 42, ff. 1b-6a; Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, vol. II, p. 461; Ali Güzelyüz, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", ***İlmî Araştırmalar***, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175. *Tûfân-ı Ma'rifet*'s manuscripts can be found in: Suleymaniye Library, Haji Mahmud, no. 3654; Süleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 2836/1; Istanbul Univertity Library, FY, no. 844.

[19] For his life and works see: Husayn Vassâf, ***Safîna-i Avliyâ***, vol. II, pp. 226-230; Nihat Azamat, "Abdülkâdir Belhî", ***TDV İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

1.4.1. *Manâzil al-qulûb*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). This work, written in 889/1284, is the commentary of Rûzbihân Baqlî Shîrâzî's (d. 606/1209) *Risâla al-Quds*. It has been published by M. Taqî Dânishpijûh, inside the book entitled *Rûzbihânnâma* (Shiraz 1347/1968, pp. 387-421).

1.4.2. *Shaqâiq al-haqâiq*, by Ahmet Ilâhi (d. 9th/15th century). It is said that he comes from Bukhara originally and descends from Sadruddin Qonavi's progeny. He traveled to many countries and studied under several shaykhs, affiliated to Khalvatiyye, Malâmatiyya, Kubraviyya, and Naqshbandiyya orders, then he came to Anatolia during the reign of Fâtih Sultân Mehmed and began preaching in Edremit. He also preached in Ayasofya Mosque in Istanbul for a while and on the order of Fâtih he commented on Sadruddin Qonavi's *Miftâh al-Ghayb*. Later he settled in Bursa and continued preaching sufism in a lodge entitled Yoğurlu Baba Tekkesi. It is said that he died during the reign of Fâtih and was buried in the graveyard of his lodge at Bursa. The exact date of his death is unknown. His *Shaqâiq al-Haqâiq* is a Persian commentary on Mahmûd Shabustari's mystical work named *Gulshan-i Râz*. It is in manuscript and not printed yet[20].

1.4.3. *Sharh-i Mathnawi*, by Muslihuddin Mustafa Surûri of Gelibolu (d. 969/1562)[21]. He was the murid (deciple) of Naqshbandi shaykh Mahmûd Chalabi who was the khalifa (successor) of Amîr Ahmad Bukharî. He began writing this six volume Persian commentary on *Mathnawi* of Rûmî in 957 A.H. and completed it seven years later in 964. It is a complete commentary of *Mathnawi*. It is in manuscript form and not printed yet[22].

Sharh-i Gulshan-i Râz, by Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) can be counted among the most important samples of "Persian Commentaries" by Ottoman Sufis.

2. Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) and *Sharh-i Gulshan-i Râz*

2.1. Life and Works of Nakhjivânî:

Baba Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî who was born in Nakhjivân. He studied in Tabriz and got sufi education. He was a member of Naqshbandiyya order. A later anonymous *Silsila* (sufi chain) mentions him among the murids of Ubeydullah Ahrar; but this record is unreliable for the reason that it is not supported by other sources[23]. At that time there were two Naqshbandi saykhs in Tabriz, namely Sun'ullah Kûzakunânî and his khalifa Darvish Akhî Khusravshâhî; and it is probable that Nakhjivânî got his sufi education from this line. As a matter of fact, a newly discovered handwritten *Silsilanâma*, mentions a person named Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî among the murids of Khusravshâhî; and most likely that he is Ni'matullah Nakhjivânî. According to this source his pedigree of masters goes back to Bahâuddin Naqshband as: Bahâuddin Naqshband, Alâuddin Attâr, Nizâmuddin Khâmûsh,

---

20 Istanbul, Topkapi Sarayi Muzesi Library, Revan Köşkü, no. 474, (180 folios).

21 Baghdâdî, *Hadiyyat al-Ârifîn*, vol. II, p. 434; Mehmed Tâhir, *Osmanli Muellifleri*, vol. II, pp. 225-226; Sa'id Nafîsî, *Târîkh-i Nazm u Nathr dar Îrân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363./1984, vol. I, pp. 392-393; Edith G. Ambros, "Surûrî", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

22 Some manuscripts of *Sharh-i Mathnawi*: Istanbul, Beyazit Devlet Library, Beyazit, no. 3579 and no. 3769; Suleymaniye Library, Nafiz Pasha, no. 557-561 (volumes: 1-2-3-5-6); Suleymaniye Library, Serez, no. 1462 (only volume: 4).

23 Anonimous, *Silsila al-turuq fî al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680, f. 60b.

Sa'duddin Kâshghari. Alâuddin Âbîzi. Sun'ullah Kûzakunânî. Darvish Akhî Khusravshâhi. Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî[24].

We know that Nakhjivânî visited Khalvati Shaykh Dede Omar Rûshanî at his death bed in Tabriz in 892 (1487).[25] In Ramadân 902 (1497). Nakhjivânî completed his commentary on the Qur'an. which he had begun writing in Tabriz. In Sha'bân 904 (1499) he left Tabriz and immigrated to Anatolia. and he settled down in 905 (1499-1500) in Akshehir, a city near Konya. For a long time he was engaged in activities of teaching and guidence. He died in 920 (1514)[26]. He is known as Ulwân Akshehri[27]. His tomb is at the Köyceghiz district of Akshehir city in Konya region. Although there is no information in sources whether he guided murids. he must have educated some murids given the fact that he established a zâwiya (lodge of dervishes). According to the foundation contract (vaqfiya), "Awqâf-i Zâwiya-i Baba Ni'matullah Nakhjivânî" which was written in 992 (1584) during the reign of Sultan Murâd III., Nakhjivânî's son Mavlânâ Hâji 'Ali Chalabi is authorized to appoint the trustees (mutavallî) and the shaykh of the zâwiya. and the restoration and renovation of the zâwiya shall be carried out on his order and approval. Today there is no trace of this zâwiya[28].

Some of the works of Nakhjivânî are: 1- *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyya*: It is a commentary (tafsîr) on the Qur'an in Arabic. and supposedly he wrote this commentary without consulting any other previously written commentary on the Qur'an[29]. It has been published in two volumes (Istanbul. 1325/1907). 2- ***Sharh-i Gulshan-i Râz***: It is an exposition (sharh) in Persian on Shabustari's *Gulshan-i Râz*. 3- ***Risâla***: Although its name is not registered, it is an Arabic work treating the topic of being (vujûd) from the perspective of the theory of unity of being (vahdat-i vujûd). Mehmed Tâhir of Bursa calls it ***Risâla al-wujûd***[30]. Apart from these, Nakhjiwânî is also credited with the authorship of ***Hidâyat al-ikhwân***, ***Hâshiya alâ Fusûs al-hikam*** and ***Hâshiya alâ Tafsîr al-Baydâwî***[31]. Because of carelessness. most of the works registered under the name Baba Ni'matullah Nakhjivânî in library catalogues of Turkey belong. in fact, to the Shâh Ni'matullah Walî Kirmânî (d. 834/1431), founder of the Ni'matullâhiyya order. The following may be concise information about the *Sharh-i Gulshan-i Râz*:

2.2. ***Sharh-i Gulshan-i Râz***:

---

24 Shaykhim b. Mavlânâ Baba-i Shirvânî, ***Silsilanâma***, manuscript in my private collection, ff. 24a-24b.

25 Majdî Mehmed. ***op. cit.***, s. 282.

26 Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî, ***al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyye***. Istanbul 1325/1907. quoting from the addition by the publisher at the end of the second volume with the title "tarjuma-i hâl-i mufessir" (unnumbered 2 pages). Some sources registers the date of his death as 902 A.H. See, Muhammad Ali Tarbiyat, ***Dânishmandân-i Âzarbâyjân***, Tehran 1314/1935, p. 61; Mehmed Tâhir, ***op. cit.***, vol. I, p. 40.

27 Nafîsî, ***op. cit.***, vol. I, p. 282.

28 Ibrahim Hakki Konyalı, ***Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir***. Konya 1945, p. 476.

29 Majdî, ***op. cit.***, p. 360; Khoja Sa'duddin, ***Tâj al-tavârîkh***, Istanbul 1279-1280, vol. II, p. 593-4.

30 Nuruosmaniye Library, no. 2386, f. 1a-78a. Mehmed Tâhir, ***op. cit.***, vol. I, p. 41.

31 Majdi, ***op. cit.***, p. 360; Baghdâdî, ***Hadiyyat al-ârifîn***, vol. II, p. 497; Mehmed Tâhir, ***op. cit.***, vol. I, p. 41; Nafîsî, ***op. cit.***, vol. I, p. 282.

This work's manuscript copies are evailable in Istanbul[32], Tehran[33] and Berlin[34]. This work was completed in Jumâd al-Ukhrâ 906 (1500). Since Nakhjiwânî was settled down in Akshehir in 905, he must have composed this work therein. Except for a few quotations from Farîduddin Attâr, he hardly mentions any work or person. He examines the issue of being (vujûd) in this work. The following are quotations from the work to give an idea about his study: "According to the people of love, God has a specific manifestation (zuhûr) at every level of being"[35]. "After the spirit woke up of its sleep of carelessness and forgetfulness, following its natural (fitrî) inclination, it began thinking about its true fatherland and its true origin"[36]. "It is the level of absolute unity (Ahadiyyat), which is also called 'Amâ-yi Mahd and Sawâd-i A'zam, where all divine names and attributes are folded up and disappeared, becomes manifest in the letter "mîm" of the word "Ahmad," which completes the circle of being"[37].

Conclusion:

To sum up, Sufis of Anatolia, who wrote their works in Persian, have made important contribution to Persian language and literature. They constructed a bridge between Turkish and Persian cultures. It is the Sufi literature where these two cultures mostly came together. Today Sufism still has the function of bringing these two neighbour cultures closer, as it had in the past.

BIBLIOGRAPHY

[1] Algar, Hamid, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", ***Naqshbandis in Western and Central Asia*** (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[2] Ambros, Edith G., "Surûrî", ***The Encyclopaedia of Islam*** (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

[3] Anonimous, ***Silsila al-turuq fî al-tasavvuf***, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680.

[4] Arabzâda, Ilmî Mehmed Efendi, ***Mîzân al-tarîk***, manuscript in my personal collection (unnumbered).

[5] Azamat, Nihat, "Abdülkâdir Belhî", ***TDV İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

[6] Azamat, Nihat, "Ali Behçet Efendi", ***Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1989, vol. II, p. 382.

[7] Baghdâdî, Ismail, ***Hadiyyat al-Ârifîn***, Istanbul 1951-1955.

[8] Bertels, E., "Ni'mat Allah b. Ahmad", ***The Encyclopaedia of Islam***, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[9] Bukhârî, Amîr Ahmad, ***Dîvâncha***, Millet Library, Ali Emiri Fârsi, no. 586, ff. 7b-22a.

[10] Chalabi, Lâmi'î, ***Nafahât al-uns Tercumesi***, Istanbul 1289/1872.

[11] Eilers, Wilhelm - Wilhelm Heinz, ***Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften***, Wiesbaden 1968.

---

[32] Suleymaniye Library, Lala Ismail, no. 168, ff. 2a-246b; Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[33] Tehran University Central Library, no. 4077. bk. Ahmad Munzavî, ***Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khattî-yi Fârsî***, Tehran 1349/1970, vol. II, p. 1250-1251.

[34] Staatsbibliothek Preussischer Kulturbesitz in Berlin, MS Orient. Oct. 2308. Bk. Wilhelm Eilers- Wilhelm Heinz, ***Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften***, Wiesbaden 1968, p. 97.

[35] Nakhjivânî, ***Sharh-i Gulshan-i Râz***, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 3b.

[36] Nakhjivânî, ibid, ff. 4a.

[37] Nakhjivânî, ibid, ff. 12a.

[12] Güzelyüz, Ali, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İlmî Araştırmalar*, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175.

[13] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425.

[14] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b.

[15] Konyalı, Ibrahim Hakkı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1945.

[16] Majdî, Mehmed, *Hadâiq al-Shaqâik*, Istanbul 1269/1853.

[17] Mehmed Tâhir, Bursalı, *Osmanlı Muellifleri*, Istanbul 1333/1915.

[18] Munzavî, Ahmad, *Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khatti-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970.

[19] Nafîsi, Sa'îd, *Târikh-i Nazm u Nathr dar Îrân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363/1984.

[20] Nakhjivânî, Baba Ni'matullah, *Sharh-i Gulshan-i Râz*, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[21] Nakhjivânî, Ni'matullah b. Mahmûd, *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyye*, Istanbul 1325/1907.

[22] Richard, Francis, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989.

[23] Sa'duddin, Khoja, *Tâj al-tavârîkh*, Istanbul 1279-1280.

[24] Shirvânî, Shaykhim b. Mavlânâ Baba, *Silsilanâma*, manuscript in my private collection (unnumbered).

[25] Simâvî, Abdullah Ilâhî, *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[26] Tarbiyat, Muhammad Ali, *Dânishmandân-i Âzarbâyjân*, Tehran 1314/1935.

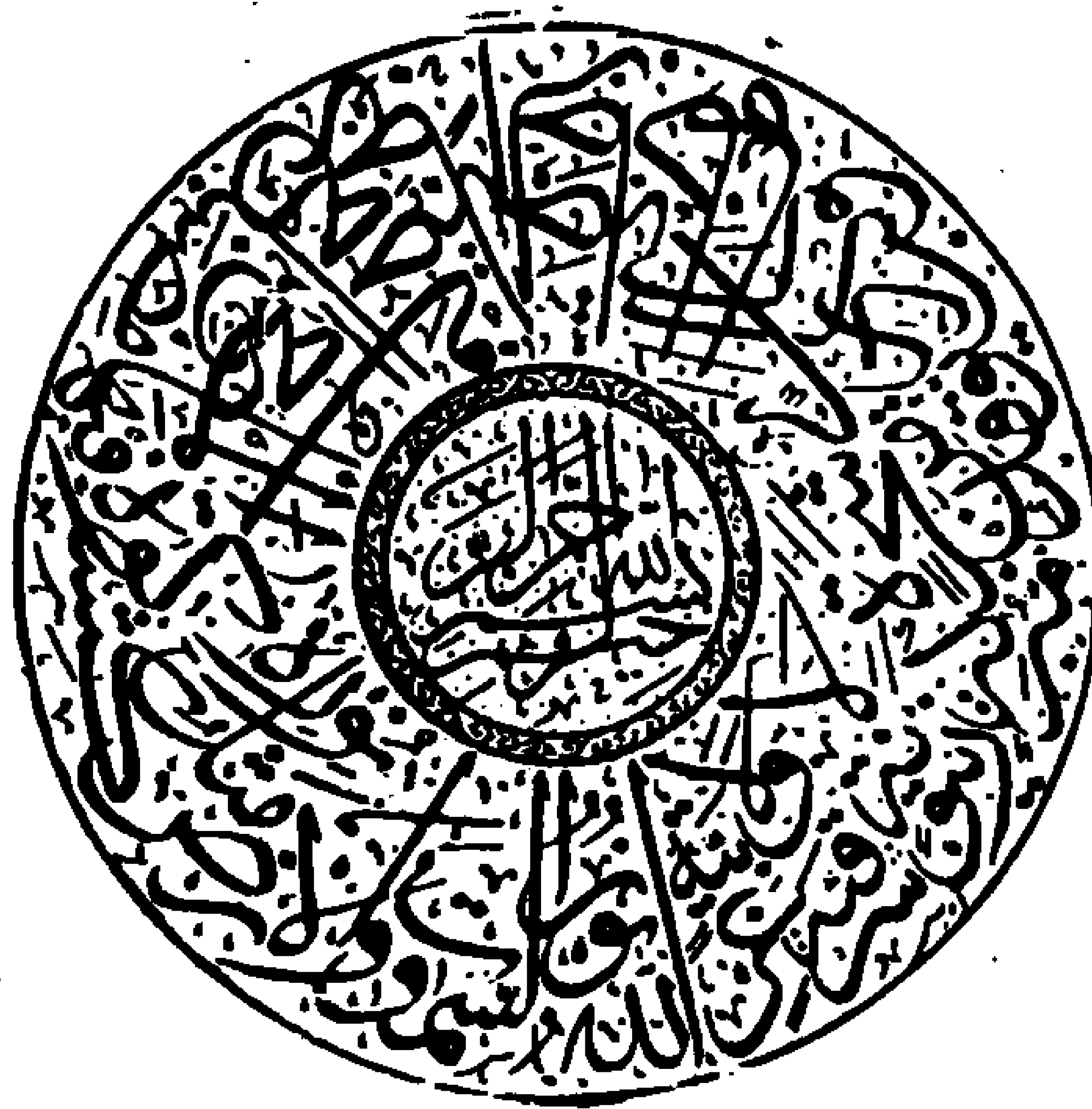
[27] Tâshkendî, Mîrak Muhammad Naqshbandî, *Navâdir al-amthâl*, Süleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[28] Tosun, Necdet, *Bahâeddin Nakşbend: Hayatı, Görüşleri, Tarîkatı*, Istanbul 2002.

[29] Vassâf, Huseyn, *Safîna-i Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306.

[30] Yücer, Hür Mahmut, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003.





بسم الله الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم

Sheikh Ahmad Sirhindi (AH 971/1564-1624 CE)



An eminent Indian Muslim sufi, known also as Mujadid 'alf thani "renewer of the second millennium [of the Islamic era]", The first of the great reformers, Sheikh Ahmad Sarhindi al-Farooqi an-Naqshbandi, was born in Sarhind on June 26, 1564. He belonged to a devout Muslim family that claimed his paternal line traced his descent from the caliph 'Umar Radiallahu 'anhu (the second caliph of Islam). His father Sheikh Abdul Ahad was a well-known sufi of his times. Sheikh Ahmad received his basic education at home. His initial instructions in the Holy Quran, Hadith and theology were rendered in Sarhind and Sialkot. Later, he devoted most of his time to the study of Hadith, Tafseer and philosophy. He worked for some time in Lahore as well. But the greater part of his life was spent in Sarhind, where he was to become the champion of Islamic values. It was not until he was 36 years old that he went to Delhi and joined the Naqshbandiya Silsilah under the discipleship of Khawaja Baqi Billah.

He was a prolific writer on Islamic mysticism and theology. His celebrated collection of letters, addressed to his fellow sufis as well as to a few officials of the state, was repeatedly hailed as a landmark in the development of Muslim religious thought in India.

Sirhindi's religious activities were conducted within the Naqshbandi order of the sufis, which was introduced into the subcontinent by Sirhindi's spiritual mentor, Muhammad al-Baqi Billah. Sirhindi became a prominent personality in the order, brought about an expansion of its influence in India and elsewhere, and attracted numerous disciples, whom he instructed in the

Naqshbandi mystical doctrine. He devoted a great deal of attention to the spiritual progress of the believer toward perfection.

His works reflect an unrelenting effort to integrate the basic concepts of Islam into a comprehensive sufi outlook. True to the classical sufi tradition, he endeavored to analyze Islamic concepts in a two-fold fashion in order to discover in each of them the inner and secret (batin) aspect in addition to the outward (zahir) one. In other words, all things have form (surah) and essence (haqiqah), and the highest achievement lies in understanding the inner, essential aspect of commandments and articles of faith.

During this period the Muslims in India had become so deficient in the knowledge of true Islam that they had more belief in Karamat or miracles of the saints than Islamic teachings. The Ulema and theologians of the time had ceased to refer to the Quran and Hadith in their commentaries, and considered jurisprudence the only religious knowledge. Akbar, the Mughal king had started a series of experiments with Islam, propagating his own religion Din-i-Ilahi, an amalgamation of Hindu and Muslim beliefs.

In these circumstances, Sheikh Ahmad set upon himself the task of purifying the Muslim society. His aim was to rid Islam of the accretions of Hindu Pantheism. He was highly critical of the philosophy of Wahdat-ul Wujud, against which he gave his philosophy of Wahdat-ush-Shuhud. In refuting the Naqshbandiyah order's extreme monistic position of wahdat al-wujud (the concept of divine existential unity of God and the world, and hence man), he instead advanced the notion of wahdat ash-shuhud (the concept of unity of vision). According to this doctrine, any experience of unity between God and the world he has created is purely subjective and occurs only in the mind of the believer; it has no objective counterpart in the real world.

He entered into correspondence with Muslim scholars and clerics and laid stress on following the true contours of Islam. To him, mysticism without Shariah was misleading. He stressed the importance of Namaz and fasting. Through preaching, discussions and his maktubat addressed to important

nobles and leaders of religious thought, he spread his message amongst the elite in particular. As he and his followers also worked in the imperial camp and army, he was soon noticed by Jehangir. Jehangir, unlike his father, was a more orthodox Muslim. But he still insisted on full prostration by all his subjects. Sheikh Ahmad refused to prostrate before him, as result of which he was imprisoned at Gwalior Fort for two years until the Emperor realized his mistake. Jehangir then not only released Sheikh Ahmad, but also recalled him to Agra. Jehangir thereafter retracted all un-Islamic laws implemented by Akbar.

The most original contribution of Sirhindi to mystical thought seems to be his description of the spiritual transformation that occurred at the end of the first millennium of the Islamic era, following intricate changes in the structure of the mystical "realities" the spiritual condition of the Muslim community improved in a substantial manner. Prophetic perfections, which had been fading away since the death of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم), regained their splendor. The person in possession of these perfections was the mujaddid, the renewer or revivalist of the second millennium. It is likely that Sirhindi considered himself to be fulfilling this religiously crucial role; his disciples certainly saw him in this light.

One of the most famous written works of him is Maktubat ("Letters"), a compilation of his letters written in Persian to his friends in India and the region north of the Amu Darya (river). Through these letters Shaykh Ahmad's major contribution to Islamic thought can be traced.

Most scholars of medieval Muslim India maintain that Sirhindi performed a crucial role in the history of Indian Islam. Indian Muslims have always faced a dilemma concerning the attitude that they should adopt toward Hindu civilization, and two streams of thought developed among them: some held that Indian Muslims should take into account the sensibilities of the Hindus and seek a common ground for the two civilizations, while others maintained that the Muslim minority, in constant danger of assimilation into the

polytheistic Hindu environment, must preserve the pristine purity of Islam and reject any local influence.

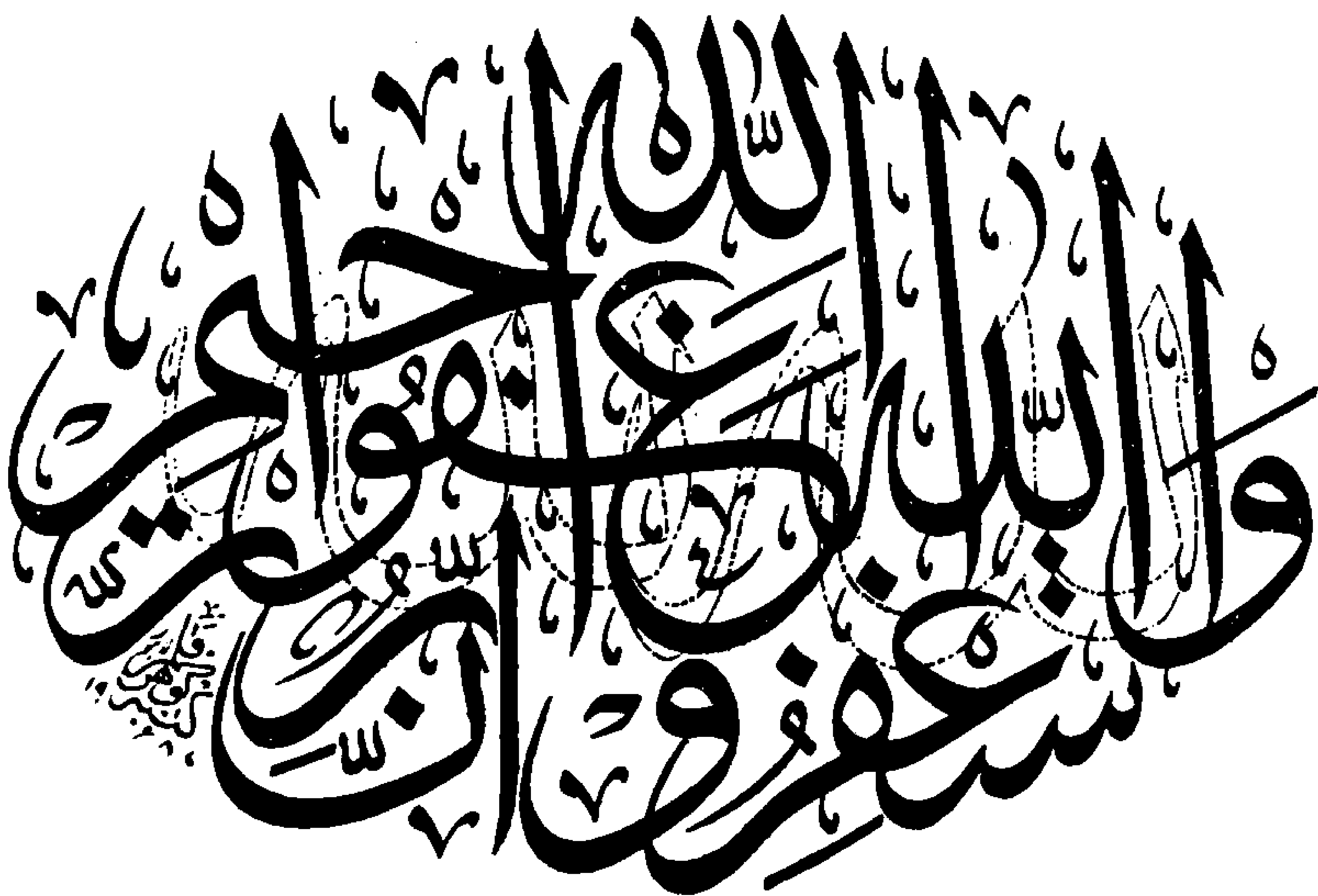
Sirhindi appeared on the Indian scene during the reign of the Mughal emperor Akbar (1556-1605), who systematically attempted to make Islam and the ruling dynasty more acceptable to the non-Muslim Indians. The most conspicuous step in this direction was his abolition of the jizyah, a tax that Islamic law imposes on the non-Muslim inhabitants of a Muslim state. Sirhindi strongly opposed Akbar's conciliatory policy toward the Hindus. He made devastating attacks on Hinduism and maintained that the honor of Islam required the humiliation of the infidels and the resolute imposition of Islamic law upon them. Because Sirhindi expressed these views in letters to officials of the Mughal court, numerous scholars have credited him with reversing the heretical trends of Akbar's era and with restoring pristine purity to Indian Islam.

Recent research has shown, however, that this interpretation is far from certain. It is true that Sirhindi wrote to state officials and suggested changes in the impenal policy, but there is no evidence that the Mughal Empire changed its attitude toward the Hindus as a result of his activities. Sirhindi was first and foremost a seeker after religious truth. The overwhelming majority of his epistles deal with typically sufi issues. The concepts of prophecy (nubuwah) and sainthood (wilayah), the relationship between religious law (shari'ah) and the mystical path (tarlqah), the theories of unity of being (wuhdat al-wujud) and unity of appearance (wuhdat al-shuhud)-these command Sirhindi's attention in most of his works. In dealing with these matters, Sirhindi belongs to the stream of mystical thought established by Ibn al-'Arabi, though they differ in certain aspects. Questions of the relationship between the Islamic state and its Hindu population, which have acquired tremendous importance in the modern period and have therefore been central in numerous modern interpretations of Sirhindi's thought, do not seem to have been in the forefront of his interests.

Sheikh Ahmad's greatest contribution was undoubtedly the task of countering unorthodox Sufism and mystic beliefs. He organized the Naqshbandiya order to reform the society and spread the Shariah among the people. He wrote many books, Sheikh Ahmad continued preaching Islam till the end of his days. He urged people to adhere to the accepted and clearly laid down path of Islam. He passed away in 1624.

نوٹ: یہ مقالہ اسلامک ورلڈ ڈاٹ نیٹ کی خلیفہ انسٹی ٹیوٹ ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)





بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمدهٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم

Ahmad Sirhindi

From Wikipedia, the free encyclopedia



Shaykh Ahmad al-Farooqi Sirhindi was an Islamic scholar and prominent member of the Naqshbandi Sufi order. He is regarded as having rejuvenated Islam, due to which he is commonly called "Mujadid AlfThañi", meaning "reviver of the second millennium', referring to the Islamic tradition of Mujaddid. Numerous Naqshbandi suborders .such the Mujaddidi .the Khalidi and the Haqqani sub-orders . trace their spiritual lineage through Shaykh Sirhindi, referring to themselves as "Naqshbandi-Mujaddidi". He was born on the day of'Ashura, the 10th of Muharram in the year 971 H., in the village of Sirhind near the city of Lahore in present-day India. Sirhindi's shrine is located in Sirhind, India and is referred to as "Rauza Sharif "

Contents

Early Education

He received his knowledge and education through his father and through many shaikhs in his time. He made progress in three tariqas: Suhrawardiyya, Qadiriyya, and Chistiyya. He was given permission to train followers in all three tariqas at the age of 17 years. He was busy in spreading the teachings of these tariqas and in guiding his followers, yet he felt that something was missing in himself and he was continuously searching for it. He felt an interest

in the Naqshbandi Sufi Order, because he could see by means of the secrets of the other three tariqats that it was the best and highest. His spiritual progress eventually brought him to the presence of the Ghawth and Qutb of his time, ash-Shaikh Muhammad alBaqi, who had been sent from Samarqand to India by the order of his shaikh, Muhammad al-Amkanaki. He took the Naqshbandi Order from the shaikh and stayed with him for two months and some days, until Sayyidina Muhammad al-Baqi opened to his heart the secret of this tariqat and gave him authorization to train his murids in the Order.

Sirhindi's World view

Sirhindi's worldview focused on the idea that ontologically, the prophethood is far greater than closeness with God. He believed that Sufi ideas which centered around spiritual growth beyond the material world, while exhibiting key concepts, fell short of encompassing Islam as a whole. Sirhindi, still accepting and using these ideas of walayat, or closeness with God, focused on a much more human understanding and reality by focusing on following the sunnah of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم) and his companions. His influence went so far as implementing jurisprudence in the Islamic world by emphasizing the Shariah and fiqh, integrating both into Indian Muslim government and society. This was accomplished through his 536 letters collectively entitled Collected Letters or Maktubat, to the Mughal rulers conveying his ideas.

Works

His works are his letters written to many of his contemporaries known as Maktubaat.

"Moving to Allah is a vertical movement from the lower stations to the higher stations; until the movement surpasses time and space and all the states dissolve into what is called the Necessary Knowledge (eilm ul-wajib) of Allah. This is also called Annihilation (fana').

"Moving in Allah is the stage in which the seeker moves from

the station of Names and Attributes to a state which neither word nor sign can describe. This is the State of Existence in Allah called Baqa.

"Moving from Allah is the stage in which the seeker returns from the heavenly world to the world of cause and effect, descending from the highest station of knowledge to the lowest. Here he forgets Allah by Allah, and he knows Allah with Allah, and he returns from Allah to Allah. This is called the State of the Farthest and the Nearest.

"Moving in things is a movement within creation. This involves knowing intimately all elements and states in this world after having vanished in Annihilation. Here the seeker can achieve the State of Guidance, which is the state of the prophets and the people following the footsteps of the Prophet. It brings the Divine Knowledge into the world of creation in order to establish Guidance.

- Maktubat Ahmad Sirhindi

References

- Shari'at and Ulama in Ahmad Sirhindi's Collected Letters by Arthur F. Buehler
- NFIE Research

نوٹ: یہ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر کے منتخبات مکتوبات امام ربانی اور "نقشبندی فاؤنڈیشن فار اسلامک ایجوکیشن (امریکہ) کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

بسم الله الرحمن الرحيم

القارعة ما القارعة

وما أدراك ما القارعة يوم يكون الناس كالفراش المبثوث

وتكون الجبال كالعهن المنفوش صدق الله العظيم

کتبہ: خورشید عالم گوہر قلم برائے
حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین



حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقٰی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت وتوجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت وصحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ معلیٰ، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:۔

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہٗ ربہٗ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر در وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، 'قلت خطرات'، 'قبول کلمۂ حق'، 'رفع بعض منکرات' اور 'ظہور لوازم طلب'، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار کھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت 'لطیفہ اخفی' اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔لطیفۂ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔(جلد سوم،مکتوب نمبر ۲۴۲،ملخصا)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا،وہ واضح ہوا،طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔

(جلد سوم،مکتوب نمبر ۲۴۲،ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت واحترام سے شہر میں لا کر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویّوں،گائنوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرُود کرے یا ڈھولک بجائے۔آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے،دَکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویّوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقٰی رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو "محتسب امت" کہتے تھے آپ کا دبدبہ اسقدر تھا کہ امراء وسلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔جس پر آپ تشریف رکھتے۔اس کے اردگرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان وشوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارا تکبّر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبّر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہوکر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آکر مرید ہوگیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوکر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی بہن بہوتھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہوکر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہوجاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہوگئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے اردگرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:۔

صاحب زادگان:

۱......شیخ محمد اعظم
۲......شیخ محمد شعیب
۳......شیخ محمد حسین
۴......شیخ محمد عیسیٰ
۵......شیخ محمد موسیٰ
۶......شیخ کلمۃ اللہ
۷......شیخ محمد عثمان
۸......شیخ عبدالرحمٰن

حواشی

۱......خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۴۵-۳۵۱
۲......پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷-۳۸۸

☆......☆......☆



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۳۴ھ) کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ۔ ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد اعظم علیہ الرحمہ۔ (مکتوب ۱۷۶۔۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱۔۲۔۳۔۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگ زیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ محمد باقر لاہوری کے نام مکتوبات ۱۴۲۔۱۴۸ میں بھی ہیں اور خود اورنگ زیبؒ کے نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۲-۲۳-۲۶-۳۵-۳۹-۵۶-۵۷-۵۹-۶۰-۶۴-۷۲-۷۴-۷۸-۹۱-۸۰-۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵) ہیں جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی بڑی بہن (جو دارا شکوہ سے چھوٹی تھی) روشن رائے بیگم کے انتقال پر تعزیت کی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی ہے ورنہ عام تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے) اس کے نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۴-۳۴-۴۶-۶۲-۷۵) ہیں۔ اور آخری مکتوب میں بیگم کے نئی حویلی میں منتقل ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگ زیب کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م ۱۱۲۴ھ) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م ربیع الاول ۱۱۱۹ھ) کے نام بھی ایک مکتوب ۹۹ ہے۔ سلطان عبدالرحمٰن ابن نذر محمد خان (بلخ) کے نام ۱۵ مکتوبات (۲۹ سے ۴۳ تک

پھر ۳۷-۳۸ اور ۴۱ سے ۵۱ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ بی بی عرب خانم کے نام ۴۷-۷۳-۷۹-۱۵۵ مکتوبات ہیں جن میں سے مکتوب ۹۰ میں ان کو "والدہ مہربان" خطاب کیا ہے۔

محتشم خان کے نام مکتوبات ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ (کسی فتح کا ذکر ہے) ۱۸۴ ہیں۔ یہ خطاب میر ابراہیم (پسر شیخ میر خوافی) کا تھا جو ۱۰ سال جلوس عالمگیری میں حج کو گیا ہوا تھا اور ہزاری پانصدی کا منصب بھی ملا تھا۔ بعد میں وہ سارنگپور، میوات، اکبر آباد اور الٰہ آباد میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب سے علیحدہ بھی کر دیا گیا لیکن بیالیسویں سال جلوس میں پھر دو ہزاری منصب ملا۔ سال وفات معلوم نہیں۔ اس کے بیٹے میر محمد خان کو بھی محتشم خان کا خطاب ملا تھا۔ (مآثر الامراء)

مکرم خان کے نام ۱۷-۱۹-۲۱۷ مکتوبات ہیں۔ اس کا نام مراد کام تھا جو میرزا مراد "التفات خان" (پسر میرزا رستم قندھاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خان وہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خانخاناں کی بیٹی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی عہد میں دہ ہزاری منصب ملا اور لکھنؤ، بیسواڑہ کی فوجداری بھی ملی اور ستائیسویں سال جلوس میں مکرم خان کا خطاب ملا اور عہد عالمگیر کے دسویں سال میرزا مکرم خان کا خطاب دیا گیا۔ ۱۱۰۸ھ میں فوت ہوا۔ شعر بھی کہتا تھا۔ (مآثر الامراء) بختاور خان کے نام مکتوب ۶۶ ہے۔ یہ بھی کوئی عہدہ دار امراء ہے۔ ان کے علاوہ ممتاز علماء میں سے شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۴۸ تک اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ "کحل الجواہر" کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲ میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریف سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ پھر مکتوب ۱۸۷ میں حافظ صاحب مرحوم کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۴۲ میں "شرح احوال بادشاہ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم" ہے اور ۱۴۸ میں "شرح احوال بادشاہ دین پناہ" ہے۔ — حافظ محمد محسن دہلوی (م ۱۱۴۷ھ) جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے اخلاف میں تھے۔ اور دہلی میں انہی کے قریب دفن ہیں۔ وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے نام مکتوبات ۱۷۰-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

ملا پاینده محمد مکی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ ان کی مرصع تصنیف — مجمع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۵ ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رح کے دیگر خلفا میں سے خواجہ عبید اللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۴ ہے اور حاجی محمد یوسف کولابی کے نام مکتوبات ۱۴۹ سے ۱۵۳ تک خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۶ سے ۷ تک پھر ۱۱۱ سے ۱۱۴ تک اور ۱۶۸ تا ۱۹۰ بھی ہیں انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت ہے صوفی سعد اللہ کابلی کے نام ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴ ہیں اور ۸۳ میں "ذکر دخول بادشاہ دیں پناہ دریں طریقہ" ہے۔ میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان اکبرآبادی جو حج کی ادائیگی پر جدہ دیمن میں ۱۰۶۱ھ میں فوت ہوئے۔ (مآثر الامرا جلد اول) ان کے نام ۱۴۔ ۱۵۔ ۲۶۔ ۲۸۔ ۳۶ ہیں۔ شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد سلیمان ملکی (۴۹)۔ اخوند زادہ محمد حسین (۴۰، ۴۶، ۱۷، ۱۰۵) میر عبید اللہ (۱۸)۔ شیخ عطاء اللہ سورتی (۱۳)۔ حاجی اسد اللہ وزیرآبادی (۵۱)۔ ملا محمد جان (۵۴)۔ ملا محمد امین حافظ آبادی (۸۱۔ ۱۸۸)۔ ملا محمد محسن سیالکوٹی (۸۵)۔ شیخ محمد تھانیسری (۸۸)۔ بایزید سہارنپوری (۹۰ تا ۹۵)۔ نور محمد بنگالی (۱۰۹۔ ۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹۔ ۱۶۰)۔ اخوند ملا شاہ مراد کے نام ۱۶۶ (دربیان آنکہ ملاقات سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است) اور ۱۶۳ ہیں۔ سندھ کے مخدوم محمد آدم ٹھٹھی (م ۱۰۶۶ھ) کے نام ۱۲۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳ ہیں۔ گویا مذکورۂ بالا مکی اور بیرونی سلاطین، امرا، رؤسا اور علما سبھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کے لکھنے والا ورع و تقویٰ، علم و فضل، خلوص و کمال میں کس قدر بلند مرتبہ ہوگا!

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حشمت علی خاں صاحب مدظلہٗ (محلہ تھانہ پاکر یام پور) کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے ضعف بصارت کے باوجود مکتوبات شریفہ کے اس نادر نسخے کی نقل خود اپنے دست مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا ابوالفتح صغیر الدین صاحب کا بھی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسب معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزاھما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر ـــــ غلام مصطفےٰ خان۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

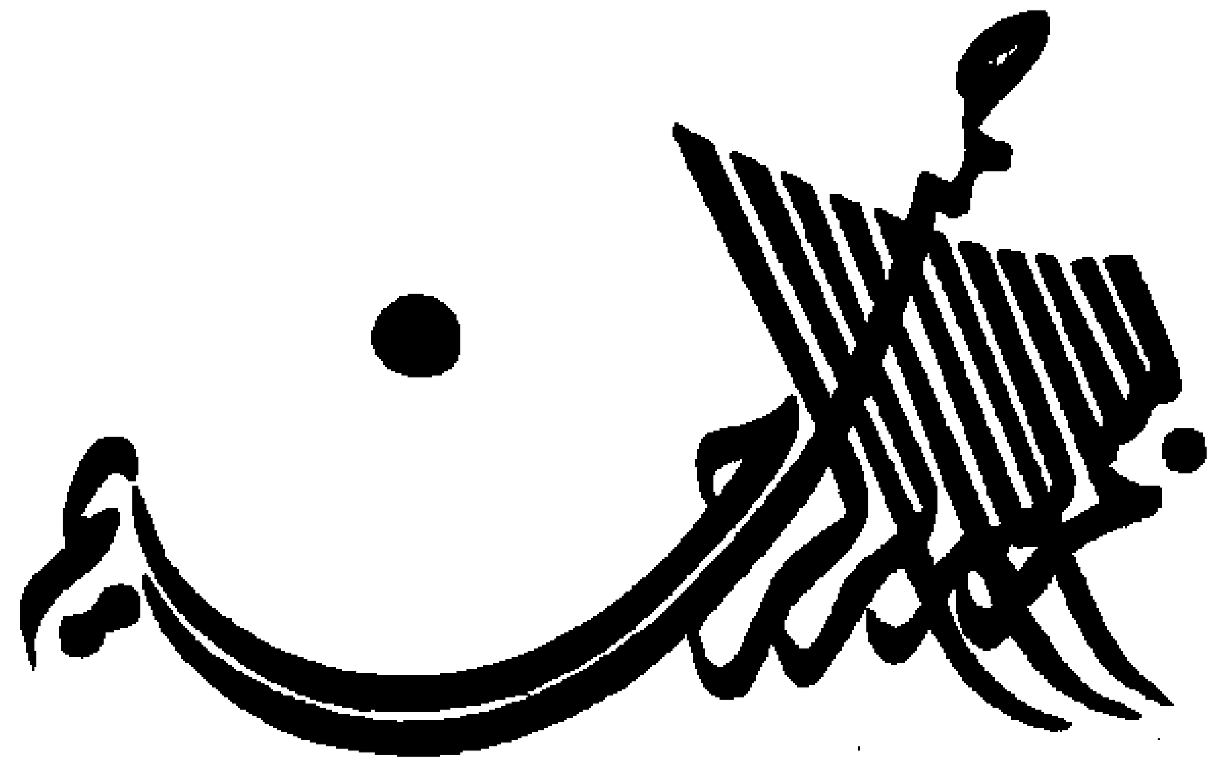
ستایشِ بے انتہا نثارِ بارگاہِ کبریائے نقشبندِ نقوشِ موجودات و نیایشِ بے احصا نیازِ درگاہِ عزّ و علا نقل پیوندِ باغِ کائنات کہ دینِ متین را بہ سیفِ احمدی از اذیتِ اغیار معصوم ساختہ بخورِ باقی نزہت بخشید و نیّرِ اعظمِ شرعِ مبین را بر آسمانِ افضال و اکمال طالع و لامع گردانید و اورا علیہ السلام بخطابِ مستطاب وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ممتاز و امتانش را بہ امرِ واجب الاذعان يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا سرافراز نمود اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَاَحۡبَابِهٖ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ۔ و احقرِ خدّامِ عتباتِ اقدم فقیر حقیر محمد اعظم را بہ اخراجِ مکاتیبِ قدسی اسالیب کہ از سرچشمۂ بیانِ الہام ترجمانِ جنابِ اقطاب مآب والدِ بزرگوارِ این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیوخ والشباب ارشاد شعار فیض دثار فضل بنیاد، مہِ اوجِ حصولِ امنیت و مرادِ نقطۂ دائرۂ ہدایت و سداد، مرکزِ محیطِ ولایت و رشاد، ہادیِ مصلحِ صلاحِ مبدأ و معاد، متکائے اصحابِ اجتہاد و اربابِ ارشاد غفران پناہ رضوان دستگاہ مروّجِ طریقۂ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہٗ و اقبضِ برّہٗ اتباع یافتہ بود مستعد فرمود فَحَمۡدُ اللّٰهِ ثُمَّ حَمۡدُ اللّٰهِ.

نہے این نامہائے رشد فرجام | کہ ہم آغاز او پیداست انجام
معارف آنچنان در وے ہجوم است | کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

درخشندہ انوارِ آلِ احمد — کہ از وے مقتبس خورشید و ماہ است
طریقِ احمدی ازوے منوّر — مشامِ طالبان ازوے معطّر
لباسِ رہنمائی در برِ او — رجوعِ پارسائی بر درِ او
نمی گویم کہ مدحِ او نمودم — ز مدحش اعتبارِ خود فزودم
امامے کو بود معصوم از عیب — کتابِ مستطابِ فیہ لاریب
حقایق از ضمیرش شگفتہ — رموزش از مخالف او نہفتہ
ز سیفش دینِ احمد راست نصرت — ورا اِنّا فتحنا ہست مدحت
حقایق اندرو گردیدہ مستور — برنگِ اسمِ اعظم ہست مستور
بود تا گرم بازارِ ہدایت — بدوران تا رسد فیضِ عنایت

الٰہی باد ہادی طالبان را
حیاتِ تازہ مر روح و رواں را

السیاسة في نفع کلماتِ وعي العالم



مکتوب اول - در دید قصورِ اعمال و حصولِ بهره از نسبت ملاحت و یافتن اتحادِ جسدی به آن و ماوراے خود را تعینِ حبّی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرارِ لازم الاستتار و یافتن فیوض و برکات از آن مرتبهٔ مقدسه بے حیلولت و مبشّر شدن به ارتفاعِ واسطه و برخے از احوالِ یارانِ خویش به پیر بزرگوارِ خود نوشته‌اند۔

عرضداشت کمترینِ درویشان محمد سیف الدین به عرضِ احوالِ پراگنده جرأت نموده گستاخی می نماید و به امیدِ عفو از حد خود تجاوز کرده دراز نفسی می کند۔ قبله‌گاها چندانکه خواست و می خواهد که از دائرهٔ مباحات قدم بیرون نه نهد صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکابِ شبهه و مکروه و محرم نقد وقت است که چه بیان نماید عمل به عزیمت خود در حقِ او عنقاے مغرب است و از الشان اولیٰ و احوط بغایت بعید افتاده. اما لله سبحانه الحمد که با وجود این همه خرابی و تباه کاری در محبت سکانِ آن درگاه قدم راسخ دارد و در اعتقادِ فدویت به آن عتبهٔ علیه ممتاز است۔ متاعے ازین بهتر در بساطِ خود نه دارد و نظر به همین اندوخته بعضے سوانحِ سابقه و لاحقه معروض می دارد ؎

تو مرا دل ده و دلیری بین　　　روبهی خویش خوان و شیری بین

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذرہ پروری بہ الحاق حقیقت الحقایق وبہ حصول بہرہ از نسبت ملاحت این ذرہ از کار را مستعد ساختہ بودند و این ضعیف نیز آنچہ ازین دولت عظمیٰ درک می کرد بہ عرض آن مصدر می گشت۔ بعض احیان آن قدر این نسبت علیہ زیر باری کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز متخیل می گردید و تکلّفے در بدن خود احساس می نمود و الحال نیز در کار اسرار آن حقیقت عجوبہ منش غواصی می نماید و چندانکہ دور دور می رود گویا ہیچ نہ رفتہ ہست۔ بہ انواع مختلفہ ظہوری فرماید و ہر بار فنا و بقا جدید متوہم می شود۔

جنبش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایان
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

ما وا و مسکن خود را تعین جنی معلوم می کند و خود را احاطہ این تعین کہ فوق او تعینے نیست می یابد و عجائب و غرائب چیزہا از راہ ہمین تعین در خود می فہمد و مثل ابر نیسان انوار و برکات می ریزند و اسرار لازم الاستتار بلوے درمیان می آرند۔ در بعضے اوقات چنان متخیل گشتہ است کہ مروارید و زیورہا را برروے نثار می کنند۔ و آن قدر مشغوف این نسبت ہست کہ نسبتہائے دیگر گویا مستور شدہ اند و ایضاً این درویش را آن عالی حضرت بارہا بہ ارتفاع واسطہ و اخذ فیوض و برکات از مرتبہ مقدسہ بے حیلولت بشر ساختہ اند و جہ علامت کمال اتحاد با حقیقت او صلی اللہ علیہ وسلم ہمین رفع واسطہ است۔ و این قسم اتحاد نصیب اقل قلیل است۔ چنانچہ از مکتوبات قدسی آیات ظاہر می گردد۔ اما بہرہ از اصالت در حق این قسم شخصے لازم است یا نیست امیدوار ہست کہ بجواب سرافراز گردد و قبلہ عارفان سلامت صلاح آثار فتیح ظہور اللہ کہ از ارباب کشف و شہود ہست از ابتدائے شغل تا این زمان عجائب و غرائب چیزہا نقل می کند از عروج افلاک سبعہ و ظہور انوار عرش و صحبت خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا بارہا ظاہر می ساخت و الحال عروج عناصر اربعہ را

درک می کند۔ و صوفی عبدالغفور کہ حقِ خدمت بجا می آرد محبتے خاص دارد کہ از راہِ آن در اکثر مقامات امیدوار ست کہ معیت داشتہ باشد آثارِ وجودِ موہوب در وے متوہم می گردد و صلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یارانِ فقیر ست و بشرفِ صحبت آن حضرت مشرف گشتہ در غلباتِ وحدت وجود بود چنانچہ می گفت کہ ہر ذرہ از ذراتِ وجودِ من ندا ر اناالحق می زند۔ فقیر خواست کہ اورا ازین حال برآرد و لمحہ در خلوت باوے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاہر ساخت کہ تمام ورقِ من گردانید ند للہ سبحانہ الحمد کہ ازان مضیق مخلصی یافتہ بشاہ راہ افتاد۔ و انیارانِ جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری بیش از دیگران ترقیاتِ عالی نمودہ ازلحوقِ صفات بہ اصل بے تکلف می گوید و خود را و تمام عالم را گم ساختہ بشہودِ خاص ممتاز ست و معنیِ بقا نیز درک می کند۔

چون بادشاہ و اہلِ عسکر درین شہر نیستند بعضے گوشہ نشینان و طالب علمان شکستہ دلان کہ بمرحل از اہلِ عسکر بہتر اند اخلاص بہم رسانیدہ اند خصوص حافظ عبدالجلیل لنگ کہ یکے از شیوخِ این حدود ست و جماعۃ از اغنیا باوے بسر نیاز دارند و ملتفت خان وغیرہ بہ ارادت خواست و نیازمندی تمام دارند و بہ فقیر عجب حسنِ ظن پیدا کردہ چند بار صحبت سکونت داشتہ از راہِ دُور بہ اخلاص و طلب تمام می آید۔ و چندے دیگر نیز شغل اند کہ ہر کدام بہ اذکار و مراقبات سرگرم اند۔ و فضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی بہ اخلاص محبت تام بہ فقیر ہمراہ می کند امیدوار ست کہ بشرفِ صحبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوار عفو ست۔ حضرت سلامت چون ایامِ رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیدہ امیدوار ست کہ بتوجہاتِ عالیہ سیراب گردد و بعنایات و بشاراتِ مخصوص سربلند شود۔ و بباب صوفی پایندہ و صوفی سعداللہ و ملا درسکی کہ در محبتِ حضرت فداست و ملا عبدالخالق

وحاجی محمد شریف التماس توجہات خاص دارد۔ حضرت سلامت وقت رخصت خواجہ محمد سالم خلعتے متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند و بہ بشارات عالیہ مبشر سازند کہ در محبت حضرت فانی است۔ حامل عریضہ نور محمد متوطن سرہند است امیدوار مہربانی است۔ والسلام

مکتوب دوم ۔ در ظاہر شدن اشتیاق از مزارات متبرکہ و ظہور نمودن امام ربانی حضرت میان جیو کلان در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاہر شدن حضرت خواجہ نیرنگ کمال رفعت و مائل یافتن نسبت خود را بہ نزول و معلوم نمودن راہ وصول خود را در نہایت علو و تزئین مخصوص بودن این مسلک بمراد آن۔ و شمہ از احوال سلاطین وقت نیز بہ سرپرستی بزرگوار خود نوشتہ اند۔

عرضداشت بندۂ مہجور محمد سیف الدین بہ خادمان عتبۂ علیۂ عاکفان سدۂ سنیہ می رسانند کہ در اثنائے راہ بہ مزارات متبرکہ رسیدہ شد و آثار اشفاق و مہربانیہا از عزیزان درحق خود مشاہدہ نمود۔ و خصوصی در موضعے کہ عارف ربانی حضرت میان جیو کلان وصال نمودہ اند آن حضرت بہ شان رفیع ظہور فرمودہ در اکثر منزل عنایات داشتند و ہر چند باین شہر معظم نزدیک می شد خلعتہائے فاخرہ در بر خود می یافت۔ روز عرس بہ زیارت حضرت خواجہ نیرنگ خواجہ باقی باللہ استسعاد یافت۔ بجاہ و جلال عظیم مانند بادشاہان ظہور نمودند۔ و بہ نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت این فقیر بہ نزول مائل تر است و گاہ گاہ عروج ہم واقع می شود۔ در ہنگام عروج بہ طالبان نشستن خالی از صعوبت نیست۔ درین روزہا عروج خاص واقع شد۔ در راہ وصول خود را در نہایت علو شان و تزئین عالی دریافت و معلوم شد کہ این قسم مسلک مخصوص بہ مرادی است کہ بہ سیر مرادی راہ رفتہ باشد و مریدان را ازین جا قدمگاہے نیست۔ و حسن و نضارت آن را بہ کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر کہ از جملہ اسرار لازم الاستتار است در خود یافتہ تعلق بہ حضور دارد و یضیق الصدر و لا ینطلق اللسان

نقدِ وقت است لله سبحانه الحمد که بادشاهِ دین پناه را در خدمتِ حضرت اخلاص بنوعِ دیگر است۔ از ذکرِ لطائف و ذکرِ سلطانی گذشته به ذکرِ نفی و اثبات مقید است و ظاهر می سازد که بعضے اوقات خطرہ مطلقاً نمی آید و گاہے که می آید استقرار نمی گردد۔ ازین راه خیلے محفوظ است و می گوید که پیش ازین من از ہجومِ خواطر دل تنگ بودم۔ و شکرِ این نعمت بجا می آرد۔ و مزیتِ این طریقِ عالی را بر طرقِ دیگر می گوید و به رخصت کردنِ فقیر راضی نمی شود بالجمله امیدوارِ توجہِ غائبانه حضرت است۔ امید که شفقت نموده نگاہے بجانبِ او نمایند و اگر امرے معلوم شود در عنایت نامهٔ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب که رحمت که در تھانیسر است مقرر نموده اند که در انجا سرائے عالی بنا نمایند۔ حسبِ الحکم به عبدالعزیز در اخراجِ قاحشات وارتفاعِ رودِ آکادیسیِ کفار رفته است ظاہر العمل در آمده باشد۔ در امورِ دینی آنچه گفته می شود بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعه که به فوزِ غلامی آن حضرت در آمده اند عرضِ اخلاص مصدع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا دبیر او و سعادت آثار مرزا جمال الله پسر سعید خان و فضائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیرہم که در حلقهٔ غلامی استسعاد یافته اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میر ابراہیم مرحوم که الحال به دخولِ طریقهٔ علیه استسعاد یافته عرضِ اخلاص می رسانند و یارانِ اینجائی خواجه محمد زاہد و میان رفیع الدین و اخوند ملا درسکی و صوفی سعد الله و محمد حسین و ملا قاسم و شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبدالغفور عرضِ اخلاص می نمایند و از اخلاص جان فشانیہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم به کدام زبان ظاہر سازد و در در آمدنِ قلعه و در بازار ہاے در حضور انبار۔ جنسِ خود در جلو می گردد۔ قبله گاہا ازدحام به سببِ ہجومِ یاران نوشتن میسر نیامد لہٰذا بعد از نمازِ عشا تحریر نمود اگر خطاے رفته باشد معذور خواہند داشت والسلام!

مکتوب سوئم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و دریوزہ توجہ غائبانہ در حق خویش و در دید قصور اعمال و متمنا ز احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

مرا کشید وطنابم بہ گردن اندازید   کشان کشان چو سگانم بہ پیش یار برید

عاصی مہجور محمد سیف الدین کہ از برکات حضور محروم ست و درین دار التفرقہ بہ ابناء الدنیا محشور۔ التماس عنایت خاص در خود دریوزہ می نماید ع

شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدا را

اشتیاق قدمبوسی را چہ شرح دہد چندانکہ باین مرد مقدمات رخصت آوردہ شد رضامند نمی شود و جذب کشش حضرت در کار ست کہ ازین گرداب ضلالت بر آرد ع

ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہموارہ از قہر الٰہی جل شانہ ہراسان ست کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ باشند۔ وائے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید ؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من   پیادہ می روم وہمرہان سوار انند

نضائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل مشار الیہ اطلاع دارد۔ مجملاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در دماغ معادم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ ست۔ حضرت سلامت درین روزہا صحبتہائے طولانی واقع می شود و بعضے مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص تمام می شنود۔ امید ست کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم ست و در سفارش بعض احبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقتِ رخصت بادشاہِ دین پناہ گفتہ شد کہ مقصود و علتِ غائی
از آشنائی شما ارتفاعِ مظالم ہست والا نا العیاذ باللہ من ذالک چنانچہ عالمِ پرگنہ وارد ک
عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوے بسیار عزل کنانیدہ شد۔ وتفصیل بعضے مقدمات در کتابت
مبرک قندنوشتہ از اینجا واضح خواہد شد۔ حضرت سلامت ملا شاہ حسین امیدوار عنایاتِ خاص
ہست وکذلک حاجی عاشور بلخی وحاجی شریف لیلی السیر خود سگِ گرگین آن آستانہ ہست
یقین کہ مورد اشفاق ومہربانیہا خواہد شد۔ والسلام

مکتوبِ پنجم۔ بہ صوفی پائندہ دربیان تعینات ثلثہ وبیان آنکہ وصولِ تنش با تعینِ حبی ہست
وہمین تعین تعینِ اول ہست ومرکزِ این تعین ناشی از مقامِ محبوبیت ہست وتفصیل آن ناشی از
خذ وما یناسب ذالک۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ ونصلی۔ جناب ارشاد پناہی صوفی پائندہ مجد معلوم نمایند کہ بشارت
تعینِ حبی در حضورِ حضرتِ الیشان در حقِ شما منقح شدہ بود۔ الحال امید کہ ترقیاتِ بے اندازہ
فوقِ آن تعین نمودہ باشند لیکن بدانند وآگاہ باشند کہ وصولِ قدمی فوقِ این تعین ممکن نیست اگر ہست وصولِ
نظری ہست وبیانش آن ہست کہ فوقِ تعینِ علمی حلے نزد شیخ ابن عربی وما بعانِ او سیرِ سلوک
اصلا نیست وحضرت مجدد الف ثانی فوقِ آن تعین چندین مراتبِ سلوک بیان فرمودہ
اند تا آنکہ تعینِ وجودی ظاہر شود ومرتبہ کہ فوقِ آن مرتبہ ہست لاتعین متحقق شد وتا چند
گاہ تعینِ اول ہمین وجودی قرار یافت۔ چنانچہ نزد شیخ ابن عربی تعینِ اول تعین علمی جملی ہست
ومرتبہ کہ فوقِ او ہست آن را مرتبۂ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخرِ حیات حضرت مجدد الف
ثانی رضی اللہ تعالی عنہ فوقِ تعینِ وجودی حبی منکشف شد وسیر وسلوک تا اینجا منتہی شد
وفوقِ آن قدم وسیر وسلوک را گنجائش نماند۔ الا الحمد للہ سبحانہ کہ نظر را از انجا منع نفرمودہ اند

ع بلا بودے اگر زین ہم نہ بودے

این نوع معارف از حیطۂ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فہم آن عاجز وقاصر اند۔ و این تعین حبّی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آن تعین اشرف اجزا است ناشی از مقام محبوبیت است۔ و حقیقت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از ینجا ظہور یافتہ و تفصیل آن تعین ناشی از مقام خلت و حقیقت ابراہیمی است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحب دولت باشد کہ جامع مقامات محبوبیت و خلت گردد و نعمت در حق او تمام شود زیادہ برین تاکجا اطناب نماید۔ امید است کہ درین سیر ما وراء النہر عالمے از وجود شریف منور گردد۔ والسلام۔

مکتوب ششم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً عزیمت است و تجمل در لباس بہ نیت حسنہ محمود است و ترک آن بہ قصد شہرت مذموم۔ و بیان آن کہ قبول ہدیہ از سلاطین وغیرہم جائز است و ایراد آثار کثیرہ درین باب....

از نازکیہاے و احتیاطات امام ہمام چہ نموده آید۔ ہر چند این معانی بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اَمَّا ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ۔ لیکن بہ مقتضاے حدیث اِنَّ اللّٰهَ کَمَا يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى بِالْعَزِيْمَةِ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى بِالرُّخْصَةِ عمل بہ رخصت ہم احیاناً عزیمت است کَمَا هُوَ مُخْتَارُ جَمٍّ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُمْ فِیْ غَايَةِ الْوَرَعِ۔ حسن ظن ہمہ واجب مع ذٰلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایا از سلاطین وغیرہ معنی است کما فی الاحادیث بعض روایات وغیرہا کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ خاص بود آید فی مطالب المؤمنین وَلِبَاسُ الشُّهْرَةِ فِی الرَّثَاثَةِ وَالتَّخَشُّنِ مَكْرُوْهٌ كَذَا فِیْ شِرْعَةِ الْاِسْلَامِ وَسِيْلُ الرَّحْمٰنِ عَنْ

الزينة والتجمل في الدنيا۔ قال خرج رسول الله صلى الله عليه ذات
يوم وعليه رداء قيمته الف درهم وربما قام الى الصلوة وعليه رداء
قيمته اربعة الاف درهم۔ ودخل عليه رجل من الصحابة يوما وعليه
برداء خز فقال عليه الصلوة والسلام اذا انعم على عبد احب ان يرى
اثار نعمه عليه۔ وابو حنيفه كان يرتدي برداء قيمته اربعمائة دينار
واباح الله تعالى الزينة في قوله تعالى قل من حرم زينة الله التي
اخرج لعباده والطيبات من الرزق۔ وكان ابو حنيفة رحمة الله يقول
لتلامذته اذا رجعتم الى اوطانكم فعليكم بالثياب النفيسة واياكم
والثياب الخسيسة فانه مع زهادته وورعه وكان يوصيهم بذلك
كذا في الذخيرة وكان ابو حنيفة رحمة الله يجود قلنسوة وليلة مائة ونفقه
ومحمد بن الحسن يلبس الثياب النفيسة في روضة الاحباب فروة
بن عمر خزاعي كه از قبل بادشاه روم بر درياے عمان عامل بود از ارض بلقا شترے
سفيد كه اورا فضه مي گفتند واسپے ودراز گوشے وجامه چند نرم وقباے سندس وطلا
به آن حضرت عليه الصلوة والسلام برسم هديه ارسال نمود وحضرت فرستاده او را قبول
فرمود۔ در كتاب مطالب المؤمنين فتوى بر قبول كردن هديه از سلاطين جائز داده است
ودليل بر اثبات مدعاے خود آورده كه في قبول رسول الله صلى الله عليه وسلم
الهدية من بعض المشركين دليل على ما قلنا كذا في المحيط ومن رق ثوبه
رق دينه ودر ماده ستر عورت است كذا سمع من الثقات۔ واز شوق وتكلف حضور
دراينجا در حق جماعة است كه بدوام حضور بے تكلف نرسيده اند۔ واما المنتهي فحاله

وَرَاءُ الوَرَاءِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ الإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ و آنچه الم در احتیاط شستم فرمود اکہ از دل خود فتویٰ پرسد نہ از مفتیان ، اگر مسئلہ اہل دل است صحیح است در ارتکاب رخص وَلَقَدْ اَصْبَحَ مَنْ جَوَّزَ اَخْذَ مَالِ السَّلَاطِيْنِ اِذَا كَانَ فِيْهَا حَلَالٌ وَحَرَامٌ مُمَّا لَمْ يَتَحَقَّقْ اَنَّ عَيْنَ الْمَأْخُوْذِ حَرَامٌ بِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اِنَّهُمْ اَدْرَكُوْا اَيَّامَ الْاَئِمَّةِ الظَّلَمَةِ وَاَخَذُوا الْاَمْوَالَ مِنْهُمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْاَيُّوْبَ وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَابِرٌ وَاَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ مَرْوَانَ وَيَزِيْدَ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاَخَذَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الْحَجَّاجِ وَاَخَذَ كَثِيْرٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ وَالْحَسَنِ وَابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَاَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنْ هَارُوْنِ الرَّشِيْدِ اَلْفَ دِيْنَارٍ فِيْ دَفْعَةٍ وَاَخَذَ مَالِكٌ مِّنَ الْخُلَفَاءِ اَمْوَالًا جَمَّةً وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اُعْطِيْنَا قَبِلْنَا وَاِذَا مُنِعْنَا لَمْ نَسْاَلْ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ اِذَا اَعْطَاهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَكَتَ وَاِنْ مَنَعَهُ وَقَعَ فِيْهِ وَرَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ الْمُخْتَارَ كَانَ يَبْعَثُ اِلَيْهِ الْمَالَ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اَسْاَلُ اَحَدًا وَّلَا اَرُدُّ مَا رَزَقَنِيَ اللّٰهُ نَاقَةً فَقَبِلَهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهَا نَاقَةُ الْمُخْتَارِ وَعَنْ نَافِعٍ اِنَّهُ بَعَثَ ابْنُ مَعْمَرٍ اِلَى ابْنِ عُمَرَ سِتِّيْنَ اَلْفًا فَقَسَمَهَا عَلَى النَّاسِ ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنْ بَعْضِ مَنْ اَعْطَاهُ وَاَعْطَى السَّائِلَ وَلَمَّا قَدِمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْمُعَاوِيَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ لَاُجِيْزَنَّكَ بِجَائِزَةٍ لَمْ اُجِزْ بِهَا اَحَدًا مِّنَ الْعَرَبِ وَلَا اُجِيْزُ اَحَدًا بَعْدَكَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَمِائَةَ اَلْفٍ فَاَخَذَهَا وَعَنْ حَبِيْبِ ابْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ رَاَيْتُ جَائِزَةَ الْمُخْتَارِ لِابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلَانِهِمَا فَقِيْلَ مَا هِيَ فَقَالَ مَالٌ وَّكِسْوَةٌ وَعَنِ الزُّبَيْرِ

ابْنِ عَدِیٍّ اِنَّهٗ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ اِذَا کَانَ لَکَ صَدِیْقٌ عَامِلٌ اَوْ تَاجِرٌ یُقَارِفُ الرِّبٰو
اَیْ یُبَاشِرُہٗ فَدَعَاکَ اِلٰی طَعَامٍ اَوْ نَحْوِہٖ اَوْ اَعْطَاکَ شَیْئًا فَاقْبَلْ فَاِنَّ الْمَهْنَأَ لَکَ
وَعَلَیْہِ الْوِزْرُ فَاِنْ ثَبَتَ هٰذَا مِنَ الْمُرْبِیْ فَالظَّالِمُ فِیْ مَعْنَاہُ وَعَنْ جَعْفَرٍ وَعَنْ
اَبِیْہِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ کَانَا یَقْبَلَانِ جَوَائِزَ مُعَاوِیَةَ وَقَالَ حَکِیْمُ ابْنُ جُبَیْرٍ
وَقَدْ جُعِلَ عَاشِرًا مِنْ اَسْفَلِ الْفُرَاتِ فَاَرْسَلَ اِلَیَّ الْعَشْبَرِیُّ اَطْعِمُوْنَا مِمَّا عِنْدَکُمْ
فَاَرْسَلُوا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا مَعَهٗ وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زُبَیْرِ الْاَزْدِیُّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ
اَطْعِمُوْنَا مِمَّا عِنْدَکُمْ اِلٰی وَهُوَ عَامِلٌ عَلٰی حَلْوَانَ فَاَجَازَهٗ فَقَبِلَ وَقَالَ
اِبْرَاهِیْمُ لَا بَأْسَ بِجَائِزَةِ الْعُمَّالِ لِاَنَّ لِلْعَامِلِ مُؤْنَةً وَرِزْقًا وَیُدْخِلُ بَیْتَهُ الْمَالَ
الْخَبِیْثَ وَالطَّیِّبَ فَمَا اَعْطَاکَ فَهُوَ مِنْ طَیِّبِ مَالِہٖ فَقَدْ اَخَذَ. هٰؤُلَاءِ کُلُّهُمْ
جَوَائِزَ السَّلَاطِیْنِ الظَّلَمَةِ هٰذَا مُلَخَّصُ کَلَامِ الْاِمَامِ فِی الْاِحْیَاءِ. بالجملہ اقوال مشائخ
مختلف است وَکُلُّهُمْ عَلَی الْهُدٰی.

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در تحریص بر محاسن ذکر و بیان آن کہ
مرعیت تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از یا انتہائے شاذ بذکر قلبی
می رسند۔ و بیان آنکہ طریق توجہ و جذبہ و شیوع ذکر قلبی در ابتدا ہمہ از تصرفات
حضرت ایشان ما است و ترجیح این طریق۔ و بیان فنائے نفس و فنائے جذبہ و بیان
آنکہ زوالِ صفاتِ بشری منوط بادل است ؎

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو
یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند

چندے از طالبانِ حق کہ دریک دگر فانی شدہ بنشینند مثمر برکاتِ عظیمہ است۔ حضرت
حق سبحانہٗ تعالیٰ بہ کمالِ عنایتِ خویش این دولت را نصیب گردانید و این ہم

عجب تر آنکہ این قدر صحبت شمارا اثر پیدا شدہ کہ دیگرے ہم منتفع تواند شد۔ چنانچہ از نوشتۂ دیروز بہ وضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ، مشائخ این وقت کہ خود را بہ شیخی کشیدہ اند سالہا جان می کنند و چلہا می نشینند و ذکر جہری کنند کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریابند میسر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از صحبت ایشان حاصل شود۔ مشائخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معصومیہ انتساب دارند ہمین حال دارند از سلاسل دیگر کہ قادریہ و چشتیہ باشد چہ گویدا این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا از تصرفات حضرت ایشان است در اولیائے سابق این نوع کمتر بود و درین آوان خود مطلق رفتہ است وغیر از اسم و رسم چیزے دیگر نماندہ۔ شیخ اوحدالدین کرمانی کہ از مشائخ کبار بود بعد از شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید

اوحدی شصت سال سختی دید ۔۔۔ تا شبے روئے نیک بختی دید

سال و مہ چون ملک بسر گشتم ۔۔۔ تا فلک وار دیدہ ور گشتم

بر سر پائے چلّہ داشتہ ام ۔۔۔ نہ کہ ان بہر رمہ داشتہ ام

از برون در میان بازارم ۔۔۔ وز درون خلوتست با یارم

بہ این بیت آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنا و قلب و فنائے جذبہ و فنائے نفس باشد از ین دوام ذکر بمراتب بالا است چہ ذکر در رنگ الف و با ہست کہ اطفال را تعلیم می نماید ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقۂ بزرگان ارتباط ندارد تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتہا

یکان یکان را حرکت قلب می شود و ہمین قسم مشائخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کردہ بعد از سالہا بہ ذکر قلب بر سند طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہٰذا بزرگان ما طالبے را کہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می فرمایند چہ در اول و آخر ہمہ را بازگشت بہ این اسم مبارک ہست۔ اما بعد از ریاضت شاقہ کسے را کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بکمال تصرف عنایت فرمودہ ہست می تواند کہ طرفۃ العین القاء ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوش گفت ؎

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز   بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی ہست کہ جامع جمیع سلاسل ہست و خلاصہ جمیع طرق فی الحقیقت نسبت این طریق عالی ہیچ طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند ہست۔ کمال عنایت خداوندی عز شانہٗ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت فرمود فطوبیٰ لکم و بشریٰ۔ استفسارے از فنائے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ ذات ممکن عدم ہست۔ و آنچہ از صفات کمال از وجود و سائر صفات از سمع و بصر و قدرت و حیوٰۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و مستفاد از مرتبہ وجوب ہست و پرتوے ہست از آن مرتبہ مقدسہ مثلاً علم ممکن پرتوے ہست از علم الٰہی و ظلے ہست از ظلال آن علم۔ و علیٰ ہٰذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتے و باین نمود بے بود خود را صاحب صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصہ واجب الوجود می نماید و در امانت خیانت می کند ؎

وصافی خود بزعم حاسد تا کے   ترویج چنین متاع کاسد تا کے

تو معدومی خیال از ہستی تو   باشد فاسد خیال فاسد تا کے

وچون بکمالِ فضل می خواہند کہ بندہ را بہ قربِ خویش بنوازند این معرفت او را عطائی فرمایند تا اعراض از خود و اقبال بہ اصل می نماید ذاتِ خود را عدم صرف جماد بے حس و حرکت می بیند و آنچہ در دے تعبیہ کردہ اند بذوق می یابد کہ عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی می فرمایند ؎

چون بدانستی تو خود را از نخست | سوئے آنحضرت نسب کردی درست
وانکہ دانستی کہ ظلِ کیستی | فارغی گر مُردی و گر زیستی

باید کہ این مراقبہ را نیک فہمیدہ ملاحظہ نمایند و صفات را از خود منتفی نمودہ حوالہ باصل کنند در فنائے جذبہ ہر چند سالک خود را گم می یابد امّا صفاتِ بشری او ہنوز بر جا است بسبب غلبۂ جذب از نظر مستور می شوند بخلاف فنائے حقیقی کہ بالا ذکر یافت۔ صفات از بیخ دین کندہ می شوند و اثرے از وجودِ بشری نمی ماند لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ کہ فنائے قلب و فنائے جذبہ را خود خوب درک نمودہ نوشتہ اند۔ امید کہ این مراقبہ ہم بوجہ احسن در ذہن قرار گیرد۔ فقیر در نوشتن تقصیر نہ کردہ نہایتِ کرم اوست تعالےٰ کہ غائبانہ کسب این کمالات نمودہ اند و معاملہ بجائے رسیدہ است کہ دیگران را از صحبتِ شما بہرہ برسد۔ در حق سلاطین این قسم امور حکم عنقائے مغرب دارد و معلوم نیست کہ تا حال در نسلِ بادشاہان خصوص در طائفۂ نساء باین عنایات سرفراز شدہ باشد۔ ہرگاہ در فقرا این قسم امور نادر باشد از سلاطین چہ گفتہ آید۔ این ہمہ از کشش جذبِ محبت است کہ نصیبِ وقتِ شما است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتم۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در بیان فنائے نفس بہ طریقِ اجمال۔

ہر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش | باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

ہر ظل را بہ اصل خود شاہ راہے است و ہیچ خارے و خسکے درمیان شان حائل نیست

اگر خار و خسک است اعراض او از اصل و اقبالِ او بجود است۔ اَلْغَمَامَۃُ عَلَی الْمِسْکِ۔ ع

با مارسیہ نشین و با خود منشین

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسمِ الٰہی است جل شانہٗ کہ مربی سالک است چہ مقرر این طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالم اسمے است از اسماے الٰہی جل شانہٗ کہ تربیت ظاہر و باطن او از ان اسم است و ہرچہ در آدمی نمود است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان اسم است و فناے نفس عبارت از لحوقِ صفاتِ ممکن است بہ اصلِ او کہ آن اسم باشد۔ و چون این دید عاسیتے غالب می آید سالک وجود و صفاتِ خود را پرتوِ آن اسم می یابد و چون بکمال می رسد جمیع صفاتِ خود را بہ اصلش می نماید و خود را بعدم صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذاتِ او عدم بود و آنچہ او را دادہ بودند بطریقِ امانت بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچہ ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فناے نفس بہ طریقِ اجمال ہرچند دیروز ہمین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن برائے وضوح باز نوشتہ آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جائے شبہہ ماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این کار دیار صحبت است غائبانہ فہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است اما لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ کہ غیبتِ شما زیادہ از صحبتہاے دیگران است۔ آنچہ بشما درین مدتِ قلیلہ غائبانہ دادہ اند بہ طالبانِ حضور بعد از مدتہاے شود۔ این ہمہ ثمرۂ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ فتوح یاب اللّٰہ از شما بہ وقوع می آید۔ امید وار باشند۔ والسلام:

مکتوب نہم ۔ نیز بہ بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ اتحاد صفاتِ خود با صفاتِ حق نوشتہ بود و بیان فرق درمیان یافتن حسناتِ خود را عین صفاتِ حق و یافتن آنہا پرتوِ صفاتِ او سبحانہٗ۔

نوشتہ بودند کہ صفاتِ خود را صفاتِ حق می یابم این مقام معتبر ہست بوحدت وجود۔ وبس مقام عالی ہست۔ لیکن درینجا دو دقیقہ الیست یکے آنکہ سالک وجود و صفات خود را عین وجود حق سبحانہ می یابد و دیگر آن کہ وجود و صفاتِ خود را پرتوِ وجود و صفات حق می یابد نہ عین آن و تفرقہ درین دو دارد و دقیق ہست نیک ملاحظہ نمودہ بنویسند و آنچہ از احوال چندے کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند کہ ذکر دل آنہا جاری ہست باید کہ الحال لطیفۂ روح را نشان دہند و چون این لطیفہ را خوب بفہمند مقامِ لطیفۂ اخفی را تعین نمایند و یکے از انہا چند مواقع روشن کہ دیدہ بود بنیایت عالی ہست احوالِ شما ہست کہ در آنہا منعکس گشتہ ہست نیک بحال آنہا مقید باشند۔ والسلام۔

مکتوب دہم۔ نیز بہ بیگم مغفورہ دربیان آنکہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہرچہ می بینند در خود می بینند و بیان آنکہ بہ تکرار کلمہ طیبہ نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر خالص و کمالاتِ این طریقہ علیہ بہ طریقِ اجمال۔

لَہُ الْحَمْدُ۔ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہرچہ می بینند در خود می بینند و ہرچہ می شناسند در خود می شناسند و حیرت الیشان در وجود خود ہست وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ باید کہ نیک بحالِ خود تفکر نمایند و بہ تکرار کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جمیع مقاصد و مرادات نفی نمودہ اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعالِ خود را بہ اصلِ آن حوالہ کردہ متخلق بہ اخلاقِ الٰہی عز شانہ گردند و چون این ہر دو کمال کہ مشائخ دیگر کمال گفتہ بہ انجام برسد شروع بسیر ولایتِ کبریٰ کہ ولایتِ انبیاء ہست علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات می شود۔ و این ولایتِ کبریٰ در اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شائع بود

بعد از زمانِ اصحاب رُو بہ استتار آوردہ و درین ہزار سال بر اولیاے امت مختفی ماندہ تا آنکہ نوبت بہ حضرتِ الیشانِ ما رسید حضرت حق سبحانہٗ در این معما را بر آن حضرت کشود۔ و چون این ولایت بہ انجام می رسد ولایتِ دیگر کہ آن را ولایتِ علیا خوانند ظاہر می شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ و از گذشتِ این ولایت کمالاتِ نبوت و رسالت جلوہ گری شوند و از گذشتِ آن معاملہ دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است کہ حق سبحانہٗ از جمیع این کمالاتِ شمار ابہرہ ور گرداند۔ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

و جماعۃ را کہ داخل طریق ساختہ اند بحالِ شان متقید باشند و ذکرِ لطائف ثلثہ و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکاسل نہ ورزند ؎

این دم کہ ترا است بادہ در جوش | از خشک لبان مکن فراموش

و کسانِ دیگر ہم کہ شوقِ طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقۂ ذکر و مشغولی را سرگرم دارند۔ والسلام

مکتوب یازدہم ۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود و ذکر برکاتِ اعتکاف و رسیدن خطے از ان بہ وے۔

لہٗ الحمد۔ نوشتہ بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانبِ دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ و ہمان وقت بخاطر قرار شد کہ این نور پرتوے از صفاتِ الٰہی است عز شانہٗ و گرم شد چنانچہ در حمام کسی گرم شود شکرِ قادر بے ہمتا بجا آوردم۔ مطالعۂ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند

کہ این نور عبارت از ظہور اسم الٰہی باشد کہ مربیِ سالک ہست و فنا و بقا عبارت از لحوق بہ آن اسم ست لِلّٰہ سبحانہ الحمد کہ موافق یافت این فقیر لشما نیز معلوم ساختند شبِ اوّلِ اعتکاف کہ بجمیع ہمراہ نشستہ انوار و برکات بسیار ظاہر شدہ بود۔ وخاطر این حقیر بجانب شما توجہ تماص داشتہ و معلوم می شد کہ حظ وافر ازین برکات نصیب شما ہم شدہ چنانچہ فقیر نوشتہ بود کہ در عنایات این اعتکاف لشما شریک آید و تا حال ہم ہر گاہ وارد سے رو سے می دہد شما بخاطر می خلید و آرزو می فنود کہ لشما ہم بہرہ برسد خصوص امشب آن قدر دعا و توجہ در حق شما نمودہ شدہ است کہ چہ نویسد۔ امید ہست کہ بمرور ایام آثار آن ظہور نمایند۔ والسلام۔

مکتوب دو اتہم نیز بہ بیگم مذکور در بیان آنکہ حظ وافر ازولایت علیا منوط بہ کمالِ استقامت ہست و ہمیں استقامت علامت صحت احوال است و فقدان آن نشانے استدراج و بیان آنکہ مشاہدۂ احوال مریدان باید کہ عُجب نہ اندازد بلکہ موجب انفعال و خجالت باشد۔

آنچہ از تفقیہ عناصر اربعہ نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید و سبب مسرت گردید۔ بدانند کہ این مقام مخصوص بملائکہ عظام ہست علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و مسمیٰ ہست بہ ولایت علیا۔ و درین مقام ذات عز شانہ در پردہ صفات متجلی می گردد و چون ملائکہ عظام بہ کمالِ عصمت موصوف اند و از جمیع گناہان محفوظ سالک را باید کہ بہ کمالِ استقامت متصف شود تا از برکاتِ این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔ علامت صحتِ احوال ہمیں استقامت بر سر شریعت ہست ہر کہ در استقامت بیش در معرفت بیش۔ این سر رشتہ را نیک نگاہ داشتہ زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

عالم عالم بدہند ودر استقامت قدم راسخ عطا نہ فرمایند خرابی خود را دران باید دانست واستدراج باید انگاشت واگر استقامت تام برادو متاع شریعت عنایت فرمایند وازاحوال ومواجید ہیچ ظاہر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آرے احوال ومواجید چون بہ استقامت جمع شود نورٌ علیٰ نور ہست وآنچہ از احوالِ جماعۂ کہ داخلِ طریق شدہ اند ازدرک نمودن بعضے فنائے نفس را وبعضے دیگر فنائے قلب را وبرخے سلطان ذکر را وطائفۂ ذکر نفی واثبات وذکر لطائف ہمہ معلوم گردید وموجب ازدیادِ شکر گردید لیکن باید کہ منظورِ نظر احوالِ خود باشد وحرکات وسکناتِ خود منظور بود۔ مبادا مشاہدۂ احوال مریدان در عجب اندازد کہ سم قاتل ہست وترقیاتِ مریدان باید کہ بسبب انفعال وتخجلت باشد وتو را لائق این معنی نداند ہمیشہ خود را در حجرگہ بتدیان دانستہ طلب زیادتی باید ساخت

ہنوز ایوانِ استغنا بلند است مرا فکرِ رسیدن ناپسند است

والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب سیزدہم۔ بہ شیخ عطاء اللہ سورتی دربیان طریق بر سبیل اجمال۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ برادرِ گرامی حقایق آگاہ شیخ عطاء اللہ معلوم نمایند کہ ابتدائے معاملہ این بزرگواران از قلب ہست واز گذشتِ آن بروح بعد ازان بہ لطیفۂ سر بعد ازان بہ لطیفۂ خفی وپس ازان کار وبار بہ لطیفۂ اخفیٰ است وہر یک ازین لطائف زیرِ قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات قلب زیرِ قدمِ حضرت آدم ہست علیہ السلام وروح زیرِ قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح علیہما السلام ولطیفہ سر زیرِ قدم حضرت موسیٰ ہست علیہ السلام۔

ولطیفۂ خفی زیرِ قدمِ حضرتِ عیسٰی ہست علیہ السلام ولطیفۂ اخفیٰ زیرِ قدمِ حضرت خاتم الانبیاء ہست علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ وہر یکے ازین لطائف فنائے وبقائے ہست فنائے قلب بحصول تجلی افعال ہست وبقاے او بہ آن ومغنی لطیفۂ روح تجلیاتِ صفات ہست ومغنی لطیفۂ سر شیون واعتبارات ومغنی لطیفۂ خفی صفاتِ سلبیہ تنزیہیہ وفنائے لطیفۂ اخفیٰ تجلی ذات عز شانہٗ بہ حصول انجامد۔ این ہست منتہائے عروج لطائف خمسہ عالمِ امر بعد ازان معاملہ بہ عالمِ خلق ہست کہ نفس ناطقہ وعناصر اربعہ باشد وسیر این لطائفِ خمسہ عالمِ خلق بہ ولایتِ علیا وکمالاتِ نبوت مطابق ہست واز گذشتِ آن حقیقتِ کعبہ ربانی جلوہ می فرماید وبعد ازان سالک بہ حقیقتِ قرآن مجید واصل می شود۔ پس ازان قربِ حقیقتِ صلوٰۃ ہست وکمالاتے کہ فوق حقیقتِ صلوٰۃ ہست علیحدہ ہست ومعاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق واسرارِ محبوبیت متعلق ہست خود از بیان خارج ہست ودرین مقام بہ بعضے احادیث شریفہ از متشابہات ومقطعات قرآنی ارزانی می فرمایند۔ اسرار ودقائق این مقام بہ استتار وپنہان الیق ہست۔ ع قلم اینجا رسید وسر بہ شکست۔

بیان طریق علی السبیل الایجاز این ہست کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند۔ وتسلیکِ طلاب بہ آن راہ نمودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب چہاردہم۔ بہ سیادت ونقابت پناہ میر محمد ابراہیم در جوابِ مکتوبِ او کہ از ملاحت ونزول بے کیف وعنایت جناب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات وشوقِ زیارت بیت اللہ نوشتہ بود۔

اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و

مقاماتِ ارجمند بودہ رسیدہ خوش وقت ساخت ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ماخوش کردی

آنچہ از یافتنِ زیور و مروارید در برِ خود و معلوم نمودن طاقتے ز زلفت کہ گرد اگرد مرواریدہا باشند بر سرِ خود و احساس کردن حنا در دست و پاے وغیر آن مندرج ساختہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ امید ہست کہ این ہمہ عنایات ناشی از مقاماتِ ملاحت گشتہ باشند وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ تشخیص این قسم امور کما حقہ تعلق بہ حضور دارد لہٰذا این احقر را آرزوے تمام ہست کہ یک چندگاہ صحبتِ طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امرِ شما تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوندد خوش گفت ؎

آسودہ شب باید و خوش مہتابی تا با تو حکایت کنم از ہر بابی

و نیز نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانۂ ارذل الناس درآید و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رو دہد ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہِ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیف ہست تفصیل این معاملہ نیز بمشافہہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدانِ عبارت تنگ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ۔ نقدِ وقت۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ این قسم نزول بلا کیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرا باین دولت بنوازند۔ ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔

و معاملہ فوقِ تعینِ حبی اگر خوب منقح شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصوصیت غائبانہ متوجہ ہست و الصاق و اتصال خاص سابق نبودہ درین روزہا باطن خود را

بباطن شما می یابد و بہمیں سبب توجہات غائبانہ بے خواست درحق شما نمودہ می آید ایضاً اندراج نمودہ بودند کہ الطاف و عنایات جناب مبارک سرور عالم دعالمیان علیہ من الصلوٰت افضلہا و من التسلیمات اکملہا خیلے درباب این عاصی مفہوم می شود و بعضے اوقات اعضائے خود را اعضائے جناب مبارک علیہ السلام می یابد ادنیٰ دلیل ست بر اتحاد بحقیقۃ الحقائق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرت ایشان چہ عجب شما یکے از مقبولان خاص آن حضرت اید و آنچہ از اظہار شوق کعبۃ اللہ ملہم شدن بآنکہ شد اید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعہ آن ذوقین ساخت امید ہست کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چہ فی الحقیقت حقیقت کعبۂ ربانی فوق تعین حبی تعلق دارد بلکہ مقامات صفات و افعال نیز فوق این تعین است تا آنکہ بحقیقت قرآن مجید وصول نظری ہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم را اینجا گنجائش نیست وصول نظری اوست ع بس بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ والسلام

مکتوب پانزدہم۔ نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او کہ از مقامات عالی و ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبت حضرات نوشتہ بود۔

آنچہ از مزج ملاحت با صباحت و معاملہ کن مکن (ع ــہ) و غیر آن اندراج نمودہ بودند مطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان است و نوافل و مباحات دیگران درحق این قسم عارف داخل فرائض می گردد و معیتے و محبتے کہ نصیب وقت شما ہست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبیٰ و لبشریٰ ــہ

الا اے طوطی گویائے اسرار ۔ مبادا خالیت شکر ز منقار

نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزل من آمدہ باعث شدند کہ بر سر مزار

ع ــہ نہیں پڑھا جا سکا۔

به فاتحه خواندن بیا۔ من نظر به غیرتِ تو نموده اقدام نه نمودم تا آنکه آثارِ غیرتِ خواجه مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند که مرا القرف بکنند و بارِ خود بر من انداختند و خیلے زور نمودن چندان که کردند من نرفتم و از همین جا فاتحه خواندم۔ مخدوما، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطرِ ایشان عزیز بوده چه می شد اگر لمحهٔ رفته فاتحهٔ ایشان می خواندند۔ لیکن همتے و غیرتے که در نهادِ شما کاین است این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی همین است که از شما به ظهور آمده۔ و نیز نوشته بودند که چون به بلدهٔ تهانیسر رسیدم حضرت میر اجیو و سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی ظاهر شدند حضرت میر اجیو سکوت و مراقبه داشتند و شیخ بسطامی حرفهاے شکر آمیزی می فرمودند من متوجه نسبتِ این عزیزان گشتم در حقیقت نسبتهاے ایشان را دریافتم کاش نسبتهاے این بزرگواران نسبت به حضرتِ ما حکم قطره داشتے نسبت به دریاے محیط۔ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ الْحَمْدُ که به شمّهٔ از کمالاتِ پیرانِ خود آگاه شدید۔ والسلام۔

مکتوب شانزدهم۔ نیز بمیر مذکور در جوابِ مکتوبِ او که از ظاهر شدن اثرِ توجه غائبانه نوشته بود و بیان آنکه ظهور مغتنم اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر نا حق شناسی بعضے یاران و اظهارِ تاسف بر فقدانِ طالب صادق درین زمان وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

نحمده و نصلی و نسلم از ین مشتاق مهجور بآن یارِ وفادار سلامِ سلامت انجام برسد از اثرِ توجه غائبانه که منشاے آن بزعم این فقیر نسبتِ ملاحت بوده نگاشته بودند که بحدے غلبه کرده که در تمام حویلی انوارِ آن منتشر شده و صریح دانست که درین وقت توجهے بحالِ من نموده باشند لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ الْحَمْدُ که غائبانه اثرِ این قسم عنایت خاص مدرک شده۔ این همه مترتب بر معیتے و خصوصیتے است که نسبتِ شما کائن است

این نوع معیت دقیقہ را از دقائق فرو نمی گذارد کہ نصیب محب صادق نگردد خصوص محبتے و ندوستے کہ نصیب وقتِ شما ہست سبب غبطہ خواص و عوام ہست والحق ہکذا چہ این قسم لوازم صدقِ طلب کہ از شمایہ ظہور انجامیدہ اگر از دیگران عشرِ عشیر آن بہ وقوع آید غنیمت باید دانست۔ ہرگاہ نظر بہ احوال و اطوار شما می افتد شکر نمودہ می آید کہ درین وقت طالب صادق ہم بہم برسد کہ قدر این دولت را شناسد والا اکثرے باوجود آنکہ بہ کمالاتِ عالی رسیدہ اند اندک بے التفاتی ظاہری را کہ بہ اسباب دنیوی تعلق دارد بہ آن کمالات و بشارات عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم بہ چیز حقیر لایعنی بر ضایع می سازند خصوص ازان ہنگام کہ این عاصی را آشنائی بادشاہ درمیان آمدہ و بہ این بلا مبتلا شدہ۔ طالب صادق کہ از حب جاہ و ریاست خود خالی باشد کمتر بدست می افتد کو طالبے کہ دیوانہ وار از جمیع تعلقات وارستہ محض للہ فی اللہ صحبت دارد و ہیچ اعتراضے را بہ سبب اغراضِ فاسدۂ خود در حرکات و سکنات راہ نہ دہد و ننگ و ناموسِ خود را یکسو داشتہ خود را فرشِ راہ سازد۔ و جمعے بہ تعظیم و توقیر و تقدیم در تاخیر مجالس قانع و خورسند اند و طائفہ را انتہائے مقاصد معرفت سلطانِ وقت ہست والحال اِنَّ ھٰذِہِ الْمَعْرِفَۃَ لَیْسَ لَھَا عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِقْدَارُ مِثْلِ الْبَعُوْضَۃِ الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمداللہ سبحانہٗ کہ باوجود آن بعضے طالبانِ صادق ہم رسیدہ اند و کُوْعَلٰی اَسْبِلِ الْنُّدْرَۃِ کہ محل موجب اطمینانِ خاطر می نماید۔ ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ عمر بگذشت و حدیث درد ما آخر نہ شد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را۔ والسلام

مکتوب ہفدہم ۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب اوکہ محتوی بر بلند ہمتی و اسولہ سوال چند بودہ ۔ و بیان آنکہ بے نشارۂ محبوبیت حصولِ ایمان بغیب دشوار است و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرۂ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است چنانکہ مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ است و بیان آنکہ حصولِ ایمان بغیب منوط بہ عدم ملاحظہ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات است ۔ و ما یناسب ذٰلک۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم اکتفا بر آنچہ در شہود و مشاہدہ در آید سبب امید وار یہا ئے کثیرہ گردید ۔ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ ۔ علو ہمت و سمو فطرت جبلی شما است و علو استعداد و بلند پروازی ذاتی و اصلی ۔ شما نوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضے حالات اصل روی دہند ۔ اگر در قید کتابت آرم کاغذہا سیاہ شوند اما مناسب حالِ خود ہمی دانم در تستر حلاوت دیگر است ہم چنین است ۔ لیکن اخفا و تستر از نا محرمان زیبا است بخیر خواہان حقیقی و دوستان صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ دارد ۔ بلکہ در طریقت لازم و ناگزیر ۔ و عادت مستمرۂ مشائخ کرام وراہ گفتگوے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ می شود ۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ کمالِ بشریت در مقام عبدیت است تا آنکہ تصفیہ عنصر خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرۂ کامل فرا گیرد اَلامر کذا خوش گفتہ ؎

خاک شو خاک تا بروید گل　　　کہ بجز خاک نیست مظہرِ کل

و نیز نوشتہ بودند کہ بہ یقینِ جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از ایمان شہادت است ۔ چرا کہ ہر چہ مشہود می شود بے شائبۂ شبہ و مثال نحو اہلہ بود الخ ۔ مطالعۂ آن خیلے ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را بہ این دولت مشرف

می سازند بلکہ تا لنشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ تجمیع مراتب نفی را درگذاشتن و تمام دائرہ نفی را قطع نمودن مخصوص بہ حضرت ابراہیم ہست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ نفس قاطع درباب آن حضرت صادر گشتہ و جمعے کہ در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراہیمی دارند نیز بہ تبعیت و وراثت علیٰ قدر الاستعداد بہرہ ازین مقام بدست می آرند۔ بالجملہ راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمٰن ہست علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات و مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ہست صلی اللہ علیہ وسلم و خال خالے را ازین امت بہ طفیل او علیہ الصلوٰۃ والسلام می نوازند وَهُمْ الْاَقَلُّوْنَ و تا تمام نفی بس نشیت نہ دہند خنددا فراز مقام اثبات حاصل نہ شود۔ و نیز باید دانست کہ ایمانِ بغیب علیٰ وجہ الاتم وقتے متحقق شود کہ ہیچ اسم وصفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشتہ ایمان بہ غیب ہویت حاصل نماید۔ بسیار باشد کہ بعضے صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات عز شانہٗ جدا نیابد۔ و گرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فہمد عزیزے تا این زمان دربند ایمان شہود لیست خیلے مدت بصر باید کہ بہ امتیاز چونی با این فرق نہند گردد وَلَا يَبْقٰى فِيْ بَصِيْرَتِهٖ صِفَةٌ وَلَا اِسْمٌ وَلَا رَسْمٌ وَلَا اِعْتِبَارٌ خوش گفت ؎

فراقِ دوست اگر اندک ست اندک نیست درونِ دیدہ اگر نیم موست بسیار ست

استغفر اللہ مثل من دور از کارے را بہ امثالِ این نوع سخنان چہ کار آن قدر در لجۂ عصیان فرو رفتہ ہست کہ چہ شرح دہد ارتکاب مشتبہات و محرمات نقد وقت است و عزائم امور از دست رفتہ آرزو مند ہست کہ قدم از دائرہ مباح و رخصت بیرون نہ نہد آن ہم میسر نہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ والسلام۔

مکتوب هشتم ۔ به مرزا محمد میرک در تعبیر واقعهٔ عالی که نوشته بود ۔

نحمدهٗ و نصلی و نسلم ۔ اشفاق پناهی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک به اعلاے مراتب کمال و تکمیل برسند ۔ صحیفهٔ شریفه رسیده خوش وقت ساخت باید که همین این احوال را نویسان باشند که سبب توجهات غائبانه است ۔ نوشته بودند که در واقعه می بینم که درختے است بستان و خیلے سایه دار و زیر آن پلنگ نشانده و شخصے می گوید که هر جا خواهی این پلنگ ترا می برد و این درخت همراه است ۔ و می بینم که قصد رفتن جاے کرده ام ۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایه کنان است و حال آنکه در اثناے راه پست و بلندی هم در میان آمده است و آفتاب هم بهمان طریق بگذشت ۔ تعبیر این را امید دارم متوجه شده بنویسید ۔ مخدوما واقعه بسیار عالی است مطالعهٔ آن خیلے محظوظ ساخت می تواند که ایمائی بدین معانی بوده باشد آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه در مکتوبات قدسی آیات نوشته اند که مطمئنه بعد از شرح صدر که از لوازم کمالات ولایت کبریٰ است از مقام خود عروج فرموده بر تخت صدر ارتقا می نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدا می کند و استیلا بر ممالک قرب می فرماید ۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات عروج ولایت کبریٰ است بر آینده این تخت را نظر بالبطن مبطون نفوذ می کند و به غیب الغیب مراتب می نماید ۔ بلکه کسے که به ارفع الامکنه صعود فرماید بصر او تا ابعد الابعاد نفوذ خواهد کرد الیٰ آخره ۔ سریر عبارت از این تخت باشد و درخت سایه دار گویا کنایت از باطن حضرت محبوب سبحانی حضرت الشان است أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ چون شما از مقبولان آن حضرت اید همیشه سایهٔ آن حضرت بر شما است و امید است که وجود ترقیات باطنی ترقی ظاهری نیز نصیب وقت گردد و این واقعه مثمر برکات صوری و معنوی باشد

بادشاہے کہ از عنایتِ خویش — ہر دو عالم بیک گدا بخشد

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ والسلام

مکتوب نود دہم ۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ بہ آخرین تحقیقات حضرت الشان فوق تعینات ثلثہ قرار یافتہ و حقیقۃ الحقائق کنایت از تعین حبی گشتہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و جز آن بماورا این تعین مقرر شدہ و اظہار فقدان طالب صادق درین آوان ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم ؎

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام — تا زین دو کدام خوب تر کرد خرام

خورشید جہان تاب تو از جانب شرق — یا ماہِ جہان گرد من از جانب شام

خبر قدوم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحت فراوان رسانید لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰی ذٰلِكَ چون قدم رنجہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان زیر بار انتظار اند و آرزوے استماع اخبار بیت اللہ و روضۂ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارند ۔ حقیقت کعبہ حسنا بہ اندازۂ آخرین تحقیقات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فوق تعینات ثلثہ قرار یافتہ و حقیقت الحقائق کنایت از تعین حبی گشتہ و منتہاے وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ ۔ و حقیقت کعبہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت قرآن مجید و غیر ذٰلک بماوراء این تعین مقرر گشتہ سیر این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ ۔ امید کہ آن برادر گرامی ازین ہر دو سیر سیر گشتہ بجہت تنور این بقعۂ ظلمانی نزول فرمودہ باشند ۔ نزول بہ اندازۂ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسد دعوت صاحب آن

اتم خواہد بود و بہ نزولِ اتم مشرق خواہد گردید ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

ہو ر دیگر متعلق بہ شفاہ حضور دارد زود تر برسند کہ معاملۂ صحبت درین اوقات بہ نوعِ دیگر ست بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ محرمے مثل شما کو کہ بر مزد اشارۃ حرفے ازان بے نشان باوے توان درمیان آورد و بر بعضے اسرار خاصہ اطلاع توان داد وکو طالبے مانند شما کہ خان و مان و غرو جاہ خود را بر باد دادہ باشند تا سلعتے باوے درد دل توان گفت۔ طالبے کہ خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عنقاے مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص ہم خالی نمی یابند بعضے طالبانِ صادق بہم رسیدہ اند وَھُمْ اَلْاَقَلُّوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب بستم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن و در دیدن قصور اعمال و متہم داشتن نیات وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ کمترین دعا گویان بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس معلی می گرداند کہ ورودِ فرمانِ عالی شان سبب سربلندی و موجب مزید اطمینان خاطر و مقہوری اعداے دین و رفع ظنونِ فاسدہ گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِیَدِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ فِی الْحَدِیْثِ مَنْ اَدْخَلَ عَلٰی مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا وَمَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا فَلَنْ تَمَسَّہُ النَّارُ اَبَدًا۔ ے

اگر ہزار غم است از جہانیان بردل　　ہمین بس است کہ او غمگسار ما باشد

وَنِعْمَ مَا قِیْلَ ؎

لَیْتَکَ تَحْلُوْا وَالْحَیٰوۃُ مَرِیْرَۃٌ　　وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ

وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ　　وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابٌ

فِی الْحَدِیْثِ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ حضرت سلامت این حقیر خودرا از اہل دین و دیانت بمراحل ابعدمی داند۔ لیکن آن حضرت بمقتضائے حُسنِ ظن کہ دارند مہربانیہا فرمودہ اند مورد عنایات والطاف ساختند۔ ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے　　یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

والا اگر حقیقت کسار و شرارت نہانی او ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد۔ و از صحبت و آشنائی او گریزان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است شمہ از حقیقت بہتان اعداء اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمدللہ کہ بر خاطر اشرف مبرہن گردید فحمد اللہ لیکن از ذکر عداوت دشمن درونی اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ۔ در حق او علاد گشتہ غافل و فارغ بال است و از عیوب کمینۂ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران درآویختہ اصلاح خود را گذاشتہ باصلاح مردم پرداختہ کریمہ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ نقد وقت است حاصل روزگار او خودکامی و ہوس رانی است و برہم روزگار او خودشناسی و ظاہر آرائی است۔ وطاعت او طاعت ہوا است و عبادت او سمعہ و ریاست۔ کلام او بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے وسوسۂ شیطانی نہ۔ استغنائے او طمع آمیز است

وازدواے او کبر انگیز۔ بالجملہ طالب دنیا ست و تارک عقبیٰ۔ این ہم قالی نہ حالی۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ہموارہ بہ مزید دعاے فتح و نصرت و مقہوری اعداء دین کہ شیوۂ قدیمی این خیرخواہ ست رطب اللسان ست یَنْصُرُکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ والسلام

مکتوب بست ویکم۔ نیز بہ جان جان سعادت نشان مکرم خان در بیان ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ در حق ایشان بعد ویدن واقعہ عالی دین یاب۔

باسمہ سبحانہ وَالَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ فِی الْاَثَرِ ھٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظُلِمَ عَلَیْہِ وَبُغِیَ عَلَیْہِ وَکُذِّبَ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ قَالَ یَنْتَصِرُ مُحَمَّدٌ بِالسَّیْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت ومہربانی مرسل بودہ در عین انتظار ونگرانی پرتو وصول افگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید و انواع خوش وقتی حاصل روزگار دوستان ہواخواہان گشت و اشتیاق ملاقات گرامی را مضاعف گردانیدہ

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد ❊ اے کاش ہر چہ زود تر از در درآمدے

لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ بغلبہ و تسلط تمام بر آمدن میسر شد وَھٰذَا مِنْ اَعْجَبِ الْعَجَائِبِ و چرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل حال آن مشفق ست کَمَا ظَھَرَ لَنَا قَبْلَ وُصُوْلِ ھٰذَا الْخَبَرِ بہ ایام یسیرۃ اِنَّہٗ قَدَّمَ مِنْ بَیْتِہٖ غَرَجَ مَعَ الشَّرْھَنْدِ یَوْمَ اِسْتِقْبَالِکُمْ ولبعد اندیدن این صحیفہ کریمہ در حلقہ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند و انوار استقامت سنت سنیہ بر جبینہ تابان ولایح ست و حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس

وحضرت والدهٔ مرحومه در مسکن فقیر حاضر شده اند و فقیر در خدمت حضرت الشان برائے ضیافت آن جناب مقید ست. گویا شادی درخانه برپا گردیده۔ از مشاہدهٔ این واقعه رامپید؛ اربہائے عظیمه درحق آن برادر بہم رسیده و اشتیاق را مدے و مہلتے نماند والسلام۔

مکتوب بست و دوم ۔ به بادشاه دین پناه در بیان آنکه مطلوب در آن جناب دینِ خالص و قلبِ سالم ہست تحریض بر تخلیۂ سر از ماسوی و تخلیصِ قلب از اعدائے او سبحانه وَمَا یُنَا سِبُ ذٰلِکَ۔

حَامِداً وَّ مُصَلِّیًا۔ امابعد احقر فقرا بعد از عرضِ سلام و تحیه معروض می دارد که اخوی شیخ عبداللطیف از خدمتِ آن حضرت دعاخوان و از شکر و ثنا رطب اللسان رسیده و فرمانِ والاشان با حکایتِ پرموعظت که از روئے کرم و عنایت نامزدِ این درویش و خاکیش شده بود مصحوب مشارٌ الیه شرفِ ورود نموده موجب ازدیادِ دعائے ظہر الغیب گردید۔ حقایق بلند و معانی ارجمندِ آن لذت و ذوقِ فراوان بخشید۔ ع

شکر نعمتہائے تو چندانکه نعمتہائے تو

الحق که دران حضرت جل وعلا دینِ خالص می طلبند و دلِ سالم از تعلقِ ماسوی می خواہند۔ کریمه اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ۔ وکریمه اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ دو گواه عدل اندرین مدعی و دو شاہدِ صدق اندرین معنی۔ دلے که مسکنِ ماسوی ہست دربارگاه کبریا خوار و بے نواست۔ و تہی از انوار او تعالیٰ۔ ع درخانه دو مہمان نه گنجد۔ ـ

آمد سحر آن دلبر خونین جگران | گفتار تو بر خاطر من بارِ گران
شرمت بادا که من بسویت نگران | باشم تو نهی چشم به سوئے دگران

فکرِ تخلیه سر از اہم مہام ہست که مہمانِ عزیز خانه خالی می خواہد اَنَا عِنْدَ مُنْكَسِرَةِ الْقُلُوبِ

لِاَجَلِی۔ در عالم حقیقت انکسارِ دل سبب سلامت اوست برعکس عالم مجاز ہر چند شکستہ تر بود از نا یافت مرادات واز گنجایش ماسوی سالم تر و قابل تر بود برائے ظہور انوار کبریا۔ دلی کہ گرفتار غیر ست از وچہ توقع خیر ست و روے کہ مائل بہ کہتر است نفس امّارہ از و بہتر ست۔ آنجا ہمہ سلامتی قلب می طلبند و خلاصی روح می جویند و ما گرفتاران در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیم۔ ہیہات ہیہات ؎

عمر بگذشت و حدیث درد ما آخر نشد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

والسلام۔

مکتوب بست و سوم۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضے فوائد کہ از مکتوبات قدسی آیات انتخاب نمودہ اند۔

اما بعد۔ احقر دعا گویان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس معلیٰ می گرداند کہ بعضے فوائد از مکتوبات جدّ بزرگوار قدس سرہٗ انتخاب نمودہ بہ حضور لامع النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند منہا مارا جنس کارہست نہ فقہ فتوحات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساخت منہا واین حال تا مدت مدید کشید و از شہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایت بے غایت حضرت الله جل سلطانہٗ از دریچہ غیب در عرصہ ظہور آمد۔ و پردہ روپوش بے چونی و بے چگونگی را برانداخت۔ علوم سابق کہ مبنی از اتحاد وحدت وجود بودند رو بہ زوال آوردند۔ و احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ دران مقام منکشف شدہ بود مستتر گشتہ و بہ یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہٗ با عالم از ین نسبتہاے مذکورہ ہیچ ثابت نیست احاطہ او تعالیٰ علمی ہست چنانچہ مقرر اہل حق ہست۔ شَکَرَ اللهُ تَعَالیٰ سَعْیَھُمْ منہا

از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگِ ابرِ نیسان ریختند و کارے کہ بلکہ بعنایت اللہ سبحانہٗ کردند و الحال آرزوے نماندہ ہست۔ اِلّا آنکہ احیاءِ سنتے از سنن مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نمودہ آید احوال و مواجید مرارباب ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبتِ خواجہا بزرگوار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم معمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ۔ بہ متابعتِ سنن ظاہریہ متحلی و مزین دارند ع

کار این ہست غیر این ہمہ ہیچ

منہا۔ بعد انطے منازلِ سلوک و قطع مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیرِ سلوک تحصیل مقامِ اخلاص ہست کہ مربوط بہ فنا آلہٗ آفاقی و انفسی ہست و این اخلاص جزوے ہست از اجزاے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو ہست۔ علم و عمل و اخلاص پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص ہست حقیقت کار این ہست۔ اما فہمِ ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بہ حقیقتِ طریقت و حقیقت چہ وا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند و نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔ هَدَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الطَّرِيْقِ۔ منہا۔ جمعے را ازین طائفہ کہ بہ حقیقتِ نماز آگاہ نہ ساختند و بہ کمالاتِ مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجاتِ امراضِ خود را از امورِ دیگر جستند و حصولِ مراداتِ خود را بہ اشیاءِ دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروہے ازینہا نماز را دور از کار دانستہ مبناے آن را بر غیر و غیریت داشتند لاجرم تسکین خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجد جستند و مطلوبِ خود را در پردہ ہاے نغمہ

مطالعہ نمودند و رقص و رقاصی میدانِ خود گرفتند با آنکہ شنیدہ باشند کما جَعَلَ اللّٰہُ فِی الحَرَامِ شِفَاءً۔ اگر شمہ از حقیقتِ کمالاتِ صوتیہ بر ایشان منکشف شدے ہرگز دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد وجد و تواجد نہ کردندے۔ منہا حضرت خواجہ احرار قدس اللہ سرہٗ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کنم ہیچ شیخے در عالم نہ ماند۔ اما مرا کار دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائیدِ ملت ہست لاجرم بصحبت سلاطین می رفتند و بتوسلِ ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ کَلَامُہُ الشَّرِیفُ۔ بجاہِ واثق ہست کہ موجب انبساطِ خاطرِ مقدس گردد و بہ ملال نہ انجامد۔ والسلام

مکتوب بست و چہارم۔ بہ مرحومہ و مغفورہ روشن دارے بیگم در بیان آنکہ ولایتِ کبریٰ مذبحِ تابعین پرتو افگندہ بعدہٗ رد بہ استتار آوردہ و از اولیا حضرت ایشان مابہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکرِ معارف و خصائص این طریقہ بر سبیلِ اجمال و بیان آنکہ حصولِ کمالات مذکورہ در صحبتِ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ مجرد ایمان آوردن بودہ بعدہٗ مختفی گشتہ و معارفِ فنا و بقا و توحید وجودی شایع شدہ تا آنکہ نوبت بہ حضرتِ ایشان رسیدہ و کمالاتِ مذکورہ از سرِ نو جلوہ گر گردیدہ۔ وَمَا عِلْمُنَا بِسَبَبِ ذٰلِكَ۔

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا. مکتوب شریف کہ مشتمل بر احوال شما و مریدانِ شما بودہ رسیدہ و سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از حصولِ ولایتِ کبریٰ و یافتِ ذات و صفاتِ او سبحانہٗ نزدیک تمانذات و صفاتِ خود نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید۔ شکرِ این دولتِ عظمیٰ بجا آرند کہ

شَکَرْتُمْ لَأَزِیْدَنَّکُمْ۔ این، ولایتِ عظیم الشان ولایتِ انبیاء علیہم الصلوات و التسلیمات است حضرتِ ایشان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند۔ و درین ہزار سال ہیچ یکے از اولیاء اللہ تکلم نہ نمودہ در زبانِ وی صحبت شیوع داشت۔ در تبع تابعین ہم پرتو افگندہ بود و بعد از ان رو بہ استتار آوردہ و ولایتِ صغریٰ کہ عبارت از فنا و بقا باشد ظہورِ تمام داشت تا آنکہ نوبت بحضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیدہ و این معمہ را بر ان حضرت کشودند و حالی آنکہ این ولایت شروع کارِ آن حضرت است۔ چہ بعد از تمامی این ولایتِ علیا است کہ ولایتِ ملائکۂ عظام است علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و از گذشتِ آن کمالاتِ نبوت و رسالت است و بعد از ان کار و بار بہ حقیقتِ کعبۂ ربانی می افتد و فوقِ آن حقیقتِ قرآن مجید و بلند تر از ان حقیقتِ صلوٰۃ است و بعد از ان حقیقۃ الحقائق کہ عبارت حقیقتِ محمدی ست جلوہ گری شود۔ و اسرارِ مقطعات و متشابہات قرآنی منکشف می گردد و اسرارِ محبوبیت در میان می آرند این است بیانِ طریقت کہ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ حضرتِ ایشان ما را بہ آن طریق ممتاز ساختہ است از ابتدا تا نہایت بنیادش نسبتِ نقشبندیہ است۔ برین بنیاد کوشکہا و عمارتہا ساختند۔ تخم از بخارا و سمرقند آوردہ در زمینِ ہند کہ مایہ اش از خاکِ یثرب و بطحیٰ است کشتند و بہ آبِ فضل سالہا آن را سیراب داشتند و بہ تربیتِ احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار بہ کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید دانست کہ سلوکِ این طریقِ عالی مربوط است بہ رابطۂ محبت کہ شیخ مقتدا کہ بہ سیرِ محبوبی بہ این راہ رفتہ باشد و بہ قوتِ انجذاب بہ این کمال منصبغ گشتہ نظر او

شافی امراض قلبیہ ہست و توجہ او دافع علل معنویہ۔ صاحب این کمالات امام وقت ہست و خلیفۂ روزگار۔ اقطاب و بدلا بہ ظلال مقامات او خورسند اند و اوتاد و نجبا از بحار کمالات او بہ قطرہ قانع۔ نور ہدایت و ارشاد او در رنگ نور آفتاب بے تو ارست او بر ہمہ کس فائض ہست۔ فلیعت کہ بخواہد۔ و این کمالات کہ بہ تفصیل ذکر یافتند در صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰت بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحاب آن حضرت علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرف صحبت او علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرف می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام این کمالات مختفی شدند و کمالات فنا و بقا و معارف توحید وجود و غیر آن کہ حاصل ولایت صغریٰ ہست شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہٗ ہمچنین عارف کاملے را برانگیخت و از پرتو آن کمالات جلوہ گر شدند۔ جماعۃ کہ بہ شرف صحبت حضرت مجدد الف ثانی بحضرت ایشان مشرف شدند ازین کمالات حظ وافر گرفتند حق سبحانہٗ این فقیر را دران جماعۃ محشور داراد و در کفش گاہ میان آن حضرت داخل گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق عصمت مآب خانم جیو و بی بی حافظہ بخوانند تا از کمالات پیران خود آگاہ گردند و جمیع اہل طریقہ را بشنوانند کہ سبب مزید اعتقاد گردد۔ و احوال جماعۃ کہ داخل طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند۔ ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب امید وارہا گردید جمعے را کہ ذکر لطائف شدہ است طریق ذکر سلطانی را نشان دہند و جمعے کہ ذکر سلطان و نفی اثبات گرفتہ اند طریق فنائے قلب را نشان دہند یا لجملہ بہ احوال طالبان خوب مقید باشند خصوص ہمشیرہ دینی خیر النساء خیلے رشیدہ و مستعد می نماید۔ آنچہ از احوال و وقائع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

این قسم طالبان مغتنم اند۔ وہمشیرہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد بحال او مقید باشند واز احوال خود و جماعتہ کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب بست وپنجم ۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ ابتداء معاملہ مقطعات قرآنی اول درحق آن حضرتؒ بودہ وکذلک شروع بشارات حقائق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ وبیان ترقیات اصحاب خولیش وذکر شمہ الطاف وعنایات حضرت ایشان کہ درحق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ وتعداد منن الٰہی عز شانہ۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ امابعد فَقَدْ وَصَلَ مِنْ جَنَابِکُمْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ۔ کِتَابٌ تُعْرَفُ فِیْ وُجُوْہِ عِبَارَاتِہٖ نَضْرَاتُ النَّعِیْمِ۔ آنچہ از سوانح جدیدہ دیافتن خلعت دربر خود ومشاہدہ نمودن بعضے عنایات عالی اندراج یافتہ بود فرحت برفرحت افزود۔ ہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشتہ وخلعت سابق کہ در حضور بہ آن مہتد شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ والآن جمع بین الحقیقتین شدہ وراہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعین حبی ہست وسعی پیدا کردہ وہر حرفے از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات ومتشابہات موصل آن کعبہ مقصود ہست دشاہ راہے ہست میان محب ومحبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یکے از حروف مقطعات مشابہت دارید وراہ وصول خود می یابید۔ این حقیر خود در زمان حیات حضرت ایشان مناسبت خود را بہ حرف الف یافتہ بود وحظ وافر گرفتہ بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اظہار این نعمت عظمٰی می نماید کہ اول انفتاح

این معاملہ عظیمہ درحق این عاصی بودہ۔ بعد ازان بہ بعضے یارانِ این حقیر بحکم وَ الْاَرْضُ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ نصیبے رسیدہ۔ بعد ازان چون بشارات استشار یافتند بعضے یاران بہ خدمتِ حضرتِ ایشان معروض داشتند کہ چون این معاملۂ فخیمہ بہ اصحاب خلافت درمیان آمدہ ماہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توجہاتِ کثیرہ بہ بعضے فرمودہ اند و علیٰ ہٰذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دو راز کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارات از یاران فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہٗ در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرتِ ایشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجۂ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارتِ حقیقتِ صلوٰۃ اول از یارانِ فقیر شروع شدہ۔ و کذالک حقیقتِ کعبۂ معظمہ و حقیقتِ قرآن مجید و معاملۃ التفصیل و بہ بعضے از منسوبانِ این درویش اسرارِ ملاحت و کمالاتِ خلت نیز فرمودہ بودند۔ و سفر اول کہ فقیر بموجب طلب سلطان وقت بہ شاہجہان آباد رفتہ بود معاملہ بعضے یاران را فوقِ تعین حبی بہ تخمین و ظن خودمی یافت۔ چون شرفِ حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و معاملہ ترقی آن را از ذاتِ موہوب و نصیب یافتن ازان کہ سالہا سربستہ بود اول بہ این فقیر درمیان آمدہ و باوجود این عصیان و گرفتاری ہاے کہ معاملۂ ارشاد روز افزون ہست۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع باقی ہست اثر فرمودۂ آن حضرت ہست کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبتِ بارشاد داری یارہا بہ فقیر می فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ کَمَا اَخْبَرَنَا قَدَّسَنَا اللّٰہُ بِسِرِّہِ الْاَقْدَسِ۔ و گاہے می فرمودند کہ جمیع

کہ از تو توجہی گیرند بہ ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات و الطاف کہ این عاصی روسیاہ از آن حضرت در خود و یاران خود مشاہدہ نمودہ اثر منتہاے عظیمہ او سبحانہٗ است۔ لہٰذا شمہ ازان بمعرضِ بیان آوردہ شد مقصود ازان تعداد منتہاے الٰہی است عز شانہٗ نہ تفضیلِ خود بر دیگران بس

دلے چون شہ مرا بر داشت از خاک سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم کہ ابرِ نوبہاری کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم چو سوسن شکر لطفش کے توانم

والسلام۔

مکتوب بست و ششم۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریص بر اکرامِ سلاطین و بیان آنکہ بہر ظل را بہ اصلِ خود شاہ راہ است و ذکر فضائل اشتغال بہ حق و ذکرِ او سبحانہٗ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ اما بعد۔ کمترین دعا گویان پس از عرضِ سلام معروض باریافتگان محفلِ مقدس معلیٰ می گرداند۔ ورود مرحمت آمود فرمانِ والا شان و تشریف خلعات کہ بہ تقریب عزا بر مصیبت از روے عنایت شرف صدور یافتہ بود باعثِ امتیازی فقرا و بی نوا گردید و موجب مزید دعاء دولتِ دوسرا و معموری خاذیل اعدا گشت۔ اَخرَجَ التِرمِذِیُّ مِن حدیثِ ابنِ مسعودٍ رضیَ اللہُ عنہُ من عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔ وَاَخرجَ ابنُ ماجۃَ مِنْ حَدِیثِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یعزی اخاہُ بِمُصِیْبَتِہٖ اِلَّا کَسَاہُ اللہُ تعالیٰ من حللِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ القِیٰمَۃِ لَنَا فی تَنزِیہِ الشَرِیْعَۃِ

وَاَخْرَجَ الْخَطِیْبُ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مَنْ اَدْخَلَ عَلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فَرْحًا وَسُرُوْرًا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ خَلْقًا یَدْفَعُ بِہٖ مِنْہُ الْاٰفَاتِ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَانَ مِنْہُ قَرِیْبًا فَاِذَا مَرَّ بِہٖ ھَوْلٌ اَفْزَعَہٗ قَالَ لَہٗ لَا تَخَفْ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَیَقُوْلُ اَنَا الْفَرْحُ وَالسُّرُوْرُ الَّذِیْ اَدْخَلْتَہٗ عَلٰۤی اَخِیْکَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا. کَذَا فِیْ غَایَۃِ الْعُمَّالِ. بنی داند کہ شکر عموم نعمت امنیت کہ شامل کافہ برایا ہست ادا نمائد باسپاس خصوص عنایت کہ در بادۂ غربا ہست بہ تقدیم رساند مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ اَکْرَمَہٗ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَھَانَہٗ اَھَانَہُ اللّٰہُ۔ و از انجا کہ ظل را باصل شاہ راہ ہست امید کہ باطن حق مواطن بدوام حضور و نگرانی ملتذ بودہ بہ مقتضائے تعشق کہ ظل را بہ اصل کائن ہست فنا و لقا دران حریم متعال حاصل نمودہ رفع حجب فرمودہ باشند فی غَایَۃِ الْعُمَّالِ لِلشَّیْخِ الرَّضِیِّ الْمُتَّقِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا کَانَ الْغَالِبُ عَلَی الْعَبْدِ الْاِشْتِغَالُ بِیْ جَعَلْتُ بُغْیَتَہٗ وَلَذَّتَہٗ فِیْ ذِکْرِیْ۔ فَاِذَا جَعَلْتُ بُغْیَتَہٗ وَلَذَّتَہٗ فِیْ ذِکْرِیْ عَشِقَنِیْ وَعَشِقْتُہٗ فَاِذَا عَشِقَنِیْ وَعَشِقْتُہٗ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ۔ شمول عنایت در بار فضائل مآب اخوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش وقتی دعا گو گردید امید وار ست کہ مورد مزید الطاف والا شود کہ بکمالات ظاہر و باطن محلی ہست۔ فی الحدیث اَکْرِمُوا الْعُلَمَاءَ وَوَقِّرُوْھُمْ وَاَحِبُّوا الْمَسَاکِیْنَ وَجَالِسُوْھُمْ۔ اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد محسن کہ بہ تقریب تعزیت رسیدہ اند

عرض سلام می نمایند۔ والسلام

مکتوب بست و ہفتم۔ اَرْسَلَ اِلٰی وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْحَرَمَیْنِ حِیْنَ تَوَجُّہِہٖ اِلَی الْھِنْدِ بِرُؤْیَۃِ سَیِّدِ الْاَنَامِ فِی الْمَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَعْطَائِہٖ خِلْعَۃَ الْخَاصَّۃِ لِسُلْطَانِ الْوَقْتِ وَاَمْرِہٖ بِاِلْبَاسِہَا اِیَّاہُ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ وَبَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ اِلَیْنَا مِنْ جَنَابِکُمُ الْعَالِیْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ یُعْرَفُ فِیْ وُجُوْہِ عِبَارَاتِہٖ نَضْوَاتُ النَّعِیْمِ فَتَشَرَّفْنَا وَفَرِحْنَا بِوُصُوْلِہٖ غَایَۃَ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَعَدَّتْ لَنَا مَنْ یُشَوِّقُ اِلٰی لِقَائِکُمُ الْکَرِیْمِ وَکَیْفَ لَا فَاِنَّکُمْ تَوَجَّھْتُمْ مِنَ الدِّیَارِ النُّوْرَانِیَّۃِ وَالتَّنْوِیْرِ ھٰذِہِ الْبُقْعَۃِ الظُّلْمَانِیَّۃِ وَقَدْ تَشَرَّفَتْ وَتَنَوَّرَ جَمِیْعُ الْھِنْدِ لِقُدُوْمِکُمُ الْمُبَارَکِ لَعَلَّ اللّٰہَ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ بِمَنِّہٖ وَکَمَالِ کَرَمِہٖ وَمَا کَتَبْتُمْ مِنْ رُؤْیَۃِ سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاعْطَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلْعَۃَ الْخَاصَّۃِ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَاَمْرِکُمْ بِاِلْبَاسِہٖ اِیَّاہُ فَھُوَ اَمْرٌ غَرِیْبٌ وَبِشَارَۃٌ خَاصَّۃٌ مَا ظَھَرَ اِلَی الْاٰنِ وَاللَّائِقُ بِحَضْرَتِ السُّلْطَانِ اَنْ یُکَافِیَ وَیُجَازِیَ فِیْ مُکَافَاتِ ھٰذَا الْاِحْسَانِ بِجَائِزَۃٍ لَمْ یُعْطِ اَحَدًا قَبْلَکُمْ بَلْ یُنْفِقُ مَا فِیْ یَدَیْہِ شُکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَمْثِیْلُ بِالْحُبَاءِ کَمَا فَعَلَہُ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلٰکِنَّ السُّلْطَانَ مَا عَرَفَ حَقِیْقَتَکُمْ وَمَا اطَّلَعَ عَلٰی فَضَائِلِکُمْ وَکَمَالَاتِکُمْ وَنَحْنُ کَتَبْنَا الْمَکْتُوْبَ بِبَعْضِ مُحِبِّیْنَا مِنْ اَعْوَانِ السُّلْطَانِ وَعَرَّفْنَا فَضْلَکُمْ وَکَمَالَاتِکُمْ وَالْغَالِبُ اَنْ یَقْدِرَ الْمَعْرِفَۃَ بِعَظِیْمِ تَکْبِیْرِھَا وَیُعَامِلُ مَعَکُمْ بِمَا ھُوَ حَرِیٌّ

بِمَا لَكُمْ۔ ثُمَّ اِنَّ اَلْاَخَ الصَّالِحَ الْجَامِعَ بَيْنَ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدْ بَاقِر لَهٗ مَعْرِفَةٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَان وَهُوَ مُقِيْمٌ فِيْ جَهَان آبَادْ فَلَابُدَّ لَكُمْ اَنْ تَجْمَعُوْا بِهٖ وَقَدْ كَتَبْنَا لَهٗ اَيْضًا كِتَابًا مُشْتَمِلًا بِبَعْضِ فَضَائِلِكُمْ وَاَنْتُمْ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَمَرْضَاتِهٖ وَلَا تَنْسُوْنَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِكُمْ۔ والسلام۔

مکتوب بست و ہشتم

بہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیصِ نسبت مشارٌ الیہ فرمودہ اند و جوابِ آنچہ از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی نوشتہ بود و بیان بر کثرتِ عروج و قلتِ نزول و ذکرِ اسبابِ آن و جوابِ سوالِ او کہ گاہے تشبث بہ اسباب نزول نمودہ و عروج رُو دادہ و بیان آنکہ منشاءے تواجیِ اہلِ کمال طبائع و عناصر ست کہ در ابقاءِ آن حکم و مصالح است و راہِ ترقی مفتوح۔ وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ سیادت و نقابت پناہا وعدۂ توجہِ غائبانہ در حق شما رفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیصِ نسبت شما نمودہ شد و خیلے بطول انجامید در بدءِ نظر معاملہ کہ فوقِ تعین حبی ہست قریب الحصول معلوم شد بعد از دقتِ نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبۂ مقدسہ نیز لائح گردید۔ وَالغیب عند اللہ سبحانہٗ فقیر را بر متخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالاتِ بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ سببِ لذاتِ معنویہ گردید۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

از غلبۂ حیرت و ظہورِ نسبتِ بے کیفی کہ نوشتہ بودند نیک مبارک ہست اعرفہم باللہ

اَشَدُّہم تحیّراً فیہ۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج روی دہد و نزول کم وجہش آن است کہ چون معاملہ عارف بصرف ذات فرشانہ می افتد نزول بے علاقہ متعذر و متعسّر می گردد و بہ ہمین اشارت است کہ آنچہ حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث برنگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہا بدو نماید چنانچہ منقول است کہ آن حضرت را مدتے نزول در نقطہ عدم صرف کہ مقابل وجہ صرف است واقع نمی شد تا آنکہ روزے در مسلمانہ جہانگیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جوار آن نزول متوقع بحصول انجامید۔ و بعضے اوقات درین ہنگام کثرت مباشرت نسا جمیلہ و تناول نمودن طعام لذیذ علاقہ نزول می گردد و سبب جامعیت تام در مقام تکمیل و ارشاد می شود و معاملہ بجائے می رسد کہ تا زمانے کہ تشبث بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل و ارشاد تعطیل تمام رُو می دہد۔ چنانچہ حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ است خال خالے را بگرد این دولت شریک سازند۔ و آنچہ نوشتہ بودند بعضے اوقات تشبث بہ اسباب نزول کردہ است و عروج رو دادہ آیا درین چہ سر خواہد بود سرّش کمال مناسبت است بہ بزرگان خود خطوبیٰ لکمُ وَ بُشریٰ۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را مبن کند کہ باعث عزت شود۔ ہمان زمان ندا در دادند الہاماً کہ تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وساوس شیطانی بودہ است استغفار بسیار کردم تا بحدے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دُود از سینہ بدر رفت۔

الحمدللہ کہ زود بر موقع خطا متنبہ ساختند و منشاء این قسم ہواجس و وسواس اہل کمال را طبایع و عناصر ست کہ در ابقاے آن حکم و مصالح ست و راہ ترقی مفتوح کما ورد فی الحدیث۔ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ ہمین ظلمت ست کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد و خاک در چشم محجوبان می اندازد خوش گفت۔ ؎

کار پاکان را قیاس از خود مگیر | گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر والسلام

مکتوب بست و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اہل اللہ و تحریص بر صحبت۔

بسم اللہ الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰہی غرشانہ شامل حال باد صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد ارسال داشتہ بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید دو کوزہ شیرینی کہ بجہت ختم حضرات خواجہا قدس اللہ اسرارہم فرستادہ بودند وقت افطار با جمعے از اہل دل ہر دو ختم نمودہ شد امید ست کہ مقبول افتد۔ مخدوما درین رمضان المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشتہ این قدر قوت نداشتند طرفہ اجتماع اہل اللہ و یاران طریق برپا شدہ کہ پیشتر این قسم نہ شدہ باشد قریب بہ پانصد کس رسیدہ اند۔ پسران شیخ نیز بہ کمال فدویت و خاکساری تا رمضان اینجا اقامت دارند و بعضے خدمات شایستہ از آنہا بہ وقوع می آیند۔ اگر درین طور وقت رخصت گرفتہ می رسیدند عین وقت ست کہ معاملہ کمال و تکمیل بہ مرتبہ تمامی رسیدہ۔ خوش گفت۔ ؎

گر شنود قصۂ این بوستان | مکہ شود طائف و ہندوستان والسلام

مکتوب سی ام۔ نیز بہ مشارٌالیہ در بیانِ اجتماعِ اہلِ طلب و ذکرِ میرزا دہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترقیاتِ ظاہری و باطنی نصیب وقت باد۔ صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد رسول داشتہ بودند رسیدہ۔ سبب مسرت گردید۔ للہ سُبحانَہ الحمدُ کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران است حضرت الشان درین رمضان دو ختم شنوانند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و ششصد کس جمع شدہ بودند پسرِ کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و پسر مینانگی ہم یک ختم کرد۔ عجب جوانان موفق اند خدماتِ حضور از کفش بر داشتن و دولے بر داشتن و غیر ذٰلک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمتِ فقرا نمودند در اعتکاف عشرۂ آخر شریک بودند۔ بجانبِ شما ہم خاطر خیلے نگران است و خواہانِ ترقی دارین شما است اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیارت استفاز تخفیف می دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم۔ نیز بہ مشارٌالیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر تا قدم مملو احسانہا و انعامہائے آن سلطان الفقرا داخل وطنِ مالوف شدند۔ زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدّام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکرِ عنایات والطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ دنیا و آخرت شما را معمور کناد۔ دیگر طلب یکے از یاران صاحب علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب یکے را از میانِ یاران انتخاب نمودہ شدہ است۔ لیکن ہندوستانی ست ملا شاہ محمد نام دارد و متوطن بلدہ ٹٹہ خیلے صاحب حال است و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشارہ فرمایند مشارٌ الیہ روانہ نمودہ آید اغلب آنکہ پسند خاطرِ مبارک آید
کہ بسیار بہ تواضع وشکستگی موصوف است۔ والسلام۔

مکتوب سی ودوم۔ نیز بموی الیہ در فضیلتِ تواضع وشکستگی۔

حامداً ومصلیاً۔ امابعد ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے   یک شکرِ تو از ہزار نتوانم کرد

عنایت نامہ رسید بسببِ اطمینانِ خاطرِ پریشان گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اعزاز واکرام فقیرزادہا کہ روزِ داخل شدنِ شہر ازان معدنِ جود وکرم بہ وقوع آمدہ
بتفصیل معلوم شد مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ امید است کہ این ہمہ فروتنی و
شکستگی موجبِ رفعتِ دارین گردد لیکن بہ سبب این ہمہ تکلیف وزیر خرچ آمدن آن
جناب خاطر مستحیی است جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنَّا وَعَنْ اَوْلَادِنَا وَعَنْ اَصْحَابِنَا
خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ درین سفر از سرِ نو یک تعلق بہ شما پیدا شدہ وامیدوار ہست کہ روز بروز آن
متفرع گردیدہ۔ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہمیشہ آن جناب را بخیریت داشتہ افزونی
طاعت وتوفیق در عبادت کرامت فرماید۔ والسلام۔

مکتوب سی وسوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تعزیت۔

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ
الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
الْھَنِیَّۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ یُمَتِّعُ بِھَا اِلٰی اَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَیَقْبِضُھَا
بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ اِفْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی اِنَّمَا

يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ استماع این خبر وحشت اثر سبب محزونی و گرانیِ خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بیچارگی است غیر از رضا بہ قضا چارہ نہ۔ بہ آیت ترجیع خود رسند باشند۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ در عمر شما افزونی کرامت فرمودہ از دیادِ دوامِ توفیق طاعات عطا فرماید۔ محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و جزع و فزع نہ نمایند۔ و بصبر و شکیبائی متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب سی و چهارم۔ بہ مقبول فقرا روشن رائے بیگم در بیان آنکہ وسعت سینہ دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منتہائے ولایت کبریٰ است و خواب واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود و بیان آنکہ یافتن بالیدگی در لقا ضروری نیست۔

اَلْحَمْدُ لِمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ۔

وسعت سینہ کہ در ولایت کبریٰ معلوم شود دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر منتہائے این ولایت است۔ و فوق این ولایت ملائکہ عظام است و آنچہ از ظاہر شدن فرشتہا و حوران در مراقبہ نوشتہ بودند احتمال دارد کہ نظرے بمقام فرشتہا افتادہ باشد۔ فقیر درین باب خیلے مقید است۔ امیدوار است کہ حصّہ ازان ولایت بشما عطا فرمایند آنچہ باز بینید آگاہ سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی ہیچ ضرور نیست در وقت تحقق بقا باللہ بعضے را ظاہر میشود و بہ بعضے نمی شود و معاملۂ شما الحال فوق فنا و بقا است۔ والسلام

مکتوب سی و پنجم۔ بہ سلطانِ وقت در تعزیت مغفورہ روشن رائے بیگم۔ و ذکر ثمرۂ توفیق آن مرحومہ و بشارت مغفرت در حق آن مبرورہ۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى
فَلْتَصْبِرُوْا وَلْتَحْتَسِبُوْا اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكُمُ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكُمُ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا
وَاِيَّاكُمُ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتَّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّ
يَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا
ابْتَلٰى فَاِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللّٰهِ
فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّ الْمَحْرُوْمَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ کمترین دعاگویان و
خیرخواہان بعرض والا می رساند کہ از استماع این واقعۂ ہائلہ آن قدر بایں عاصی
ودیگر فقرائے این طریقہ علیہ غم واندوہ رو آوردہ کہ چگونہ معروض دارد رَضِیْنَا
مَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى الیقین کہ آن حضرت بہ آیۂ ترجیع خرسند خواہند بود۔ آن مرحومہ
محترمہ درین اواخر عمر عجب توفیق یافتند و درحق مساکین ومحتاجان خیلے شفقت
داشتند جزاہا اللہ سبحانہٗ خیر الجزاء وآنچہ شیوۂ خیرخواہی حقیقی است این حقیر با جمع
از درویشان سرگرم ہمت بہ دعا واستغفار ممد ومعاون۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ
الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا الْحَقَتْهُ
كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ
مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ
اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ صالحے مستور الحال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را در یقظہ دید

کہ می فرمایند کہ چون بیگم مرحومہ خدمتِ فقرا بسیار نمودہ بود ازین سبب التیان را بخشیدند۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ والسلام۔

مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حقِ آن حضرت دیدہ و جواب آنچہ از احوالِ خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلثہ بہ ولایتِ علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک بکمالات نبوت مخصوص است۔

نحمدہٗ و نصلی۔ صحیفہ شریفہ جناب سیادت پناہی در عینِ انتظار رسید کمالِ بہجت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہٗ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام در حقِ تو می فرمایند کہ از محبانِ خاصِ ماست و جمیع امور دینی و دنیوی بوے تفویض کہ آنچہ او خواہد بکند بہ وضوع انجامید و سربلندی حاصل گشت این عاصی قابلِ ہیچ چیز نسیت۔ لیکن ع

دادِ حق را قابلیت شرط نیست

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بالجملہ ع برین مژدہ گر جان فشانم رواست

و آنچہ احوال خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دُود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثل ابر پاشدہ بہ جانبِ آسمان می رود۔ روزے در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد ازان می بینیم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ باز می رود و باز می بینیم کہ خاک شدہ ام و در من ہیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ درآمد و سبب

حضرت گردید۔ احوال مسطور صریح است در تصفیۂ عناصر۔ و برآمدن غبار مثل دود دال دلیل برآں بدانند کہ تصفیۂ عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و تصفیۂ عنصر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم ازین قسم امور عالی بیان می نمود۔ الحال امید است کہ رو بقوت آوردہ باشند امیدوار بوند و بہ استقامت زندگی زندگانی نمایند فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَۃَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ وآنچہ از ملاقات نمودن بندگان حضرت و مہربانی و اعزاز نمودن آں حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید آنچہ حضرت میرجیو در روضۂ متبرکہ در حق این عاصی فرمودہ اند موافق حسن ظن شماست والا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در بیان آنکہ جمعیت ماہ رمضان سبب جمعیت تمام سال است و تحریص بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلت نفقہ بر فقراء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہذا شفقت و مہربانیہائے شما بحال فقراء فَحَمْدُ اللّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ قدوم ماہ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان سبب طراوت تمام سال است فَطُوْبٰی لِمَنْ مَضٰی عَلَیْہِ ھٰذَا الشَّھْرُ الْمُبَارَکُ وَرَضِیَ عَنْہُ شکر این نعمت عظمیٰ بجا آرند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ دیگر الحمد للہ کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ با ایشان می داشتہ باشند گنجائش دارد خوش گفتہ ؎

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند

شیخ مشارٌ الیہ ہم از شمولِ عنایات و مہربانیہا کہ شاملِ حالِ الیشان است خیلے

نگاشتہ بود۔ خانۂ الیشان آباد تلطفات و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ

از تکلفات وجود و ہستی گذشتہ اند باعثِ ترقیاتِ دارین است و موجب نجاتِ

اُخروی۔ امید کہ بیش از بیش بحالِ شیخ موصی الیہ مشفق و مہربان باشند وَالسَّلامُ

عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَّدَیْکُمْ۔ فقیرزادہا محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلام می

رسانند والسلام

مکتوب سی و ہشتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در جوابِ مکتوبِ او۔

حضرت حق سبحانہٗ و تعالےٰ بہ الطاف و عنایاتِ خویش ممتاز گردانیدہ

بہ استقامتِ ظاہر و باطن موصوف داراد۔ صحیفۂ شریفۂ آنجناب قاصد رسانید

و عریضہ کہ در خدمتِ حضرت الیشان مرسول داشتہ بودند بنظر مبارک درآمد مکتوب

عالی مشتمل بر معارفِ عالیہ بنام شما مرقوم نمودہ اند ملک داغل مکتوبات نیز ساختند

مطالعہ خواہند ساخت و بکنہ آن خواہند رسید و کیفیتے کہ بعد از مطالعۂ آن رُو

دہد اطلاع خواہند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ دریچہ از غیب در

باطنِ شما کشادہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نہم۔ بہ پادشاہِ دین پناہ در شرح احوال الیشان و بیان آنکہ بنای این

طریقہ علیہ بر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتہی۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ سلام و تحیہ از این محب اُخروی در معرضِ

قبول آرند۔ للہ سبحانہ الحمد کہ استیلاے نسبت و حضور را و تعالیٰ بر نہجے غلبہ نمودہ است

کہ دوام آں کن غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می فرماید وَهٰذَا مِنْ اَعْظَمِ عِنَایَاتِہٖ تَعَالٰی۔ در نفحات الانس در احوال حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر و صوت و سماع می باشد فرمودند کہ نمی باشد پس گفت بناءِ طریقہ بر چیست۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بباطن با حق ؎

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا صفت کم می شود اندر جہاں

آنچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ می فرماید رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارہ بہ ایں مقام است تَمَّ كَلَامُهُ الشَّرِيْفُ۔ عزیزے فرمودہ ؎

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود
بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

اما باید دانست کہ فرق است میانِ حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔ نسبت مبتدی ضعیف است۔ آں قدر قوت ندارد کہ باوجود مشاغل شتّیٰ بر حالِ خود باشد۔ اما حضوری کہ منتہی را عنایت شدہ است قوت تمام دارد و در موانع غفلت متزاید می گردد۔ و ایں حضور را حضورِ خود بخود می گویند۔ یعنی حضرتِ حق سبحانہٗ خود را خود حاضر است چہ ایں حضور بعد از فنا و لحوق صفات بہ اصل او را مرحمت شدہ است بخلاف مبتدی کہ ظلماتِ نفسِ او ہنوز باقی است آں قدر قوت ندارد کہ تحملِ ظلماتِ دیگر نماید فَظَهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَ حُضُوْرِ الْمُبْتَدِيْ وَحُضُوْرِ الْمُنْتَهِيْ وَالْفَارِقُ اَلْقَاءُ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شکر ایں نعمتِ عظمیٰ بجا بیارند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب چہلم۔ در بیان ظاہر شدن اسرار لازم الاستتار و معلوم نمودن توجہ جمیع عالم بجانبِ خویش۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ فضائل و کمالات دستگاہا دریں روزہا طرفہ معاملہ عجیبہ گذشت

واسرار لازم الاستتار در میان آوردند۔ ومعلوم می شد کہ توجہ جمیع عالم از محیط عرش تا مرکز فرش بہ جانب احقر ست۔ ودران وقت شما را با خود اتحاد خاص می یافت لایح شد کہ شما در بجاے آن اسرار غواصی نمودہ وانوار وبرکات را کہ در وقت عروج مشرف شدہ بودند ہمراہ خود آوردہ نزول نمودند وبہ نظر ظن غالب خود آن اسرار بہ مقام ملاحت می یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ شکر این عطیہ عظمیٰ بجا آرند کہ غایتہ مورد این ہمہ عنایات گشتہ اند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ والسلام

مکتوب چہل و یکم ۔ بہ سلطان عبدالرحمٰن در نصیحت و بیان آنکہ فنائے قلب نتیجہ تجلی افعال ست وکمال فنا منوط بہ تجلی ذات وَمَا یَتَّبِعُ ذٰلِکَ۔

حامداً ومصلیاً۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ با خود دارد واز اندیشہ غیر خود رہائی کرامت فرماید ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ؎

ہر چہ جز عشق خدائے احسن ست | گر شکر خوردن بود جان کندن ست

او تعالیٰ از کمال کرم خویش بہ کسب مرضیات خود سرگرم دارد۔ دنیائے دون حیثیت قدیم ہیچ کس را از دور ونزدیک بر یک حال نہ گذاشتہ عاقبت از دوستان وخویشان بریدہ قطع دنیائے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن ست کہ عمر چند روزہ خود را صرف طاعت حق کردہ متوجہ دار خلود باشد ؎

گوئے توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند | کس بمیدان درنمی آید سواران را چہ شد

ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور چہ در خوردن وچہ خفتن وچہ گفتن از حدود شرعیہ تجاوز واقع نہ شود ودر لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباس حریر بر رجال حرام است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این محظور شرعی مرتکب نہ گردند کہ ابتلاے عام است

وبذکر چندان مداومت نمایند کہ ماسوائے مذکور از ساحت سینہ رخت بربندد۔ بنوعے کہ اگر بہ تکلف یاد بکنند بیاد نیاید۔ این حالت تعبیر بہ فنائے قلب ہست ونتیجہ تجلی افعال۔ بعد ازان اگر فضل الٰہی عز شانہ مدد نماید شروعے در تجلیات صفات خواہد افتاد ونفس را فی الجملہ فنائے واطمینانے حاصل خواہد شد کمال فنا وابستہ تجلی ذات ہست درین موطن بہ فنائے اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست درہم آید امید وار باشند فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ بشارتے ہست عظمیٰ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشعر بر کمال اختصاص ومحبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تاہنگام ملاقات راہ مراسلات رامفتوح دارند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب چہل ودوم۔ نیز بہ مشارٌالیہ در تحریص بر صحبت فقراء واستقامت۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نامۂ نامی کہ نامزد این احقر شدہ بود بہ ورود آن مفتخر ومباہی گردید۔ وچیزہائے کہ از راہ شفقت ومہربانی فرستادہ بودید رسید لغایت خوش شدیم

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

این ہمہ تصدیع کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچہ از ضبط اوقات وتقید بہ ذکر ومراقبہ وصحبت سکوت داشتن با میرانجیو مرقوم بود فرحت بر فرحت افزود زَادَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَۃً وَّتَرَقِّیَاتِ الظَّاہِرِ وَالْبَاطِنِ صحبت وتوجہ خدمت میرانجیو مغتنم شمردہ بیش از بیش سرگرم باشند وآنچہ از واردات رودہد نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست دیگر خاطر ہموارہ خواہان استقامت ظاہر وباطن آں عالیشان ہست فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَۃَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ والسلام۔

مکتوب چہل وسوم۔ نیز بہ مشارٌالیہ در بیان علو ارشاد وتکمیل حضرت الیشان

ودکر برخے از ترقیات اصحاب خویش وتحریص بر تواضع وُمایناسبُ ذٰلکُ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ آن محب الفقرا را بہ ترقیاتِ صوری ومعنوی سربلند داشتہ بہ عافیت واستقامت موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترین دردلیشانِ سلسلۂ احمدیہ معصومیہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت وعریضہ کہ در خدمتِ حضرتِ ایشان ارسال داشتہ بودند بہ نظرِ مبارک درآمد۔ چون آن حضرت چندروز ضعیف بیشتر اند قوت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جہت قاصد را دوسہ روز نگاہ داشتہ چند کلمہ بہ دستخطِ خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملہ تکمیل وارشاد کہ درین روزہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوص یارانے کہ توسل این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند امتیازِ خاص دارند پیران شیخ میر بکمال خاکساری خود را فرشِ خانقاہ ساختہ بودند واکثر اوقات ملازم این مسکین می بودند دراندک مدت ترقیاتِ عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بجہت حلقہ ومجلس سکوت گرفتہ اند ویکسر کمالاتِ دستگاہ میان شیخ پیر دوران شہر مغتنم اند گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت ؔحسن است۔ عزم دیگر بملاحدہ و زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع وشکستگی پیش گیرند کمال زیبائی است۔ والسلام۔

مکتوب چہل وچہارم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبتِ حضرت ایشان ونازبرداری فقراء باب اللّٰہ۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ حضرت واہب العطیات عز شانہ بہ ترقیاتِ ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیتِ فقراء منکسر القلوب موصوف دارا د بالنبیّ العربیّ و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰت و التسلیمات۔ اشفاق پناہا اشتیاقِ ملاقاتِ سامی را چہ شرح دہد کہ از حد افزون است در صحیفۂ شریفہ کہ مصحوب جلوہ دار مرسل بود نگاشتہ بودند کہ در شہر رمضان المبارک رخصتے حاصل نمودہ متوجہ این حدود خواہند شد۔ و معلوم شریف الشان باد کہ چون ایشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ اند و مدار این طریقہ بر صحبت است اگر صحبتِ حضور پر نور میسر گردد خود نورٌ علیٰ نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعۃ اہلِ کمال کہ اصحاب حضرتِ ایشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیتِ باطن گردد و بعضے فقراء ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف داشتہ مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنہا باشند و ناز برداری فقراء را سعادت دانند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است　　　　ناز کی کے راست آید بار می باید کشید

می باید کہ منزل شریف از مجمع یارانِ طریقِ خاہ مشخص باشد و جماعۃ دا ز صوفیہ بمراقبہ و حضور سیر می بردہ باشند کہ سبب ترقیاتِ صوری و معنوی است۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم

- نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تحریص بر تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت متحلّی داشتہ باطن را از حقیقتِ آن منوّر گردانیدہ بہ ترقیاتِ صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا د بمنّہٖ و کمالِ کرمہٖ از دعائے ظہر الغیب غافل ندانند بعضے اوقات بے خواست دعا و توجہ خاص در حق شما نمودہ می آید امید واریم کہ آثارِ آن بزودی ظہور فرمایند

وباید کہ از کیفیاتِ ظاہر و باطن اطلاع می دادہ باشند کہ سبب مزید ارتباط معنوی ست پارہ از تبرکات حضرت ایشان مرحوم کہ اُعْرُشْ مِنْ کِبْرِیْتِ اَحْمَرْ است مصحوب حاجی عوض برائے شما فرستادہ شد این قسم تبرکات بغایت دشوار ست واندک بحصۂ فقیر رسیدہ بود نظر بر کمالِ اتحاد و اخلاص شما نمودہ قلیلے از ان فرستادہ شد وآنچہ از تقید بہ ذکرِ قلبی و تلاوتِ قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشتہ بودند مسرت بر مسرت افزود وہمیں دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ والسلام۔

مکتوب چہل و ششم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا آن ست کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدت وجود تفرقہ درمیان ظل و اصل نمی کنند و آنچہ از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول ست کہ اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را از ان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرتِ ایشان است وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حامداً و مصلیاً۔ نوشتہ بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات را از خود جدا می بیند و پر تو صفاتِ حق می یابد۔ بغایت اصیل ست چہ معتبر در فنا ہمان ست کہ در تیقظ و بیداری خود را معدوم بیند و ہمچنین ست در سائر احوال بعضے مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقتِ معاملہ غافل اند ؎

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

صفاتِ خود را پر تو صفاتِ حق یافتن علامتِ تجلی صفات ست و فنا و لطیفۂ روح از ظہور صفاتِ الٰہی عزشانہٗ حاصل میشود بسیار خوب فہمیدہ۔ این مراقبہ را نوشتہ اند و از لطافتِ استعداد شما خبر می دہند جمعے کہ صفات خود را عین صفاتِ حق می یابند

دبہ وحدتِ وجود قائل اند تفرقہ میانِ ظل و اصل نمی توانند کرد و ظل را عین اصل می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ محی الدین عربی است و منصور حلاج و بایزید بسطامی درین مقام گذشتہ اند۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرتِ ایشان است الحق ہمین طور است چہ نزدِ آن حضرت افرادِ عالم مظہرِ اسماء و صفات اند۔ و ظلالِ آن مرتبۂ مقدسہ این دید بغایت عالی است و از مقامِ وحدتِ وجود بلند است چہ محبوسانِ مقامِ وحدت از کمالات کہ فوقِ این مقام اند محروم اند والے اگر بہ شیخ کامل نہ رسند و بندِ این مقام باشند حضرتِ ایشانِ ما قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ الاقدس طالبانے را کہ کشفِ توحیدِ وجودی می شد بتصرف ازان مقام در می گذرانیدند و آنچہ در کتابِ رشحات از خواجہ عبد الخالق نقل می کنند کہ اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرتِ ایشانِ ماست۔ للہ سبحانہٗ الحمد شما را ہم مدتِ قلیلہ درین مقام داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہائے شما کہ سابق نوشتہ بودند کہ من صفاتِ خود را عینِ صفاتِ حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از کوچہ تنگ توحید برآمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار در ہمین مقام رفتہ اند درین راہ غیب الغیب بے تصرفِ پیرِ کامل راہ رفتن بغایت دشوار است۔ مقامِ شیخی سخت مقامے است عالی و کار ہر بے سر و برگے نیست ؎

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجا است   نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

و آنچہ از احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب خوش وقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچہ نوشتہ بودند کہ بعضے از آنہا در مراقبہ چیزہا مشاہدہ

می نمایند بغایت عالی ہست خصوص احوال حافظہ فاطمہ کہ در مشغولی خود را نمی بینند ظاہر پرتوے از فنا بہ طریقِ انعکاس از باطنِ شما بوے رسیدہ۔ و بحال او بیشتر مفید باشند۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و بیان شمہ از مصائب کہ بر سلف گذشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ نمی داند کہ چہ نویسد و چگونہ شرح دہد کہ از استماعِ خبرِ وحشت اثر واقعۂ ہائلہ خان مغفرت نشان محبوب القلوب تغمدہ اللہ سبحانہ لغفرانہ چہ قسم الم و اندوہ بہ این دل افگار رسیدہ و چہ نوع درد و غم رُو نمودہ بہ گفتن۔ نوشتن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیدہ حالے کہ بہ جمیع اہل خانہ طاری شد کہ تاب بیان نہ دارد۔ و اگر بعضے مولفع از مرض کُدم اندرون و مثل آن نمی بود فقیر خود بجہت تعزیت در انجا می رسید این ماتم تنہا بہ شما نیست ما ہم شریک این ماتم ایم۔ لیکن چہ توان کرد کہ ہیچکس را ازین شاہ راہ گریز نیست ہرگاہ انبیاء و اولیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات در دنیا ہمیشہ نہ باشد بدیگران چہ رسد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ نص قاطع ہست ما را و شما را ہم ہمین راہ در پیش ہست جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ

آہ زین منزلے کہ در پیش است   کہ گذرگاہ شاہ و درویش است

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمانِ عبد اللہ بن زبیر سہ روز طاعون واقع شد

دوران طاعون ہشتاد و سہ پسر از حضرت انسؓ کہ خادم حضرت پیغمبر ما بود علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات و آن سرور در حق او دعائے برکت فرمودہ فوت کردند و چہل پسر از حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند ہرگاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات این معاملہ فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسرہ الاقدس در ہنگام واقعۂ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزرگان نوشتہ اند کہ مفارقت فرزندی اعزی از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کسے بہ مثل این مصیبت مصاب شدہ باشد اما صبر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم انعامات است۔ از حضرت حق سبحانہ مسألت می نماید کہ جزاے این مصیبت مدد بہ آخرت باشد در حدیث است کہ حق تعالےٰ می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمۂ اولی راضی نمی شوم براے تو ثوابے را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چہل و ہشتم

در بیان آنکہ فتح و نصرت دو قسم است یکے صورت آن کہ مربوط بالشکر و غزا است۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا است و در ترجیح قسم ثانی بر اول۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ فضائل و کمالات دستگاہا آنچہ از زبان مبارک بیان ایماے کہ بحکم حدیث نفیس مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ فرمودہ اند مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ این فقیر ہموارہ در اوقات رجا و آدان مظنۂ اجابت دعا و زمان اجتماع فقرا فتح و نصرت بر اعداے آفاقی و نفسی

می خواہد و تقویت و تائید دولتِ قاہرہ کہ ترویج شریعتِ باہرہ بہ آن منوط است از لشکرِ دعا کہ اربابِ فقر و اصحابِ بلا اندمی جوید۔ فتح و نصرت دو قسم است قسمے ہست کہ آن را تعلق بہ اسبابِ ساختہ اند و آن صورتِ فتح و نصرت است کہ تعلق بہ لشکرِ غزا دارد و قسمِ دیگر حقیقتِ فتح و نصرت ہست از نزد مسبب الاسباب است و کریمہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اشارہ بہ آن ہست متعلق بہ لشکرِ دعا است پس لشکرِ دعا بہ واسطہ ذل و انکسارِ خود از لشکرِ غزا سبقت نمود و از سبب بہ مسبب دلالت فرمود۔ ع

برند شکستگان ازین میدان گوے

فرمود و ایضاً دعا رد قضاے نماید چنانچہ مخبرِ صادق فرمود علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ و سیف و جہاد این قدرت ندارد پس لشکرِ دعا با وجود ضعف و شکستگی بقوت تر آمد از لشکرِ غزا۔ و نیز لشکرِ دعا ہمچون روح است مر لشکرِ غزا را قالب ہست مرادرا پس لشکرِ غزا را از لشکرِ دعا چارہ نبود کہ قالبِ بے روح قابلِ تائید نصرت نباشد۔ ازینجا ہست کہ گفتہ اند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُهَاجِرِیْنَ۔ ہر چند این فقیر شایانِ آن نیست کہ خود را در عدادِ لشکرِ دعا داخل سازد۔ اما بمجردِ اسمِ فقر و احتمالِ اجابت خود را از دعا فارغ نمی دارد و امید دار ہست کہ آن حضرت بدانچہ عزیمت فرمایند مبارک و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ والسلام۔

مکتوب چہل و نہم۔ در ذکرِ فیوض و برکات کہ در عرس حضرت الیشان ظاہر شدہ و بیانِ آنکہ درین قسم اوقات از غلبہ حضور غفلت بہ تکلف ہم میسر

نمی شود وکفر وفسق ہمسایہ با مددی نماید۔ و بیان آنکہ شمول انعام الٰہی جل شانہ دعموم مغفرت او سبحانہٗ درین طور اوقات متوقع ہست وَمَا يُنَبِّئُكَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ۔

لَهُ الْحَمْد۔ وسلام وتحیہ ازین عاصی قبول فرمایند۔ عجائب فیوض وبرکات از امروز ظہور فرمودہ۔ آن قدر ریزش انوار وبرکات شدہ کہ قوت بشری از برداشت آن عاجز ہست فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ درین قسم اوقات ہر چند بہ تکلف خود را بہ غفلت انداختہ می شود میسر نمی شود۔ چنانچہ شیخ الاسلام ہروی می فرماید کہ ہر کہ یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ غافل سازد امید ہست کہ جمیع گناہان او بہ بخشند۔ حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات قلمی فرمودہ اند کہ چون معاملہ عارف بہ صرف ذات عز شانہٗ می افتد عروج وترقی متعسر می گردد۔ دران وقت کفر وفسق ہمسایہ مددی فرماید وہر چند اختلاط بہ اہل غفلت بیشتر راہ ترقی کشادہ سر ش آنست کہ ظلمت ہم برائے ظہور نور الانوار در کار ہست وبضدہا تتبین الاشیاء۔ ودرہمین مقام سالک بہ طوع ورغبت خود بہ اہل غفلت محشور می شود۔ سبحان اللّٰہ عجب کاروبار ہست۔ آنچہ بدیگران مانع ترقی ہست اہل اللّٰہ را ازینہ ترقی ہست وعروج۔ وَهٰذِهِ مَعْرِفَةٌ دَقِيْقَةٌ خَارِجٌ عَنِ الْإِدْرَاكِ الْخَوَاصِ فَكَيْفَ الْعَوَامِ ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست ہم قصہ غریب وحدیث عجیب ہست

واین ہمہ شمول انعامات در مجلس این قسم اعراس وغیرہ گاہ گاہ افاضہ می شود ومانند ابر نیسان بہ جمیع خلائق می ریزند وَاِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْغَفْلَةِ۔ ودرین طور اوقات مرجوہ عموم مغفرت متوقع ہست بے تکلف دراز نفسی نمودہ می آید کہ طرفہ سکرے روداد حضرت میانجیو قدس سرہٗ بہ علو شان خاص ظاہر می شوند۔ والغیب عند اللّٰہ سبحانہٗ۔ والسلام

مکتوب پنجاہم۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقامِ عالی نوشتہ بود۔ دبیان آنکہ مرتبہ کہ فوق تعین حبی است عمدہ در حصولِ آن حقیقتِ قرآنی است و مرتبہ کہ فوقِ تعین وجودی است حقیقتِ صلوٰۃ را دران مدخلیت تمام است۔ دبیان آنکہ قرار یافتن معاملۂ ذات بحت فوقِ تعین وجودی پیش از ظہورِ تعین حبی است۔ وبعدۂ آن مرتبہ داخلِ تعینات گشتہ وجواب سوالے کہ نمودہ بود۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام سلامت انجام برسد۔ صحیفۂ شریفہ متعاقب یک دیگر رسید خوش وقت ساختند چون مشتمل بر احوالِ بلند بودہ مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچہ نوشتہ بودند کہ مقامی عالی ظاہر شد خود را تا گلو دران مقام داخل یافت ومعلوم شد کہ مرتبۂ مقدسہ ذات بحتِ ذات است تعالت وتقدست۔ ہمانا کہ این مرتبۂ مقدسہ آن مرتبہ باشد کہ آخرینِ ذات است وفوقِ تعین حبی است وعمدہ در حصولِ این دولت حقیقتِ قرآنِ مجید است ومرتبہ کہ فوقِ تعینِ وجودی است حقیقتِ صلوٰۃ دران مدخلے تمام است۔ چنانچہ در مکتوبات قدسی آیات واقع است کہ حدت در نظر دران مقام وابستہ بہ ادائے صلوٰۃ است۔ دران وقت مرتبۂ ذاتِ بحت تعالت وتقدست فوقِ تعینِ وجودی قرار یافتہ بود۔ وسیر وسلوک بہ آن مقامِ عالی منتہی باشد چون تعینِ حبی بمنصۂ ظہور آمد معاملہ سابق داخلِ تعینات شد وکاروبار در وصول قدمی بہ وصولِ نظری قرار یافت ودرین ہنگام عروج نظری بہ حقیقتِ قرآن مجید منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید وجوابے از سوالِ شما نیز پیدا شد

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق است وحال آنکہ التذاذِ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدسے معلوم می گردد کہ ورا ورائے صلوٰۃ مفقود است۔ چہ اصل الاصل گنجائش ازظہورِ تعین حبی است۔ واگر بعد از گذشتن تعین حبی کیفیت والتذاذ زیادہ از صلوٰۃ فہمند وجہے دارد چہ حیلولت حقیقتِ صلوٰۃ درمیان حقیقتِ قرآن مجید ومرتبۂ مقدسہ ذات بحت تعالت وتقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ واللہ اعلم بالصواب بعد از تمازِ جمعہ چون بزیارت روضۂ منورہ رسیدہ شد معیت خاص شمارا باخود یافت امید غالب است کہ تنزلے ازان مقام عالی شدہ باشد۔ والسلام

مکتوب پنجاہ ویکم۔ بہ حاجی اسداللہ دزیر آبادی در بیان درجات متابعت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام وتحریص برطول محبت واعتقاد تام بروجہے کہ ذرہ اعتراض را بہ شیخ راہ نہ دہد وتعلق حصول برکات صحبت بران وبیان آن کہ مجرد اخلاص بے مشقت کافی است وَمَا يُنَا سِبُ ذٰلِكَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ حقائق ومعارف آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسداللہ سلام وتحیہ قبول نمایند۔ مکاتیب شریفہ متعاقب یک دیگر می رسند ودر ارسال جواب کوتاہی واقع می شود معذور خواہند داشت وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔ ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ است درجہ اولیٰ را علمائے ظواہر بیان فرمودہ اند۔ واین صورت متابعت است وشش درجہ دیگر مخصوص بہ اہل باطن است نوشتن ہر درجہ بہ تفصیلی در حوصلۂ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجۂ ششم کمالات واسرارِ محبوبیت ذاتی مکشوف می شوند ونصیبے از حروف متشابہات قرآنی و

منزلے از حروفِ مقطعاتِ فرقانی حاصل روز گار نمی شوند و این حروف متشابہات و مقطعات رمزے ہست خاص میان محب و محبوب و ہر چند این معاملات مخصوص بہ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات لیکن بہ بعض افراد این امت بہ طریق تبعیت نیز شربے ارزانی داشتہ اند و درجہ مفہم متعلق نزول ہست کہ بہ تکمیل و ارشاد خلق تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را بہ این معرفت و رجہ مشرف سازند۔ و این قسم اسرار و معاملات ورائے شہود و مشاہدہ ہست۔ و ورائے فنا و لقا و ورائے تجلیات و ظہورات و ورائے ولایتِ صغریٰ و ولایتِ کبریٰ و ولایتِ علیا ہست ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

و بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ طول صحبت و اعتقاد تام بہ شیخ کامل و مکمل درکار ہست بنوعے کہ جمیع حرکات و سکنات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و ذرہ اعتراض را راہ نہ دہد او ہر چہ می کند بہ الہام می کند و بہ اذن او سبحانہٗ جمیع امور را سر انجام می دہد۔ پس برین تقدیر اعتراض را گنجائش نباشد۔ اگر بہ رخصت و مباح عمل می نماید بہ فضل اللہ سبحانہٗ حکم فرائض و واجبات می گیرند رخصت عزیمت پیدا می کند و تا این قسم اعتقاد بہ پیر نہ داشتہ باشد از برکات و ثمراتِ صحبت محروم مطلق ہست۔ اگر چہ سالہا در صحبت بگذراند و ریاضتہائے شاقہ پیش گیرد کہ غیر از حرمان نتیجہ نیست۔ و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنتِ ریاضت و مشقت در حصول کمالات کافی ہست۔ آرے اگر مشقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور علیٰ نور خواہد بود و الا محبت مجرد محبت ہم بہ کمال می رساند۔ باید کہ بحال خود نیک تامل نمایند۔ اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یابند پس سر مہند را القصد نیاز

روضۂ مطہرہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغتنم دانند و چند گاہ مجاورت آن روضۂ مطہرہ منورہ اختیار نمایند و گو ہرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست آرند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گرویدن در خود نہ فہمند پس تصدیع نہ کشند و دیگرے را در تصدیع نیندازند۔ چون مکرر و مؤکد طلب نصائح و فوائد نمودہ بودند بنا بر آن شمہ ازان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ و الا این حقیر سراسر بشارات و نقص مغتنم است زیادہ چہ تضیع اوقات نماید۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و دوم ۔ بہ شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و مزیت دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ و استقامت این طریقہ علیہ انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر ہر چند از اسباب وصول است اما مشروط برابطہ و فنا فی الشیخ است۔ وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ۔ فی الحدیث اَلذِّکْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ تَزِیْدُ عَلَی الَّذِیْ تَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ در نفحات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند فلان کس بر روے آب می رود۔ گفت سہل است بزغی و صعوہ نیز بر آب می رود گفتند فلان کس در ہوا می پرد گفت زغنی و مگس نیز در ہوا می پرد۔ گفتند فلان کس در یک لحظہ از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ مغرب می رود۔ این چنین چیز ہا بس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواہد و با خلق درآمیزد و یک لحظہ از خداے خود غافل نباشد۔ احقر دعا گویان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرض عالی متعالی می رساند

کہ بموجب امر عالی بعضے فوائد کہ تعلق بہ شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع فرمایند۔ شغل باطنی در طریقۂ اکابر این طریق بر اقسام است۔ قسم اول ذکر اسم ذات طریقۂ آن بالمشافہ بیان کردہ شد کہ از کیفیت آن اطلاع بخشند عمدہ آنست کہ ذکر ملکۂ دل می گردد و صفت لازمۂ او شود چنانچہ سمع صفت سامعہ دبصر صفت باصرہ بعد از حصول این حالت کار و بار بہ لطیفۂ روح است و روح بہ جانب یمین صدر است و بعد انصرام معاملہ روح و قطع الاحوال والمعارف متعلقہ بہا تنکشف اللطائف الثلثۃ الاخر ثم بعد ذلک ینشرح الصدر ویفیحل النفس ثم عومل معہ ما عومل ولیصیر من ملوک الدین۔ باید دانست کہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاسی و انصباغی است و مدار معاملہ بہ صحبت است بہ شرط مناسبۃ الطرفین ذکر ہر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط بہ رابطہ و فنا در شیخ است۔ لہٰذا گفتہ اند کہ مقدمۂ فنا فی اللہ مقدمۂ فنا فی الشیخ است این رابطہ فقط یا الطاف شیخ کامل بے التزام طریق ذکر موصل است۔ چنانچہ التزام ذکر کہ خالی ازین رابطہ باشد موصل نیست وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَہُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ وذکر نفی و اثبات ہم فوائد بسیار دارد۔ در تطہیر باطن سیر از ماسوا او را دخل عظیم است۔ بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشتہ خواہد شد درین باب منتظر امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواہی و دعا گوئی ظاہر و باطن کہ مرکوز خاطر فقیر است از حیطۂ تحریر و تقریر خارج است و ظہور آثار بر مزید عنایات بادشاہانہ است

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بقیۃ المعروض آنکہ جامع علوم ظاہری و باطنی نتیجۃ الاکابر سید علی عرب منتظر

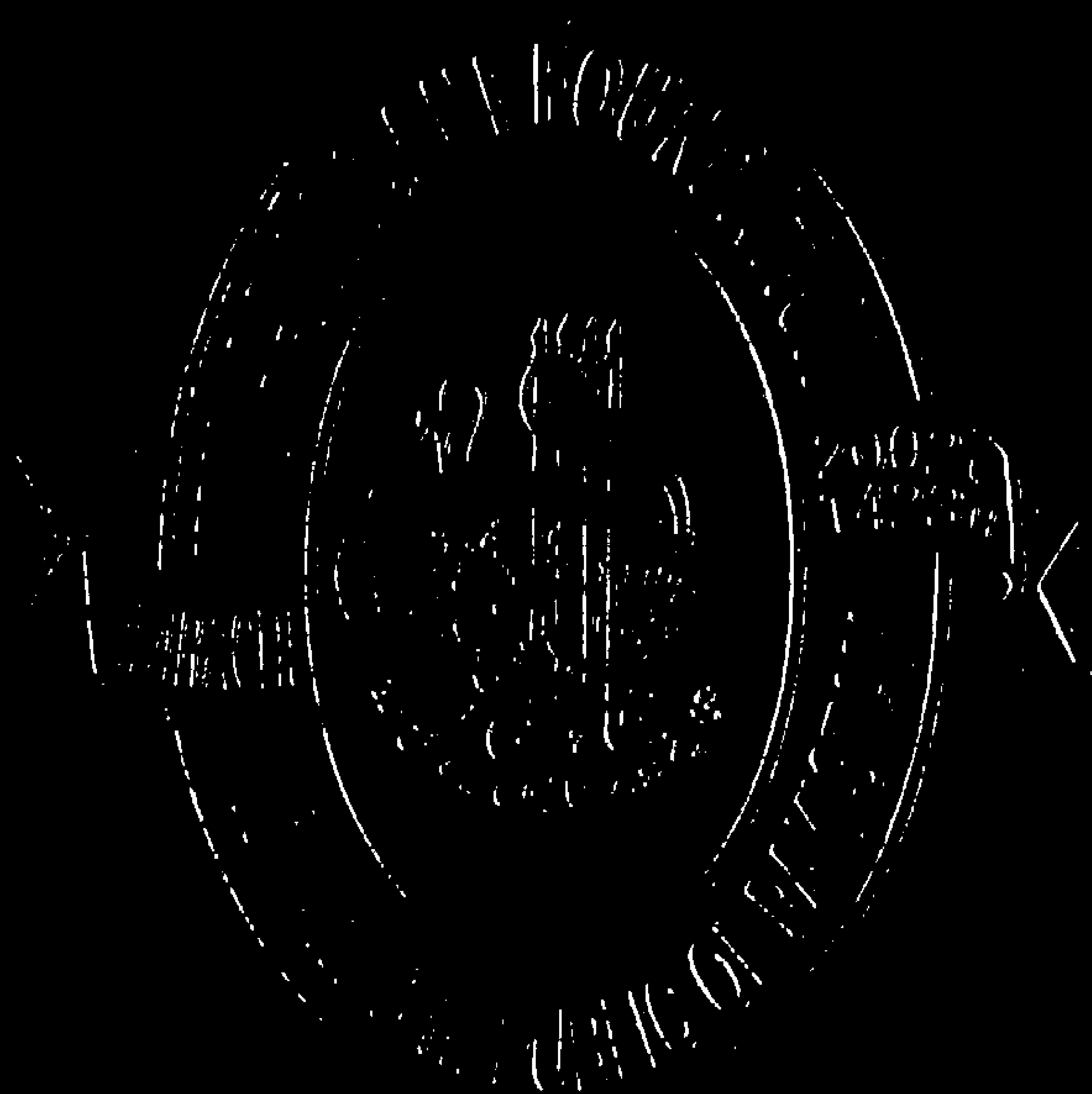
طلب عالی ہمت والیفاے وعدہ از مکارم اخلاق۔ بالجملہ سید مذکور از عزیزان است قابل محبت وعنایت۔ برادر گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی کہ سالہا درصحبت فقرا بسر بردہ مشمول عنایات والطاف خاصہ خواہد گردید و بعضے التماسہا درخلوت بعرض عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ از خلفاے رشید این طریقہ است صحبت و ملاقات او غنیمت است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ وسوم ۔ نیز بشاہزادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است و بیان آنکہ طریقت وحقیقت خادم شریعت اند وَمَا بَيْنَنَا سَبَبُ ذٰلِكَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔ امابعد احقر دعاگویان بعرض عالی متعالی می رساند کہ ازان ہنگام کہ بہ شرف ملازمت استسعاد یافتہ ہموارہ محبت خاص بآن جناب عالی درخود می فہمد و در مراتب دعاگوئی وخیرخواہی روز افزون ہرچند از قدیم بہ استماع اخبار حق پرستی واستقامت بر طریقہ مرضیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالے بخصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان وخورم بودہ غائبانہ دل را نگرانی وہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدہ اخلاق واوصاف حالت دیگر دارد و مراتب ہواخواہی ولوازم دعاگوئی در تضاعف واشتیاق ملازمت گرامی بیش از بیش۔ نوش گفت ؎

تادیدہ رخت عمر بسود ابتو در زیدم ۔۔۔ فارغ ز تو چون باشم اکنون کہ رخت دیدم

بموجب حدیث نفیس مَنْ اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ۔ شمہ ازان معروض داشت۔ یقین کہ آن حضرت ہم عنایت وشفقت خاص بحال این دعاگوے



داشتہ باشید بقیۃ المعروض آنکہ مقصود از سیر وسلوک و قطع مقامات جذبہ وسلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فنائے الٰہیہ آفاقی وانفسی است واین اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم وعمل واخلاص۔ پس طریقت وحقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص است حقیقت کار این است وفہم ہر کس بہ اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب وخیال آرمیدہ اند وبہ جوز وموبز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند وبہ حقیقت طریقت وار سند شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بترہات صوفیہ مغرور اند و بحال ومقامات مفتون ہداہم اللہ تعالیٰ سبحانہ سواء الصراط جاذب الفقیر والامیر مشفق الصغیر والکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعا گوے است بجناب عالی متعالی بعضے مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب باصواب مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقراء قیام دارد۔ امیدوار عنایات والطاف بادشاہانہ است والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب پنجاہ وچہارم۔ بہ ملا محمد جان ورسکی در بیان بعضے خصائص و کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہٗ۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ بہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد بعضے از خصائص وکمالات وفرا یا کہ حضرت حق سبحانہٗ بہ محض فضل وکرم خویش بحضرت مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند از آنجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا احکم آخرت دادیم

این کلمۂ جامعہ مشتمل است بر چندین بشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشان ما در بعضے مکاتیب بشرح این راقلمی فرمودہ اند وچند معنی داخل آن درج نمودہ یکے از آنہا آنکہ تنعم وتلذذ وترفع این دارِ فنا کہ موجب نقصانِ درجات آخرت است درحق دیگران و درحق آن حضرت موجب رفع درجات است وعین مرضی محبوب آیۂ کریمہ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ گویا ایمائے است بہ این معاملہ دَهِیَ نِعْمَةٌ عَظِیْمَةٌ فِیْ حَقِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وازانجملہ آن است کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزندان تو تا قیام قیامت باقی ماند۔ وازانجملہ آن است کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاکِ پاکِ قبرِ من در قبر شخصے بانداز ند امیدوار یہائے عظیمہ است درحق او قلیلے ازان تربت مقدس باقی ماندہ اگر بندگان حضرت بفرمایند برائے ایشان فرستادہ شود۔ وازانجملہ آن است کہ فرمودہ اند کہ معارف واسرارِ ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت مہدی موعود خواہد درآمد ومقبول حضرتِ او خواہد گردید۔ وازان جملہ آن است کہ می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ وازانجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر گشتہ بودند کہ بقعہ کہ قبرِ مبارکِ ایشان درانجا است یا محلّ آن روضہ است از ریاضِ جنت۔ وازان جملہ است آن کہ وراے کمالاتِ ولایت کہ اولیائے اُمت بہ آن ممتاز بودہ اند وسکریات وشطحیات درغلبات ازانہا سر بر زدہ بہ آن حضرت راہے کہ موصل کمالاتِ نبوت است مکشوف یافتند کہ ہیچ ولی سوائے اصحاب وتابعین بہ آن تکلّم نہ نمودہ۔ وازانجملہ است آن کہ بے طریقِ ریاضات ومجاہدات شدیدہ بلکہ بارعایتِ توسط احوال طریق تسلیک طلّاب آنحضرت اقرب است

بہ وصول مطلوب و این طریق بہ وجود مبارک حضرت الیشان ما شیوع پیدا کردہ از فرزندان دیگر این قسم خدمت بہ وقوع نیامدہ۔ و ازان جملہ ہست عدم تعین سجادہ والیضاً عدم تعقید بیک مرد مرشد فی الحقیقۃ جانشین کسے ہست کہ بیشتر رشد و ارشاد از وے بہ وقوع آید وَھٰذَا بِخِلَافِ مَا ھُوَ مَرْسُوْمٌ عِنْدَ مَشَائِخِ ھٰذَا الْوَقْتِ دیگر تا کجا احصا نماید کہ خارج از حیطہ نوشتن ہست شنیدہ شد کہ سیادت مآب میر محمد ابراہیم ترک منصب نمودند۔ عجب از الیشان کہ فقیر را مطلع نہ ساختند و این ہمہ استعجال نمودند اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ رَزَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْاِسْتِقَامَۃَ الَّتِیْ ھِیَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ دیگر آنچہ از شوق زیارت حرمین شریفین با رفاقت میر محمد ابراہیم نوشتہ بودند مبارک ہست یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ کاش مرا ہم این سعادت میسر شود۔ لیکن خدمات و رضامندی حضرت والدہ از اہم امور ہست الیشان اذن ہم فرمایند بہ خدمت بادشاہ دین پناہ بموجب وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ نیز عرض نمایند اگر الیشان رخصت دادند ما ہم رخصت نمودیم از انقطاع ہر چند یک ظلم از عبادات نافلہ بہ وجوہ فاضل تر ہست۔ اگر حج فرض گشتہ خود حاجت پرسیدن نیست فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ مُقَدَّمٌ عَلٰی سَائِرِ الْحُقُوْقِ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ در وصول برکات از حقیقت حضرت جبرئیل و یافتن اتحاد خاص بہ این حقیقت علیا و اشارہ بہ حقیقت حضرت اسرافیل

بعد الحمد والصلوٰۃ بہ آن برادر عزیز می رساند کہ احوال و اوضاع فقراء این حدود بخیر و عافیت ہست و غیر از ماتم عصیان اندوہے واقع نیست امید کہ

بدعاء ظہر الغیب محمد و معاون باشند دیگر از سوانح جدیدہ آنکہ از حقیقت حضرت جبریل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام درین روزہا انوار و برکات فراوان فائض گشتند و طرفہ اتحادے بہ آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را درحق خود یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وحقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و مناسبت آن بہ حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب لقیبن حبی نگارش فرمودہ اند از انجا مطالعہ خواہند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ اُرْسِلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْمَظَالِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ اِعَانَۃِ الظَّلَمَۃِ وَالرَّفْضَۃِ وَاِخْرَاجِہِمْ فِی الزَّجْرِ عَنِ التَّسْوِیْفِ فِیْ ذٰلِکَ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبَرَکَاتُہٗ تَعَالٰی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنَ الْیَوْمِ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْہَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ۔ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ فِیْنَا۔ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْہَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ہٰذَا وَقَذَفَ ہٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ہٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ہٰذَا وَضَرَبَ ہٰذَا فَیُعْطٰی ہٰذَا

حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔ ہرگاہ فرا لفض را این حال خواہد شد فما بال المتوافق فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ و بالجملہ اعانۃ الظلمۃ والرفضۃ و اعزازہم و احترامہم اِعَانَۃٌ لَھُمْ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ قَالَ سُبْحَانَہٗ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْحَذَرُ ثُمَّ الْحَذَرُ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم۔ نیز بہ پادشاہ دین پناہ در فضیلت سلطان عادل و سفارش درویشی۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا۔ اما بعد کمترین دعاگویان و خیرخواہان بعد از عرض سلام معروض مقدس معلّٰی می گرداند کہ دعاگوے قدیمی ہموارہ بہ دعائے ظہر الغیب کہ شیوۂ قدیمی است رطب اللسان است و چرا نباشد کہ تقویت دین متین و نصرت ملت مبین وابستہ بہ سلاطین عظام است فی الحدیث اَلْاِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ لَا یُصْلِحُ وَاحِدٌ مِّنْھُمَا اِلَّا بِمُصَاحِبِہٖ فَالْاِسْلَامُ اُسٌّ وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَمَا لَا اُسَّ لَہٗ مُنْھَدِمٌ وَمَا لَا حَارِسَ لَہٗ ضَائِعٌ اَلدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَیْضًا فِی الْحَدِیْثِ اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰہِ وَرُمْحُہٗ وَیُرْفَعُ لِلْوَالِی الْعَادِلِ الْمُتَوَاضِعِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ عَمَلُ سِتِّیْنَ صِدِّیْقًا کُلُّھُمْ عَابِدٌ مُّجْتَھِدٌ اَبُو الشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ۔ حضرت سلالت جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حافظ قرآن مجید و بحلیۂ صلاح و حق پرستی آراستہ است و سابق بہ منصب دو صد پنجاہی سربلندی داشت و مدتے ہست کہ

در صحبت فقرا به وضع صلاح و وصف عبادت می گذارند و جمعے کثیر با خود وابستہ دارد امید وار است کہ یومیہ فراخور او از پیشگاہ خلافت و جہان داری مرحمت شود کہ درین کبر سن بہ جمعیت بہ عبادت و دعا گوئی مشتغل باشد۔ اخوی کمالات دستگاہی شیخ عبد اللطیف کہ از مدتے بہ مرض مبتلا بود و الحال شفا یافتہ بہ دعاے محمودی درین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرأت می نماید۔ والسلام

مکتوب پنجاہ و ہشتم - بہ شاہزادہ سلطان معظم در ذکر بعضے خصائص و مزایاے این طریقہ علیہ و بیان آنکہ عمدہ در حصول آنہا و مدار التوجہ ساختن است تو در ادر خدمت پیر کامل و فانی شدن است در وے۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد۔ احقر دعا گویان بہ عرض عالی متعالی می رساند کہ اثان ہنگام کہ عنایت نامہ گرامی رسیدہ طرفہ مجتبے بہ جناب آن صاحب عالم پیدا شد عنایات کہ در ان مندرج است شکر آن را چہ گونہ ادا نماید توقع چنان است کہ از حاشیہ خاطر عاطر منسی نہ فرمایند و از دعا گویان و خیر خواہان دارین تصور فرمایند۔ بہ مقتضاے ہوا خواہی بعض خصائص و مزایا این طریق عالی کہ بنیادش نقشبندیہ است و بران بنیاد کوشکہا و شماریہا بنا ساختہ اند معروض می دارد۔ بدانند طریقے کہ بزرگان ما اختیار کردہ اند بدایتش از عالم امر است مِنَ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِیِّ وَالْاَخْفٰی وحُصُوْلِ الْاَحْوَالِ الْمَوَاجِیْدِ وَالتَّجَلِّیَاتِ تَخْتَصُّ بِکُلِّ فَرْدٍ مِنْ هٰذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْکُوْرَةِ ثُمَّ یَصِیْرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَابِعِهَا مُضْمَحِلًّا مُتَلَاشِیًا فَانِیًا مُسْتَهْلَكًا ثُمَّ یَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَحَقُّ الْاِنْشِرَاحِ ثُمَّ یَحْصُلُ التَّصْفِیَةُ وَالتَّزْكِیَةُ لِلْعَالَمِ الْخَلْقِ وَنَفْیٌ بِالْعَالَمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفِ الْاَرْبَعَةِ

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحِيْنَئِذٍ يُعَامَلُ مَعَهَا يُعَامَلُ وَهٰذِهِ الْأَحْوَالُ لَا يَتَيَسَّرُ إِلَّا بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا۔ حقیقت کار این است اما فہم ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب وخیال آرمیدہ اند وبجوز ومویز اکتفا نمودہ از کمالات شریعت چہ دانند وبہ حقیقت وطریقت چہ وارسند شریعت را پوست خیال می کنند وحقیقت را مغز می دانند۔ نمی دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بہ ترہات صوفیہ مغرور اند وباحوال ومقامات مفتون هَدٰهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ بخلاف این اکابر کہ بہ ظاہر وباطن بر شریعت قدم راسخ دارند واز نقص بہ فص نمی گرایند واز فتوحات مدینہ بہ فتوحات مکیہ التفات نمی نمایند آن تجلی ذاتی کہ دیگران را برقی است این بزرگواران را دائم است شہود وحدت را در کثرت در قدم اول گذاشتہ بہ نوق الفوق شتافتہ اند نظر شان شافی امراض قلبیہ است وتوجہ شان دافع علل معنویہ بیمن التفات شان آن حاصل است کہ در جاہائے دیگر بہ عبادات وریاضات بدست نیاید۔ خوش گفت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند کہ برند از رہ پنہان بہ حرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان می برد وسوسۂ خلوت وفکر چلہ را

والیضا باید دانست کہ عمدہ در حصول مطالب ارجمند ومداتی التوجہ ساختن است خود را در خدمت شیخ کامل مکمل وفانی شدن است درو لہذا فرمودہ اند کہ فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ سبحانہٗ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَإِيَّاكُمْ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان　　گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی ما بخدمت عالی فرستادہ شد یقین کہ عنایات و الطاف خاصہ شامل حالِ او خواہند مرعی داشت بعضے ادعیہ ماثورہ و اعمالِ مجربہ نظر بہ محض خیر خواہی دارین نمودہ مصحوب حافظ ارسال داشتہ بمطالعہ خاص خواہد درآمدہ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ بلاو مصیبت ہرچند بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از ضغطہ قبر ہیچ کس را نجات نیست و در دید قصورِ اعمال و متہم داشتن نیات و ذکرِ فضائل مبطون و امثال آن۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِی الشِّدَّۃِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ نَحْوَ اِیْذَائِہٖ وَمَا ابْتُلِیَ رَسُوْلٌ مِثْلَ اِبْتِلَائِہٖ بِھٰذَا صَارَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَسَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَتِہٖ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَنِ ابْنِ حَزْمٍ۔ کمترین دعا گویان محمد سیف الدین بعرض والا می رساند کہ بہ ورود فرمانِ عالیشان سربلند گردید غریب نوازی فرمودند و دلہائے شکستہ را بدست آوردند فِی الْحَدِیْثِ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ اَجْرُہٗ۔ مثل این ہمہ تفقدات و مراحم بہ احوالِ نامرادان دلالت بر کمال تواضع آن حضرت دارد ؎

من کہ باشم کہ بران خاطرِ عاطر گذرم　　لطفہا می کنی اے خاکِ درت تاجِ سرم

چون شیوۂ دعاگوئی و خیر خواہی از قدیم داریم ہموارہ بہ دعاے سلامتی دارین آن حضرت رطب اللسان می باشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعا ہا در حق آن حضرت نمودہ شد بہ اجابت قرین باد مصیبت و بلا ہر چند در ظاہر تلخ و بے مزہ است لیکن فی الحقیقت ترقی بخش است و بحلاوت و طراوت چہ جفاے محبوب بہ نسبت بہ الفا او بیشتر لذت بخش و فرح آور است لاَنَّ فِی الْجَلَالِ وَالْاِیْلَامِ مُرَادُ الْمَحْبُوْبِ خَالِصٌ بِخِلَافِ الْجَمَالِ وَ الْاِنْعَامِ فَاِنَّہُمَا مَشُوْبَانِ بِمُرَادِ النَّفْسِ۔ در دنیا نمکین کہ ہست ہمین اندوہ و حزن است خوش گفتہ ؎

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است — ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

آرے ماتم و مصیبت کہ ہست از عصیان ماست کہ باوجود مشاہدۂ این قسم امور ہیچ متنبہ نمی شویم و بیش از بیش بہ حظوظِ نفسانی راغبیم و خواہانِ ترفع و تعلی خود۔ حالانکہ نص قرآنی است تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُہَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا و در احادیث کثیرہ وارد شدہ کہ از عذاب قبر ہیچ کس را نجات نیست فَمِنْہَا مَا وَرَدَ الطَّبْرَانِیْ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ فَرَاَیْنَاہُ مُہْتَمًّا شَدِیْدَ الْحُزْنِ فَقَعَدَ عَلَی الْقَبْرِ وَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِیْہِ فَرَاَیْتُہٗ یَزْدَادُ حُزْنًا ثُمَّ خَرَجَ فَرَاَیْتُہٗ سُرِّیَ عَنْہُ فَتَبَسَّمَ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ کُنْتُ اَذْکُرُ ضِیْقَ الْقَبْرِ وَضُعْفَ زَیْنَبَ وَکَانَ ذٰلِکَ یَشُقُّ عَلَیَّ فَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْہَا فَفَعَلَ وَلٰکِنْ ضَغَطَہَا ضَغْطَۃً سَمِعَہَا مَنْ بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ۔ وَمِنْہَا مَا اَخْرَجَ سَعِیْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ و ابنِ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ زَاذَانَ قَالَ لَمَّا دُفِنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِبْنَتُهٗ رُقَیَّۃُ جَلَسَ عِنْدَ الْقَبْرِ فَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَسَأَلَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ ذَکَرْتُ اِبْنَتِیْ وَضُعْفَهَا وَعَذَابَ الْقَبْرِ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فَفَرَّجَ عَنْهَا وَ اَیْمُ اللّٰهِ لَقَدْ ضُمَّتْ ضَمَّةً سَمِعَهَا مَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ۔ وَ مِنْهَا مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ فُرِجَ عَنْهُ یَعْنِیْ سَعْدُ بْنِ مَعَاذٍ قَالَ الْحَسَنُ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ فَرَحًا بِرُوْحِهٖ ہرگاہ بہ این جماعت کہ مثواے اہل اسلام اند این نوع سلوک نمایند واے برما عاصیان خصوص معاملہ این روسیاہ کہ بہ عُصاۃ دیگر نمی ماند ہمتش مصروف بظاہر آرائی وقبول خلق است ومطمح نظر او حظوظ عاجلہ ومنتہاے مقاصد او ترفع وتکبر بر اقران فَالْوَیْلُ کُلَّ الْوَیْلِ چنان باید نمود کہ این نوع مخادع را چہ قسم جزا خواہد بود وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ این است حاصل عمر ونتیجہ سیر وسلوک با مثل این عنوان این عاصی را القصور فرمودہ گمان صلاح ودرویشی دور نمایند ودر قطار اہل دنیا داخل دانند وچنانچہ با گمانت بہ حسب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار را نیز از زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ باشند نہ بعنوان صلاح ودرویشی کہ بمراحل از ان دور ومہجور است۔ واین معنی را بر تکلف وتحمل محمول نہ فرمایند کہ واقع ونفس الامری است بحضرت سلامت ضعیفہ مرحومہ کہ قریب بہ سیزدہ وچہاردہ سال بہ انواع امراض مبتلا بود کہ یکے از انہا علت بطن است۔ ودر حدیث آمدہ کہ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ۔ ونیز وارد شدہ کہ اَلْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَکْثَرَ شُهَدَاءِ اُمَّتِیْ لَاَصْحَابُ الْفُرُشِ وَرُبَّ قَتِیْلٍ

بَیْنَ الصَّفَّیْنِ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِبُغْیَتِہٖ نظر باین احادیث امید وار عظیم است و اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ والسلام۔

مکتوب شصتم۔ ایضاً بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ دید قصورِ اعمال مشعر از کمال است۔ و این معرفت مراقبہ اخص خواص است۔

اما بعد می رساند کہ فرمانِ عالیشان و عطر کہ از روے عنایت مرحمت شدہ بود ورودِ کرامت آمود فرمود و فلاتے بہ زبانی نیز اظہار تفقداتِ مقدس نمودہ اداے سپاس بے قیاس نمود۔ و باعثِ جمعیتِ خاطر شد و موجب مزید دعا و دولت دو سرا کہ از قدیم وظیفۂ فقر است گشت۔ این فقیر از اشتغال باین امر خطیر ہموارہ فارغ نیست و نخواہد بود وَکَیْفَ یَفْرُغُ کہ از عہد بعید ربقۂ خیر اندیشی در رقبۂ جان داد و این سررشتہ را متین و مستحکم می دارد وَلِلّٰہِ الْمِنَّۃُ کہ آثار خیر خواہی بر ضمیر فیض پذیر ہم مبرہن گردید و این معنی مراراً بر زبانِ الہام ترجمان گذشتہ والآن نیز رجا بلقاے مناسبتِ معنوی واثق کہ این ہمہ عنایات از آثار است و دید قصور کہ مرقوم قلم محتشم گردیدہ مشعر از کمال دید است از انجا کہ ممکن مرآتِ کمالاتِ وجوب است و تقابل لازم مرآت پس ممکن ہر چند در دید قصور بیشِ تقابلِ کمالات آن مرتبۂ مقدسہ آئینہ داری بیش و لِضِدِّہا تَتَبَیَّنُ الْاَشْیَاءُ و این معرفت مراقبۂ اخص خواص است و کُلُّ لِسَانٍ مناسب است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و یکم۔ غالباً بہ والدۂ شاہزادہ سلطان محمود مرحوم در تحریص بر محبت و اخلاص بہ جناب تقدس نقاب بارگاہ ثریا جاہ تخت نشین ہودج عصمت و شہریاری ثمرہ گزینِ سرادقات مکرمت و جہان داری احقر فقراء عرض

می دارد کہ ہر چند بہ جنابِ عالی نورِ دیدۂ دانش و بینش خلافتِ جہانبانی، نورِ حدیقۂ آفرینشِ سلطنت و کامرانی شاہزادہ والا درجہ ملاقاتِ صوری نہ شدہ لیکن ازانجا کہ الطافِ عنایتِ خاصہ در غیبت شاملِ حال فقرا بے نوا فرمودہ بہ نشانِ خاصِ مرحمت اختصاص نگاشتہ اناملِ قدسی کو اہلِ ممتاز و مفتخر می فرمایند لوازمِ وظائفِ دعاگوئی روز افزون می شود و مراسمِ ہوا جوئی و خیر خواہی در تضاعف و ارتباطِ معنوی مزید می گردد و قدسیہ سلامت مدار این طریقۂ علیہ بر محبت و اخلاصِ قلبی و اتحادِ حقیقی است ہر گاہ این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید۔ اگر کسے در ظاہر دور است و اخلاصِ صمیمی بہ این سلسلۂ علیہ دارد بہ سببِ محبت از راہ معیتِ توجہاتِ باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است و ترقیاتِ محبت با فقرا ثمرۂ رفعتِ دنیا و آخرت است۔ والسلام۔

مکتوبِ شصت و دوم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در جوابِ مکتوبِ او کہ از تصفیۂ عناصر و جز آن نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ در ظہورِ انوارِ کعبۂ ربانی تصفیہ عنصرِ خاک دخلِ تمام دارد و در تحریص بہ تعمیرِ اوقات۔

صحیفۂ شریفہ کہ متضمن واردِ عالی بودہ رسیدہ مطالعۂ آن سببِ لذاتِ معنویہ گردید۔ الحمد للہ سبحانہ کہ در انوار و برکات کہ در حضرتِ دار الارشاد فائض دارد اند شریک می باشید و ہموارہ از راہِ محبتِ معنویہ ہمراہید۔ و آنچہ نگارش یافتہ بود کہ در تصفیۂ عناصر بودم نورے ظاہر شد می تواند کہ این نور از حقیقتِ کعبۂ ربانی منعکس گشتہ باشد۔ چنانچہ سابق ایمائے بہ این معنی رفتہ بود و توجہِ غائبانہ درین امر معروف نمود۔ حمد اللہ سبحانہ کہ پرتوے از انوارِ کعبہ در باطن تافتہ

اگرچہ بہ طریقِ انعکاس باشد نعمتے ہست عظمیٰ بتصفیۂ عناصر خصوص تصفیۂ خاک را دخل تمام ہست در ظہور آن نور صرف۔ وچون این تزکیہ و تصفیہ بحد تکمیل خواہد رسید امید ست کہ اصالۃً آن نسبت ظہور فرماید امیدوار باشند و اوقات را بہ ذکر و فکر معمور دارند۔ و این حقیر را بہ توجہات غائبانہ ممد و معاون دانند۔ شب چہار شنبہ باجمعے از درویشان در مسجد معتکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید سہ چوبہ در اداشتے را در صحن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می بُرند و بدعاے خیریت شما رطب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شصت وسیوم۔ در بیان سبب قبض و بستگی باطن و تحریص بر محبت و استقامت در جمیع امور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ شریفہ آن برادرِ گرامی در عینِ انتظار رسید خوش وقت ساخت و سبب توجہ غائبانہ گشت چون مشتمل بر درد و شوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اشعار رنگین و دلکش بہ مطالعہ درآمد و حظہا از خواندنِ آن یافتم۔ ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوالِ خیر مآلِ خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید ارتباط و سببِ توجہات غائبانہ ہست۔ دیگر از قبض و بستگیِ باطن در آزار نباشند کہ قبض و بسط مرغ دو بازوے طیرانِ عروج اند با آنکہ گویم کہ سالکے کہ علم بہ احوالِ خود ندارد لیسا ست کہ نسبت بہ باطنِ او ہمیشہ جلوہ گر باشد و ظاہر را از ان علم نباشد

در این سبب منقبض و محزون بود۔ غیر از قبض و بستگی از احوال خود تغیر تواند کرد۔ استعدادات طلاب مختلف افتادہ اند عمدہ کار محبت و رسوخ است بہ شیخ خود و استقامت تام است بر احکام شرعیہ در جمیع امور چہ در ماکول و مشروب و ملبوس وجہ غیر آن اگر این معارف نقد وقت است۔ ہیچ غم نیست چہ این دولت عظمی بے تجلی بہ لنسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مسطور خللے واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیت باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدراج ہیچ نیست بالجملہ این حقیر را از یادِ خود غافل نہ دانند و از دعا و توجہ مدد و معاون شناسند در وقت تحریر کتابت توجہ بہ جانب شما نمودہ شد و امیدواری تمام حاصل گشت بلکہ بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ لنسبت خاصہ سائر باطن شما جلوہ گردید۔ وَ الْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔

مکتوب شصت و چہارم۔

در بیان آنکہ حضورِ معتبر نزد اکابر این طریقہ حضور بے غیب است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام است و مدحِ این طریقہ علیہ و ترجیح آن بر سائر طرق۔

مخدوما در عبارات اکابر این سلسلہ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم واقع شدہ است کہ نسبتِ ما فوقِ ہمہ نسبتہا است از نسبت حضور و آگاہی خواستہ اند و حضورے کہ نزدِ ایشان معتبر است حضور بے غیب است کہ تعبیر از آن بہ یادداشت نمودہ اند۔ پس نسبتِ این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ بہ فہم قاصر فقیر قرار یافتہ برین تفصیل است تجلی ذات عبارت از ظہورِ حضرتِ ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانہٗ بے ملاحظہ اسما و صفات و شیون

واعتبارات و آن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع یسیر ارتفاع شیون واعتبارات متحقق می شود و باز در پردهٔ شیون و اعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر حضور بے غیبت متصور نباشد بلکہ زمان یسیر حضور ہست و اغلب اوقات غلبہ۔ پس این نسبت نزدِ این عزیزان معتبر نباشد و حالانکہ تجلی را مشائخ سلاسل دیگر نہایت النہایت گفتہ اند۔ ہرگاہ این حضور دوام پذیرد و اصلا استتار قبول نہ کند و ہموارہ بے پردہ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات متجلی شود حضور بے غیبت خواہد بود۔ پس نسبتِ این اکابر را با نسبتہائے دیگران قیاس باید نمود و بے تکلف فوق ہمہ باید داشت۔ این قسم حضور اگرچہ پیشِ اکثر مردم مستبعد می نماید۔ شعر

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

این نسبت علیہ بوجہے غرابت پیدا کردہ ہست کہ اگر فرضاً پیشِ اربابِ ہمین سلسلہ بزرگ گفتہ شود محتمل کہ اکثر آنہا در مقامِ انکار آیند و باور نہ دارند نسبتے کہ الحال درمیانِ اربابِ این خانوادۂ بزرگ متعارف شدہ ہست عبارت از حضورِ حق ہست سبحانہٗ و شہود او تعالےٰ بروجہے کہ از وصف شاہدے و مشہودے منزہ باشد و توجہے ہست معرا از جہاتِ ستۂ متعارفہ۔ اگرچہ جہت فوق متوہم باشد و لیکن ہر دوام پذیرد و این نسبت در مقامِ جذبہ فقط نیز متحقق می گردد۔ فوقیتِ آن را وجہے ظاہر نیست بخلافِ یادداشت بمعنی سابق کہ حصولِ آن بعد تمامی جہت جذبہ و مقاماتِ سلوک ہست و علو درجۂ آن بر ہیچ احدے مخفی نیست۔ اگر خفائے ہست در حصولِ اوست و بس حاسدے اگر از حسد انکار

نماید و ناقصے از نقص خود محو کند معذور ہست سے

قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور　　حاش للہ کہ بر آرم بہ زبان این گلہ را

ہمہ شیرانِ جہان بستۂ این سلسلہ اند　　روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

مخدوما بعد از طے منازلِ سلوک و قطع مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص ہست کہ مربوط بہ فنائے آلہہ آفاقی و انفسی ہست و این اخلاص جزوے ہست از اجزائے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو ہست علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزو او کہ اخلاص است حقیقتِ کار این ہست۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند نمی دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔

هَدَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ بدانکہ طریقے کہ اقرب ہست او سبق و اوفق و اوثق و اسلم و احکم و اصدق و اولیٰ و اعلیٰ و ارفع و اجل و اکمل طریقہ نقشبندیہ ہست قدس اللہ تعالیٰ ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علو شانِ این بزرگواران بہ واسطۂ التزام متابعتِ سنتِ سنیہ ہست علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ و اجتناب از بدعتِ نامرضیہ الیشان اند کہ در رنگِ اصحابِ کرام علیہم الرضوان من الملک المنان نہایت کار در بدایتِ شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہیِ الیشان دوام پیدا کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

درمیان نباشد لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ وکان فِی قَوْلِہٖ سُبْحَانَہٗ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ نَفْسَکَ ایماءً اِلٰی ھٰذَا وَھٰذِہِ الدَّوْلَۃُ الْقُصْوٰی لَا تَتَیَسَّرُ اِلَّا بِصُحْبَۃِ اَھْلِ الْبَاطِنِ بِشَرْطِ حُسْنِ الظَّنِّ ازاں حضرت استفسار نمایند کہ بیشتر التذاذ در مراقبہ ذکر قلبی ست یا در ذکر نفی و اثبات یا در تلاوت قرآن مجید و یا در ادائے نماز بطول قنوت لِکُلٍّ مِّنْھَا وَقْتٌ مُعَیَّنٌ وَحَالٌ مَّخْصُوْصٌ۔ و از تحسین شدود ذکر نفی و اثبات نیز استفسار نمایند بالجملہ در خیر خواہی آں حضرت خود را معاف ندارند۔ این حقیر ناقابل ہم غائبانہ ازیں امر خیر غافل نیست و بدایں تقریب نسبت شما نیز بیشتر توجہ مصروف ست و ترقیات و تنویر باطن شما ازینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص باخو می فہمد اغلب کہ نسبت ضمنیت آغاز نمودہ باشد بمشیت سبحانہ۔ بعد ازو ضوح تام بازہم استفسار خواہم نمود۔ ظاہر شدن توجہ غائبانہ و دریافتن اثر آن می تواند کہ عبارت ازیں معاملہ عظیم باشد وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔

مکتوب شصت و ششم۔ بہ مجتاد رخان در فضائل قضاء حوائج مسلمان۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ فِی الْاَرْبَعِیْنَ لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ الْمُتْقِنِیْنَ الْحَافِظِ قُدْوَۃِ الْمُحَدِّثِیْنَ رُکْنُ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَظِیْمِ بْنُ عَبْدِ الْقَوِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُنْذِرِیُّ الْحَافِظُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْہِ حَاجَۃً کُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِیْزَانِہٖ فَاِنْ رَجَحَ وَاِلَّا شَفَعْتُ لَہٗ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ وُصْلَۃً لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ فِیْ مَبْلَغِ بِرٍّ اَوْ تَیْسِیْرِ

مکتوب شصت و پنجم۔ بہ حقائق آگاہی حافظ محمد محسن دہلوی در فضائل ذکرِ قلبی و بیان آنکہ کمال در ذکر بلکہ جمیع عبادات آنست کہ وجودِ ذکر و عابد درمیان نہ باشد وَ کَانَ مُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و ارسال التحیات بہ جناب آن برادر گرامی می رساند کہ انچہ از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلبی بود بہ وضوح انجامید و سبب ازدیادِ دعاء دولت قاہرہ گردید ؎

آسمان سجدہ کند بہرِ زمینے کہ درو · یک دو کس یک دو نفس بہرِ خدا بنشیند

فضائل ذکر نہ آن قدر است کہ احصار تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم کہ از اجلہ محدثان است و سوورے عمل صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دران کتاب مندرج نیست۔ و می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی را دوست گرفت و در کوہِ حرا کہ سہ میل راہ است تا کعبہ خلوت می داشت۔ و دران کوہ غارے است خورد کہ درازیِ آن چہار گز شرعی است و پہنائے آن یک گز و ثلثے و در بعضے مواضع باقی کمتر دران غار خلوت بچہ نوع بود بعضے گفتہ اند کہ عبادت وے بہ فکر بود۔ و بعضے گفتہ اند عبادت بہ ذکر بود و این قول صحیح تر است و دران ایام از مجموع اشیا کہ بہ آن معاشر و مصاحب بود تا از اہل و مال و ذات کلی دوری نمود و در دریاے ذکر قلبی مستغرق شد و از اضداد بکلی منقطع شد و انس بیاد آنکہ در خلوت براے وے بود پیدا گشت و ہمیشہ دران انس می بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب ما لقی درجات کمال رسید۔ الی آخرہ حال و کمال ذکر بلکہ جمیع عبادات آن است کہ وجود ذاکر و عابد

عُسْرٍ اَعَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی اِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرْتُ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ فَطُوْبٰی لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِیْحُ الْخَیْرِ عَلٰی یَدَیْهِ
وَوَیْلٌ لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِیْحُ الشَّرِّ عَلٰی یَدَیْهِ۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِیَالُ
اللّٰهِ فَاَحَبُّهُمْ اِلَیْهِ اَنْفَعُهُمْ اِلَیْهِ۔ وَعَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَوْفِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ اٰلٰی عَلٰی نَفْسِهٖ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ
بِالنَّارِ۔ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وُضِعَتْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یُحَدِّثُوْنَ اللّٰهَ
وَالنَّاسُ فِی الْحِسَابِ۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰی فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْفَعَتِهٖ
فَلَهٗ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ
حَاجَةً كَانَ كَمَنْ اَحْرَمَ لِلّٰهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ
شُعْلَتَیْنِ مِنْ نُوْرٍ عَلَی الصِّرَاطِ یَسْتَضِیْءُ بِضَوْئِهِمَا عَالَمٌ لَا یُحْصِیْهِ
اِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ۔ اشفاق پناہا صحیفۂ شریفہ مشتمل بر معانی حنین فضائل
پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی
و فرزند ملا عبد الحق در رفعت مآب زین العابدین و سائر اہل اسناد کہ نوشتہ
این جانب می برند و گذرانید ان رقائم نیاز بہ جناب معلی و جریان کلمۃ الوعد

دربارۂ نگارش جواب برزبانِ والا وگماشتن حیلہ پہ سزاوار تیاری سند مبلغ مرمت خانقاہ وحصول پروانگی رسیدن فضائل پناہ قاضی فضل اللہ دہقنہ بہ حضورِ سعادت ظہور واصدار حکم رفع بدعت مبتدعان ازبلدہ اورنگ آباد درودِ مسرت آمود نمود وانبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رُو کہ امرِ خطیر القرام مہام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجاتِ عظیمہ و مستلزم مثوباتِ فخیمہ است شکر توفیقِ احرازِ این موہبتِ کبریٰ بر اصحاب این امنیتِ قصوی اہتمم وازان جہت کہ این خادمِ فقرا بہ وسیلۂ جمیلۂ مساعی ایشان درین عملِ خیر محصلِ اجرِ جزیل وجزاءِ جمیل می گردد اداے این حق بہ دعاے مزید و دلی نشاتین برین کس لازم وازان وجہ کہ سببے در حصولِ این منزلت با نشان ازین جانب وقوعے دارد۔ اگر این معنی را باعثِ ثبوتِ حق گفتہ شود رواست و اگر سبقت اداے حق متاخر ایشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہلِ حوائج توسطے در وصولِ ایشان بہ نتائج باقی آن جہانی دارند می توان گفت کہ ایہنا ہم حقوق باشند کملہ چون ایہنا وسائط دولتِ اُخروی اند حقوق شان راجح باشند تبارک اللہ این جماعہ با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بہم رسانیدہ اند۔

غلام خویشتنم خواند لالہ رُخسارے
سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ

این ہمہ بہ واسطۂ ترغیب ازدیاد ہمت و الاحق توجہاتِ سامیہ و مادہ فقرا بے شمار است و تحمل ایشان تکالیف کثیرہ مصارف را موجب کمال استغنا رنلے

اطلاقِ معذرت و تکلیف در مقامے کہ نظر دور بینان حدید البصیرۃ را اسرار کریمہ
مَاعِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَاعِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نفوذ کردہ باشد و دلِ فانیہ در جنب نعم یافتہ
مضمحل شدہ چہ ملایم سبحان اللہ وبحمدہ این دو کلمہ مبارکہ چہ جامعیت دارد کہ
علوم مرتبہ فنا در کلمہ اولی مندرج است و معارف موطن لقا در کلمہ ثانیہ مندرج۔
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ مؤید
آن است کہ اَلْقُرْاٰنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ خوش گفت ؎

گر بر سر کوے ما کشتہ شوی | شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

قلم بجاے دیگر افتاد و ماکنّ فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوے گلم چنان
مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آیندہ بیش از بیش شفیق غربا
بودہ توجہ در صدورِ جواب عرائض خواہند فرمود و سند تعمیر خانقاہ ارسال
خواہند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در نصائح ضروریہ و
سفارش بعضے احبّہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ
مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفَ
الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا
وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنَ الْهُدٰى هُدَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَفْضَلَ الْمَوْتِ قَتْلُ
الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ

الهدی ما اتبع وشر العمی عمی القلب والید العلیا خیر من ید السفلی وما قل وکفی خیر مما کثر والہی وشر المعذرۃ حین یحضر الموت و شر الندامۃ یوم القیامۃ ومن الناس من لا یاتی الصلوۃ الا دبرا واعظم الخطایا اللسان الکذوب وخیر الغنی غنی النفس وخیر الزاد التقوی وراس الحکمۃ مخافۃ اللہ عزوجل وخیر ما وقر فی القلوب الیقین والارتیاب من الکفر والنیاحۃ من عمل الجاھلیۃ والغلول من حر جہنم والسکر کی من النار والشعر من مزامیر ابلیس والخمر جماع الاثم والنساء حبالۃ الشیطان والشباب شعبۃ من الجنون وشر المکاسب کسب الربو وشر الماکل مال الیتیم والسعید من وعظ بغیرہ والشقی من شقی فی بطن امہ وانما یصیر احدکم الی موضع اربع اذرع والامر بالاخرۃ وملاک العمل خواتمہ وشر الرؤیا رؤیا الکذب وکل ما ھو آت قریب وسباب المؤمن فسوق وقتل المؤمن کفر واکل لحمہ من معصیۃ اللہ وحرمۃ مالہ کحرمۃ دمہ ومن یتال علی اللہ یکذبہ ومن یغفر یغفر اللہ لہ ومن یعف یعف اللہ عنہ ومن کظم الغیظ یاجرہ اللہ ومن یصبر علی الرزیہ یعوضہ اللہ ومن یتبع السمعۃ یسمع اللہ بہ ومن یصبر یضاعف اللہ لہ ومن یعص اللہ یعذبہ۔ اللھم اغفرلی ولامتی قالہا ثلثا اخرجہ البیہقی فی الدلائل والدیلمی وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر۔ احقر فقراء العرض مقدس معلی بن رسانند

کہ دعاے خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت ہر چند بر کافۂ انام لازم و ثابت ہست لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات کہ از قدیم شامل حال این فقیر است واجب دانستہ بدل و جان در دعاگوئی مشغول ہست از قریب مجیب حضرت سلامت فضیلت دستگاہ اخوی شیخ عبد اللطیف کہ غربت و نامرادی و مراتب فضل و کمال ظاہری و باطنی او بر بندگان حضرت ہویدا است از صغر سن بہ مرض شکم مبتلا ہست اگر چند روز صحت ہست باز عود می نماید در حدیث نفیس آمدہ سَافِرُوا تَصِحُّوا وَ تُرْزَقُوا۔ اَخْرَجَهٗ ابن السنی و ابو نعیم فِی الطِّبِّ عَنْ اَبِی سعید چون درین ایام قوت سفر ہم رسانیدہ بود بحضور موفور السرور فرستادہ شد عمدہ استعداد خدمت بندگان حضرت ہست یقین کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ خواہد گردید کہ از صمیم القلب در دعاگوئی و ختم حضرات خواجہا بزرگوار مشتغل می باشد حضرت سلامت کمالات اکتساب سید علی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات کہ شامل حال او شدہ سلام و تحیہ معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاہانہ ہست خاندان سید مشارٌ الیہ در دیار عرب شہرتے تمام دارد ہر قدر کہ حضرت در حق مومی الیہ مہربانی فرمایند بہ موقع ہست۔ عزیزے ہست دیگر از قبیلۂ سید مذکور سید علوی نامی در علم حدیث بے نظیر ہست و کذلک فی الفقہ و حفظ القرآن و مع ہذا از خصائص این فرقہ خطِ وافر بر داشتہ و بہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نمودہ و جرح و تعدیل احادیث آن نمودہ و احادیث دیگر نیز مندرج کردہ۔ بالجملہ نسخۂ مذکور غیر مکرر مؤلفہ شدہ بمشیئت سبحانہ متعاقب ارسال حضور پر نور خواہد نمود و این عزیز ارادۂ وطن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب ہست۔ اگر حکم والا اصدار شود

به ملازمت عالی مشرف شده متوجه آن حدود گردد و از نفسی از حد گذشت والسلام

مکتوب شصت و ہشتم۔ در بیان آنکه حالت معتبر ہمان ہست که بر دوام باشد و بیان آنکه تحیر و جہل از لوازم تجلی ذات ہست و ترقی بخش یافتن غم و اندوہ دنیوی از آثار بقاء خاص ہست۔

اِنَّ اَعْرَفَهُمْ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ۔ مکتوب مرغوب آن برادر ارشد که مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بوده رسیده فرحت فراوان رسانید۔ آنچه از استمرار حال و عدم ادراک که عجز از لوازم آنست نوشته بود بدید نیک مبارک است۔ حالت معتبر ہمان ہست که علی الدوام باشد وَلَا يَكُوْنُ مَخْصُوْصًا بِوَقْتٍ دُوْنَ وَقْتٍ فَاِنَّ الذَّاتَ اِذَا تَجَلّٰى اِلَّا اِسْتِتَارَ لَهٗ عِلْمٌ وَعَدَمُ عِلْمٍ۔ وجہل که نگاشته اند از لوازم تجلی ذات ہست فَاِنَّ النِّسَبَ فِيْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ الْمُقَدَّسَةِ كُلُّهَا مَفْقُوْدَةٌ وَاَجْهَلُهُمْ اَعْرَفُهُمْ نشان آن مقام۔ از حضرت ذات بہره استہلاک ہست۔ استہلاکی از تصور پاک ہست۔ آن معرفتے ہست نامش پاک ادراک بسیط۔ آنجا چه محل دانش و ادراک ہست و بعضے اوقات که خود را بعنوان محجوبیت می یابند چه عجب وَ بِلَا رَضِيَ مِن كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ غم و اندوه و تباہی که موجبات ترقیات می شود از آثار بقاے خاص ہست۔ عارف درین ہنگام قائم بمراد دوست خرسندانه و جماعه که داخل طریقه علیه شده اند۔ و سلام فقیر بجماعه رسانند و باحوال شان متوجه باشند۔ والسلام۔

مکتوب شصت و نہم۔ به شہزاده سلطان محمد اعظم در بیان آنکه از مبدأ فیض ہیچ گاه تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن به اندازهٔ اقبال و اعراض

مستفیض است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَعْظَمُ مِنْ كُلِّ عَظِيْمٍ سُلْطَانُهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الرَّفِيْعِ شَانُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ اَنَارُوْا بُرْهَانَهٗ۔ اما بعد صحیفۂ شریفہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی در بہترین گاہے کہ خاطر خلاص مآثر اخبار خیریت اشتمال بود و وصول صحت شمول نمود۔ للّٰہ الحمد کہ سیمائے اتحاد بہ فقرا از جبین آن پیدا و صورت وداد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہویدا بود این معنی مورث امید واریہائے حصول کمالاتِ ظاہر و باطن موجب رجائے مزید سعادات صورت و معنی گردید ایمائے از تقید بہ اشتغال و استدعائے ہمت ازین بے پر و بال رفتہ بود۔ بزرگان گفتہ اند کہ از مبدء فیض تعطیل نیست و در ہر لحظہ ابواب فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود ما را

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہ مدارج اقبال و اعراض از جانب مستفیض است خوشا وقتِ ہوشیاری کہ بہ دوام اقبال موصوف بود و مدار بہ اضمحلال مشغوف رمزے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم در آمدہ ما ناکہ پرتوے شوقِ این جانب بودہ ازین طرف نیز قصۂ اشتیاق بر خوانند و حدیثِ نفیس وَاِنِّیْ اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا بمطالعہ فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص است از مہربانی گرامی رطب اللسان و از شفقتِ سامی عذب البیان رسید باعث ازدیادِ توجہ و دعا گردید۔ دو کلمہ درباب مشار الیہ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ مرگاہ میر مذکور معروض دارد بسمع اجابت مسموع خواہد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادم ۔ دربیان آنکہ اہل اللہ سہ طائفہ اند ۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا ۔ وطائفہ ارباب جہل اند کذالک ۔ وطائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وترجیح این طائفہ بر فریقین ۔

فَمِنَّا مَنْ عَلِمَ وَمِنَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَبَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِجْمَالِ۔

از ین خیرخواہ سلام عافیت انجام درمعرض قبول افتد۔ اہل اللہ سہ طائفہ اند طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا وطائفہ ارباب جہل اند من الابتدا الی الانتہا وطائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ اَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ۔ چہ علم تفصیلی لبسا است کہ از کثرت ظہورانوار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بماند وطائفہ کہ بجہل متصف اند لبسا است کہ سستی در طلب شان پیدا شود فَالْاَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيْطِ لِخُلُوِّهٖ عَنِ الْاٰفَاتِ۔ وَبَعْدَ از وصول ہرسہ فریق در نفس ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل مزیتے نیست در رنگ آنکہ دو شخص بکعبہ رسیدند یکے در راہ تماشا کناں رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول ہر دو مساوی اند۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت تو دچگونہ شود و چہ طور دانند کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم ہست بہ حصول مراتب او را آگاہ خواہد ساخت کَمَا شَاهَدْنَا فِيْ صُحْبَةِ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا اِنَّ اَكْثَرَ مِنْ اَصْحَابِهِ الْكُمَّلِ وَصَلُوْا اِلٰى دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ اِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ النُّدْرَةِ۔ وجواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدۂ احوال المسترشدان خود میشود۔ چنانچہ لبسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات وظہورات مستغرق اند و آن از راہ انعکاس ہست و شیوخ آنجماعۃ چند از انے حضور قلب راہم

نمی دانند بالجملہ عمدہ کار شیخ کامل اگر بہ حصولِ مراتبِ ولایت مریدے راکہ از اربابِ حیل ہست بشاراتِ بعضے مراتبِ قرب بدہند و مرید نہ فہمد ہیچ قصوریست هٰكَذَا شَاهَدْنَا وَسَمِعْنَا مِنْ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا وَلْنَتِمَّ الْمُقَابَلَةَ بِالْمُرْتَفَعَةِ قِبَلَتِنَا ۔ الْمُجَدِّدُ لِلْاَلْفِ الثَّانِیْ فِیْ بَعْضِ مَكَاتِيْبِهٖ هٰذَا . دالسلام

مکتوب ہفتاد و یکم

۔ در فضائلِ ذکرِ خفی و تحریص بر رابطۂ محبت و رعایت ادبِ شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاس ہست بخلاف سائر طرق کہ مدار آنہا بر وظائف و اوراد ہست۔ و بیان آنکہ ریاضتِ این طریقہ اتباعِ سنت و اجتنابِ بدعت ہست و بیان طریقِ ذکر اسم ذات کہ قدمِ اول این راہ ہست وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ

فِیْ غَايَةِ الْعُمَّالِ اَلذِّكْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيْدُ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِیْ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا خَامِلًا قِيْلَ وَمَا الذِّكْرُ الْخَامِلُ قَالَ الذِّكْرُ الْخَفِیُّ ابن المبارک فِی الزُّهْدِ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ مُرْسَلًا خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِیُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِیْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ فِیْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَمَنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ مِّنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاَطْيَبَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ زُبْدَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاُسْوَةُ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مَوْلَانَا عَلِیُّ الْقَارِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ فِیْ شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِيْنِ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ اَیْ فِیْ سِرِّهٖ وَهُوَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذِكْرًا قَلْبِيًّا اَوْ لِسَانًا

مسمعة والمعنى [illegible] في نفسي [illegible] وان [illegible] مجرد

اختفائیاً ذکرتہ فی نفسی ای فی ذاتی من غیر اطلاع حالہ علی غیری من مخلوقاتی وقیل المعنی اخفی ثوابہ علی منوال علمہ۔ وانوفی نفسی اثابتہ لا اکلہ الی احد من خلقی وفیہ دلیل علی ان الذکر القلبی افضل ثم اللسانی الاخفائی لما ورد من ان افضل الذکر الخفی الذی لا تسمعہ الحفظۃ سبعون ضعفا۔ وورد خیر الذکر الخفی۔

در طریقہ ما مدار وصول بدرجہ کمال مربوط برابطہ محبت ہست بہ شیخ مقتدا۔ لہٰذا طالب صادق از راہ محبتے کہ بہ شیخ دارد اخذ فیوض وبرکات از باطن او می نماید وبحکم نسبت معنویہ ساعۃ برنگ او می بر آید۔ گفتہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنائے حقیقی ہست ذکر تنہا بے رابطہ مسطورہ وبے فنا فی الشیخ موصل نیست ذکر ہر چند از اسباب وصول ہست لیکن غالباً مشروط برابطہ محبت وفنا در شیخ ہست آرے این رابطہ تنہا بارعایت آداب صحبت وتوجہ والتفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل ہست ودر سلوک وتسلیک اختیاری کہ بہ طریق دیگر وابستہ ہست مدار کار بر وظائف و اوراد واذکار ہست دبنیاد معاملہ بر ریاضات واربعینات وبہ پیر طریقت بداین مثابہ رجوع نیست۔ ودرین طریق کہ طریق صحابہ کرام ہست علیہم الرضوان افادہ واستفادہ انعکاسی ست صحبت شیخ مقتدا بارعایت آداب کافی ہست ووظائف اذکار وطاعات نیز از ممدات ومعاونات ہست۔ صحبت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ الزاکیات والتسلیمات والتحیات النامیات در حصول کمالات بہ شرط ایمان وتسلیم وانقیاد کافی بود۔ لہٰذا راہ وصول درین طریقہ اقرب گشتہ ہست ودر اخذ فیوض وبرکات از شیخ کامل مکمل کہول وصبیان وشیوخ واحبار واموات برابر اند۔

ریاضت درین طریق عالی کہ متضمن اندراج نہایت است در بدایت اتباع سنت سنیہ است و اجتناب از بدعت نامرضیہ۔ طریق ما طریق دعوت اسمائیست اکابر این طریق استہلاک در مسمی این اسما اختیار فرمودند۔ از نسبت این بزرگواران اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیراکہ نہایت دیگران در بدایت ایشان مندرج است، استماع فرمایند کہ شغل باطنی در طریقۂ ما اقسام است قسم اول ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است کہ طالب را باید کہ زبان خود را بکام بچسپاند و بہ جمع ہمت متوجہ قلب صنوبری چپ واقع است گردد و این قلب صنوبری آشیانہ قلب حقیقی است کہ از عالم امر است و آن را حقیقت جامعہ نیز گویند و لفظ مبارک اللہ را در دل بہ طریق خطور بگذرانند و زبان دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکہ صورت دل را تصور کند و نفس را بند نہ کند و در ذکر گفتن ہیچ گونہ آن را دخل نہ کند نفس بطور خود می آمدہ باشد و از لفظ مبارک اللہ ذات بیچون خواہد و ہیچ صفت آن ملاحظہ نماید و از ذروہ ذات بہ تخصیص صفات فرود نہ آید و از تنزیہ بہ تشبیہ نگراید باید دانست کہ ہمچنانکہ قلب بہ جانب دست چپ دارد چنانچہ بالا گذشت روح بدست راست تعلق دارد۔ آن نیز محل ذکر است۔

مکتوب ہفتاد و دوم۔ اَرْسَلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی النَّصَائِحِ الْفَرَادِیۃِ وَذَمِّ الْکَفَرَۃِ وَالرَّفَضَۃِ حَیْثُ وَضَعُوا الْقَوَاعِدَ عَلٰی خِلَافِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاِجْمَاعِ السَّلَفِ۔

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْھُمَامُ خَاتَمُ الْحُفَّاظِ مُرَبِّی الْمُرِیْدِیْنَ

القطب الربانی والعارف الصمدانی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی قدس
اللہ تعالیٰ روحہ مما انعم اللہ تعالیٰ علیّ بعد المجاہدۃ علمی بکون الحق
تعالیٰ یکرہنی او یحبنی وذالک بنظری الی اعمالی وما انا منظور الیہ
فان نظرت فی نفسی ورأیتہا متبعۃ الکتاب والسنۃ مہتدیۃ
بہدی السلف الصالح بحسب طاقتہا حکمت بان الحق تعالیٰ یحبہا
وہو راض عنہا وان رأیتہا مخالفۃ الکتاب والسنۃ قلیلۃ الورع
قلیلۃ الزہد قلیلۃ الخشوع قلیلۃ الخوف من اللہ تعالیٰ ذاکرۃ
للدنیا وزینتہا ومناصبہا ناسیۃ للاٰخرۃ ودرجاتہا ومراتبہا حکمت
بان اللہ تعالیٰ یکرہہا فعلیک یا اخی بالتعمل بہذا المیزان صبحا
ومساءً ان لم تستطع ذلک فی جمیع الساعات لتعلم ما لک وما علیک
ولا تنتظر احدا غیرک یبین لک الی فعل ذلک فانہ مفقود فی ہذا
الزمان وقد قال اللہ تعالیٰ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔ فعلم
انہ یتأکد علی کل شخص لیس لہ شیخ او اخ صادق ان یزن
اعمالہ بالکتاب والسنۃ وکلام الائمۃ لینظر فی ربحہ وخسرانہ
واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وقال فی موضع اٰخر ان اللہ
تعالیٰ قد طوی علم المصالح عن عبادہ ولطف بہ واعطاہم بدل میزان
الشریعۃ فما کان من محمود فہو من المصالح وما کان من مذموم فہو
من المفاسد فالحمد للہ رب العلمین۔ قال عز من قال قل ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ ۔ الْاٰيَة ۔ يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً ۔ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ وَهٰذَا اِجْمَالٌ جَمِيْلٌ وَلِكُلٍّ تَفْصِيْلٌ جَزِيْلٌ وَبِالْجُمْلَةِ مِلَاكُ السَّعَادَاتِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ اِتِّبَاعُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَمِيْعِ مَا جَاءَ بِهٖ وَهُوَ الدِّيْنُ وَالْاِسْلَامُ وَتَحْكِيْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا شَجَرَ بِانْشِرَاحِ الصَّدْرِ وَيَمْشِيْ حَيْثُ مَعَ الشَّرْعِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّرْعِ ۔ سہ

مُحِبُّ اللّٰهِ لَا يَهْوٰى خِلَافَهٗ ۔۔ وَاِنْ اُعْطِيْ عَلٰى ذٰلِكَ الْخِلَافَةَ

كُلُّ ذٰلِكَ مُفَصَّلٌ فِيْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَنَبَّهْنَا مِنْ ذٰلِكَ فِي الدَّسْتُوْرِ الشَّرِيْفِ الْاَعْظَمِ وَلٰكِنَّ النَّفْسَ مِنْ شَاْنِهَا اَنْ تُحِبَّ الْاِطْلَاقَ وَالْاِنْشِرَاحَ وَتَكْرَهُ التَّحْجِيْرَ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقَلَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ تَحْجِيْرَ الشَّارِعِ وَاِيْثَارَهٗ عَلٰى هَوَاهَا فَلِذٰلِكَ تَرَى الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْكَفَرَةِ وَالرَّفَضَةِ وَالْجَهَلَةِ وَضَعُوْا قَوَاعِدَ وَضَوَابِطَ مِنْ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ عَلٰى خِلَافِ مَا وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَاَقْوَالُ الْاَئِمَّةِ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ مَعَ الرَّعَايَا وَالْكُفَّارِ وَاَهْمَلُوْا ذٰلِكَ الدَّسْتُوْرَ الشَّرِيْفَ وَلَعِبُوْا بِهٖ عَلٰى مَا يُشَاهَدُ فَاِنْ اَرَادُوْا بِتَبْدِيْلِ الَّذِيْنَ مَتَّعَهُمْ (عـه) وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا الْاٰيَة وَاِنْ اَرَادُوا التَّكْمِيْلَ (عـه) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ دِيْنَكُمْ الْاٰيَة وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ الْاٰيَة وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ ۔

عـہ ان کی تحقیق نہ ہو سکی

مکتوب ہفتاد و سیوم ۔ بہ بی بی عرب خانم در جواب آنچہ عدم یافت احوالِ باطن نوشتہ بود و بیانِ اختلافِ مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر ثانی و ذکر فضائلِ محبت و سخاوت ۔

آنچہ از عدم یافت احوالِ باطن و فقدانِ حلاوت و اشتغال نوشتہ بودند معلوم آن عصمت پناہ باد کہ درمیانِ مشائخ کبار اختلاف ہست کہ وجدانِ قربِ محبوب بہتر است یا فقدان ۔ آن جمعے از مشائخ عظام و اکمل بر آنند کہ نایافت بہ احوالِ باطن بہتر ہست کہ آن از لوازمِ ایمان بہ غیب ہست و ایمانِ غیب بہتر از ایمانِ شہودی ہست حق تعالے در کلامِ مجید خود مومنینِ غیب را ستائش می کند ۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اَلْاٰیَۃَ ۔ و نیز نایافت بہ ارادۂ محبوب ہست بخلاف یافت کہ دران حظ نفس را نیز دخل ہست و آنچہ ارادۂ محبوب ہست ہمان احب ہست ؎

گر ہجر بود مرادِ دلبر | از وصل ہزار بار خوشتر

و اغلب آن ہست کہ استعدادِ شمارا مناسبت بہ جہالت و حیرت بیشتر ہست از ین دل تنگ نہ باشند کہ بعضے طلاب را با وجودِ استعداد عالی نسبت بہ جہالت و حیرت می کشد و حضرت مجدد الف ثانی یکے از خلفاے کبارِ خود را کہ باوجود کمال حال و ارشاد از احوالِ خود ہیچ علم نہ داشت و مردم دیگر از وے خوارق بسیار نقل می کردند و اورا از وے اطلاعے نہ بودہ ۔ این عبارات بجہت تسکین خاطر او نوشتہ اند ۔ صحیفہ شریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوقے و فرحے کہ اول داشت حالا در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند ۔ معلوم اخوی باد کہ حالتِ اولی در رنگِ حالتِ اہلِ وجد و سماع بودہ کہ جسد را دران دخلِ تمام بود ۔ و

حالتے کہ الحال میسر شدہ حیسد از انجا قلیل النصیب است بہ قلب و روح بیشتر تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است دلنسبت ہر چند بجہالت بکشد دیرت انجا مداز جسد دور تر رود اصیل است و بحصول مطلوب نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن جز جز جہل را گنجایش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز حضرت الیشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ اخوی اعزی مولانا احمد برکی کہ عوام او را از علماے ظاہری دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد دسرش آن است کہ باطن او متوجہ شہود تنزیہی است کہ موطن جہل است و ایمان او در رنگ علما و ایمان بہ غیب است باطن او از بلند فطرتی التفاتے شہود کثرت آمیز نکردہ است و ظاہر او بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نہ گشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ و دیگر سبب نایافت احوال آن ہمشیرہ این است کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می باشد چون الیشان را صحبت ممتد نہ شدہ بنابران علم بہ احوال ندارد۔ امیدوار است کہ بعد از کثرت توجہات یا وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمشیرہ انشاء اللہ العزیز میسر گردد و بالفعل آنچہ در الیشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاقہ محبت درویشان و امداد و اعانت الیشان است نقد وقت است خبر از وصول مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردے بخدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ گونہ می فرمائی تو در حق مردے کہ دوست داشتہ است قومے را کہ ملحق نہ شدہ بہ آنہا یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دوست داشتہ است آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدرستی مردے گفت یا رسول اللہ

علی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی ہست قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دیل ہست ترا چہ آمادہ کردہ تو برائے آن۔ گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدرستی من دوست دارم خدا و رسول او را۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو باکسے ہستی کہ دوست داری آن را۔ انس گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چیزے بعد از اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ واٰنچہ حق سبحانہ وتعالیٰ آن ہمشیرہ را بہ صفت جود وسخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجا می آرند کہ چہ قدر صفت این خصلت حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ احوال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ مصروف است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی ہست کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ در زمان پیشین بادشاہے بود بسیار ظالم وعاصی۔ چون طعام می خورد وسفرۂ او را بر مزبلہ می افشاندند یکے از عابدان بر مزبلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از آن آن بادشاہ بمرد و بہ سبب گناہان او وے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از آن عابد بہ گیاہ وآب صحرا می گذرانید۔ بعد از آن آن عابد نیز بمرد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم ہست ہیچ کس را بر تو احسانے ہست کہ مکافات آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کجا بود معاش تو۔ گفت بر مزبلہ بادشاہے می رفتم آنچہ آنجا می یافتم می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ را بہ گیاہ وآب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس برآوردہ شد از دوزخ ہمچو انگشت سوختہ شدہ۔ گفت عابد ہمین ہست کہ می خوردم از سفرۂ او۔ پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دست او را و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ بودہ ہست او را بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ وقوعِ حضور و آگاہی در اماکنِ غفلت مشعر از قوتِ نسبت است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتہی۔ ؎

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود   بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

سلام و تحیہ ازین خیر خواہ در معرضِ قبول آرند سبحانہٗ لِلّٰہ الحمد کہ استیلائے حضورِ او تعالیٰ بہ نہجے غلبہ نمودہ کہ در اماکنِ غفلت و ہنگامِ اختلاطِ بشیتر جلوہ می فرماید این امر جلیل آن قدر از اعظمِ عنایاتِ اوست سبحانہٗ و از قوتِ نسبتِ باطن خبر می دہد و مشعراً انجامِ کار و در نفحات الانس در احوال حضرت نقشبند می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقۂ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ باطن با حق سبحانہٗ تعالیٰ ؎

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش   این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان

آنچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ می فرماید کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس او ہنوز باقی است حضور او صاف نہ شدہ است و منتہی چون جمیع صفات وجود را بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضورِ او در کمال انجلاء است لہٰذا آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ خود را خود حاضر است چہ سالک درین وقت رخصت بہ صحرائے عدم کشیدہ و مظہرِ تجلیاتِ اسمائی و

صفاتی گشتہ معشوق ہرگاہ می خواہد بباطن او بے خواست متجلی می شود شکر این قسم نعمت عظمی بجا آوردن ضروری ہست لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچہ سود مند ہست درین مقام حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راہ خود را بعدم صرف ملحق می سازد و از کمال بندہ نوازی ذاتے از نزد خود او را عطا می فرمایند و تعبیر از آن ذات موہوب بہ بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوف خواہند یافت بہ آن صفات موصوف خواہند بود و درین وقت ہر دو جہت فنا و بقا بہ اتمام می رسند و مرتبۂ ولایت خاصہ حاصل می شود۔ ولایت را دو جزء ہست فنا و بقا و فنا صفات وجود را از خود منتفی می یابد و در بقا صفات دیگر از آن جناب قدس عطا می فرمایند بہ بقاے ابدی سرفرازی می سازند لِلّٰہِ سبحانہ الحمد کہ مناسبتے بہ این مقام بہم رسانیدہ اند چنانچہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ از آن جناب می دانند بیشتر تقید نمایند کہ بہ حقیقت این مقام پرسند و الحال مناسبت وقت ذکر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہست بہ حضور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نمودہ وظیفہ سازند بہتر ہست تا پنج ہزار ہر روز خواندہ شود خیلے سود مند خواہد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ کہ کوہ وجود بشری را زائل می سازد۔ ؎

تا بجاروب لا نہ روبی راہ ۔۔۔۔ کے رسی در سراے اِلَّا اللّٰہ

واقعہ کہ امشب دیدہ اند بغایت عالی ہست از مناسبت تام خبر می دہد۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در تہنیۂ فتح بعضے بلاد کفار و اخذ جزیہ از آنہا و ذکر فضائل جہاد۔

امابعد ـــــ احقر بعد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می دارد
کہ از استماع خبراز لال رانا کہ راس کفرہ فجرہ ہست این دعاگوے صمیمی وجمیع مسلمین
شادیہا نمودہ اند کہ تفصیل آن در دفترہا نہ گنجد۔ وشک نیست کہ از لال رانایا این
ہمہ غلبہ واخذ جزیہ بہ انواع تحف وہدیہ از کمال اعزاز دین متین ہست ومعلوم نیست
کہ در ملک ہند از مبدا ظہور اسلام تا این زمان رانا کہ مرکز کفر ہندوستان بود
ہیچ یکے از بادشاہان بدین غلبہ حکمرانی کردہ باشد تا بہ اخذ جزیہ چہ رسد کہ آن
در دیگر ممالک ہند ہم بیش ازین کمتر بہ وقوع آمدہ مثل این فتوح را اگر از مقدمات
ظہور امام مہدی موعود شمردہ شود بعید نیست۔ زبان از شکر این نعمت کہ شامل حال
جمیع کافہ اہل اسلام شدہ قاصر ہست قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔ وَلَوْلَا دَفْعُ
اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَہُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْفَضْلٍ عَلَی
الْعٰلَمِیْنَ۔ والحال آنچہ عنان عزیمت نصرت قرین براے اعزاز دین بطرف دکن
معطوف ساختہ اند اعاظم جہاد ہست پاک ساختن ساحت اسلام از لوث نجی کفر
از نتائج این سفر ہست وصاف کردن راہ طائفان حرمین الشریفین از لوازم این
عزم مبارک اثر حق سبحانہ وتعالیٰ بہ فضل وکرم خویش بہ احسن وجوہ سرانجام نماد
خوش وقت وحال آنانے کہ درین امر خطیر ومہم عظیم کمر ہمت را در خدمت پر بہجت
حیث بربستہ اند۔ وبہ نیت صالحہ این سفر صعب را کہ فی الحقیقۃ ثمر خیرات وبرکات
است ووسیلۂ ترقی درجات بہ شوق برگزیدہ اند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اَبُوْھُرَیْرَۃَ

روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مُوْقَفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ عِنْدَ حَجَرِ الْاَسْوَدِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ فَیَکُوْنُ مُوْقَفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ قِیَامِ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَہْرٍ لِاَنَّ قِیَامَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ بِمِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَہْرٍ فِیْ غَیْرِہَا۔ وَاَنَسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کردہ است کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَنْ رَابَطَ لَیْلَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَارِسًا مِّنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ لَہٗ اَجْرُ مَنْ کَانَ خَلْفَہٗ مِمَّنْ صَامَ وَصَلّٰی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قال العلماء۔ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَکْتُبُ لِلْوَالِیْ مِثْلَ اَعْمَالِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ (سہ) فِیْ مَحَلِّ وِلَایَتِہٖ بِمُجَانَبَتِہٖ لَہٗ وَمَا اَجْزَلَ ھٰذَا الْفَضْلَ الْعَظِیْمَ۔ افسوس کہ این دور از کار ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم است وجہت بعضے عوائق و موانع از جہاد فی سبیل اللہ مہجور۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَہُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ لیکن از روے باطن با خود دانند و از راہ دعا و توجہ کہ وظیفۂ فقرا است مدد و معاون تصور فرمایند۔ اگر فقراے اہل عزلت سالہا ریاضت کنند و اربعینات کشند بہ گرد این عمل نہ رسند۔ طاعات و عبادات کہ دران مقام بہ وقوع آید باضعاف بر طاعت عزلت زیادہ است۔ ذکر و تسبیح آن موطن ثواب دیگر دارد و نماز الجماعة رتبہ علیحدہ و صدقات و نفقات آن محل را درجہ بزرگ و امراض آن معرکہ را نتیجہ جدا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوْبٰی لِمَنْ اَکْثَرَ فِی الْجِہَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ لَہٗ بِکُلِّ کَلِمَةٍ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ

سہ نہ پڑھا جا سکا۔

سِتِّهَا عَشَرَۃَ اَضْعَافٍ مَعَ الَّذِیْ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْمَزِیْدِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِی
ونیز فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ تَعْدِلُ بِعَشَرَۃِ اٰلَافِ صَلٰوۃٍ
وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ وَالصَّلٰوۃُ بِاَرْضِ
الرِّبَاطِ بِاَلْفَیْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخِ و ابوحیان۔ ونیز فرمودہ علیہ
وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ صَلٰوۃَ الْمُرَابِطِ تَعْدِلُ خَمْسَمِائَۃِ صَلٰوۃٍ۔ وَ
نَفَقَۃُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ مِنْہُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمِائَۃِ دِیْنَارٍ مُنْفِقَۃٍ
فِیْ غَیْرِہٖ۔ ونیز فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ مَنْ اَعَانَ مُجَاھِدًا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ غَازِیًا فِیْ عُسْرَتِہٖ اَوْ مُکَاتِبًا فِیْ رَقَبَتِہٖ اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ ونیز فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ
والسلام مَوْقِفٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یُسَلُّ فِیْہِ سَیْفٌ وَلَا یُطْعَنُ فِیْہِ بِرُمْحٍ
وَلَا یُرْمٰی فِیْہِ بِسَھْمٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً لَا یُعْصَی اللّٰہُ فِیْہِ طَرْفَۃَ
عَیْنٍ رَوَاہُ ابْنُ النَّجَّارِ ونیز فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ مَرِضَ یَوْمًا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اَوْ سَاعَۃٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَکُتِبَ لَہٗ
مِنَ الْاَجْرِ عَدَدَ عِتْقِ مِائَۃِ اَلْفِ رَقَبَۃٍ قِیْمَۃُ کُلِّ رَقَبَۃٍ مِائَۃُ اَلْفٍ رَوَاہُ
ابْنُ زَنْجُوِیْہِ و شک نیست کہ این خدمت وہم کہ بہ آن توجہ دارند جہاد فی سبیل
اللہ است۔ اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالذَّھَبِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا مَرْفُوْعًا یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ
الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ۔ وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِیُّ مِنْ عَلِیٍّ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَھُمْ۔ نیز

يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ۔ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِ قَالَ.....

مکتوب ہفتاد و ہفتم۔ بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہر زمین را فیض علیحدہ ہست و ذکر مکاشفہ مخصوصۂ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفۂ شریفہ در اسعد آنات ورود بہجت آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات تازہ مبارک باشد آنچہ از فیض و برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذات معنویہ گردید زَادَهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ شَوْقًا وَذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہر سرزمین را فیض علیحدہ ہست و ہر جائے را خاصیت جدا لِكُلِّ أَرْضٍ حِصَّةٌ وَلِسَاكِنِيْهَا حِصَّةٌ زمینے مناسبت بفنا دارد و بقعہ ملائمت بہ بقاء

ہر خوش ابمرے را حرکاتے دگرست

حضرت پیر دستگیر ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا در آنجا فائض شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان جا بہ قلم محترم در آمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ در ان حویلی معارف بقا فائز خواہد گشت و بعد ہذا انتقال

ہمچنان واقع شد وبعضے مکاتیب مشتمل برمعارف بقا ہمانجا محرر گردید و نیز برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات والوار خانہائے خود و خانہا کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرا آمدند حقائق آن منازل و قری برآن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے کافر و قریہ کافرہ را بایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ آن حضرت ہست رضی اللہ تعالٰے عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار ہست سجدات شکر انکشاف این معنی درجناب قدس خداوندی جل سلطانہ تبقدیم رسانید و خواہان مزید برمزید باشید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ دوہزار روپیہ نیاز و ہدایائے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی جیو وفقیر زادہا موافق فرد علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہر دو غیر مکرر تحفہ اند فرستادہ بودند رسید و سبب خوش وقتیہا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و التسطیح والتجصیص و البناء و الکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السروجی و یسنم القبر و لا یسطح ای لا یربع وبہ قال موسٰی بن طلحہ و زید بن ابی حبیب و الثوری و اللیث و مالک و ابن حنبل و ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھم و قال الشافعی یسطح و مثلہ عن مالک فی الجلاب الجمھور ما روی البخاری فی صحیحۃ عن سفیان التمار انہ رای قبرا لنبی علیہ السلام مسنما و مسند البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ

وعن محمد بن علی ان قبر رسول الله صلی الله علیہ وسلم لسنم وعن الشعبی
قال رأیت قبور شهداء احد مسنمة وعن محمد بن الحنفیه انه جعل
قبر ابن عباس مسنماء اختار التسنیم ابو علی الطبری وابو علی ابن
ابی هریرة والجوینی والغزالی والرویانی والسرخسی وذکر القاضی حسین
اتفاقهم علیه وخالفوا الشافعی رحمة الله من ذلک فان قیل فقد
روی الترمذی عن ابی الهیاج الاسدی واسمه حیان قال قال
لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی الله رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا
ادع قبرا مشرفا الا سویته ولا تمثالا الا طمسته قیل له المراد به هذه
المشرفة المبنیة التی یطلب بها المباهات انتهی۔ وقال فی البحر یسنم
قدر شبر وقیل قدر اربع اصابع۔ وما ورد فی الصحیح من حدیث علی رضی
الله عنه ان لا ادع قبرا مشرفا الا سویته فمحمول علی ما زاد علی قدر
التسنیم المنتهی۔ وقال مولانا علی القاری فی شرح المشکوٰة قال العلماء
یستحب ان یرفع القبر قدر شبر ویکره فوق ذلک ویستحب الهدم ففی
قدره خلاف قیل الی الارض تغلیظا وهذا اقرب الی اللفظ او لفظ
الحدیث من البنویة وقال ابن الهمام هذا الحدیث محمول علی ما
کانوا یفعلونه من تعلیة القبور بالبناء الحسن العالی ولیس مرادنا
ذلک فی تسنیم القبر بل قدر ما یبدو من الارض ویتمیز عنها والله سبحانه
اعلم رواه مسلم قال مبارک رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی
وعن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر

وَ ان بنی علیہ قال فی الازھار والنھی عَنْ تجصیص القبر للکراھۃ وھو یتناول البناء بذالک وتجصیص وجھہ والنھی فی البناء للکراھۃ ان کان فی ملکۃ وَ للحرمۃ فِی المقبرۃ المسبلۃ و یجب الھدم و ان کان مسجدًا انتھی کلامہ۔ و ایضًا یکرہ تجصیص القبر وَ البناء علیہ فی حریمہ وَ خارجہ نعم ان خشی نبش او حفر سبع او ھدم سیل لم یکن البناء وَ التجصیص مکروھًا بل قد نظر امامرّ و سیعلم من ھدم ما فی المسبلہ حرمۃ البناء فیھا اذ الاصل انہ لایھدم الا ماحرم وضعہ کذا فِی التحفۃ وایضًا یکرہ الکتابۃ علی القبر لما روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم انہٗ نھی عن تجصیص القبر وان بنی علیہ و ان یکتب علیہ وان یعطأ ولو بنیَ علیہ ھدم ان کانت القبر مسبلۃ و ان کان القبر فی ملک فلا کذا فی شرح الوجیز وکذا لو اوصی ان یبنی مسبلۃ للمسلمین ام ینفذ و ذلک حرام و ان کان فی ملکہ فھو مکروہ کما فی السراج الوھاج وایضا یحرم البناء علیہ للزینۃ لما رویناہ ویکرہ الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء لا الدفن فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبرا حقیقۃ بدونہ کذا فی البرھان شرح مواھب الرحمان۔

مکتوب ہفتاد و دوئم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در تحریص بر طلب و محبت فقرا و مدح کلام حضرت مجدد الف ثانی وبیان آنکہ طریق مرضی و محبوب درین زمانہ طریق اکابر ما است۔

والدۂ مہربان من . بورودِ عنایت نامہ گرامی مسرور گردید۔ او سبحانہٗ درد طلب خود و محبت دوستانِ خود روز افزون کناد۔ عزیزی می فرماید خداوندا مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنانِ این قوم گردان کہ قوم دیگر را طاقت نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در نہاد آن مشفقہ کائن است شفقت خاص بہ فقرا معلوم می شود۔ خوش گفتہ ۔

گرچہ بوے ہم نباشد رو ئے ایشان بس است	گر دمستان گردِ او گرکم رسد بو رسد

از غایتِ حسن ظن طلب نعلین این عاصی نمودہ بودند الْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ والسنۃ فرستادہ شد جاے آن است کہ این معنی ازین جانب بہ وقوع آید چہ آن جناب را نسبتِ جزئیت بہ آن سرورِ دین و دنیا است علیہ وعلٰی آلہٖ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا بہر حال رضا مندی ایشان منظور دالستہ این بے ادبی نمودہ شد۔ دیگر بعضے مکاتیب از مکتوباتِ قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی انتخاب نمودہ شد۔ یقین کہ بمطالعہ خاص خواہد درآورد و اطلاع خواہند بخشید این قسم دقایق این راہ درین اواخر الزمان در کتبِ دیگر دیدہ نمی شود واکثر فقرا این وقت طریق دعوت و تسخیر خلایق را منظور داشتہ ریاضتہاے شاقہ اختیار کردہ اند و بہمین نیت چلہا و خلوتہا می نشینند وجمعے دیگر سماع و رقص را کہ از ممنوعات شرعیہ است دیدن خود کردہ خود با رارداج دادہ اند و طریق مرتضی و محبوب درین زمانہ طریق اکابر ما ست کہ جامع جمیع طرق است۔ الا این بزرگواران امور را کہ موجب امتیاز است نزد عوام کالانعام قصدًا بپس پشت دادہ اند و در تستر احوال و اخلاص تکلیفی کہ خلاصہ احوالات است مبالغہ تمام دارند۔ لیکن چہ توان کرد کہ ازین معاملہ کسے

واقف شد بزرگی می فرماید ؎

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز بسوخت عقل ز حیرت کہ این چه بوالعجبیست

مکتوب ہشتادم بہ سلطانِ وقت در فضیلتِ ذکر و تلاوت و سفارش بعضے

احبه يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ لَوْلَا ذٰلِكَ مَا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِتَالِ اِنَّهٗ قَدْ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالذِّكْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ اکثرین خیر خواہان بہ عرض والا می رساند کہ بعضے ادعیہ ماثورہ کہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حینِ قتال بہ ثبوت پیوستہ مصحوب کمالات دستگاہ میر محمد عارف کہ از دعاگویان قدیمی است و متوجہ ملازمت معلی ارسال داشتہ آمد یقین کہ بمطالعہ خاص خواہند درآمد و این حقیر بسببِ محرومی ملازمت خود را ببرکاتِ سعادت برساند منتظر اشارہ است (بفقری دادند - اگر حضور شریف بیاد شود دعا) قَالَ الشَّيْخُ الْعَالِمُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ الشَّهِيْرُ فِي الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ الشَّيْخُ الشَّعْرَانِيُّ قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ فِيْ كِتَابِهِ الْمُسَمّٰى بِالْمِنَنِ اَدْ مِمَّا اَنْعَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ عَلَيَّ مَحَبَّتِيْ لِوُلَاةِ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَمُشَارَكَتِيْ لَهُمْ فِي الْهُمُوْمِ وَالْاَمْرَاضِ لَاسِيَّمَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَقَدْ مَرِضْتُ لِمَرَضِهٖ مَرَّتَيْنِ وَضَرَبَتْ عَلٰى مَفَاصِلِ رِجْلِيْ مَرَّاتٍ اٰخِرُهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ لَمَّا سَافَرَ لِقِتَالِ الرَّوَافِضِ وَمَكَثْتُ مَرِيْضًا مِنْ اَوَّلِ رَمَضَانَ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَلَمَّا شُفِيَ السُّلْطَانُ شُفِيْتُ تَمَّ كَلَامُهٗ حضرت سلامت برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ

گردد ثَالِثَةٌ شَابٌ نَشَاءَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و یکم ۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریض بر ارتباطِ معنوی وطلب ترقی وبیان بعضے کمالات بہ طریقِ اجمال وذکر احوال بعضے

حامداً ومصلیاً۔ برادر طریق فضائل وکمالات دستگاہ ملا محمد امین ازین عاصی دور افتادہ سلام عافیت انجام درمعرضِ قبول آوردہ مشتاق دانند از ان ہنگام کہ متوجہ آن حدود بہ دعاے وسلامتی یاد نمودہ اند موانع جز استغراق مطلوب حقیقی جل شانہٗ امر دیگر مباد۔ بہرحال ارتباطِ معنویہ را دراز دیاد دارند کہ مدارِ کار بر آن ہست وشب وروز خواہان ترقی بود مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ شنیدہ باشند بالجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نمودہ بہ سیر اسم الباطن کہ معبر بہ ولایت علیا ہست برسند تا ہر دو بازوے طیران درست گردد۔ بعد ازان بمحض فضل خداوندی عز شانہٗ از جمیع صفات وشیون برآمدہ بہ ذاتِ بحت کہ معرا ہست از نسبت واعتبارات دوصل عریانے از لوازم آن مقام ہست مستعد گردند۔ ع

این کارِ دولت ہست کنون تا کرا دہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخولِ طریقہٗ علیہ استفادہ یافتہ ظاہر الشماموقی ہم دارد لوازم ہم پرکیمیا را کجا خواہند آورد وبتوجہات باطنیہ ممد ومعاون خواہند بود۔ دیگر از حقیقتِ احوالات ظاہری وباطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بارِ عشق توجہاتِ غائبانہ ہست وہیچ کس داخل طریق شدہ ہست یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت ہست مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران ہست۔ دیگر خدمت حقائق آگاہ حافظ محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند وبشارات خاص مشرف

کنند. چنانچہ از حقیقت کعبہ و حقیقتِ قرآن مجید و اسرار خلت بہرہ تام گرفتند بالجملہ کار ایشان از اکثر یاران گذشت۔ و میان محمد باقر ہم آن قدر ترقی نمودند کہ چہ نویسد بالجملہ کار سنین را درین مدتِ قلیلہ قطع کرد۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و دوم۔ بہ حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ کابلی در بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد اللہ وزیر آبادی بآن حضرت و میسر شدن غائبانہ بعضے یاران بہ بشارت عامیہ۔

برادرِ گرامی حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ از حقیقتِ صلوٰۃ بہرہ وافر گرفتہ متوجہ فوق باشند کتابہائے شما میرسند و در فرستادن جواب توقف می شود معذور خواہند داشت۔ درین روز ہا آن چہار کس از یاران این فقیر حقیقت صلوٰۃ فرمودند و بعضے الحاق بحقیقت الحقائق ہم نشان دادند معاملہ محبت درین آوان بہ نوع دیگر ہست۔ امید واریم کہ آن برادر گرامی از راہ محبت بہرہ ازین کمالات برداشتہ باشند ترقیات یاران این فقیر اظہر من الشمس گشتہ یاران جاہہائے دیگر حسرت ہا دارند زود تر برسند کہ ما منتظر شما ایم کتابتے کہ مصحوب خواجہ عوض ارسال داشتہ بودند بہ مطالعہ در آمد وقت جواب نوشتن گم شدہ۔ آنچہ از ملاقات نمودن بہ شاہزادہ نوشتہ بودند مبارک ہست بعد از استخارہ ملاقات بکنند و بہ پیران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و بہ حقائق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے کہ پیش شما داخل طریقہ گشتہ اند بہ سلام مخصوص اند۔ حاجی اسد اللہ از خلفائے شیخ آدم کہ در وزیر آبادی باشد بہ فقیر متوسل شد و سہ چہار توجہ ازین خاصی گرفت

و حیلے محظوظ رفت۔ بہ اخوی خواجہ محمد شریف سلام رسانند وبگویند کہ سلام فقیر بہ شیخ عبد العلیم رسانند وظاہر سازد کہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی کہ از اعاظم خلفاء شیخ آدم ہست خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت۔ و حیلے محظوظ شد وبہ پسر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد وکتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردہ ام شمارا ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا طلبی نمایند ودر خانقاہ شیخ آدم ہم شورے برخاستہ ہست حضرت ایشان ہم از توجہ گرفتن او بسیار خوش وقت شدند از مضمون این کتابت مثل خواجہ محمد شریف و خان بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاہ طرفہ شورے ہست بہ میان محمد باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارات حقیقت صلوٰۃ ومقامے کہ فوق آن ہست وحوق بہ حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت بعض اسرارہا دیگر فرمودند والسلام

مکتوب ہشتاد وسیوم

نیز بہ موصی الیہ در ذکر دخول بادشاہ دین پناہ درین طریقہ وہجوم اہل طلب۔

لہ الحمد علی نعمائہ۔ کمالات دستگاہ معارف آگاہ صوفی سعد اللہ بہ اعلا مراتب کمال وتکمیل برسند۔ مخفی نماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ بسیار متاثر گشت سہ صحبت با حضرت ایشان داشت۔ چون شاہجہان وفات یافت بہ جہت ضرورے متوجہ اکبر آباد گشت۔ دیگر از ہجوم اہل طلب کہ ماتند مور وملخ غلو دارند چہ نویسد کہ از حیطہ نوشتن خارج ہست فقیر در خانہ شیخ عبد الرحمان سلطان سکونت دارد از غایت اخلاص بجد شدہ بخانہ خود آورد و بسیار خدمت گاری می نماید حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہرا متوجہ آن حدود گردند وفقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند کہ شما ہمین جا اقامت نمایند و معالجہ مریض نمودہ بہ وطن برید ظاہراً ماندہ شود اما متعین نیست۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و چہارم نیز بہ مشارٌ الیہ در جواب مکتوب او کہ از انکشاف حقیقت قرآنی وغیر آن نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات اکتساب ذوالمعارف العالیہ والحالات القویہ صوفی سعد اللہ بہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ ور باشد کتابت شما با کتابت فضائل پناہ شیخ عبد الباقی رسیدہ مضامین ہر کدام معلوم گردید زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچہ از انکشاف حقیقت قرآن وغیر آن مندرج بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقتِ قرآنی بس مقامے ست عالی۔ منشاء آن وسعت بے چونی ست کہ بذاتِ غیب متعلق ست حق سبحانہٗ بہرہ از ان کامل روزی گرداناد ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت ست چون قاصد بسر راہ بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالےٰ کتابت حضرتِ ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ میان شیخ عبد الباقی فرستادہ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملا محمد محسن سیالکوٹی

باسمہٖ سبحانہٗ۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام و تحیہ از ین عاجز مسکین قبول فرمایند چون کمالات دستگاہ شیخ محمد محسن سیالکوتی کہ خود را در اعلاء کلمہ حق فدا ساختہ ست و امر معروف و نہی منکر شیوہ مرضیہ اوست بہ جہت تبلیغ بعضے امور دینی متوجہ ملازمت ست بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود معاف خواہند فرمود۔

ویک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسبت با
سیہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ششم۔ بہ عاشور بیگ در تحریص بر دوام ذکر و نکوہش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چندان بذکر قلبی مداومت نماید کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ماسوا نماید بہ یادش نماید۔ این حالت معتبر بہ فنائے قلب است دیگر مدتے ہست کہ از شما ہیچ خبرے نہ رسیدہ است از احوالِ خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ مغتنم شمردہ گاہ گاہ می رسیدہ باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمشیرہ خود خواہند گفت کہ با فقرا آشنائی کردہ یا از قطع نمودن خوب نیست احتمالِ ضرر غالب است۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در جواب مکتوب او کہ از متضمن معارف بلند بودہ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از مدرک شدن حقیقتِ قرآنی نیسا وانبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقتِ فقر و ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ اخفی و یافتن معاملہ تفصیل بہرہ یافتن از محبت و یافتن پرتوے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تفوق آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالیٰ چہ عجب کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بمزایا ممتاز گرداند اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعٌ

المغفرۃ ماموں از دوستان دعا است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ شیخ محمد تھانیسری۔ در تعزیت۔

الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ دعا معروض قبول آرند۔ و درین درد و مصیبت کہ درین کبرسن بہ شما رو داده است شریک خود دانند و از کیفیت رو داد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور مدد و معاون خود دانند تاخیر در مراسلات و اجوبہ بیشتر بواسطہ عدم اطلاع است بر رو دادہائے آن حدود از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجائش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما سالہاست مع ہذا از ادائے حقوق کما حقہ متقصرم معذوری داشتہ باشد۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و نہم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی نفس الحرم ومدح ھذہ الضر لیقۃ العلیہ۔

نحمد اللہ حق حمدہ۔ ونصلی ونسلم علی رسولہ وعبدہ وعلی الہ وصحبہ رجوم العدی ونجوم الھدی الکرام الاعلام ما جرت بذکرہ وذکرھم جیاد الاقلام فی میادین الاعلام وتھدی سلاما الطف من لقاء الحبیب واطیب من منادمۃ اللبیب الی جناب واسطۃ عقد الریاسۃ ومطلع شموس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاصر عنہ عوالی الھمم ویقدر البالغ اعلی واسنی مراتب اعظم الساطع فی العالم ذکرہ حتی صار اشھر من نار علی علم الحایز من بحور علوم المنقول منھا والمعقول لالی الجواھر وجواھر اللآلی والحائز قصبات السبق فی حلبۃ معانی الایام واللیالی علامۃ العلماء الشیخ الذی لا ینتھی۔

ولكل لجي ساحل الملاذ الهمام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان
سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيانه مشرقة للطالبين و
بحار معروفه المعروف من فيض منانه متدفقة للراغبين. وبعد فالداعي
على زبر الزبور رطي المسطور المغفور اهداء السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمة في الاوقات
الخالية الصافية والازمنة الرائقة الانقة الخوال التي قطعناها في
حمى ميادين الانبساط ولم ليتنبعا خرون فضل ولم يكن عسبها الآتي
سهول الوصال حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة
كما في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر ولله
الحمد من ذلك الحبر وما ضرنا بعد المسافة بيننا سرائركم تسرى
الينا ضلعتي وباشاع ذاع شغفنا الاسماع ونشط الطباع ووقع عليه
الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق ما خولتموه من كرائم
الخلال المرضية ومختموه من تويم السير على سنن السيرة السنة
السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى
وثناء الاحياء عنوان صحيفة المؤمن يوم القيمة كما ورد في الاخبار
فحسن نشرها السنجيب حسر قناع سترها مع صميمة الاعلام بالحب في الله
المامور بذكره وتفويلع لشرطه ومجاورتكم بجوار ذلك الحرم الامين
وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام
باوابه والتزام زكوٰة لصابه محط الامنيات ومنتهى الرغبات و

مهبطا للتنزلات والبركات فمن ثمة لم تنزل الافئدة إلى الوفود عليه على انه يجد فهل مشاقه ملناحة ولم ترح الارواح إلى رواح مراحه نادين الى المولى سبحانه اكف الضراعة والابتهال فى بلوغ غاية المآرب والآمال من الدوام على التزام الطريقة السنية النقشبندية الاحمدية التى اساس عمادها ومركز عمودها متابعة الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت فى الجملة مستحبة كما يعلمه من سير سير السلف الصالح واقتفى آثارهم من اهل العناية فهى اقرب طرق السادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية على جزيل عددها وجليل مددها مسلكا ونهاية واليق اهل الزمان والنسب بابناء الاوان لا نفرادها المزيد اختصاص وكمال الاختصاص من اندراج النهاية فى البداية وهى فى حلقة ذلك البرهان غاية الغاية وقد صح الخبر المروى وهو فى التنويه يكفى خير الذكر الخفى وكذلك الاجتماع فى ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال وانعم بال ثم مهما كانت حاجة تعرض إلى سلطان زماننا ملك بلادنا مما يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلابد وان تشرفونا بالاعلام بذلك وا لتنبيه على ماهنالك لنتشرف بخدمة وتنظيم فى سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة نعرض على مولانا الشريف عمادحرم الله تعالى المنيف الوريف روما للاتصال بجنابه وطلبا للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا وكمال

او ثواب الدلالۃ علی الخیر محصلاً و تقربوہٗ منا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
والمکاتبۃ کما قیل بعض المشاھدۃ وبلوغ السلام من التلاق والسلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ من حل بالنادی واقامُ بذٰلک الوادیٔ
وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد والہٖ واصحابہ وسلم اولاً وآخراً۔

مکتوب نودم۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریص بر زیارت

روضہ ہاے باسمہٖ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام وتحیہ در
معرض قبول آرند مدتے شد کہ بتقریب زیارت روضہاے متبرکہ سیری باین دیارنہ کشیدہ
اند۔ ع انتظار از حد گذشت احباب را۔

اما ارتباطہاے معنویہ مقتضی آن است کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائض
البرکات خوش وقت می ساختہ باشند ؎

مابدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید   ہم مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ والسلام۔

مکتوب نودویکم۔ نیز بہ مشارٌالیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن است۔

باسمہٖ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی مبتہج و مسرور
گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ درظاہر در بعضے احیان نسیان
واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن است خوش گفت ؎

ما برون را ننگریم و قال را   ما درون را بنگریم و حال را

فقیرزادہا سلام می رسانند مخدوم زادہا یکمال برسند۔ والسلام

مکتوب نود و دوم۔ نیز بمومی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ از جمیع مراتب ظلال و اصول گذرا نیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجردہ کہ منزہ است از شیون و اعتبارات مشرف و مستعد سازاد و بحرمت من مازاغ بصرہ وماطغیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علیٰ مصدرہا السلام نامتناہی ست و از ولایات ثلثہ صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا باشد برتر واقع شدہ ست چہ ولایت صغریٰ تعلق بہ ظلال اسماء و صفات دارد و ولایت کبریٰ و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسماء و صفات متعلق اند و فوق آنہا نیست مگر کمالات نبوت کہ دران جا ظہور ذات بحت ست علی الدوام۔ این ہست بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باعث خوش وقتی گردید۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میاںجیو را از صعب درگلو ہم رسیدہ بود للہ سبحانہ الحمد والمنۃ کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلت ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے ست اشتیاق طرفین بحد کمال و عجب صورت اتفاق نمی افتد لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔ و ازین ہم عجیب تر آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابہائے شما خوب تواتر می رسند ہر چند فقیر مقصر است در ارسال جواب لیکن باوجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ۔ بسبب عدم وصول تا چہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ بعد از آمدن لاہور در کتابت نوختہ شد

دلشمانه رسیدہ الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ اما بعد سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز افزون است و ھو المطلب الاقصٰی والغایۃ است. خوش گفت ؎

آسودہ شبے باید و خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

السلام علیکم و علی من لدیکم۔

مکتوب نود و چہارم۔ نیز بمشار الیہ در بیان آنکہ جلال و جمال را مساوی باید یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی! کتابتے کہ آن فضائل مآب کمالات انتساب بہ این احقر درویشان ارسال داشتہ بودند در حسین اوقات رسیدہ سبب خوش وقتی گردید للہ سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جل شانہٗ این دور از کار را گاہے بخاطر خود را می دہند و بچیند کلمہ ارشاد می فرمایند۔ لیکن استماع واقع کہ درین روزہا از بعضے مقتدیان نسبت بخاندان شما بہ وقوع آمدہ است موجب بے حلاوتی گشتہ۔ اما چون فعل جمیل مطلق است و ہرچہ از ان طرف برسد ہر چند بظاہر تلخ نماید فی الحقیقت عین خوبی و بہبودی است۔ عاشقان صادق جلال و جمال را مساوی می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند۔ خوش گفت ؎

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری

جعلنا اللہ سبحانہ و ایاکم من المحبین الصادقین والسلام

مکتوب نود و پنجم۔ نیز بمشار الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہ سبحانہ بحمدہٗ و تصلی و تسلیم بعد از ہدایت انجام بہ جناب آن برادر گرامی معارف آگاہی در معرض قبول اندر صحائف شریفہ اکثر می رسند و بہ سبب

عدم علم بہ متردین آن حدود در جوابہا توقف واقع می شود۔ می داشتہ باشند کہ خصوصیتِ شما نہ ازان قبیل است کہ موقوف بر سمیاتِ ظاہر باشد ارتباط و قرب معنویہ بمشیئت سبحانہٗ روز افزون است اظہار اشتیاق ملاقات نمودہ بودند این جانب را نیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیہم لاشد شوقا بر خوانند الامور مرھونۃ باوقاتہا اخوی شیخ بہار الدین و محمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود و ششم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ کمالات دستگاہی خواجہ بیرنگ بہ استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعہ عالی کہ شب برات دیدہ بودند بمطالعہ در آمد و سبب لذاتِ معنویہ گردید حق سبحانہٗ و تعالیٰ ہمیشہ بہ جمعیت و عافیت دارد۔ والسلام

مکتوب نود و ہفتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضائل محبت فقرا و خدمتِ ایشان و بیان آنکہ برابر معیت ہیچ بشارت نیست

حامداً و مصلیاً۔ حقائق آگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف بجمیع کمالات کہ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی است بہرہ مند گردند۔ صحبتے کہ نصیب وقت شما است خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند۔ ہر کہ از جہان آباد می آید می آید آن قدر از شما اظہار رضامندی می نماید کہ از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان و اشفاق شما اند کہ چہ نویسد خوش وقتی فقرا باعث ترقیاتِ دارین است۔ آن را امر سہل نہ دانند حق سبحانہٗ و تعالیٰ عنایت است کہ در حق شما کردہ است و شمارا از جمیع یاران امتیاز دادہ برابر محبتِ شما ہیچ بشارتے نیست۔ والسلام۔

مکتوب نود و ہشتم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلت ارتباط معنوی ۔

لہ الحمد ۔ کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہموارہ بہ استقامت باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امید واریہا مے گردد ۔ و مکاتیب گرامی متعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود معذور می داشتہ باشند ۔ عمدہ کار ارتباط معنوی است ۔ بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است ۔ درین روزہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فاتحہ خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم ۔ والسلام ۔

مکتوب نود و نہم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر ترقیات یاران خویش و شمہ از خدامت و اخلاص میرزا دہا ۔

لہ الحمد ۔ برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید للہ سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبد اللہ صورت پذیرفت دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند ۔ چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ مشرف گشتہ اند و چہار کس بہ حقیقت الحقائق استعداد دارند پسران شیخ میر مرحوم آنچہ حق خدمت بود بجا آوردہ اند ۔ چنانچہ در بازارہا پیادہ در رکاب فقیر می رفتہ اند پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضے مردم روزینہ کردند و می خواہند کہ روضہ منورہ را از سر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرچ خواہد شد ۔ والسلام ۔

مکتوب صدم ۔ نیز بہ موصی الیہ در جواب وقایع روشن کہ نوشتہ بود ۔

حامداً و مصلیاً ۔ جناب حقائق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند کتابتے کہ بدست میر سید علی فرستادہ بودند رسید و کتابت کہ بحضرت الشان

فرستادہ بودند رسانیدہ شد نسبت خواجہ عبد اللہ مبارک است در وقت خوش از آن حضرت فاتحہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند وقائع روشن کہ در مکتوب حضرت جیو مرقوم بود بغایت روشن است و امید وار بخشش متعاقب بہ دستخط خاص جواب حاصل نمودہ فرستادہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و یکم۔ نیز بمشارٌ الیہ در بیان فضل محبت۔

حامداً و مصلیاً۔ نجابت و سنتگاہ خواجہ محمد شریف بکمال جذبہ و سلوک متحقق گشتہ بہ معارفے کہ فوق این در کمال اند و از ولایت صغریٰ مزیت دارند داخل ولایت کبریٰ اند عروج نمایند محبت شما امید است کہ دقیقہ از دقائق را فرو نگذارد فان المرء مع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابو الحسن کہ در خدمت فقیر بودہ است برائے بعضے مطلبہا متوجہ آن حدود است۔ امید وار شفقت و مہربانی شما است۔

مکتوب صد و دوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضل محبت اہل اللہ و مایناسب ذالک

لہ الحمد۔ امید واریم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آناً فاناً در ترقی باشد۔ محبتے کہ حق تعالیٰ الغیب شما گردانیدہ است باعث غبطہ است امید وار باشند فان المرء مع من احب بشارتے است دور افتادگان را صحیفہ شریفہ را عوض باقی رسانید و نیاز نامہ کہ بحضرت ایشان مرسل بودہ بنظر مبارک گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند للہ سبحانہ الحمد حضرت ایشان را ضعفے کہ رو دادہ بود و تا دیر ماندہ درین روزہا روز بروز بہ تخفیف است چنانچہ آنحضرت غسل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ برخوردار خواجہ عبد اللہ را داخل طریقہ سازند للہ سبحانہ الحمد کہ در سلکِ مریدان منسلک گشت۔ حامل رقیمہ

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چندگاہ در صحبت بسر بردہ است و کسب بعضے کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوسے قرض بذمہ خود دارد اگر تکلیف نباشد جزوسے امداد بہ مشار الیہ نمایند کہ موجب اجر عظیم است۔ والسلام۔

مکتوب صد و سیوم ۔ نیز بہ مشار الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات است و تحریض بر صحبت و ذکر بعضے احبہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المرء مع من احب بہ بشارات عظیمہ سربلند گشتہ اند نہایتش ظہور بعضے مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارے بہ صحبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر تصدر دارد کہ از حضرت ایشان بشارات عظیم بگیرند موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالےٰ وقت خوش یافتہ التماس کردہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود۔ حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیلے اظہار رضامندی از شما نمودہ بودند۔ ازین سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق بعضے یاران خدمتگاریہا و نوازشہا دوستیہا نمودہ اند در حق مشار الیہ بیش از بیش متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید اسرائیل ہم آنجا تشریف دارند اگر گاہے ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است۔ بالجملہ این دو عزیز از یاران مخصوص اند۔ السلام علیکم۔

مکتوب صد و چہارم ۔ نیز بہ مومی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ وما یناسب ذالک۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را

بہ مراتب کمال و تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب کہ از کمال اخلاص و محبت ارسال داشتہ بودند رسیدہ خوش وقت ساخت۔ می باید کہ ہمبرین منوال از احوال ظاہر و باطن خوش می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ چون محبتِ شما با فقرا قوی است باعثِ امیدواری عظیم است المرء مع من احب حدیث نبوی است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رابطہ معنوی ہر چند استوار بود از کمالاتِ باطنی بزرگان زیادہ از مقصور نصیب وقت باشد۔ خوش گفتہ سے

ہیچ نکشد نفس را جز ظلِ پیر | سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

از حضرت حق سبحانہ از دیاد این نسبت واسطہ خواہند کہ مدار کار برین است۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در عزائی اہلیۂ او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادرِ گرامی رسید و خبرِ ارتحالِ والدۂ فرزندان شما سبب گرانیِ خاطر گردید و تاسف و تالم رو داد رحمہا اللہ سبحانہ رحمۃ واسعۃ۔ فاتحہ مغفرت در حق آن مرحومہ خواندہ شد و توجہ غائبانہ کردہ آمد اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ آن مغفورہ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس سرہٗ بودہ امیدوار یہاے کثیرہ دربارۂ آن مغفورہ متوقع است در روضۂ منورہ جاے موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ششم۔ نیز بمشارٌ الیہ در بیان آنکہ عنایتے کہ متمثل بخلعت شود کتابت از اعطاے نسبت است۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ انواع عنایات حضرت خداوندی جلت عظمتہٗ شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات

کتابت شریف شمارسیدہ سبب خوش وقتی گردید۔ آنچہ از وقایع نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید و باعث مسرت معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمبرین منوال از احوال ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود بغایت مبارک است و امید بخش است۔ عنایتے کہ متمثل بہ خلعت شود کفایت است از انکہ نسبت خاصہ خویش عطا نمودہ باشند وقایع دیگر ہمہ خوب و روشن بودند۔ چون حضرت ایشان را چند روز است کہ ضعف بدنی عارض شدہ است بنا برآن در خدمت عالی گذرانیدہ نہ شدہ است۔ انشاء اللہ تعالے وقتے کہ صحت کامل رو دہد حضور ایشان عرض داشت شما گذرانیدہ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت ایشان درحق او بہ وقوع آمدہ و تحریض بر وحدانی التوجہ بودن و اشارہٗ ترقیات یاران خویش۔

للہ الحمد۔ حقایق آگاہ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ گذشتہ در حضرت روضہ مقدسہ بجہت شما از حضرت ایشان دربارہٗ توجہے گرفتہ شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہے بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود شما را یا خود خصوصیتے خاصہ می فہمد و بعضے کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند اگر قبلہ توجہ وحدانی است و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید است کہ کار سنین بہ ساعات منقضی گردد۔ چنانچہ بعضے یاران کہ بہ نفیر می نشستند حضرت ایشان فرمودند کہ کار سنین آنہا در ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملا حضور معاً آرا بہ فنائے قلب رسانیدہ بیعت

و در اخلاص و فدویت بے نظیر۔ امید کہ در حق مشارٌ الیہ توجہات خاصہ دریغ نہ دارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ قول حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثال آن ہنگام عروج است و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ بہرہ وافر از مقام اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی است۔ و مجموع معاملہ نفی و اثبات بے قرآن ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی صورت نمی بندد۔

تحمدہ و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامہ آن برادر مہربان کہ مشتمل بر وفور شفقت و الطاف بود در رسید متضمن احوالات و واردات بود فرحت بر فرحت افزود ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

متوقع کہ ہمہ برین منوال این قسم اذواق و مواجید کہ نتیجہ ہائے ارباب کشف و شہود است محبان و خوا ہان را خوش وقت می ساختہ باشند فانکم فی العالم مثل القلب والروح فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات حالتہا رو می دہند کہ بے اختیار تصدیق قول حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ و مع ہذا فقدان نقد وقت است و کلما جس ببالک او خطر فی خیالک فاللہ سبحانہ وراء ذالک کمر شکن این حالت است۔ بغایت اصیل و بس بلند است و واصلان آن اقل قلیل لیکن این ہست کہ این معاملہ ہنگام عروج است فقط و وقت نزول عارف محتاج بدلائل و براہین می گردد و در رنگ عوام از اثر بہ مؤثر پے می برد و ازدال بہ مدلول می گرایند

گر بگویم شرح این بے حد شود

کریمہ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی گویا نشان حال آن مقام است با وجود علو
این وارد طلب ورار الورا نمودن واین مشہود داخل ہوا ساختن وتحت لا آوردن
از بلندی استعداد وعلو ہمت مشعر است فطوبیٰ لمن جمع بینہما باید دانست
کہ سر حلقہ نفی حضرت خلیل الرحمٰن است علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیچ ذرہ
از ذرہائے شرک نہ گذاشت کہ مسدود بگدا زنہ ساخت۔ کریمہ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ مؤید این معنی است۔ وتا تمام معاملہ نفی را قطع تنماید واز مقام خلت
حظ وافر نہ گیرد از مقام اثبات کہ خاصہ حضرت پیغمبر ما ست علیہ من الصلوٰۃ افضلہا
ومن التسلیمات اکملہا بہرہ حاصل نہ کنند۔ از اینجا ست کہ تجلی ذات بے تخلل صفات
وشیون مخصوص بہ ولایت او علیہ الصلوٰۃ والسلام گشت۔ و دیگران را بہ تبعیت
و وراثت تنزلے ازان ارزانی فرمودند و او علیہ الصلوٰۃ والسلام در دنیا بروئیت
بصری مشرف گشت و دیگران را موعود بہ آخرت شد وغیرہ از ایقان کہ ثمرہ رویت
است نصیب نہ شد حتی کہ بعضے محققان صوفیہ منع رویت قلبی نمودہ اند برویت
بصری خود چہ رسد سبحانہ اللہ بعضے از متصوفہ بہ ظہور شعبدہا قائل رویت بصری
درین دار فانی شدہ ومخالف کتاب وسنت وسیر صالحین اختیار کردند ضلوا
فاضلوا ضاعوا فاضاعوا برسر اصل سخن رویم و گوئیم کہ مجموع معاملہ نفی واثبات
بے اقتران ولایت محمدی وولایت ابراہیمی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام صحت
نہ پذیرد وکمالات مقام خلت کہ تعلق بہ محیط دائرہ دارد بہ مرکز دائرہ کہ حاصل
مقام محبوبیت است جمع نہ شود بوئے از مقام اثبات بہ مشام جان نہ رسد۔

واجتماعِ این دو بحر محیط بے تقربِ شیخ کامل ممکن الحصول نہ، بالجملہ طول صحبت ورسوخِ تام ہر دو درکار اند الحمد للہ کہ رسوخ و فدویتِ تام دران برادر بجنابِ حضرت پیر دستگیر مفہوم می شود۔ والسلام

مکتوب صد و نہم۔ بہ سید نور محمد بنگالی در بشارتِ معیت و تصفیہ عناصرِ اربعہ واشارتے بہ ہیئتِ وحدانی۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ حامداً و مصلیاً۔ امابعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ دیروز در مجلس سلوک در حق شما بسیار امید وار شدیم معیتِ خاص باخود یافتہ شد و چنان متخیل گشت کہ معاملہ کہ تعلق بہ عالمِ خلق داشتہ یعنی تصفیہ و تنقیہ عناصرِ اربعہ منوط بودہ منقضی شدہ باشد والغیب عند اللہ سبحانہٗ الحال امیدوار معاملہ کہ بہ ہیئتِ وحدانی تعلق دارد باشند و فقیر را بجانب خود متوجہ شناسند و بہ دعاے سلامتی خاتمہ ممد و معاون بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و دہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بشارتِ مناسبت بہ لطیفہ اخفیٰ ولطیفہ خاک و در دیدِ قصورِ اعمال۔

للہ الحمد۔ امابعد۔ سیادت پناہ برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ این فقیر از احوال شما غافل نیست و خواہانِ ترقیاتِ شما می باشد۔ قبل ازین بچند گاہ مناسبتِ شما بہ لطیفہ اخفیٰ کہ اعلیٰ ترین لطائف عالمِ امر ہست دریافتہ بود والحمد للہ علیٰ ذٰلک واسرار نازکہاے این لطیفہ از نوشتن و گفتن خارج ہست ولایتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تعلق بہ این لطیفہ دارد و زیر قدم آنحضرت ہست علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ شرح و بسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندرج از انجا

تشفی نمایند و امروز در حلقۂ صبح مناسبت شما بہ لطیفہ خاک متوہم شد و این لطیفہ راس در پیش لطائف عالم خلق است و معاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطائف عالم امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع ھنالک۔

ہر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بہ استقامت احوال و صدق طلب کہ نقد روزگار شما است حصول این معنی جائے استبعاد نیست فطوبیٰ لکم و بشریٰ و معاملہ کہ فوق جزو ارضی است بہ ہیئت وحدانی انسانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیان طریق جدید در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی مبین است پیش فرزندے ارشدی محمد اعظم آن مکتوب تکرار نمایند و بکنہ آن برسند والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب صد و یازدہم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسیدہ خوش وقت ساخت۔ از انوار و برکات روز عرفہ کہ نوشتہ بودند معلوم شد و سبب لذات معنویہ گردید بہ ہمین آئین احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است والسلام۔

مکتوب صد و دوازدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان فضائل محبت و اخلاص۔

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔ اما بعد دو مکتوب محبت شما رسیدند یکے را فرہاد بیگ رسانید و دوم بن نیز رسید جزاکم اللہ سبحانہ خیرا۔ محبت و اخلاص کہ در نہاد شما از قدیم متمکن است اظہر من الشمس است لہذا امتیاز خاص است شما را فطوبیٰ لکم امید وار بہائے عظیمہ ہم در عقبیٰ و ہم در دنیا در حق شما متوقع است اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقہ بنویسد در دفتر با گنجائی ندارد پس سخن کوتاہ باید۔ والسلام

مکتوب صد و سیزدہم۔ نیز بہ مشار الیہ در فضائل محبت اہل اللہ۔

باسمہ سبحانہ۔ برادر قدیم بہ ترقیات دارین سربلند باشند کدام سعادت برابر آن تواند بود کہ کسے تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کردہ باشد و درین محبت شما را امتیاز تمام است و امید وار یہائے عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل و کمالات این محبت در دفتر ہا نگنجد۔ لہٰذا عنان قلم را از ان باز داشت۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہاردہم۔ نیز بمشار الیہ در جواب مکتوبے کہ از وقایع اعلیٰ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف از ین احقر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند۔ احوال این فقرا مقرون بخیر است۔ المسئول منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتے کہ مصحوب ذہاد بیگ مرسل بود رسید باید کہ ہمیرین منوال احوال را نویساں باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است و انچہ از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امید واریہائے عظیمہ گردید۔ دیگر سابقاً مصحوب سعادت آثار خاں بیگ یک عصا متبرک کہ بہ استعمال حضرت ایشان در آمدہ بود بہ جہت شما فرستادہ بودیم معلوم نشد رسیدہ باشد یا نہ و ظاہر این است کہ نہ رسیدہ است و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجا می آوردند و عجب است کہ ہیچ اشعار ننمودہ اند البتہ مطلع خواہند ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و پانزدہم۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ بکمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بحقیقت کعبہ ربانی است۔

لہ الحمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تشفیہ نمودہ از

کمالات هیئت وحدانی انبیاء را حظ وافر اخذ نمایند. عروج عناصر اربعه بکمالات نبوت تعلق دارد و معامله هیئت وحدانی منوط بحقیقت کعبهٔ ربانی است و از گذشت آن حقیقت قرآنی است. و پس از وے حقیقت صلوٰة است لله سبحانه الحمد که جمیع از یاران فقیر بوصول این حقائق ثلثه امتیاز دارند. امید که آن عزیز نیز به این خواص استعداد یابند. حقائق آگاه میان ظهور الله و فضائل مآب میان عطاء الله می دانند صحبت ایشان را مغتنم خواهند شمرد. باقی حقائق را از میان ظهور الله زبانی معلوم خواهند کرد. والسلام.

مکتوب صد و شانزدهم. نیز به مشارٌ الیه در بیان فنا و بقا بطریق اجمال

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی. الله سبحانهٗ و تعالی آن برادر گرامی را به خفیات و واردات خاصه ممتاز گرداند و نصیبے از فنائے نفس کرامت فرماید. فنائے نفس وقتے میسر گردد که سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید غالب آید بحدے که خود را معدوم محض خالی از همه صفات مثل جماد بے حس و حرکت یابد. این زمان آنچه در وے از وجود و صفات دیگر که از روے امانت بود همه روے بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع به اصل خود که اسمے است از اسمائے الٰهی جل شانهٗ و مبدأ او و تعین اوست می گردد و فنائے اتم حاصل روزگار او می شود. و بعد از ان صفاتے از وے زائل شده بود بحیثیت ذاتی نصیب وقت او بود بعنایت الٰهی جل شانهٗ از کمال کرم صفات و وجود از ان طرف به سالک عطا می فرمایند و به آن بقا می بخشند و سالک متخلق به اخلاق الله می گردد. این است بیان فنا و بقا که کمال مربوط به آن است. خوش گفت ؎

ہیچکس را تا نہ گردد او فنا | نیست رہ در بارگاہِ کبریا

دیگرے می فرماید

از تست حجاب تو یقین ست | شرطِ ہمہ رہروان ہمین ست
می بین و مگوے مذہب این ست | می باش و مباش شکل این ست

دیگر کتابے کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچہ از واقعات و واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابتِ شمار الجنس در خدمت حضرت قطب الاقطاب حضرت الیشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آنہا را ماخواہیم نوشت از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفدہم۔ ارسل الی شریف مکۃ المعظمۃ فی فضل الحرم الشریف۔

الحمد للّٰہ الرفع اعلام الملۃ الغراء بنصب الائمۃ الاعلام و المحکم بحکام الشریعۃ الزھرا ما لعتہ وھن من الاحکام وجعل البیت الحرام مثابۃ للناس وامنا ووعد لمن وفاہ حقوق المثوبۃ الحسنیٰ و الصلوٰۃ والسلام علیٰ عمدۃ الاولیا وعماد الالاء وعلیٰ الہ المنوہ بفخرھم فی التنزیل فی قولہ عزمن قائل قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی وعلی المشھود لبفضلھم فی الاولیٰ کالعقبیٰ وکلا وعد اللّٰہ الحسنیٰ وتبلیغ سلاما یشرح الخواطر ویسرح فی ریاضہ الناظرۃ النواظر تقتطف من فنون افنان ازھارہ ویجتنی من عیون اعیان انوارہ متحوفا باسنی التحیات العظام محفوفا بازا کی الاجلال والاکرام الیٰ حضرت مستقر

الغر منبع الکرم ومطلع الجود ومرتع عوالی الہمم حیث السنۃ المحمدیۃ مادۃ الرواق والطریقۃ الاحمدیۃ عاقدۃ النطاق ذی القدر المعلی والمجد الوافر الاعلی المغمور بہطال جودہ العمیم کل نادو واد والمغمور بنوال فضلہ الجسیم الحاضر والباد فلم یزل الاہا معان علیہم وغادیان ورائحان الیہم مولانا الغنی عن البیان اذ ھو برھان ولا یقام الدلیل لہ

اسامیا لم تزدہ معرفتہ   وانما لذۃ ذکرناھا

السید السنی المنیف حامی حوزۃ بلد اللہ الحرمہ المکرم الوریف ابو السعادات وابو البرکات .... سلمہ اللہ تعالٰی ولا زالت ربوع الاسلام بعواطف لطفہ عامرۃ المعاھد وجموع الضلال بعواصف قہرہ دامرۃ المشاھد ومعالم الہدی ببیانہ وبنانہ واضحۃ المقاصد ودواعی الغنی لیتھب رجومہ طامۃ الموارد ولا یبرح علم علمہ مرفوعا ابدا وبناء مجدہ العالی العماد منصوبا مخفض الاعن اماالمقتفی ھادو بمنارہ وعشی عاش دارہ وعشی عاش الی تارہ تحریر سطور المسطور لاھداء السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی الدوام والتلذذ بذکر بعض اخلاقکم الکرام المشھورۃ بین الخاص والعام والتشوق بمخاطبتکم ومکاتبتکم ومواصلتکم علی ما یحب ویرضی وتحا للتکم مع طلب الوقوف علی احوالکم القارۃ واخبارکم السارۃ جعلھا اللہ کما تحب علی ما یحب ویرضی لاسیما وقد اقمتم میزان المعدلۃ بذلک الحمی المنیف والختم رکایب الانصاف بالوادی الشریف وتمتم البلاد التلاد والعباد التباد

بالمصالح کما ھو شان السلف الصالح ادام اللہ عمارۃ حصونہ الحصینۃ بوجودکم وحرس اقتیہ المنیفۃ بجمر جنودکم وجمعنا علی احسن حالی واتم مسرۃ وبا نعم بال دائم مبرۃ انہ علی ما یشاء قدیر وبالاجابۃ حری وجدیر والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

مکتوب صد و ہیزدہم ۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست وزوال علم حضوری معبر بفنائے نفس وما یناسب ذلک۔

حق سبحانہ وتعالیٰ از رقیت ماسوا مجرد کناد۔ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست۔ چون عنایت حضرت ازلی واہب العطایا در رسد وبالاتر از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری کہ بذات این کس متعلق ہست و معبر بہ فنائے نفس ہست حاصل روزگار خواہد گردید۔ وجود وصفات تابع او بہ اصل خود کہ مبداء تعین اوست رجوع خواہد نمود۔ و این نتیجہ تجلی صفات است و چون حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم کہ حقیقت انسان ہست و در تجلی صفات فنا شدہ بود این زمان رو باختفا خواہد آورد و فنائے و نشئے از عارف نخواہد نماند۔ ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند والسلام۔

مکتوب صد ونوزدہم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ بہرہ از مطلوب حقیقی غیر از جہل وعجز نیست واین جہل وعجز عین ادراک ومعرفت ہست۔ وبیان آنکہ حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین واثر ہست۔ ودر تحریص بر صحبت صوفیہ علیہ

در تعلق حصول حقیقت اخلاص بر ان و ذکر حرارت ہنگامہ اہل طلب و بیان شمہ خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال۔

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذرانند و سر طرۂ بازی گیرند

فضائل مآب کمالات اکتساب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتیٰ یقال انہ مجنون۔ از جمیع تعلقات شتی کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ و قطع ہمہ آنہا نمودہ دیوانہ وار ربطا ہر و باطن متوجہ و گرفتار مطلبی باشند کہ ہیچ چیز از ان بدست نیاید و غیر از عجز و جہل حاصل روزگار نگردد عدم ادراک و نکارت دران متوطن نفس ادراک و عین معرفت است کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ العجز عن درک الادراک ادراک۔ چہ غیر از استہلاک و اضمحلال از ان حضرت غراسمہ نصیبے نیست۔ خوش گفت؎

از حضرت ذات بہرہ استہلاک است
استہلاکے کہ از قصور پاک است

آن فرقیست نامش ادراک بسیط
آنجا چہ محل دانش ادراک است

جمعے کہ ببرکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بقدر اکمل استعداد دارند بر دوام باین استہلاک و اضمحلال موصوف اند و نامے و نشانے از خود نہ گذاشتہ و عین و اثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند و تا بکمال این انقطاع متحقق نگردد از اسلام حقیقی بے بہرہ است ہر چند صورت اسلام را علمائے ظواہر درست نمودہ اند و علم و عمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح است مر اعمال را و لے تحقق بہ آن علم و عمل را از حیز اعتبار ساقط شمہ مشام جان شان نہ رسیدہ است

پس خدمت صوفیہ والتزام صحبت شان از ضروریات دین ہست خصوص این نوع اجتماع وصحبت للہ فی اللہ کہ امروز در حضرت سرہند میسر ہست بعد از ہزار سال بہ وجود آمدہ واسرار ومعارف کتاب وسنت راکہ در خیر القرون جلوہ داشتہ اند سر نو طراوت بخشیدہ ۔ طالبان کہ از اطراف وجوانب چون مور وملخ می ریزند بہرہا ازان معارف می برند ۔ جمعے بہ کمالات ولایت ثلثہ کہ ولایت صغریٰ وولایت کبریٰ وولایت علیا باشد متحقق اند وطائفہ بہ کمالات نبوت مشرف وگروہے بہ حقیقت کعبہ ربانی وحقیقت قرآن مجید وحقیقت صلوٰۃ مستسعد و احادی باشند کہ ازین کمالات ترقی فرمودہ بہ مقاماتے کہ ..... فوق این کمالات اند وافاضہ انعام ورا بجائے بہ محض فضل واحسان ہست وعلم وعمل را دران مدخل نیست رسیدہ باشند وبعد از گذشت این مقام مقامے ہست بس عالی ترقی دران مقام بہ محبت صرف متعلق ہست تفضل واحسان دیگر ہست ومحبت وعشق دیگر ۔ اسرار محبت ذاتیہ درینجا مؤید ہست ومعارف غلت ازین چشمہ جوش زدہ ہست ودقائق محبوبیت ذاتی کہ نصیب خاتم نبوت ہست علیہ الصلوٰۃ والسلام ازین مقام اتباع فرمودہ ہست حاصل جماعۃ کہ ملتزم طریقہ احمدیہ معصومیہ اند ۔ ؎

گر شنود قصہ این بوستان مکہ شود طائفہ ہندوستان

اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق ہست وخواہان کمال وتکمیل شما بالجملہ نگرانی خاص نسبت شما واقع ہست ۔ فقیر گاہ گاہے در وقت خاص بیاد حضرت میانجیو شما را نیز می دہند وملا محمد امین نصیبے از استہلاک واضمحلال یافتہ ہست واز حضور خود بخود بہرہ بردا شتہ امید ہست کہ بکمال آن متحقق گردد والسلام تسبیحے کہ در استعمال حضرت قبلہ کونین

درآمده فرستاده شد خواہند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب قدوۃ العلماء مولانا ابوالقاسم سلام و تحیہ می رسانند در خدمت حضرت حافظ جیو سلام رسانند و ہدایاے کہ مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہٗ منکم۔

مکتوب صد و بستم۔ نیز بہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً ومصلیاً۔ کمالات ولایات ثلثہ زینہائے عروج کمالاتِ نبوت و رسالت و محبت و خلت و محبوبیت گشتہ نصیب وقت باد۔ مخدوما اصلاح آثار محمد صادق کہ مدتے در خانقاہ بسر بُرد و بعضے خدمات شالیستہ بجا آورد بعضے از ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون پختہ کارے متوجہ آن حدود ہست مشتاق ملازمت ہست توقع کہ اشفاق کریمانہ در حق وے مرعی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و بست و یکم۔ نیز بہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب متفاوت اند۔

قربے ہست کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط ہست و قربے ہست کہ مربوط بہ اصول آنہا ہست و آن نیز بر دو قسم ہست قربے ہست کہ ناشی از کمالات نبوت ہست و این فوق جمیع مراتب قرب ہست و در تحریص بر صحبت حضرت ایشان۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ حضرت واہب العطایا آن مجموعہ فضائل صوری و معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب متفاوت اند قربے ست کہ بظلال اسماء و صفات متعلق ہست و معبر ہست بہ ولایت صغرٰی۔ و قربے کہ وابستہ بہ اصول صفات ست بر دو قسم ہست قسمے کہ ملحوظ دران غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبۂ حضرت ذات غیب ہویت کہ منتہائے مقاصد است بوے بہ مشام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبرٰی ہست

کہ ولایت انبیا است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وقسم دیگر ہر چند مثبت بہ اصول صفات است لیکن ذات عز شانہٗ در پردۂ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے از آن بے نشان ہویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است۔ تعبیر ازین ولایت بہ ولایت علیا کردہ اند نہ ولایت ملاءِ اعلیٰ است علیٰ نبینا وعلیہم التحیات والبرکات وچون بفضل خداوندی جل شانہٗ سیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید وصل قرب ذات عز برہانہ نخواہد گشت۔ ووصول عریانی حاصل روزگار او می گردد و این قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا کدام صاحب دولت باشد کہ بجمیع این کمالات مشرف ومستعد گردد وزبان حال او باین ابیات گویا شود۔ ؎

ہم از در باز گردے باد نوروز　　کہ من بوے گل خود دارم امروز

مدہ پیش شب از مہ یادم اکنون　　کہ من با مہوش خود شادم اکنون

گر اول می ربود از گریہ آبم　　کنون خوش می برد در جادہ خوابم

این خلاصہ سلوک است کہ حضرت مجدد الف ثانی رح بہ حصول آن ممتاز ند ومن بعد ہذا مایؤق صفاتہ وما کتمہ احظی لدیہ واجل امروز این معارف ارجمند در حضرت سرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل است نعنیکم بصحبۃ ثم علیکم بصحبۃ ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان　　گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

مکتوب صد و نسبت و دویم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف مرحوم وتحریص بر احراز صحبت حضرت ایشان۔

للہ سبحانہ الحمد کہ خدمت حقایق آگاہ حافظ محمد شریف درین سفر از راہ معنی کہ بہ حضرت ایشان دارند بہرہ از کمالات مرتبہ نبوت بہ طریق تبعیت یافتند وبایں سعادت عظمی کہ منتہاے ازکمال اولیاست مشرف شدند وبود شرایط ایشان مغتنم شمردہ کسب سعادات نمایند حافظ جیو خیلے اظہار اخلاص شما می نمودند از حضرت حق سبحانہ ثبات واستقامت طلب نمایند محبت باین طائفہ علیہ از جل نعم خداوندی است جل شانہ المرء مع من احب بشارتے است دور افتادگان را۔ فضائل مآب ملا محمد امین ہم بعضے فوائد حاصل نمودند ومتوجہ فوق اند سعادت آثار اگر یکبار خود را بہ حضرت سرہند رسانند وبدیدار فائض الانوار حضرت قبلہ گاہی مشرف گردند۔ چہ نعمتے است عظمی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار نمودہ است۔ بالجملہ مہربانی خاص در حق شما مفہوم کردہ می شود اما اگر بہ صحبت برسید ومنظور نظر خاص گردید واز درجہ تابعی بدرجہ صحابی ترقی فرمایند نور علی نور باشد۔ شعر

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی　　اسباب جمع داری وکارے نمی کنی

والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدی والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلی آلہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا۔

مکتوب صد وبست وسیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر سیر تفصیلی وجواب آنچہ از وسعت قلب دیافتن اعضاے خود را عین اعضاے آن حضرت نوشتہ بود۔

حامداً ومصلیاً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیدہ خوش وقت ساختند زادکم اللہ ذوقاً وشوقاً۔ نوشتہ بودند کہ دائرہ اصول معلوم خوب شدہ۔ شاید

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند کہ سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خیلے معتبر است۔ اجمال بہ حضرت ذات عز شانہ مناسب است و تفصیل بہ اسماء و صفات پس ہر کہ سلوکش از ابتدا بہ اجمال قرار گرفت طوبیٰ لہ و بشریٰ دائرہ ظلال بہ این عزت کہ شما قطع نمودہ آید خال خالے را مگر بہ این دولت مشرف سازند امید کہ از مراتب اصول عبور نمودہ بذات بحت واصل گردند و اصل در رنگ ظل در راہ بگذارند و آنچہ از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود بہ وضوح انجامید نیک مبارک است قلب را آن قدر وسعت بہم می رسد کہ اگر زمین و سموات را در زاویہ آن بہند از فراخی آن ہیچ محسوس نہ کنند۔ امید کہ معلوم شما نیز شود این دید مخبر استعداد تام است۔ و آنچہ در بعضے اوقات اعضائے خود را عین اعضائے فقیر می یابند بغایت عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت محل کہ بہ اندک صحبت جمیع کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر بہ جانب شما نگران می باشد از کیفیات احوالات مشروحًا اطلاع می بخشیدہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است و فقیر را از توجہ غائبانہ غافل ندانند و السلام۔ خدمت اعلم العلماء و الد شریف شما سلام فقیرانہ قبول نمایند۔ ذکر خیر الیشان را در خدمت حضرت نمودہ فاتحہ گرفتہ شد۔

مکتوب صد و بست و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیر اسم العلیم منوط بہ ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلثہ است و تصفیہ عنصر خاک کہ بکمالات نبوت متعلق است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرمودہ وصول بذات بحت کہ معرا است از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید صحائف گرامی

متعاقب یک دیگری می رسند واز فرستادن جواب تقصیری رود معذور خواہند داشت والعذ عند کرام الناس مقبول. وآنچہ از سیر اسم العلیم نوشتہ بود ید مبارک ہست این سیر مشعر بہ ولایت علیا ہست. واز لوازم این مقام تصفیۂ عناصر ثلثہ ہست سوائے عنصر خاک کہ تزکیۂ آن در کمالات نبوت متحقق ہست۔ تصفیہ عناصر ثلثہ در خود ملاحظہ خواہند نمود۔ ایضاً درین مقام ذات ملحوظ ہست در پردۂ صفت خصوصیات این مقام را در خود مطالعہ نمایند و بحکم المرء مع من احب معنی خاص شمارا بخود می فہمد۔ امید ہست کہ ازین راہ بہ جمیع کمالات مستسعد گردید۔ چون ایام رمضان ہست جواب حضرت ایشان میسر نہ شد۔ بعضے واردات کہ در کتابت اخیر مندرج بود از فنا سے لطائف وانکشاف عالم مثالی وغیر آن وآنچہ از احوال مستر شدان مرقوم بود بہ وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بران بسرعت نوشتہ شد۔

مکتوب صد و بست و پنجم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در تحریض بر احوال ایمان غیب و بیان آنکہ نسبت حضرت ایشان فوق آفاق وانفس ہست ونسبت سائر طرق در آفاق ہست و تنبیہ بر عدم غلط اول با ثانی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ در مدارج قرب مترقی باشند وکتابت شما یک دیگر بتعاقب رسیدند۔ عرض داشت کہ خدمت حضرت قبلہ گاہی کردہ بودند بہ نظر اشرف در آمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند انشاء اللہ درین نزدیکی خواہد رسید آنچہ از سر گذشت احوال نگاشتہ اید نیک و مبارک ہست ہمت بلند دارند وہرچہ مشہود و مکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساختہ ایمان بالغیب حاصل نمایند ایمان غیب یا لغیب عوام ہست یا لغیب اخص خواص متوسطان بہ شہود و مشاہدہ

ملتذ اند۔ سعی نمایند کہ دائرۂ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات حظ وافر نقد وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف ارواح کہ قلمی بود بہ وضوح انجامید بسیار عالی ہست۔ لیکن باید قبلۂ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبت خاصہ حضرت الیشان از ہر دو نسبت فوق ہست و ہیچ کدام از ینہا مساس ندارد و مباد آن را بہ این نسبت خلط سازند ہر چند از شما این معنی بعید ہست اما خبر کردن لازم ہست حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارتے نمودند کہ نسبت درین سفر نصیب شما شدہ ہست فوق آن نسبتہا ہست زیرا حصول آن را از ارواح مشائخ نہ فہمند چہ کمال مشائخ طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرۂ انفس ہست و خارج آن قدم گاہے ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق بہ ماورار انفس و آفاق دارد ع۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

این سیر بہ اقربیت تعلق دارد۔ ملاحظہ این معنی تواہند نمود۔ احوال بعضے یاران کہ در کتابت مندرج بود بعرض عالی رسانیدہ تحسین فرمودند۔ شجرہا کہ طلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر اپیش شما خواہد بود حاجت نیست۔

مکتوب صد و بیست و ششم نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از احوالات بلند نوشتہ بود و اشارہ بہ حصول آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات خویش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن اذواق و اشواق بودہ۔ عبد الواحد کہار و اجھا منع سرکہ انگوری و سیب و بہی رسانیدند و محبتے و معیتے کہ بہ شما فہمد امورے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ بحکم المرء مع من احب توان گفت کہ واقع وحاصل کتابت شما بہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی درآمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص جواب مع بشارات واشارات قلمی فرمودند وسابقاً درجواب مکاتیب سابقہ کتابتے مفصل فرستادہ شدہ ہست محتمل کہ رسیدہ باشد. معاملہ تفضل را چون سرانجام دہند امید دار باشند کہ اضافہ کمالات از راہ محبت فائض گردد. وتشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد. بہرکیف یکان باری متوجہ این حدود گردند والسلام. چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شیخ الواحد کہار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میسر نشد. یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند. کتابت را ہم بہ تکلف نوشتہ ہست وقت کمال ہنوز نہ شد. والسلام.

مکتوب صد و بست و ہفتم

نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ متضمن احوالات بلند بودہ.

الحمد للہ اولاً وآخراً. صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن احوالات بلند ومعاملات ارجمند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید کتابتے کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت درآمد وقت خواندن آن آثار انبساط وسرور برروے مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ متوجہ فوق ہم گشت قبل من قبل بلا علۃ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد. از حضرت ایشان تواند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیئت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت. دیگر سفر شاہجہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف بہت ظاہرا در دو سہ روز غلبہ از

آن حدود برسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہان است کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ بزودی بہ بلدۂ لاہور رسیدہ واز جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نموده متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رُو دہد خواہد نوشت۔

مکتوب صد وبست وہشتم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف معاملۂ خلت ومہربانی سید الکونین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ وبیان آنکہ محبوبیت ومحبیت تعلق بہ مرکز دارد وخلت ناشی از محیط آن مرکز است۔

للحمد اولاً وآخراً۔ برادر گرامی فضائل وکمالات دستگاہ میان محمد باقر این خاصی را مشتاق لقائے بہجت افزائے خویش تصور فرمایند صحیفۂ شریفہ کہ درین وقت مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشاف معاملۂ عظیمہ خلت مندرج بود نیک ومبارک است حق سبحانہ بہرۂ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت ومہربانی سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ است امید ست کہ از کمالات محیط ومرکز حظ وافر نصیب گردد محبیت ومحبوبیت تعلق بہ مرکز دارند وخلت ناشی از محیط مرکز است محبتے وخصوصیتے کہ نصیب وقت شما است در حق شما حصول نسب مذکورہ مستبعد نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر گشتہ است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام باخرجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود بغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل می خواہد کہ شما در سر سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فبہا والا بدعائے خیر یاد نمایند۔ ثانیاً آنکہ چون حضرت ایشان را از امروز در پائے مبارک دردے حادث گشتہ۔

بجہت حصول جواب التماس نمودہ شد بلکہ رفتن شاہ جہان آباد بالفعل تا چند روز موقوف می نماید۔

مکتوب صد و بست و نہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

للہ الحمد۔ امید کہ بہرہ از حقیقت الحقائق بر دارند۔ در کتابت اخیر آنچہ از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ وعلی آلہٖ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا در بارۂ خود کہ مشاہدہ نمودہ اند محتمل این اشفاق والطاف از راہ حقیقت او علیہ الصلوٰۃ والسلام باشد ؎

چشم دارم کہ بہ داشنگہ در آرحسن قبول
آن کہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

مکتوب صد و سی ام۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش ذکر بشارت حقیقت صلوٰۃ بہ مشارٌ الیہ۔

محمد عارف و نعمت اللہ درویش و عبد الواحد کہار کتابتہا را مع ہدایا مرسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت انشاء اللہ تعالے بعد از عید قربان ظاہرا رخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزہا کار بار صحبت نبوی دیگر است وکثرت ازدحام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جملہ لاادر است۔ دیروز بعد از نماز ظہر بے خواست توجہے بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بکمال لطافت و وسعت متخیل شد۔ والغیب عند اللہ سبحانہ۔

—٭—

مکتوب صد و سی و یکم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و الحاق بحقیقت الحقایق و حصول بہرہ از ذات موہوب و در تحریص بر استقامت و ازدیاد رابطۂ معنویہ۔

الحمد للہ سبحانہ الحمد کہ آنچہ این عاصی از روے ظن و تخمین خود مصحوب میاں عطاء اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمال بندہ نوازی نیز نگارش فرمودند از اقتدائے صلوٰۃ کہ مقامِ معبودیت صرف ہست ایضاً نصیبے در حق شما نشان دادہ و از الحاق بہ حقیقت الحقائق و بحصول بہرہ از ذات موہوب کہ از راہ عارف قیوم است ہم اشارتے نمودہ جائے کہ نوشتہ اند کہ باوجود دریافت بعضے ازین معاملات مشہود می گردید۔ تصریح بہ حصول این دوام جلیل القدر پیش این مسکین کردند ہر چند از لفظ آن عبارت معلوم ہست شکر خداوندی غرشانہ بجا آرند و در ازدیاد استقامت بجا کوشند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شما فرمودہ اند یاران دیگر را اگر درسالہا قلیلے ازانہا بدست افتد ہم ہزار مغتنم می دانند و در حق شما چون محض از راہ محبت کہ بہ اکابر این سلسلۂ رحمانیہ متعلق است۔ بحصول انجامیدہ۔ پس لازم کہ در ازدیاد رابطۂ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع بقایا این مقامات بہرہ ور گردند۔ بعضے از لوازمات کہ بہ الحاق حقیقت الحقائق متعلق اند در خاطر بود کہ بنویسد۔ اما چون در دستہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی ہست عود نمود نتوانست نوشت بنا بر ضرور این چند کلمۂ نامربوط نوشتہ آمد۔ اما این قدر بدانند کہ اگر درین روزہا سیرے بہ این حدود نمایند بغایت برمحل ہست شاید تا بعد برسات فرصت نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چین خواہند کرد۔

مکتوب صد و سی و دوم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکاتیب او کہ از محبوبیت مناسبت بہ حرف میم نوشتہ بود۔

صحائف گرامی کہ بہ تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیدہ خوش وقت ساختند آنچہ از معاملات باطن مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ امید کہ معنی محبوبیت بر وجہ کمال ظہور نماید و اسرارے کہ تعلق بہ آن مقام دارند مفصلاً جلوہ فرمایند۔ از قریب مجیب رابطۂ معنوی شما قوی افتادہ است و قیقہ از دقائق را فرو نخواہند گذاشت۔ نوشتہ بودند کہ مناسبت حرف میم را کہ از مقطعات است بہ محبت تصور می کند بلے ہمچنین است چنانچہ رباعی حضرت ایشان مرقوم بہ آن ناطق است۔

مکتوب صد و سی و سیوم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از محبوبیت ذاتیہ وحصول تعینات ثلثہ و یافتن مناسبت بہ حرف میم بہ محبت و مرادیت نوشتہ بود۔

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ صحیفہ شریفہ برادر طریق فضائل مآب میان محمد باقر کہ متضمن از ذوق و اشواق خامہ بود و صلاح آثار رحیم داد رسانیدہ خوش وقت ساخت۔ آنچہ از حصول محبت محبوبیت ذاتیہ و بہرہ یافتن از محبوبیت صرف کہ تعلق باخفی دارد نگارش یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود ۔ ع

با کریمان کارہا دشوار نیست

چہ عجب اگر او سبحانہ از کمال فضل و احسان خویش بندہ را بہ بعضے اسرار خاصہ بنوازد و محرم بارگاہ سازد۔ در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نیست بلکہ واقع اما مثل من عاصی را چہ نسبت کہ از این ماجرا گفت و گو نماید ما للتراب و رب الارباب آن قدر در بحر عصیان فرو رفتہ است کہ از شرم و خسارت کہ نقد وقت دارد چہ اظہار

نماید کہ چہ قسم ندامت وحسرت حاصل روزگار ست امامع ذٰلک حضرت قبلہ گاہی بعضے اسرار غامضہ یاد سے درمیان می آرند ۔

لعل رحمة ربي حين يقسمها تاتي علي حسب العصيان في القسم

از حصولِ تعینات ثلثہ ومناسبت بہ تمّ مقطعہ بجہۃ بلکہ فہم کردن مرادیت کہ مندرج بود بہ وضوح انجامید ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم معاملہ محبوبیت صرف کہ تعلق باخفی دارد وکذالک مناسبت حرف المیم مقطعہ بہ محبت وقتے کہ بہ قوت ظہور نماید کہ از شائبۂ شک مبرا باشد در عریضہ بخدمت حضرت ایشان خواہند نوشت جواب کتابتہائے شما بدستخط خاص مرقوم گشتہ مصحوب رحیم داد مرسول داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد ۔

مکتوب صد وسی وچہارم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از معاملۂ مقطعات نوشتہ بود ۔

لہ الحمد ۔ برادر طریقی میان محمد باقر مرة بعد اخرٰی از انکشاف حروف مقطعہ می نویسند امیدوار باشند فانّ المرء مع من احب در کتابت اخیر از معاملہ طا مقطعہ مرقوم نمودہ بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان ہم عرضداشت نمایند لیکن بحصولِ جواب ۔ این قسم اسرار لازم الاستتار پیش حضور محال خفگی ست زین قدر ہست کہ عرائض شما در حضور یاران بہ سمع مبارک می شود وآثار بشاشت بر چہرۂ مبارک ہویدا می گردد وبہ خوش وقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیدواری تو دیگر اگر حلقۂ یاران اہل عسکر منعقد می شود وصحبت گرم ہست در آمدن خود استعجال نمایند و الّا لا ۔ ملا ضیاء الدین مصاحب شاہزادہ دوبار آمدہ است یا نہ ۔

کالاخان افغان سرگرم است یا نہ ۔ دیگر چہ قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند دیگر فقیر را ہم شوق بر لاہور درین روزہا پیدا شدہ مصلحت شما چیست ۔ حامل رقیمہ حقائق آگاہ ملا موسیٰ جوان صاحب احوال است مشتاق ملاقات شما ی رسد باید کہ راز ملاقات زیادہ از سابق محفوظ شود ۔ والسلام

مکتوب صد و سی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ نزول بعدم صرف امر عظیم است و صاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد ۔ و آنچہ در مکتوبات واقع است کہ گاہ باشد کہ ظلمت جوار نافع آمد اشارہ بہ ہمین نزول است و بجواب آنچہ از معطلات و محبوبیت نوشتہ بود ۔

برادر گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشتہ بودند ۔ اما از نزول بعدم صرف بے فراح اضافت گاہے اشعارے نہ کردہ اند ۔ باید کہ ملاحظہ نمودہ قلمی نمایند ۔ عدم صرف مقابل وجود صرف است علامت وصول بود و صرف تحقق شدن نزول مذکور است چہ مقرر است کہ ہر قدر بلند تر رود ہمان قدر پایان تر فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جائے کہ فرمودہ اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ امداد فرماید بالجملہ فرود آمدن بہ نقطۂ عدم و متحقق شدن بہ ظلمت صرف معاملۂ عظیم است چنانچہ از حضرت مجدد الف ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانۂ بادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ حصول انجامید و آن نزول عبارت از نقطۂ عدم صرف بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد و تکمیل است و دو کتابت درین روزہا رسید ۔ از انکشاف حروف مقطعہ و معاملۂ محبوبیت صرف

نگاشتہ بودند بہ وضوح انجامید۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ۔ حضرت الیشان ہم چند کلمہ در جواب عرائض شما قلمی فرمودہ اند وحق جوار باین اسرار عالی دربارۂ شما ثابت نمودہ امید ہست کہ دخول میسر شود۔ این قدر راہم کہ نوشتہ اند امر عظیم ہست و دو کلمہ در رقعہ شما بہ دستخط خاص بہ حافظ محمود شریف خطیب بز نگاشتہ شدہ بہ عمل در آوردہ اطلاع بخشید برادر رحیم دادخان افغان بہ میر محمد ابراہیم نوشتہ شدہ ہست۔ ظاہرا متعلق خود سازد۔ آنچہ در مشارٌ الیہ لحوق صفات یافتہ اند مطابق واقع ہست حضرت الیشان فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف کہ مداح شما ہست سلام می رساند حقائق آگاہ شیخ عیسٰی بعضے فوائد اخذ نمودہ می رسد بہ شما ملاقی خواہد شد۔

مکتوب صد و سی و ششم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تحریض بر صحبت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لہ الحمد اولاً و آخراً۔ برادر طریقت بہ جہت تشخیص کردن امر تحمل سیر این حدود را لازم دانند۔ مبادا بہ ہمون قدر قناعت نمودہ تکاہل ورزند کہ منافی طلب ہست۔ امور تحصیل این قسم امور و تشخیص این نوع معاملات بہ سہولت میسر ہست فردا تا چہ رو دہد۔ ھلک المسوفون شنیدہ باشند خوش گفت

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی ۔۔۔ اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

دائرہ بشارت ملاحت درین روزہا وسعتے پیدا کردہ ظاہرا بہ بعضے یاران شرفے برسد۔ بالجملہ مانند سابق از ضیق بر آمدہ درین طور وقت اگر بر سند تحیل کہ معنی محمل بہ یقین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صد و سی و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از آب خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ نوشتہ بود۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ اسرار و معارف عالیہ مشحون بود درسید، سبب مسرت بے اندازہ گردید۔ ع

نے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ نوشتہ بودید کہ خوردن تاریخ و متنوع از یک چشمہ متمثل می شود بغایت عالی است تامل بلیغ درین باب درکار است۔ ارتفاع توہم کلی از آثار آن است درین معاملہ اول ملاحظہ فرمایند از ان بامورِ دیگر مقید شوند تحقیقت سرگرمی رفقا را نیک معلوم نمایند کہ کدام یکے سرگرم است کتابت شما بہ پیچ مبارک رسانیدیم بہ خوش وقتی استماع نمودند۔

مکتوب صد و سی و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول بے کیف و معارفِ دیگر نوشتہ بود و لتصدیق نمودن حضرت ایشان آنرا و تحریص بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما با صحائف سادات کرام در عین انتظار رسید و خوش وقت ساختند۔ کتابت شما سبب غبطہ جمیع عظیم گردید کہ نوشتن آن مناسب نیست بحمد اللہ سبحانہ کہ خاطر عاطر حضرتِ ایشان در کمالِ انبساط ماند۔ چنانچہ بہ دستِ خاص چند کلمہ مصدق امورِ مسطورہ نگارش فرمودہ اند۔ آن را بشارت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راہ بعضے یاران برخاستہ بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیل با جراء موصوف بہ حضور است۔ آنچہ از واردات جدیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف بس عالی است لیکن از شعب اسرار متشابہات امیدوار باشند۔ داگر فوق تعین جمی اثرے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نویسان باشند۔ بالجملہ در ارسال عرائض تکاسل نہ ورزند کہ سبب توجہات غائبانہ می گردد۔ و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج طریقۂ احمدیہ معصومیہ ہست۔ چہ کنم ازبس کہ غیرت در نہاد این عاصی متمکن ہست خوش نمی آید کہ با وجود شیخ ما دیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزوہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ امید دارم کہ این نسبت کما حقہ ظہور نماید سلف در ترویج دین متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ ازین دل تنگ نہ شوند فاصبر صبرا جمیلا۔ نفس قاطع ہست۔

مکتوب صد و سی و نہم نیز بہ شیخ مذکور۔ در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شما واقع شود مخصوص بحاسۂ سمع نیست و بیان آنکہ نسبت خاصۂ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا ہست و در تحریص بر ترویج آن۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظہور اسرار مشاہدہ متخیل گشتہ خیلے مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسۂ سمع نیست بلکہ بہ کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در عریضہ بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر ازبس کہ خواہان کمال و تکمیل شما ہست نمی خواہد کہ دقیقہ از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیت خاص بخود نصیب شما می داند۔ اما از جہت بطوء معاملۂ ارشاد خاطر دریا دہست امید کہ نورانیت ارشاد و ہدایت شما محاط عالمے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ شاید بتدریج ظہور فرماید ازبس کہ نسبت خاصۂ طریق احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند۔ ہمیشہ غیرت دامن گیر ہست این ناسخ نسبتہائے ازمنۂ سابقہ ہست چنانکہ ظہور محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس حاملان این نسبت واجب کہ اظہار حق نمایند و کمر ہمت راچست بربندند و بے پروائی مبنے دماغی رایک سودارند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینے عالم است — نازکی زیبد نہ آن را بار می باید کشید

مکتوب صد و چہلم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحت از سائر انواع محبوبیت مستثنیٰ است و بیان آنکہ ابتدائے معاملہ محبوبیت از یاران آن حضرت شدہ وما یناسب ذالک ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد مستغرق اسرار مقطعات متثبت سلسلہ علیہ حمانیہ بدانند کہ سیر در غلبات اسرار ملاحت نظر بہ شما افتاد ۔ بخلعت فاخرہ و تزئین خاص مشاہدہ گردید معاملہ ملاحت از سائر انواع محبوبیت مستثنیٰ است ۔ کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات درین روز ہا دو کس از اصحاب این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند ۔ ابتدائے معاملہ محبوبیت از اولاد این ضعیف گشتہ ۔ دو کس دیگر اصحاب این عاصی بنوید استعداد یافتند و دائرہ تعین جبی خیلے وسعت پیدا کردہ جماعۃ باین دولت ممتاز اند ۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شما است عنایت نامہ حضرت الیشان کہ باتفاق در قلم محترم در آمدہ بہ بادشاہ می آرد چون نقاد صوفیہ است سواری فرستادہ طلب نمودہ صحبت دارند ۔

مکتوب صد و چہل و یکم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ فوق تعین جبی و بیان برخے از ترقیات اصحاب خویش و رسیدن معاملہ ارشاد در کمال علو و بودن مدار این طریقہ بر انعکاس و تحریص بر آداب و ذکر شمہ از ان

در بیان بعضے عنایات کہ در شب عرس حضرت مجدد الف ثانی ظاہر شدہ و ذکر تصرف خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ وما یناسب ذلک ۔

نحمدہٗ ونصلی ۔ کمترین ملتزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین بہ برادر ارشد فضائل و کمالات دستگاہ میاں محمد باقر بعد از سلام عافیت انجامی رساند کہ احوال فقرائے این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم واستقامتکم وترقی درجاتکم درین روزہا عجائب کار و بار است و اسرار عالیہ بمنصۂ ظہور آمدہ ۔ معاملہ کہ فوق تعین حبی است و تا حال مسدود بود انفتاح یافتہ است امید وار است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معاملہ نیز سابق باشند واحوال طالبان این جائی کہ از اطراف واکناف عالم جمع شدہ اند روز بروز در ترقی است چنانچہ چندے از یاران نقیر بہ ولایت احمدیہ مستعد یافتہ است وجماعۃ بہ لحوق حقیقت الحقائق کہ کنایت از تعین حبی است مشرف گشتہ بہ کمالات مرکز آن تعین مباہی ومفتخر ند و طائفہ بہ وصول حقیقت صلوٰۃ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت کعبہ ربانی شادمان وخورسند اند بالجملہ معاملۂ ارشاد در کمال علو است کار و بار سنین بہ ساعات قرار یافتہ است وحضرت ایشان بہ یاران نقیر بعنایت مہربانند ۔ خوش گفت

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز   بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

چون فیوض و برکات این طریقۂ علیہ وابستہ بہ انعکاس واصطباغ است ناچار این قسم امور عالی در مدت قلیلہ بہ حصول می پیوندد بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک وتسلیک شان اعتباری است بہ انعکاس و اصطباغ کارے نہ دارند ۔ لہٰذا فنا فی الشیخ از لوازم ضروریہ این سلسلۂ علیہ آمدہ و رعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

والقیاد با او از شرائط و فرائض گشتہ۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آوردہ اند کہ مہما امکن در جائے نہ ایستد کہ سایۂ او بر جامہ یا بر سایۂ او افتد و بر مصلائے او پا نہند و بہ ظروفِ خاصۂ او استعمال نہ کنند و در حضورِ او آب نخورد و طعام تناول نماید و بہ کسے سخن نہ گوید بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جائے کہ او ست پا دراز نہ کند و بزاق دہن بہ آں جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان ایں وقت کہ وزیرش پیشِ او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آں وزیر التفاتے بہ جانبِ جامۂ خود کردہ بند آنرا بدستِ خود راست می ساخت۔ درین حال نظرِ سلطان بر آں وزیر افتاد دید کہ بہ غیرِ او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ ایں را ہضم نمی توانم کرد کہ تو وزیرِ من باشی و در حضورِ من بہ بندِ جامہ التفات نمائی۔ باید اندیشید ہرگاہ وسائل دنیائے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است وسائل وصول اللہ را بر وجہ اتم خواہد بود بالجملہ الطریق کلہ ادب مثل مشہور است ہیچ بے ادب بخدا نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شما را در مکتوبات و معارف آں حضرت رضی اللہ عنہ مہارت تمام است آنچہ از ضروریاتِ ایں راہ است بہ طالبانِ صادق رہنمونی می نمودہ باشند۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ افادہ عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات از آں حضرت بہ بعضے فقرا ظاہر گشتہ۔ دراں شب حضرت میاں جیو بہ فقیر فرمودند کہ خلعت مکمل از جانب آنحضرت رضی اللہ تو عنایت شد و کذالک بشب عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہورِ انوارِ حقیقت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والطاف و عنایات از آنجناب متلالی و ہویدا بودہ

حقایق آگاہ میاں حسام الدین ملتانی پہلوے فقیر بودہ بجمالِ مبارک مشرف گشتہ ظاہر ساخت کہ از جناب سرودی علیہ السلام دو خلعت عنایت شد یکے بحضرت ایشان و یکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدۂ کابل عزیزے حضرت ایشان را بخواب دیدہ و آن حضرت او را نیمہ تبر کے عنایت فرمودند۔ چون بہ افاقت آمدہ آن نیمہ در بیداری پیش خود یافتہ این ہمہ از جذب محبت ہست ہرگاہ معاملاتِ باطنیہ از راہِ محبت و رابطہ منجذب گردند بہ امورِ ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ دربارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرتِ ایشان التماس خواہند نمود فقیر بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ ہست۔ امید ہست کہ بندگانِ حضرت موردِ جذباتِ قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید ہست و اکثر اوقات درین خدمت صرف ہست و رابطہ معنوی را نسبت بہ ایشان وارد۔

مکتوب صد و چہل و دوم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہِ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

آسودہ شبے باید و خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

برادرِ عزیز ارشاد پناہی میاں محمد باقر سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آوردہ۔ سرگذشت این جاے تعلق بہ مشافہ دارد مجملاً آنکہ بادشاہِ دین پناہ شب شنبہ کہ شبِ سوم این ماہ باشد بہ منزلِ فقرا آمدہ از قسم اطعمہ بے تکلف از آنچہ حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز درمیان آمد معاملہ لقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبدا تعین خود را صفت علم

یافتہ وسعتے در لطیفۂ اخفیٰ و مناسبت بآن و از لحوق صفات بہ اصل از مدتے ظاہر می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد اعظم بہ ترغیب و دلالت بادشاہ بدخول طریقۂ علیہ مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلند است از ذکر لطائف و ذکر سلطانی وسعتے در قلب نشان می دہد بادشاہ اظہار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبر گیران است بالجملہ ترویج طریقۂ علیہ امید است کہ موافق خواہش مخلصان بظہور آید چون این سلسلہ آن برادر است اجر عظیم بہ شما عاید است۔ سیادت مآب میران سید فیض اللہ از جزئیات این حقائق اطلاع تام دارد تفصیل را بہ مراسلات او حوالہ کردہ بہ اختصار اتفاق افتادہ و چند بار ذکر خیر شما بادشاہ دین پناہ نمودہ روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجیب سکرے دارد و انتفاعے در صحبت او متحقق است۔ کتابت شما را بہ شوق تمام مطالعہ نمودند و گفتند کہ بر صحبت بسیار ترغیب نمودہ اند فقیر برائے جواب بجد است وعدہ کردہ اند۔ امید است کہ عنقریب بحصول انجامد۔ از احوالِ والدِ شما و میان محمد عاقل و مولوی میان ابوالقاسم بحضور بادشاہ مذکور رشد پرسید کہ والدِ شیخ ہم شغل گرفتہ اند گفتم آرے خیلے طلب دارند و آرزوے رسیدن بہ سرہند ہم بسیار دارند بجناب در خان درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابت ہاء میران سید فیض اللہ است فقیر از محبت و دل سوزی مشار الیہ خیلے محظوظ است۔

مکتوب صد و چہل و سیوم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت ایشان کہ در حق وے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تصدیق نمودن آنحضرت احوالات مرقومۂ او۔

برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر از ین درویش دل ریش محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آوردہ زیادہ از حد مشتاق صحبت خویش

دانند۔ دیروز کہ روز شنبہ بود داخل الارشاد حضرت سرہند گشتہ بہ سعادت قدمبوسی حضرت جیو استسعاد یافت للہ سبحانہ کہ نسبت بہ سابق خیلے در مرض آنحضرت تخفیفے راہ یافتہ بجہت حصول جواب عرائض مکرر عرض نمودہ شد فرمودند کہ پیش ازین خود قوت تحریر نبودہ۔ اما درین روز ہا کہ رو بہ قوت ہست بعد از چند روز بہ مشیت سبحانہ میسر خواہد گشت دیگر عرائض شما ہر وقت کہ در خدمت حضرت ایشان می رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت سیر شما را بسیار می فرمودند خصوص امروز فقیر یک کتابت شما را بہ آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند بہ بعضے یاران رو آوردہ عنایتہا در حق شما نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گویا التصدیق نمودند۔ صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمال طلب در سفر شاہ جہان آباد ہمراہ بود چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبتہائے کثیرہ با او داشتہ شود۔ بخدمت شما می رسد توجہات بلیغہ را در حق او مرعی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند والسلام مبلغ ہون۔ روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواہان مصحح ہدیہ نمودہ بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان تجمل او۔ لہ الحمد سے

رواق منظر چشم من آستانہ تست　　کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

لمحہ بجانب شما توجہ غائبانہ نمودہ شد طرفہ شانے و تجمل ظاہر شد امید ہست کہ دشت و صحرائے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔

—·:·—

مکتوب صد و چہل و پنجم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود اشارہ بہ حصول انوار حقیقتِ الف و ذکر بشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسٰی ملتانی رسید و مکاتیب شمار سانید آنچہ نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینہ خود صندوقچہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و معارف است حقیقتِ آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن صندوقچہ مملو بہ اسرار متشابہات و مقطعات باشد وما ذالک علی اللہ بعزیز نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشان مرقوم است می کردند ے از انوار حقیقتِ الف بر باطن تافت۔ ہمین قسم این فقیر را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و آنچہ از غلبۂ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجواہر غریبہ و ریزہا ے یواقیت مندرج بود و عام گردید بہرۂ ملاحت در حق شما بزعم این حقیر خود متحقق است اما از قسم حرفت عہ بیقین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چہل و ششم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت جبرئیلؑ و یافتن اتحاد و الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

انوار ارشاد و ہدایت بہ اندازۂ قرب و کمال شامل حال خاص و عام باد صحائف گرامی متعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال اجوبہ بہ وقوع آمدہ باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی پیش می آیند و فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفٰی علی جنابکم ایضاً لیکن از راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند؎

عہ نہیں پڑھا جا سکا

مابرون را ننگریم و قال را   ما درون را بنگریم و حال را

دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبریل علی نبینا و علیہ السلام والحاق واتحاد بآن به شما معلوم نموده بود الآن هم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید دیگر کرده است۔ اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت است قال تعالیٰ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ ۔ دیگر آنچه از لوائح جدیده رو دهد نولیسان باشند۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہفتم ۔ نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشحون به خصائص که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و حاجز در جمیع حقایق۔

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے خویش دانند۔ سوانحے که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظهارا للشکر می نولیسد بگوش لشنوند۔ روزے این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونه غیبتے رو نمود۔ می بیند که یک کتابے مغنی خوش خطی که چیزهاے بسیار در انجا نوشته اند بمن عنایت شد۔ چون از میانه یک جا را کشادم ابتداے صحیفه بسم الله الرحمٰن الرحیم بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون است بخصائصے که در آخرت بتو عطا فرموده اند و بعد ازان چون به افاقت آمدم متوهم شد که این عطیات که دران کتاب مندرج است شبیه به آن اجازت نامه است که حضرت مجدد الف ثانی را در خواب از حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم عنایت شده بود در جلد ثالث مندرج است مطالعه خواهند نمود۔ دیگر آن که حقیقت خود را برزخ یافت

میان مرتبۂ وجوب و عالم امکان دچنان متخیل شد کہ این حقیقت حائل و حاجز است در جمیع حقایق و العیب عند اللہ سبحانہ آنچہ شما از بعضے معاملات فقیر می گفتید و نوشتہ اید مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان بعضے اسرار و معارف خاصہ و یافتن مناسبت بہ صفت رحمت و شرح احوال بادشاہ دین پناہ۔

حامداً و مصلیاً۔ از ین گرفتار ظاہر و باطن بجناب آن ارشاد پناہی سلام سلامت انجام برسد صحائف شریفہ بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را بہ سبب از دحام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دہد معذور می داشتہ باشند بکرم اللہ سبحانہ در ین روزہا بہ طفیل حضرت پیر دستگیر طرفہ اسرار و معارف جلوہ می دہند و مناسبت تام بہ صفت رحمت با خود می فہمد امید وار است کہ نصیبے از حقیقت ہائے بمشیئتہ حبتی کہ اختصاص بہ حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیبے وافر حاصل روزگار گردد بمشیئتہ سبحانہ متعاقب بتفصیل بعضے معارف تازہ خواہند نوشت بالفعل فرصت مساعدت آن ندارد۔ دیگر بادشاہ دین پناہ بحقوق شما معترف اند و بہ خوش وقتی مذکور شما می نمایند و اظہار اخلاص می کنند۔ چنانچہ سہ تولہ عطر اظہاراً للمحبۃ بجناب شما ہدیہ فرستادہ اند مصحوب رحیم داد افغان فرستادہ شد للہ سبحانہ الحمد کہ معاملہ بالغنی الیشان در ترقی است معاملۂ فنا را خوب می فہمند و از وسعت لطیفہ خیلے می فرمایند۔ در ین سفر آثار صدق طلب در الیشان متجلی است چنانچہ خیلے راہ بپائے خود بہ صحبت سکوت می رسند و مدتے می نشینند بفضل اللہ سبحانہ از ین حکامی وزیر اعلانی کہ بند نمودہ بودند بہ بادشاہ ظاہر ساختہ خلاص کنانیدہ شد و حکم شد کہ چون از

حضرت سرہند معاف شدہ از جمیع ممالک محروسہ واگذارند۔

مکتوب صد و چہل و نہم۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کولابی درجواب مکتوب او کہ از انوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

للہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذاتِ معنویہ بخشید۔ ظہور انوار و برکاتِ لیلۃ القدر و حضور در اولِ شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایاتِ سبحانی ہست اللّٰھمّ زِدْ فزِد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم رمضان دیدہ۔

للہ الحمد۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم بنظر آمدہ ہست مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذاتِ معنویہ بخشید از بزرگی آن شب این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمتِ عظمیٰ بجا آرند۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ مومیٰ الیہ درجواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہا۔ آنچہ از سوانح جدیدہ کہ در عشرۂ متبرکہ رو دادہ بود قلمی نمودہ بودند بمطالعۂ آن سبب لذاتِ معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او ادنیٰ و یافتن مناسبتِ خود بہ آن مقام عالی شان چہ عجب ولا دَرمن جن کا مس الکرام نصیبٌ ہمین آستین آنچہ رو دہد از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ سبب توجہاتِ غائبانہ ہست۔ والسلام۔

—·:·—

مکتوب صد و پنجاہ و دوم۔ نیز بحاجی مذکور در تحریص بر طلب حق جل شانہٗ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند
کتابت آن برادر مرّۃً بعد اخریٰ رسید و بر حقیقت سرگذشت اطلاع حاصل شد چون
سلطان حیو لطوع و رغبت خود رخصت نمودہ اند بدار الارشاد بیایند و چندے در
طلب مطلب حقیقی باز بسر برند۔ ہر چند نشانے از ان بے نشان پیدا نیست بارے
دردِ شریک غمِ ہجران باشند۔ خوش گفت ؎

سر بنالِ بلبل اگر با منت سرِ یاری ہست — کہ ما دو عاشقِ زاریم و کارِ ما زاریست

والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و سیوم۔ نیز بمشار الیہ در عفو زلّات کہ از وے بظہور
آمدہ بود در تحریص بر خدمت مخدوم زادہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوہ جمع دارند۔
و زلّات و تقصیرات از محبّان صادق معفو ہست علی الخصوص از مثل شمائی این قدر
ہم کہ بوجود آید خالی از حکمتے نخواہد بود فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ بیشتر
در حق شما شفاعت اہل بیت و فرزندان مؤثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت خورد
و کلان فقیر زادہا و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ
شمارند قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و چہارم۔ بخواجہ عبد اللہ کولابی در جواب مکتوب او۔

للّٰہ الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبد اللہ بہ استقامت باشند
ظہور حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ وضوح انجامید۔
او سبحانہٗ پر توے ازین مقام عالی نصیب وقت کناد بالکریمان کارہا دشوار نیست۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و پنجم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در بیان آنکہ لطائفِ خمسۂ عالمِ امر اسرارِ الٰہی اند و ہرکدام آنہا زیر قدم نبی ست از انبیاء اولو العزم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقۂ مہربان من بعضے معارفِ عالی بتحریر آوردہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند لطائفِ خمسۂ عالمِ امر قلب و روح و سر و خفی و اخفیٰ کہ مواضع ہرکدام آنہا در صدرِ انسان مقرر ست خزائنِ اسرارِ الٰہی اند عز شانہٗ و مظہرِ تجلیاتِ ذاتی و صفاتی و افعالی۔ و نیز ہرکدام آنہا زیر قدم نبی ست از انبیاء اولو العزم علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح ست علیہما السلام و سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام و خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ ست علیہ السلام و اخفیٰ زیر قدم حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین علیہ و علیٰ اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و چون این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شانِ خاص ست انتسابِ این لطائف بایں بزرگواران مقرر گشت تا کدام صاحب دولت بود کہ بعلوم و اسرارِ این پنجگانہ عالمِ امر ممتاز گردد ع این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ششم۔ ارسل الیٰ مخدوم آدم التتوی فی جواب مکاتیبہ المشتملۃ علیٰ ترویج الطریقۃ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمدہٗ و منا السلام علیکم المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم و استقامتکم و بعد فان المکاتیب من جنابکم المشتملۃ علیٰ ترویج ہٰذہ الطریقۃ العلیۃ کثیرا ما یصل و لسببِ بعد المسافۃ

یقع منا التقصیر و التاخیر فی ارسال الاجوبة فالمرجو من اخلاقکم ان تعذرونی مصراع والعذر عند کرام الناس مقبول. ثم الاخ الصالح السالک لطریقة اهل الله الشیخ الذی اقام فی صحبتنا مدة وحصل له ترقیات عظیمة ولقن حظا وافرا فطوبی له والبشری. والسلام.

مکتوب صد و پنجاه و هفتم

به خان سعادت نشان محتشم خان در تحریض بر معیت و محبت واسطه و نکوهش جماعة که محبت و معیت واسطه را مضر می داشتند و احوالی که بران مترتب شود استدراج می انگاردند و توصیف جماعة که محبت و معیت واسطه را عین محبت و معیت حضرت ایشان پنداشته لوازم هر دو معین بجا آوردند و بر بشارات عالیه مشرف گشتند و در رفع سوء ظن بعض یاران و ما یناسب ذالک.

مقبول فقرای باب الرحمن ازین ملام و مطعون خلائق سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند. فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامه مشتمل بر بشارات معیت که ثمرۂ محبت ذاتیه است می آرند بمطالعه آن استسعاد خواهند یافت. ازدیاد معیت بر بعضے یاران نه تصور سیمها دارد و سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت وسیله است که به سعادت آن به این دولت عظمی مهذب گشته اند چه معیت و محبت به آن مقدمه معیت و محبت به آن حضرت است. پس هر چند وجه مناسبت بواسطۀ فیض بیشتر بهره ور گردد در بشارات مقامات از همه پیش قدم نهد. چون حضرت حق سبحانه شما را با این عاصی معیت خاص کرامت فرموده است و شکر آن بجا آورده در ازدیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارات معیت آن حضرت از دیگران سابق باشند. جماعة درین روزها بعد از حصول بشارات پیدا

شدہ اند کہ میان دو معیت تفریق می کنند ولوازم آن را کماینبغی بجا نمی آرند بلکہ محبت ومعیت واسطہ را مقرو مانع وصول بمطلوب دالسنۃ احوالے کہ بہ این معیت مترتب شوند استدراج می دانند بمی دانند کہ این سوء ادب منجر بکجا می شود بزعم این کوتاہ اندیشان حضرت ایشان درمیان تسویدات شیطانی وعنایات الٰہی جل شانہٗ فرق نمی توانند کرد بلکہ در ضلالت می اندازند ھداھم اللّٰہ سبحانہٗ سواء الصراط بہ این اعتقاد این جماعۃ این ہمہ اجتماع شیطانی باشد گاہے حضرت ایشان بجہۃ مزید استقامت بعضے نصائح بیاران می فرمودند مقصود ازان ازدیاد استقامت ست نہ نفی احوال مطلقاً کما قال تعالیٰ خطابا لحبیبہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ امر بہ استقامت استقبال منافی استقامت حال نیست از کوتاہ اندیشی بہ ظن فاسد خود رسوخ ومحبت واسطہ را تبرّی از دیگران فہمیدہ اند بلکہ این تبری از دلالت واسطہ می دانند كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعۃ از ضرورت ست فایاک وصحبتہم وایاک ومجالستہم وایاک وردیتہم صحبت داشتن بہ این جماعۃ مفاسد بسیار دارد وہرگاہ بہ ادنیٰ مسلمانے سوء ظن مجوز نیست حکیف کہ عاید بہ اہل حقوق گردد۔ اے عزیز این فقیر از ایام صغر سن آرزو مند آن بودم کہ خصائص ومزایاے طریق احمدی بر منصۂ ظہور آیند حضرت سبحانہ از کمال فضل خویش متمناے این عاصی عطا نمود بعضے امور کہ سربستہ بودند از راہ فقیر ظاہر شدند۔ ازین سبب امید وارم کہ در محبت ومعیت حضرت ایشان ممتاز باشم وچون راہ معیت خاصہ بحضرت ایشان بغایت مشکل بودہ جماعۃ کہ در محبت آن

حضرت بہ فقیر شرکت بہم رسانیدند در معیت خاصہ جا یافتند و ہر چند لوازم این معیت را کما ینبغی بجا آوردند دران معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است براین مدعی معاملۂ شما کہ در معیت و بشارت پیش قدمی نمودہ اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر یکے از اسباب قویہ این ہر دو معیت است ہر چند در خدمات ایشان بکوشند و در معیت ممتاز باشند۔ حدیث فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم۔ موید این معنی است۔ آرے از شخصے کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت بیند مہاجرت نمودن بہ او محض برائے ندامت او مستحسن است۔ بعضے روایات فقہیہ آمدہ است کہ لا باس بان یھجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام لذنب ارتکب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لدے این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بہر بے سر انجامے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمعے محبت ذاتی را بہ حضرت درست نمودہ محبت ذاتی واسطہ را مفر انکاشتند و گروہے این محبت را مقدمۂ آن محبت دانستہ و راہ اقرب وصول محبت آن حضرت فہمیدہ لوازم ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم ازان معیت کہ اغنائے ذاتی بعالم دارد حظہا بردا شتند طائفۂ اولی از راہ غیرت غیظ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعۃ را بہ امور ناشائستہ نسبتہا دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا۔ واز کمال نادانی می گویند کہ محبت منفرد بحضرت ایشان معنی است و ما طالب بشارات نیستیم و حال آنکہ ملاک بشارات آن دارے بے شک محبت حضرت ایشان معنی است اما راہ وصول بہ این محبت نادر است مگر از راہ جزئی کہ یکے از جزئیات آن کلی است فاذا لحق حقیقۃ احد بذلک الجزئی الی ذلک الکلی

اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ نمی بود یقین کہ داخل مضار می بود ولیس فلیس همین واسطہ ہست کہ اسرار بے چونی را بہ چون می رسانند چہ ذات حضرت الشان نصیبے از بے چونی دارد کرا یاراے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون این دوراز کار خود را در محبت سگان آن درگاہ راسخ دید بہ نیت رواج حضا لفی این طریقہ علیہ راہ نشست و خاست بیاران احداث نمود۔ اگر این مذموم می بود دیگران براے چہ اختیار آن می کردند۔ و حضرت الیشان ہرگز تحسین احوال جلساء این حقیر نمی فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یاراے کہ از اتحاد و واسطہ بے نصیب اند سالہا است کہ در خانقاہ افتادہ اند نہ از محبت و معیت خبرے دارند و نہ از احوال و مقامات اثرے اتحاد و واسطہ کمال مرضی آن حضرت نیست و در آنچہ مرضی آن حضرت نباشد بہ طریق ادب مرضی این عاصی نہ خواہد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم   کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

براے دفع سوء ظن بعضے یاران این ہمہ تطویل نمود۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ہشتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصار بر طلب آخرت و ذکر اختلاف در آن و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت ہست و رجوع و ہبوط بدنیا و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر ھٰذہ الاٰیۃ اَنَّ الذین یدعون اللہ فریقان احدھما اَن یکون دعائھم مقصورًا علیٰ طلب الدنیا والثانی

الذین یجمعون فی الدعائین طلب الدنیا وطلب الآخرۃ وقد کان فی التقسیم قسم ثالث وھو من یکون دعائہ مقصوراً علیٰ طلب الآخرۃ واختلفوا فی ان ھذا القسم مثلاً ھو مشروع ام لا فالاکثرون علیٰ انہ غیر مشروع وذلک لان الانسان خلق محتاجاً ضعیفاً لا طاقۃ لہٗ بآلام الدنیا ولا بمشاق الآخرۃ فالاولیٰ لہ ان یستعین بہ من کل شرور الدنیا والآخرۃ روی القفال فی تفسیرہ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیٰ رجل یعودہ وقد انہکہ المرض فقال ما کنت تدعو اللہ قال کنت اقول اللّٰھم ما کنت تعاقبنی فی الآخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انک لا تطیق ذلک الا قلت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہٗ فشفی واعلم انہٗ سبحانہ لو سلط الالم علیٰ عرق واحد علی البدن او علے منبت شعر واحد لیشوش الانسان فصار محوا وما یسبیہ عن طاعۃ اللہ وعن الاشتغال بذکر اللہ فمن الذی یستغنی عن امداد رحمۃ اللہ فی دنیا وعقبیٰ فثبت ان الاعتقاد فی الدعاء علیٰ طلب الآخرۃ غیر جائز تم کلامہ وما جاء فی الحدیث الصحیح لاحسد الا علے اثنین رجل اتاہ اللہ الکتاب وقام بہ اناء اللیل والنھار ورجل اعطاہ اللہ المال فھو متصدق بہ اناء اللیل والنھار مؤید کلام الرازی۔ این تحقیق موافق کمالات انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات بعد از قرن صحابہ حضرت مجدد الف ثانی از ورا

وراثت وتبعیت باین کمال بہرہ مند شدند کما لا یخفیٰ علی المتتبع فی کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرۃ را مذموم دانستند بہ طلب دنیا خود چہ رسد۔ دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت است در رجوع و ہبوط نمودن بدنیا و اہل آن ملائم مقام تکمیل وارشاد است شتان بینہما

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود　　بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

فہم ہر کس بہ این مذاق نہ رسد و نزد اکثرے حال اولیٰ شریف و عزیز است و نزد اقل قلیل حال ثانیہ محبوب مرغوب ع گر بگویم شرح این بے حد شود۔

این کمال علیٰ وجہ الاتم در حضرت مہدی موعود ظہور خواہد نمود و نسبت حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیئت سبحانہ جلوہ خواہد کرد اللّٰھم ثبتنا علیٰ محبتہم وجنبنا عن مخالفتہم بدلہ ظاھرا و باطنا متمنا و مقصد خیر خواہان و ہوا خواہان آن است کہ پرتوے از مقام دران خان عالیشان ظہور نماید و ظاہر و باطن ایشان را فرو گیرد۔ ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت بازیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود در دنیا و آخرۃ مقبول خواص و عوام گردند آمین آمین آمین ؎

یارب این آرزوے من چہ خوش است　　تو برین آرزو مرا برسان!

خیریت دارین آن مشفق چون مدنظر است و اختصار بریکے از قصور بنابران سخن طولانی می گردد معذور می داشتہ باشند۔ امید چنان است کہ ہر کمالے کہ در بشر ممکن الحصول و الوقوع باشد بایشان مفوض گردد۔ درین آرزوہا دعاہا اختیار از دست رفتہ است و بے خواست از صمیم القلب سر بر می زند قابلیت و استعداد

آن جناب کہ در حضور حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشخص شدہ علاوہ ازین آرزوہا و امیدہا است بالجملہ ؎

خط عنبر و لب لعل و رخ زیبا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطر می گردد۔ والسلام علیکم و علی من لدیکم درباره حقائق آگاہ ملا ابوالقاسم چہ نویسد کہ مشمول عنایات و الطاف است فقیرزادہا خورد و کلان باجمعہم سلام می رسانند۔ اخوی میان عبد اللطیف نیز برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرأت می نماید

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دید قصور اعمال و بیان آنکہ در حقوق الٰہی جل شانہ گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل ایذاء خلق و بیان آنکہ عتاب و اعراض شیخ را بہبود خود دانند و از اغماض و گذشت او ہراسان بود و ما یناسب

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز آنچہ نوشتہ بودید موافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت باین عیوب این دراز کار متصف است غایۃ ما فی الباب چون جمعے می نمایند کہ باللہ فی اللہ بر صحبت می داریم بنابران گاہے کلمات غضب آمیز بر زبان آوردہ می شود اگر چنین نکند مبادا داخل زمرۂ مداہنان گردد و شیخے کہ موافق مرضی مریدان زندگانی نماید فردا از عہدہ جواب چگونہ خواہد بر آمد۔ آرے حقوقے کہ عاید باین جانب است بہ مقتضائے تخلقوا باخلاق اللہ عفو و صفح را می شاید۔ اما در حقوق الٰہی عز شانہ و اوامر و مناہی شرعیہ گذشت نمودن و سکوت ورزیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمودہ آن روز کہ در میان صوفیان نقار نہ گذرد آن را خیر نہ دانند۔ و لنقار صوفیہ عبارت

از کن مکن است علی الخصوص ظلم و تعدی و امضاء غضب و عدم تحمل ایذا خلق از اعظم صفاتِ ذمیمہ است۔ درویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است اصل مخاطب جماعہ اند کہ بایں صفات موصوف اند و کسے کہ ازین صفات محفوظ است از مبحث خارج است الا علیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفتہ اند ؎

ہر چند کہ مطمئنہ گردد ہرگز ز صفاتِ خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ و بیشتر ہم امید است کہ بہ جمعیت خاطر سرگرم کار باشند و بہ استقامت زندگانی نمایند فانہا فوق الکرامۃ طالب صادق را باید کہ در وقت عتاب و اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بہبود و تربیت داند و از اغماض نمودن و درگذشت کردن ہراسان باشد و بر تغافل و بے پروائی شیخ حمل نماید بالجملہ جلال و جمال را مساوی انگارد و بلکہ از جلال حظ گیرد و نہ آن کہ فرار نماید وھذا حال المحب الصادق و بوالہوسان از حیطۂ اعتبار خارج اند عدمہم اولیٰ من وجودہم۔

مکتوب صد و شصتم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر اجر تعزیت و تحریص بر تقلید حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہ سبحانہ۔ ھو الحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔ ؎

من از تو روئے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری

مکتوب مرغوب رسید عزا و این مصیبتِ عظیم نمودہ بودند جزاکم اللہ سبحانہ خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فلہ مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ

خانِ عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر ہائے پریشان گشت دیگر خاطر برائے این مہمے کہ پیش آمدہ بغایت نگران می باشد و توجہ خاص درین باب معروف امید کہ مقہوری اعدائے وقت نصیب باد بزودی خیر فتح و نصرت برنگارند۔ دیگر در کلی و جزئی حقیر و فقیر را تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالے عنہ از دست نباید داد۔ و کلیہ کہ ایشان قرار دادہ اند بجان و دل قبول باید نمود و لیعا الوخوط القاد

مکتوب صد و شصت و یکم۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنچہ فنائے ہر لطیفہ

از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبہ و سکوت بر عبادت افلہ و ذکر خصائص طریقہ بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشرہ بر ارباب عزلۃ و بیان آنکہ استیلائے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک امرے جز شریعت نیست۔ و آنچہ از بعض اولیا امورے کہ بظاہر شریعت مخالف اند صادر شدہ محمول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذٰلک

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓءُ۔ احقر خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راہ کہ عبارت از فنائے قلب است مشرف می شود اشعۂ از انوار قدم پیوستہ بر قلب او متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم بہ تفصیل احوال دارد کما ینبغی آن تجلی را کہ کنایہ از تجلی فعل او ست سبحانہ درک خواہد نمود۔ و اگر علم اجمالی نصیب وقت او ست بہ حضور و التذاذ کہ اثر آن تجلی است محظوظ خواہد بود بعد ازان بہ محض فضل درین ہنگام بہ تجلی صفات استعداد خواہد یافت۔ و سینۂ او بہ انوار قدس منشرح خواہد گردید بعد ازین امر او از دو حال خالی نیست۔ اما بہ عروج و العزلۃ عن الخلق

لاجل الاعراض عن الاغیار او الهبوط و الرجوع إلی الخلق لاجل التکمیل و الارشاد فالاول من اهل العزلة و الخلوة و الثانی من اصحاب العشرة و الجلوة۔ عدم اختلاط و فرار از خلق مناسب حال طائفہ اولیٰ ست و آمیختہ بودن ملائم حال طائفہ ثانی۔ حالت طائفہ اولیٰ ضعیف ست و حالت طائفہ ثانی قوی لعدم حجابهم عن شهود الحق سبحانه بشهود العالم و الاختلاط بهم فلا یقاس حال احدهما علی الاخر در آیہ کریمہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ گویا اشارہ بہر دو فریق ست۔ و این ہر دو تجلی کہ مذکور شدند بہ لطیفہ قلب و روح تعلق دارند و معاملہ لطیفہ اخفیٰ مربوط بہ تجلی ذات ست و لطیفہ سر بشیون و اعتبارات مناسبت دارد و لطیفہ خفی بہ صفات سلبیہ تنزیہیہ۔ و اعلاے لطائف لطیفہ اخفیٰ ست لکونه تحت قدم نبینا علیه و علی جمیع اخوانه من الصلوٰة افضلها و من التسلیمات اکملها کما ان القلب تحت قدم سیدنا آدم علیه الصلوٰة و السلام و الروح تحت قدم سیدنا ابراهیم خلیل و سیدنا نوح علیهما الصلوٰة و التسلیمات و السر تحت قدم سیدنا موسیٰ علیه الصلوٰة و السلام و الخفی تحت قدم سیدنا عیسیٰ علیه الصلوٰة و السلام۔ لہٰذا سبحانہ الحمد کہ آنحضرت علیٰ قدر استعداد و علیٰ سبیل الاجمال و الانعکاس حظے فرا گرفتہ اند۔ چنانچہ بشارت فناے قلب و لحوق صفات بہ اصل و مناسبت بہ لطیفہ اخفیٰ و تقدم محترم حضرت الشان علیہ الرحمۃ و الرضوان در آمدہ و از محسوس شدن قدم آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام پیش این احقر اظہار نمودہ بودند۔ و ایضاً درین دو دیمی استیلاے حضور در اماکن غفلت کہ از قوت نسبت مشعر ست بارہا می فرمودند۔ بالجملہ این احقر در انچہ لازمہ خیر خواہی

است خود را مقصرنہ والسنتہ و خواہان بیش از بیش است برائے دو مطلب یکے آن کہ حق سبحانہٗ شمارا داخل مقربان خود کردہ است۔ و دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینہ سیدنا و مولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا من اعظم عنایاتہ تعالیٰ اگر نظر با این مطلب دویی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ وسکوت می پرداختہ باشند مستحسن بلکہ ضرور است وگنجایشے دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔ وطالب ترقیات باشند و لمحہٗ بے این فکر بسر نہ برند وہمت را بران گمارند کہ از صورت شریعت گذشتہ بہ حقیقت آن برسند واز ولایت اولیا گذشتہ بہ ولایت انبیا رعلیہم الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوق این ولایت ولایت ملاء اعلیٰ است علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات واز گذشتِ آن درجات عروج کمالاتِ نبوت در پیش است بعد ازان حقایق ثلثہ کہ عبارت از حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ باشد منکشف می گردند و فوق آنہا معاملہ خلت واسرارِ محبوبیت جلوہ می فرمایند و بہ بعضے از محبوبان اسرار لازمۃ الاستتار کہ تعلق بحروف مقطعات دارند درمیان می آرند وصورت شریعت وحقیقتِ آن ہم مختلط می شوند واستدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر وسلوک آن است کہ معرفتِ اجمالی تفصیلی گردد واستدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نہ فرمودہ اند۔ وآنچہ از بعضے اولیاء اللہ بعضے امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اند صادر شدہ اند کمسئلۃ التوحید الوجودی وغیرہا برابتدا و وسطِ حال فرود باید آورد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقتِ شریعت اصلا مخالفت نیست وھٰذہٖ مواھب التی ذکرھا قد اختصھا اللہ

سبحانہ بالامام الربانی المجدد الالف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحال بیانم بر عرض حال خود معلوم فرمایند کہ مطلب اہم ما ازین آشنائی کہ بخدمت شما ہست دو چیز ہست یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندے کما ورد فضلہ فی الحدیث النبوی علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و دویم ترویج سنت وتوہین اہل بدعت کہ درین آخر الزمان بے معاونت وتی الطت سلاطین محال ہست حمد اللہ سبحانہ کہ گفتہ ما نامرادان بہ سمع قبول می افتد در حدیث آمدہ من احیا سنتی بعد ما امیتت فلہ اجر مائۃ شہید اہل غرلت اگر ہزار سال ریاضت و مجاہدہ پیش کشند بہ عشر عشیر آن امر جلیل القدر نمی رسند۔ کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان کہ از نفوس متبرکہ ہست وسالہا در صحبت گذرانیدہ و مراتب خصائصی کہ حضرت مجدد الف ثانی بہ آن ممتاز ند از اکثر حظے وافر گرفتہ و مصداق این معنی آنکہ ہر گاہ مشار الیہ بہ مقامے ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دیدہ و دانستن خود اعتماد نہ داشتہ موی الیہ را بہ خدمت حضرت ایشان ہمراہ گرفتہ می بردتا زمانے کہ متوجہ شدہ بشارت حصول مقامے کہ در تخیل فقیر آمدہ بودنمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکہ معاملہ ایشان بہ کمال و تکمیل انجامیدہ تا آنکہ روزے فرمودند کہ لفظ انا کہ خود را بہ آن تعبیر می نمائیم بر ملا مذکور می افتد و ھٰذا یدل علی کمال الاتحاد۔

مکتوب صد و شصت و دویم ۔ بہ اخوند شاہ مراد دربیان آنکہ ملاقات سلاطین بہ نیت حسنہ محمود ہست۔

حقایق آگاہ اخوی ملا شاہ محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند واز یاد خود غافل نہ دانند و بہ دعای ظہر الغیب ممد و معاون باشند خصوصیتے کہ بشما ہست

امید کہ دقیقہ از دقایق را فرد نہ گذارد فطوبی لکم و بشری و جواب مفصل بمشیئۃ سبحانہ
متعاقب خواہد نوشت۔ دیگر اخوی میان عبداللطیف بارہا نوشتند کہ ذکر خیر شما چند مرتبہ
پیش بادشاہ دین پناہ درمیان آمد و شما را ازین معنی آگاہ ساختند۔ عجب کہ شما باین ہمہ
خواہش ملاقات نہ نمودید بہ نیت ارتفاع بدعت و ترویج سنت می توان سلطان را دید
الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ من بعد اگر ایماء از طرف بادشاہ واقع شود و شوق
دیدن شما ظاہر نمایند بلا توقف امتثال نمایند والسلام علیکم وعلی من لدیکم۔

مکتوب صد و شصت و سویم۔ نیز بہ اخوند مذکور در بیان استغناء از فقراء زیبا است۔

ارشاد مآبی کمالات دستگاہی اخوند ملا شاہ محمد مراد سلام سلامت انجام
قبول فرمایند۔ صحیفۂ شریفہ رسید خوش وقت ساخت بہ ہمین منوال یاد و شادی فرمودہ
باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ فضائل پناہا بادشاہ اسلام بارہا شما را یاد کردہ
اند عجب کہ شما اقدام این معنی نہ کردید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ خوب شد از فقراء استغناء
زیبا است بمشیئۃ سبحانہ زیادہ تر مخلص شما خواہد شد۔ فقرا را بظاہر و باطن متوجہ خود دانند
و مشتاق لقائے بہجت افزائے خویش تصور فرمایند و از احوال ظاہر و باطن خویش اطلاع
می دادہ باشند۔ مخدوما مجتبیٰ درخان بما نوشتہ بود کہ بادشاہ نیاز بخدمت شما فرستادہ
مصحوب شیخ عبدالحمید ارسال داشتہ شدہ۔ شنیدہ شد کہ شما قبول آن نہ کردید الفتوح
لا یرد کلیہ مشائخ عظام است۔ خوش ہر چہ بخاطر شما رسیدہ مبارک است۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و چہارم۔ بہ سلطان وقت در ذکر جماعۃ مبتدعہ و تحریص بر تادیب و تنبیہ آنہا و ما یناسب ذلک

التماس فقیر آن کہ اموری کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار این معنی نمی کردہ باشند۔ لبس بہت کہ در علم الیشان باشد والا بما فقرائے بے بضاعت بتر اہاے عظیم مترتب خواہد شد۔ دیروز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعہ دہل نوازان ہجوم نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عاجز ساختند بہ ہزار حیل از سر خود ساقط کردیم۔ نوع علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعۃ مامون شویم۔ ہر وقت کہ بر دن می برآئیم انواع ایذا ہا می رسانند۔ یا چندے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فلاد خان فرمایند کہ چند کس را از آنہا محبوس نماید یا جلا وطن کند۔ این کلیہ مرکوز خاطر باشد بعد از برخاستن فقیر این امر را ہر کہ دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ با جمعے از فقرا شکستہ می باشند۔ برآمدن مشکل شدہ ہست اعانت از جناب الیشان می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعۃ و متصدیان آنجاے گریختہ از لاہور برآمدہ ہست و باز روسے رفتن ندارد و قصد دارد کہ بحضور آمدہ بعضے امور ابلاغ نماید۔ ہر چہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی ان الاشتغال بامر الرعیۃ من اہم الامور۔

نحمدہ و نصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہ فی ھذہ الایام مشغولون باھم الامور وھی امر الرعیۃ والعدالۃ فیھم فحمد اللہ ثم الحمد للہ وھذا کان غایۃ مرادنا من انعقاد مجلس السکوت فحصل بکرمہ سبحانہ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم وتخصونا بمزید فضلکم وعنایتکم فانکم لھا اھل وانک لعلی خلق عظیم۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مکتوب صد و شصت و ششم۔ بہ حقائق آگاہ مخدوم آدم تہتوی در ذکرِ او و ذکرِ یارانِ او۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ امابعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مخدوما استماعِ اخبارِ استقامتِ شما برین طریقۂ علیہ و سرگرمی ہنگامِ طلبہ سببِ لذاتِ معنویہ می گردد زادکم اللہ سبحانہٗ ترقیاً واستقامۃً۔ بعضے یارانِ رشیدِ شما کہ ملاقات کردند از مطالعۂ احوالِ ایشان محظوظ شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس و سید فتح محمد و ابوالحسن و تازگی توفیق آشنا شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوالِ پسندیدۂ او نیز محظوظ شدیم۔ یقین کہ بیش از بیش بحالِ مومی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوقِ آمدن بایں دیار اکثر می نویسند و ما ہم مشتاقِ دیدارِ شمائیم۔ لیکن گذاشتنِ آن مقام و برہم زدنِ معاملۂ طلبہ مناسب نمی نماید بہ اعتقادِ فقیر مدارِ آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجودِ شریف است بہرحال ہرگاہ ملاقاتِ صوری مقدر است میسر خواہد شد بمشیئتہٖ سبحانہٗ عمدہ کار ارتباطِ معنوی سالمت و آن درازی یاد است۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہفتم۔ بہ خانِ سعادت نشان محتشم خان در ذکرِ واقعہ کہ درباب فتح و نصرت خان مشارٌ الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابہا در حلقۂ روضۂ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدحقۂ سرمہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیشِ زانوہائے فقیر چیدہ اند۔ دران وقت معلوم شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدنِ این واقعہ تمام امیدواری درحقِ ایشان پیدا گشتہ خاطر بغایت برائے فتح و نصرت شما متوجہ و نگران است و ہمان روز باز دروں خانہ بنظر درآمد کہ شخصے بر سرِ شما ایستادہ بہ مورچل مگس رانی می کند۔ راندنِ مگس

[1] مورچھل

گوئیا اشارہ بہ مقہوری اعدائے کفرہ فجرہ است فرحت بر فرحت از مشاہدۂ این دو واقعہ رُوداده۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقتِ فنا و نجات کلی از شرکِ خفی مربوط بہ ولایت کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالےٰ از نفسِ حاضر نامے ولشانے نہ گذارد بنوعے کہ عین واثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنائے اتم حاصل آمدہ و مطمئنہ بہ اسلامِ حقیقی مشرف شود منتہائے مراتبِ فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایتِ کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایتِ صغریٰ نحوے از فنا کائن است اما حقیقتِ آن در ینجا صورت می بندد و نجاتِ کلی از شرکِ خفی درین حال میسر است حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید انّہٗ قریبٌ مُجیبٌ۔ مخدوما قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است و حضرتِ ایشان ہم در جوابِ کتابتِ شما مکتوبے نگارش فرمودہ اند پیشِ مشارٌ الیہ است انشاء اللہ تعالےٰ رسیدہ باشد سلفاً یک کتابتِ از شما رسیدہ بود۔ و شمانہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و نہم۔ در بیان عنایتے والطاف کہ از حضرتِ ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہ در حقِ آنحضرت ویارانِ دیگر بہ وقوع آمدہ و ذکر بعضے تصرفات کہ ازان قبیلہ بہ ظہور پیوستہ و بتصدیق حضرتِ ایشان مقرون گشتہ۔

لہُ الحمد اولاً و آخراً۔ چون اظہارِ نعم منعم حقیقی عز شانہٗ موجبِ ازدیاد است لہٰذا کمینہ درویشانِ احمدی اظہاری نماید و تحدیثِ نعمتہائے کہ از حضرتِ شیخ خود بآن

و یارانِ دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمہ باید دانست که احوالِ یاران را بر احوالِ پُر اختلالِ خود تقدیم نموده شروع از احوالِ آنها کرده آمد و جماعهٔ که از احوالِ آنها درینجا مذکور خواهد شد سه گروه اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیرِ دستگیر خود به آنها صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده بشارتِ عالی گرفته گروهے اند از خواصِ اصحابِ حضرتِ ایشان که در خلوات به احتیاطِ تمام از احوالِ آنها این فقیر استفسار نموده است و بآن حضرت باختیارِ خود در خوش وقتی آنچه مهربانیها فرموده اند باین کمینه در میان آورده اند و جماعهٔ دیگر اند که بعضے ازان از اہلِ سپاه اند و بعضے بوضع فقر و نامرادی و به اجازتها مقید سربلند اند۔ اما آن جماعه که باین مسکین نشست و برخاست دارند از انجمله حقایق آگاه صوفی پاینده که دائرهٔ ولایتِ ثلثه را قطع نموده و بوصول بکمالاتِ نبوت استعداد یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقتِ کعبهٔ ربانی حقایقِ خاص بهم رسانده و بآن مقامِ عالی قرین گشته متوجه فوق است و ازان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین که به امر آن حضرت باین عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقیر ملازم بوده و مناسبت خاص به فقیر بهم رسانیده و مجملاً از احوالِ مشارٌ الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا شرح کرده می نویسد۔ چون میر مشارٌ الیه را شوق شده که باین فقیر صحبت دارد ادناً استیذان از جنابِ آنحضرت نموده ملازمِ این مسکین گردید و با وجود که مشارٌ الیه علم به احوالِ خود کمتر داشت اما از کثرتِ نشستن علمِ اجمالی بهم رسانیده تا چندگاه رفیقِ این ضعیف گشت تا آنکه مبشر به ولایتِ کبریٰ شد و تقیدِ تام به صحبتِ فقیر نمود۔ و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه شب و روز مکرر متوجه حالش می نشستم تا بجائے رسید که دائرهٔ اصول و اصولِ اصول را قطع نموده بذاتِ بحت واصل گشت و به وصول بمرتبهٔ کمالاتِ نبوت مباہی گردید بعد ازان

باز قسر ہائے عظیم نسبت بہ موصی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پرتوے از انوارِ حقیقت قرآنی بر باطنش تافت در رفتہ رفتہ فنائے و بقائے بہ آن مرتبہا حاصل نمود بعد ازان بحقیقت کعبۂ ربانی تحقق و تزین پیدا کرد باز حضرتِ ایشان مہربانیہا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملۂ میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبتے پیدا شد و فقیر چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این خفیف گشت کہ افاضۂ کمالات مشارٌ الیہ بحض تفصیل ہست و مشارٌ الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرضِ حضرتِ ایشان رسانیدہ شد از غایت تفضیل تصدیق این معنی نمودند و بہ وصول بہ آن مقام اشاراتے فرمودند بعد ازان از دقائق و نازکیہائے فنا کہ بہ حقیقت لا الٰہ الا اللّٰہ منوط ہست بہرہ ور شد۔ و حضرتِ ایشان فرمودند کہ خلعتے درین مقام عنایت شد۔ بعد ازان در توجہاتِ دیگر عنایاتِ دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار ترین ظاہر می شود این ہست احوال میر کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ۔ و ازان جملۂ ہست صلاح آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدتِ قلیلہ بہ اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمتر کسے فرمودہ باشند بدست آورد۔ سابقاً در جائے از احوالش نوشتہ شدہ ہست۔ اما چیزہائے کہ بعد ازان بحصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصولِ فنا و بقا در اندک مدت بولایت کبریٰ مبشر شد از انجا بولایتِ علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہاتِ کثیرہ کہ متضمن قسر ہائے عالیہ بودہ نسبت بمشارٌ الیہ بہ وقوع آمد و حضرتِ ایشان نیز مہربانیہا بحد نمودند تا آنکہ تصفیہ اجزائے ارضی مدرکش گشت و معاملہ بکمالات نبوت کشیدہ و درین میان نشست و تماست بسیار واقع شد۔ چون بسمع عالی حضرت ایشان رسید توجہ نمودہ بحصولِ کمالاتِ نبوت بشارت دادند بعد ازان کارش

بعروج فوقانی افتاد تا آنکہ بہ وصولِ حقیقتِ کعبہ ربانی با خلعتِ عالی دران مقام مستسعد گردید باز سرش بہ فوق افتاد وکشف‌ہائے عظیمہ نمودہ شد تا بعد از چندگاہ بحقیقتِ قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضے یاران خاص با وے مشارکتے داشتند۔ اما در ما دراز این امتیاز تمام پیدا گردد از مشارکت ماند بالجملہ بعد اللتیا والتی از مقامِ عظیم الشان کہ پیشتر کسے بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقام تفصیل ہست وعلوے این مقام از مکتوباتِ قدسی آیات معلوم می‌گردد و این مقام اختصاص بہ انبیاءِ اولو العزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوقِ او مقامِ محبت ہست ترقی دران مقام بہ علم وعمل نیست افاضۂ کمالات بہ تفضیل صرف وابستہ ہست مشارٌ الیہ ازین مقام حظے وافر گرفتہ متوجہ فوق گشت واین عاصی بموجب توجہ وتلطف حضرت پیرِ دستگیر خود اکثر بومی انیہ می‌نشست تا آنکہ بکمال عنایتِ خویش بہرہ از مقامِ محبت درحق شے نشان دادند۔ بعد از وے از کمالاتِ خاصۂ ولایتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام مفتخر گشت باز از حقیقتِ مقامِ لا بذکرِ الا اللہ واز دقایق فنا کہ بدان مقام مربوط ہست بہرہ وافر گرفت۔ بعد از ان بمحض عنایتِ الٰہی غرشانہٗ از حقیقتِ صلوٰۃ کہ پیش ازین کسے از یاران بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مبشر گشت این ہست نسخۂ احوالش کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ آمد۔ والسلام

مکتوب صد وہفتادم۔ در ذکر احوال آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی

وبیان تصرفات کہ از ان حضرت درحق حافظ بہ وقوع آمدہ وذکرِ سرعتِ سیرِ مشارٌ الیہ وما یناسب ذالک۔

پارہ از احوالِ حافظ محسن سابق نوشتہ شدہ ہست آنچہ بعد از ان بہ حصولِ آن

میباہی گشتہ بتفصیل نوشتہ می آید چون مشارٌ الیہ را مناسبتے خاص بہ فقیر بود اکثر اوقات باہم می نشستیم و حافظ آثارِ توجہات و تصرفات کہ نسبت بوے بہ وقوع می آمد اظہار می نمود و می گفت کہ در وقتِ توجہ مرا کشان کشان می برند بالجملہ چیزہاے بلند بعد از نشستن ظاہر می گردد تا آنکہ در عشرۂ رمضان المبارک چنان وا نمود کہ الآن عروج عناصر درک می نمایم چنانچہ سابقاً عروجِ لطائف خمسہ عالم امر می نمودم و چون بہ عرض حضرت الشان رسانیدہ شد تصدیق نمودند کہ عناصر در صدد عروج اند و بحصول ولایتِ علیا اشارہ نمودند ہر چند کہ آداب آن حضرت نیست کہ بکسے تصریح این ولایت نمایند۔ بعد از چندگاہ بہ او نشست و نخاست واقع شد تا آنکہ بہ محض فضل الٰہی جل شانہ معاملہ حافظ بہ اجزاے ارضی کشید و حافظ خود تزکیہ و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین ضمن قسرہاے عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایام رخصت نزدیک رسید۔ آنچہ در تخمین و ظن این عاصی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید بہ وصولِ کمالاتِ نبوت سر افرازش ساختند معلوم نیست کہ تا حالی از یاران نقل وغیر بہ این سرعت صاحب این مقام گشتہ باشد اللّٰھم ارزقہ الاستقامۃ۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و یکم۔ در بیان آنکہ جماعۃ از اصحاب حضرت الشان کہ بکمالاتِ ولایت متحقق اند دو فریق اند و ذکر علیہ ارشاد و ہدایت آنحضرت۔

طائفہ از اصحاب حضرتِ قبلہ کونین کہ بکمالاتِ وراثت متحقق اند وھم فریقین فریق منھم عرجوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت الثلاث حتی شرفوا بکمالاتِ النبوۃ بطریق التبعیۃ۔ وانا س منھم ران لھم مراتب الاصول ولم یتخلفوا عنھا راسا لکنھم بطریق المعیۃ

التی حصلت لہم بحضرۃ الشیخ قد فازوا بتلک الکمالات العالیۃ و بعضے از آنہا بلند تر از ان مقام رفتہ اند ویارانے کہ بمرتبۂ ولایت رسیدہ اند وبہ فنا وبقا مشرف اند اکثر من ان یعد ویحصیٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد وہفتاد و دویم۔ در ذکر بعضے احوالِ یاران کہ حضرتِ ایشان بہ آن حضرت درمیان آوردہ اند۔

در حق حافظ ضیا عنایات کثیرہ نمودند وفرمودند کہ ہرچند بے مناسبتے در باطنش سرایت کردہ بود اما در اندک مدت مرتفع گشت وخیلے مناسبتے بہم رسانیدہ و در ولایتِ کبریٰ بسیار ترقی نمودہ۔ وملا ذکی را فرمودند کہ در باطنِ او نسبتِ عالی مشہود گردید واز حصولِ فنائے نفس بلکہ حصول در ولایتِ کبریٰ اشارہ نمودند وتعریف غربت ونامرادی او بسیار کردند وسعی بلیغ در حق مشارٌ الیہ بہ وقوع آمد موافقِ آن سعی حضرت قبلہ گاہی مہربانی نمودند وبہ حصولِ کمالاتِ نبوت سرافرازش ساختند متوجہ ذوق ہست۔ وحافظ محسن را بحصولِ فنا وبقا ودخول در ولایتِ کبریٰ مبشر ساختند وفرمودند کہ ہمگی یک سال شدہ کہ او در صحبت داخل شدہ است گویا اظہار تعجب کردند واز لحوقِ صفات بہ اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند وفرمودند کہ از حضرت مجدد الف ثانی برائے مشارٌ الیہ خلعت گرفتیم ورخصت مقیدہ بہ اعدادِ مخصوصہ نیز کردند۔ ودر حق شرف الدین افاضہ نمودند کہ دائرۂ اصول بتمام قطع کرد وداخل کمالات نبوت گردید وسابق از راہِ معیت نیز مبشر ساختہ بودند۔ ودربارۂ خان بیگ نیز فرمودند کہ وجودش مثل قطعۂ ابر می رود گویا اشارہ بہ فنائے نفس ہست وتحصولِ فنائے قلب ومقامات فنائے نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند وچند بار در حق سید محمد اسرائیل

عنایتِ خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطنِ او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثارِ بقا بہرہ در بابِ مشارٌ الیہ نشان دادند۔ بعد از چندگاہ فرمودند کہ تو نصرف شدہ است رشحۂ از کمالاتِ ولایتِ کبریٰ نیز رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از مدتِ قلیلہ تصریح بہ دخولِ ولایتِ کبریٰ نمودند۔ و چون وقتِ رخصت بمواجہ روضۂ مقدسہ توجہ کردند افاضہ فرمودند کہ وے را متخلع بہ خلعتِ خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد شریف لاہوری را فرمودند کہ از رادِ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راہ بہ کمالاتِ نبوت واصل است۔ و در بارہ آخوند ملا محسن سیالکوٹی درین مدت کہ در ایامِ عرس آمدہ بود بحصولِ کمالاتِ نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پیشوری درین سفر کہ آمدہ بود شبے رخصت او فرمودند کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ عنایاتِ عظیمہ نمودند و خلعتِ خاص مرحمت فرمودند و بحصول بہرہ از کمالاتِ نبوت نیز درین نوبت سر بلند گردید۔ و در بارہ ملا عابد فرمودند کہ مناسبتے بہ حقیقتِ کعبہ پیدا کردہ است و بہ طریق انعکاس از ان حقیقت بہرہ در گشتہ است و بہ حصولِ حقیقتِ قرآن مجید در حق میر شرف الدین حسین نوازش فرمودند۔ و چون ایامِ وداع نظام الدین نزدیک رسید بشارتِ فنا او را دادند و از حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ دستار بوے مرحمت شد و رخصت مقیدہ نیز دادند۔ و تعریف بلندیِ استعداد حاجی حبیب چندبار نمودند۔ و نصیبہ از حقیقتِ کعبہ ربانی در حق وے نشان دادند۔ و صوفی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نیکے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بحصول ولایتِ علیا مبشر گردانیدند۔ و بوصولِ کمالاتِ نبوت و جامعیتِ تام در حق صوفی پایندہ عنایت نمودند چندگاہ چند صحبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبتے بکعبۂ ربانی مفہوم گردید درین میان شبے بعد از نمازِ عشا کہ بسطِ عظیم رو دادہ بود و عنایتِ خاص جلوہ گر شدہ مجلس سکوت با صوفی مبشر شد و چنان

تخیل گشت کہ مناسبت مذکورہ دراز دیاد ہست بلکہ تحقیقی بہ انوار کعبہ نیز تخیل شد وصوفی ہم معلوم این معنی کہ در مشاہدکہ بانور عظیم از انوارات کعبہ کہ حقیقت آن فوق حقائق باین زمین و آسمانے را مملوساخت خود را دران مستغرق دید و چون بہ سمع حضرت الشان رسانیدیم القدیق نمودند والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و سیوم۔ بہ مخدوم زادہ عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب الشان کہ از مناسبت بہ ولایت محمدی نوشتہ بودند۔

حامداً و مصلیاً۔ فرزندی نورچشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بودو از مطالعہ آن خظہا یافت ع باکریمان کارہا دشوار نیست بکار خود سرگرم باشند و مشتاق دانند۔

مکتوب صد و ہفتاد و چہارم۔ نیز بمخدوم زادہ در تحریص بر تعلیم علوم ظاہری و صحبت طالبان حق جل شانہ

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندی نورچشمی رسید و جمعیت بخش خاطر پریشان گردید الحمدللہ کہ اوقات بجمعیت و استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نقد وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاہری تقید از دست نہ دہند نوشتہ بودند کہ بعضے مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چہ بہتر صحبت داشتن بہ طالبان حق سبحانہ از اعظم عبادات است۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و پنجم۔ نیز بہ مخدوم زادہ در نصیحت۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام عافیت انجام بہ آن نورچشم برسد۔ چہ نویسد کہ چہ قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواہان استقامت شما ست بر خواندن سبق مقید باشند و اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ کتابت شما کہ از تہانیسر ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را بہ طالبان حق مشغول دارند۔ والسلام

مکتوب صد و ہفتاد و ششم۔ بہ فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

کہ از تعینات ثلثہ و تفرقہ در وصول قدمی و وصول نظری نوشتہ بود۔

باسمہ سبحانہٗ۔ نور چشما حقایق آگاہا مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوال بلند و معارف ارجمند بودہ بمطالعہ در آمد و سبب لذات معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعینات ثلثہ و تفرقہ در میان وصول قدمی و وصول نظری کہ تعلق بما و را تعین حبی دارد از نوادر روزگار است خال خالے را این نوع حدت بصر مگر عطا فرمایدع با کریمان کارہا دشوار نیست شکر آن بجا آرند و طالب زیادتی بوند لئن شکرتم لازیدنکم نص قاطع است والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم۔ نیز باین فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوالے کہ قابل اظہار باشد ظاہر باید نمود باقی را بحضور حوالہ باید کرد و در تحریص نصیحت طالبان ذاک

باسمہ سبحانہٗ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام عافیت انجام بآن فرزند سعادتمند برسد ہموارہ بظاہر و باطن متوجہ احوال شما است حق سبحانہٗ و تعالیٰ کسب مرضیات خود کرامت فرمودہ با خود دارد۔ درین مفارقت صوری آنچہ از احوال و مقامات تازہ رو دہد باشد آنچہ قابل اظہار باشد می نوشتہ باشند و باقی را بحضور حوالہ نمایند حق تعالیٰ آن نور چشم را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ است شکر آن بجا آرند و طالب مزید بوند و طالبان حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را نصب عین سازند و ہمیشہ بحزن واندوہ متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہتوی در اجازت تعلیم طریقہ و ذکر شرائط آن۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد نمودہ می آید کہ چون فضائل و کمالات دستگاہ جامع علوم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدار الارشاد حضرت سرہند

رسیدہ بزیارت روضہٴ منورہ استسعاد یافت و بصحبت خادمان و مجاوران این بقعہٴ متبرکہ چندگاہے بسر بردہ اخذ فیوض و برکات نمودہ و از مزایا و خواص این طریقہ علیہ حظ وافر یافت و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب او گشت و محبت شیوخ و استقامت عزا از اطوار و اوضاع او لائح و ہویدا گشت بنا بر این عاصی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہٴ احمدیہ معصومیہ و اماتت بدعت نامرضیہ و احیاء سنت سنیہ اجازت تعلیم این طریقہ و بیعت مبشائرالیہ داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام والتحیۃ والثبات علی محبۃ الشیوخ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ وانا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی المعصومی غفر اللہ سبحانہ ذنوبہ وستر عیوبہ والعبد المذکور وان لم یکن اہلا لہذا الامر الخطیر لکن قد ورد رب مبلغ ادعٰی من سامع نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب صد و ہفتاد و نہم۔ بہ معارف آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور اعمال۔

باسمہ سبحانہٗ۔ حامدا ومصلیا۔ اما بعد از این عاصی مصر علی العصیان سلام والتحیہ آن برادر عزیز برسد۔ طرفہ چیزے ہست مردم ازچنین کس توقعات کثیرہ دارند و باعتقاد خود او را داخل جرگہٴ اہل اللہ می انگارند حال آنکہ زنگر نیز بریش خود گرفتارمی دانم کہ بدوستان و یاران چہ نویسیم۔ اگر از حقیقت کسا دخود ظاہر سازد طالبان حمل بر ہضم نفس و دید قصور اعمال می نمایند۔ و اگر تستر و اخفا اختیار نمودہ آید تلبیس و تزویر نقد وقت اوست ؎

محرمے نیست تا بگویم راز ہمدمے نیست تا بنالم زار

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتادم۔ نیز بہ حافظ در تحریص بر مراعات حقوق خلق ؎

حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند　　محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند

اگرچہ انقطاع و عزلت بآن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعاتِ حقوق خلق از جملہ ضروریات است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است　　نازکی کے راست آید بارمی باید کشید

ہر تقدیر باوجود کمالِ فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بدو کلمہ یادی فرمودہ باشند کہ دل نگرانی است خاص بجناب شما درین آوان بندگان ظل سبحانی فرمان بدستخط خاص و عطر از کمالِ شفقت مصحوب ارشاد پناہی ارسال داشتند طرفہ الفاظ تواضع و شکستگی در فرمان مندرج است والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و یکم۔ بمیر عبداللہ در تحریض بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبت مخالف۔

باسمہ سبحانہ۔ امابعد برادر گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرض بوند و گرفتار معاملہ عظیمہ کہ در پیش قطعا می آمدہ باشند امروز فرداست کہ چشم داری شود و آن زمانے غیر از حسرت و ندامت چیزے بدست نخواہد آمد خبر شرط است چون نشاء او توفیق در باچہ از طلب صادق در بہار آن محب لقینی مشہود می گردد مجملے بہ طریق رمز و اشارہ نصیحتے نمودہ مد معذور خواہند داشت چندگاہ درین قرب و جوار بسر بردند۔ لشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ حضرت دارالارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک اقامت حظ وافر ازین طریق عالی النصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ، بہرحال بہرجا باشند بیاران طریق و مجبان این سلسلۂ علیہ محشور بوند و از صحبت مخالف طریق مجنب باشند۔ خوش گفت ؎

با عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین　　وان ہر کہ نیست عاشق با او مشو قرین والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و دوم۔ بہ فضائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ حالتے کہ در نوم رو دہد بغایت اصیل است و بیان آنکہ معاملہ خلت فوق معاملہ تفصیل است

و خلت یکے از شعب حب است۔

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام و تحیۃ بہ آں فضائل و کمالات دستگاہ برسد مکتوب مرغوب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود بسبب لذات معنویہ گشت حالتے کہ در نوم رو دہد بغایت اصیل است و بر اکثر نسبتہا التفوق دارد و لیسے کہ در بعض اوقات رو می دہد امید است کہ از لوازم برکات خلت باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز معاملہ خلت فوق تفصیل است ترقی در ان مقام وابستہ بمحبت است چہ خلت یکے از شعب حب است و فی الحب ثلث اعتبارات المحبۃ المختصۃ بالکلیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثانی الخلۃ المنسوبۃ الی الخلیل علیہ و علی الہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثالث المحبوبیۃ الخاصۃ بالحبیب علیہ و علی الہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات اکملہا رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم ایماناً و شرباً من ھذہ الکمالات۔ والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و سیوم بفضائل مآب محمد حامد لاہوری در بیان آنکہ عمدہ این کار طول صحبت است۔

لہ الحمد اما بعد شرح اللہ صدرکم و زکی نفسکم و لین جلدکم بحرمۃ سید البشر المطھر من زیغ البصر علیہ و علی الہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔ عمدہ این کار طول صحبت است بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ است۔ خوش گفتہ ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر   سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقائق آگاہ شاہ بیگ خیلے عزیز الوجود است ملاقات مشار الیہ غنیمت شمرند و فضائل مآب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شما بیش از بیش ظاہر ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محتشم خان در بیان اسرار عروج و نزول

بطریق اجمال و تحقیق آنچہ در مکتوبات واقع است کہ چون نظرۂ اولی بمظاہر جمیلہ افتد باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا ترا بحکم آخرت دادیم مهربا ما ایمای از افشای اسرار نزول که تا حال سربسته ماند و بکسی درمیان آورده باشد از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمه از آن بطریق اجمال درمیان آورده می شود بگوش هوش مسموع باد هرچند خیالات این دو ماندگار قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعن اند

دلے چون شد مرا برداشت از خاک　　　مزد گر بگذرانم سر بر افلاک

و هو هذا معلوم آن محرم اسرار است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی بمظاهر جمیله افتد باعث عروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظرهٔ ثانیه ضرور و ناگزیر است کما الاولی لک والثانیة علیک واقع شده و ایضاً در عرضداشت اول مکتوبات جلد اول واقع است علی الخصوص در کسوت نساء بلکه در اجزای آنها آن قدر منقاد این طائفه گشتیم که چون عرض نمایم انتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود تحقیق ساخته و آن این است که چون عروج و نزول در حق عارف متصور گردد بعلاقه صوریه یعنی تا اندازه انقطاع نمود پس درین اگر وقت نظر ثانیه ثالثه ما شاء الله تعالی برخصت شرعیه قرین شوند و از محذور برآیند هر آینه حکم نظره اولی خواهد گرفت و باعث عروجات بی نهایت خواهد گردید هذا هو السر فی کثرة الانکحة واتخاذ السراری لاهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و سر دیگر آنکه درین عسرت تعسر عروج و نزول و هنگام اتمام سیر و سلوک که باستعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعذر گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا فنا و بقا به غیر تحقق می شوند بسبب کمال اتحاد فیما بین و راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید بهم می رسانند و موجب قیامت بی ندانه می شود و هر چند تشبث به اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چندانکه اسباب نزول زیاده وجدید همان قدر عروج و نزول بیش از بیش. ع گر بگویم شرح آن بیحد شود.

این کمال راجع بآن کلمۂ طیبہ ہست کہ حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزوئے این خیر خواہ آن ہست کہ پرتو این کمال در حق آنجناب علی وجہ الکمال بمنصۂ ظہور آید ع باکریمان کارہا دشوار نیست۔ استقامت بر اطوار شریعہ از لوازم این مقام ہست و این معنی در حق این عاصی عنقاء مغرب۔ اما در بارۂ شما امیدہا دارد زیادہ برین طاقت اظہار نہ۔ خوش گفت ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست　　ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

مکتوب صد و ہشتاد و پنجم۔ بہ سلطان عبد الرحمن در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر واقعۂ عالی بود و بیان آنکہ قدوم اہل اللہ از نعمتہائے عظیمہ ہست۔

باسمہ سبحانہ۔ بجناب آن سلطان با اکرام سلام مشتاقانہ برسد۔ اظہار اشتیاق ملاقات نمودہ بودند مارا ہم صد چندان مشتاق دانند و واقعۂ عالی کہ اندراج یافتہ بود مطالعۂ آن خوش وقت ساخت عذر خواہی کہ از بابت آن عزیز مرقوم بود بہ وضوح انجامید از اخلاص شما ہمین قسم چشم داشت داریم بخاطر ہیچ غبار نیارند کہ صفا در صفا ہست۔ دیگر جناب ارشاد پناہی میان محمد یا قریباً آن حدود تشریف می آرند توقع کہ در جمیع امور ممد و معاون الشان باشند و صحبت الشان را مغتنم دانستہ در منزل خویش جائے اقامت الشان معین سازند و در حلقہ و مشغولی سرگرم باشند و توجہ ہم بگیرند قدوم اہل اللہ را از نعمتہائے عظیم دانستہ بجان و دل خدمت نمایند در روضۂ منورہ حصول مطالب شما توجہ نمودہ می آید امیدوار باشند لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ششم۔ نیز بہ سلطان در بیان آنکہ استعمال آب کفش حضرت مجدد الف ثانی دافع امراض کثیرہ و مثمر برکات عظیمہ ہست و ذکر فیوضے کہ در شب عرس حضرت

عروۃ الوثقی ظاہر شدہ وبرخے از شوق زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاءً عاجلاً۔ خاطر فقیر الغایت نگران می باشد امید کہ بزودی خبر عافیت برنگارند کہ موجب جمعیت خاطر باگردد مصحوب عبد المومن آب کفش حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے آن جناب فرستادہ شدہ در آب و طعام قطرہ از آن می چکانندہ باشد کہ مثمر برکات است۔ دیگر امشب کہ عرس حضرت پیر دستگیر است فرقہ فیوض وبرکات است و چون واسطۂ انعقاد این مجلس ذات بابرکات است امید کہ حظ وافر بالیشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ درباب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد مہربانا این خود کمال تمناے وآرزوے این گرفتار است لیکن عوائق وعلائق کہ این مسکین بآن مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانہ قادر است کہ بہمین ہمت علیا شما این مطلب اقصی ومقصد اسنی الحصول انجامد و باین سعادت عظمی سربلند گرداند۔ خوش گفت ۔

مراکشید وطنابم بہ گردن اندازید ۔۔۔ کشان کشان چو سگانم بکوے یار برند

مکتوب صد وہشتاد وہفتم بکمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود واستدعا ردعا وتوجہ نمودہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ حق سبحانہ وتعالیٰ بکمال کرم خویش معاملہ کہ بعناصر ثلثہ متعلق است بانصرام رسانیدہ باسرار ونارکیمیاے کہ بعنصر خاک منوط است مستعد کناد وسابقاً مکتوب عالی متضمن بشارات مصحوب ملا محمد امین مرسول گشتہ است ظاہراً رسیدہ باشد دیگر محبتے وخصوصیتے کہ بنسبت بشما واقع است بکمتر کسے خواہد بود و خبر ارتحال حافظ جیو کہ نگاشتہ بودند بوضوح انجامید انا للہ وانا الیہ راجعون وجود الیشان رحمتے بود درآن نواحی۔ در خدمت حضرت الیشان عرض نمودہ باصوفیہ نظام ختم قرآن مجید کردہ شد و آن

حضرت ہم شریک بودند امید است کہ برکات آن بالیشان رسیدہ باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقۂ علیہ مستسعد گشتہ است وجوان مستعدے ظاہری گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشارٌ الیہ بسیار نمودہ است ظاہراً بیش شما برسد توجہات خاصہ را دربارۂ او دریغ ندارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہشتم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت محبت۔

احقر درویشان محمد سیف الدین سلام وتحیۃ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید وعریضہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک درآمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشتہ آمد ان شاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید للہ سبحانہ الحمد کہ از کمال محبت غائبانہ ترقیات عالی النصیب شما است وچون از کمال کرم دعوت توجہ غائبانہ نمودہ اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبد الرحمن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیہ ایشان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات والطاف الٰہی عز شانہٗ شامل حال باد۔ احقر ترین طریقۂ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام وتحیہ بآن اشفاق پناہ می رساند حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ از کمال کرم خویش از خصائص ومزایائے طریقۂ علیہ احمدیہ استعداد کرامت فرمودہ استقامت تام براوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاطر افتادن حقائق آگاہی میان شاہ محمد بسبب خوش وقتیہا گردید مطلب عمدہ از فرستادن شیخ مشارٌ الیہ خیر خواہی آخرت است للہ سبحانہ الحمد کہ آثار گرمی صحبت او مبرہن گردید۔ امید است کہ معاملۂ دنیا و ترقی آن نیز از این قسم نامرادان صورت پذیر گردد

با کریمان کارہا دشوار نیست

دستگیریہا و لوازم مہربانیہا درین مصائب کہ بہ میرا لجیو از الیشان بہ وقوع آمد سبب ترفع درجاتِ دارین خواہد بود۔ والسلام۔

مکتوب صد و نوزدہم۔ بخواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبت وصال حضرتِ الیشان

للہ الحمد۔ کتابتہائے برادر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند رسید و در جواب توقف رفت معذور خواہند داشت۔ درد و غم و ماتم کہ نصیب این مہجوران گردیدہ عذرے ہست۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ سر بہ صحرائی زدیم اما چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت

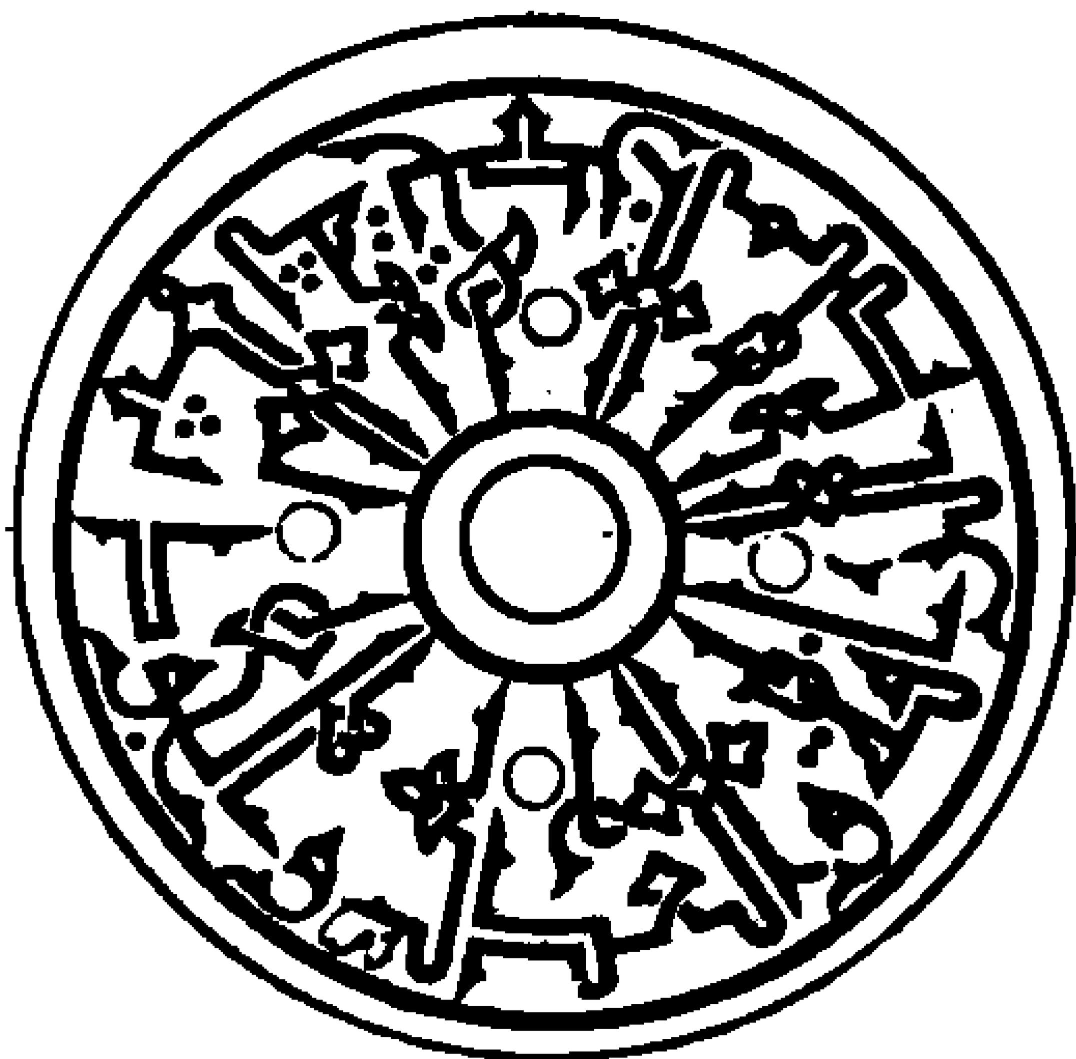
زفرقتِ تو نہ مردم چہ لافِ مہر زنم کہ خاک بر سر من باد و بر محبتِ من!

والسلام

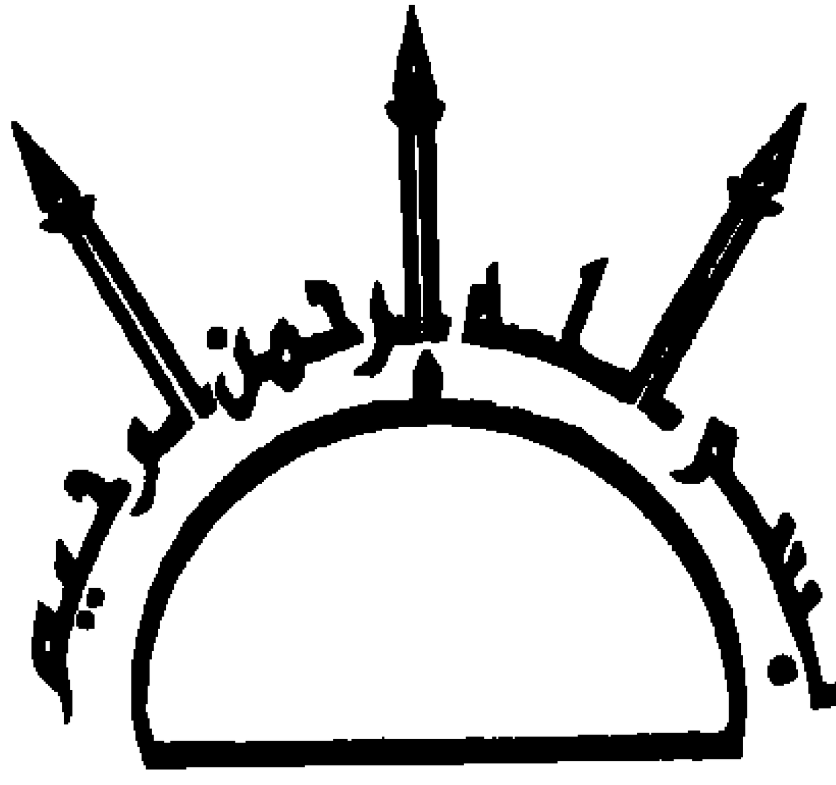
تمام باشد

۲، جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ

(کتب خانہ بلغ المقابلہ از کتابے کہ در مدرسہ محمدی مدراس بود نقل کردہ شد)



عتصن اللہ الرافتہ والعدل والجود



باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم...... باب دوم





١٣٨٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

گلشنِ وحدت

(مکتوبات شریف، خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی ابن
خواجہ محمد سعید ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم)

جمع کردہ: شیخ محمد مراد کشمیری

مرتبہ

مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی

نظر ثانی وتقدیم

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، پی۔ایچ۔ڈی، ڈی لٹ)

۱۳۸۱

از ادب گرچہ دریں باغ نفس سوختہ شد
از گلے رخصتِ یک آہِ سحر یافتہ ایم
(وحدت)

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
پھولا ہے نیّن بیچ بہارِ گل و نرگس
(ولی)

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زباں کا وِرد محمد مراد ہے
(ولی)

گلشنِ وحدت

یعنی

مکتوباتِ حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ)

جمع کردہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ

مرتبہ

حضرت مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی مدظلہ

بنظرِ ثانی

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدرِ شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، حیدرآباد

سنہ ۱۳۸۶ھ
۱۹۶۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء) المعروف "شاہ گل" کے یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" ان کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ کے جمع کئے ہوئے ہیں، اسی لئے ان میں سے اکثر و بیشتر انہی کے نام ہیں۔ ان کو مکتوب ۹ میں نقشبندیہ خلافت اور مکتوب ۲۲ میں نقشبندیہ سلوک کی تکمیل کے ساتھ ساتھ قادریہ سلوک کی خلافت کی بھی بشارت دی گئی ہے۔ مکتوب ۱۹ میں شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ محمد یوسف کشمیری کو بھی اجازت کی بشارت ہے۔ مکتوب ۲ میں شیخ موصوف کے والد ماجد کا نام شیخ محمد طاہر ملتا ہے۔ شیخ کے فرزند عبدالرشید کے نام مکتوبات ۸۲ - ۱۱۱ - ۱۱۲ ہیں۔ اسی طرح دوسرے فرزند محمد ولی کے نام بھی دو مکتوب ۷۹ - ۱۰۳ ہیں۔ مکتوب ۱۲ میں شیخ کے کسی بھائی کے انتقال پر تعزیت ہے۔ مکتوب ۲۵ میں اسرار الفقر، نواقض الروافض اور تصنیف شریف تین کتابوں کے بھیجے جانے کی اطلاع ہے۔ ان میں سے آخری کتاب بھی پہلی دو کتابوں کی طرح حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہوگی جس کا ذکر اب کسی جگہ نہیں آتا۔ مکتوب ۱۴ میں حضرت وحدت کے تیسرے صاحبزادے محمد جواد کی شادی کا ذکر ہے اور اسی میں حضرت کی والدہ ماجدہ کی علالت کا حال بھی ہے جن کی وفات کا ذکر مکتوب ۳۹ میں آتا ہے۔ مکتوب ۵۵ میں حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء) ابن حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے نام مکتوب ۴۲ میں استفادہ کیا گیا ہے۔ پھر مکتوب ۸۷ میں ان کے وصال پر اظہار افسوس بھی ہے اور قطعۂ تاریخ بھی۔ مکتوب ۶۴ میں حضرت وحدت نے حج کیلئے روانگی کا ذکر کیا ہے اور یہ مکتوب انہوں نے اکبرآباد (آگرہ) سے بھیجا تھا۔ ۱۱۰۹ھ میں آپ نے حج کیا تھا اور واپسی بندرگاہ مخا سے مکتوب ۶۵ بھیجا ذکر مکتوبات ۶۶ - ۶۷ بھی اسی ذیل میں ہیں۔

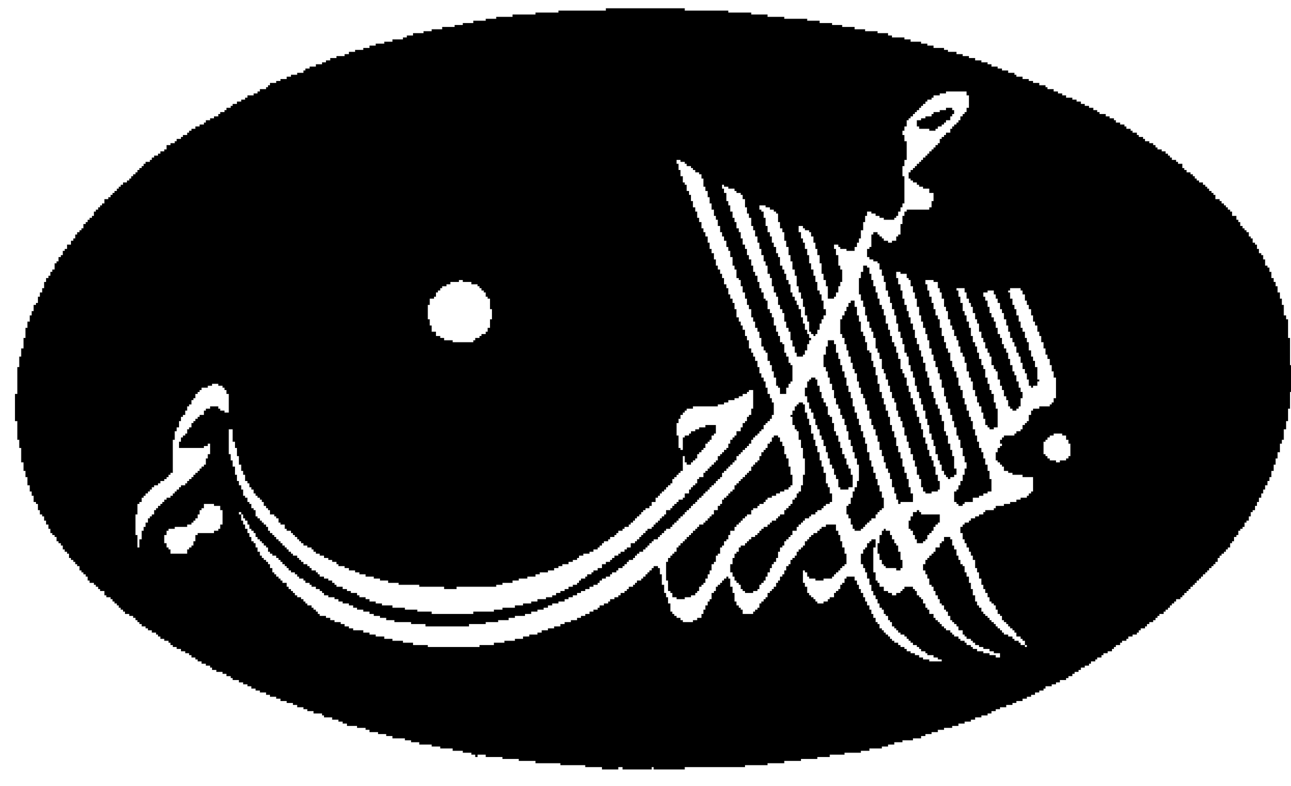
سیاسی اعتبار سے جن شخصیتوں کا ذکر اہم کہا جا سکتا ہے ان میں سے شہزادی زیب النساء بنت اورنگ زیب ہیں جن کے نام مکتوبات ۴۴-۴۷ ہیں۔ یہ مکتوبات حضرت وحدت نے حج (۱۱۰۹ھ / ۱۶۹۷ء) کے بعد لکھے تھے جبکہ شہزادی کی عمر ۶۱ سال کی ہو چکی تھی ــــــ شاہ فرخ سیر (۱۱۲۴ھ - ۱۱۳۱ھ) کے نام مکتوب ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ نقشبندیہ سلوک طے کر رہا تھا۔ لیکن اس کے نام صرف یہی ایک مکتوب ہے اور حضرتؒ کا وصال ۱۱۲۶ھ میں ہوا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ بادشاہ کے ابتدائی دور میں یہ مکتوب لکھا گیا ہوگا ــــــ سیف خاں بن تربیت خاں بخشی کے نام مکتوب ۵۰ ہے۔ یہ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے عہد میں پہلے کشمیر اور پھر الہ آباد کا صوبہ دار تھا۔ پہلے رند مشرب تھا اور فنِ موسیقی کا ماہر تھا۔ بلکہ اس فن پر اس نے ایک رسالہ راگ درپن لکھا تھا جو دراصل ایک ہندی کتاب کا فارسی ترجمہ مع اضافہ تھا۔ وہ شاعر بھی تھا اور ناصر علی سرہندیؒ کو اس سے بڑی محبت تھی جو کہتا ہے :-

گفت و گوے طوطی از آئینہ می خیزد علی   گر نباشد سیف خاں ما را نفس در کار نیست

مولانا عبداللہ جان صاحب مدظلہ (گرڈھی حضرت خیل - تھانہ - ملاکنڈ) کا بڑا کرم ہے کہ انھوں نے یہ مکتوبات عنایت فرمائے اور ان کی تصحیح فرمائی۔ کچھ اشعار اور عبارتیں اس عاجز نے بھی درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانائے موصوف کا خیال ہے کہ تاریخی طور پر کچھ مکتوبات کی ترتیب یوں ہوگی ہے۔ ۶۰ کے بعد ۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۶۴-۶۵-۶۶-۷۵-۶۹-۶۷-۷۷-۷۸-۷۹-
۸۰-۸۱-۸۷-۸۸-۹۰-۹۱-۸۹-۹۴-۹۵-۹۶-۶۱-۶۲-۶۳-۹۲-۹۳-۸۲-۸۳-
۸۴-۸۵-۸۶-۶۹-۷۰-۹۷-۹۹۔

ان مکتوبات کے مطالعے سے ادبی طور پر بھی بعض نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں جنھیں "تعلیقات" کے ذیل میں (صفحہ ۴۱۷ بعد) ملاحظہ فرمائیں۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اٰلَآئِہٖ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَآئِہٖ لَاسِیَّمَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَالرَّحْمَۃُ وَالْمَغْفِرَۃُ عَلٰی اَوْلِیَآئِہٖ۔

امابعد یہ مکتوبات حضرت دلیل اللہ خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ وہ ۱۰۴۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ سے علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد علوم باطنی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ والد ماجد کی وفات کے بعد مزید کمالات اور مخصوص نسبت کے حصول کے لیے آپ کے چچا عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے دل میں یہ تشویش تھی کہ اگر آپ انھیں قبلۂ توجہ بنائیں تو ممکن ہے جو نسبت اپنے والد خازن الرحمۃ سے ہے اس میں کوئی فتور واقع نہ ہو جائے۔ اس موقع پر حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بتایا کہ حضرت الیشان آپ کو ایک اہم امر کے لیے طلب کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بلا واسطہ ان سے ملیں۔ لہٰذا اس ایما پر آپ حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ کو خازن الرحمۃ سے "نسبت معیت کامل" حاصل ہے۔ میں بطور تفصیل آپ کو توجہات دوں گا۔[1]

---

[1] مصنف عمدۃ المقامات نے چالیس توجہات کا ذکر کیا ہے لیکن خود حضرت دمدرسہ مکتوب ۱۴۹ میں بیان کی تصنیف ہوئی ہے۔

ان توجہات سے آپ کی نسبتِ سابقہ میں کوئی نقصان پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان سے آپ کے احوال میں مزید ترقی اور قوت پیدا ہو جائے گی۔

توجہات کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ چوالیس توجہات ہونے کے بعد حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرہٗ کا وصال ہوا۔ اس جانکاہ واقعہ کے بعد آپ نے ایک دن روضۂ متبرکہ میں عرض کیا کہ توجہات موعودہ میں سے چھ توجہات باقی ہیں۔ امید ہے کہ وہ لطف وکرم سے پورے ہو جائیں ـــــ ارشاد ہوا کہ مزار پر آکر متوجہ بیٹھیں۔ اور خلوت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ وقتِ خلوت میں مزار پر چلے جاتے اور استفاضہ کرتے ـــــــ چھٹے دن جب توجہات موعودہ کے اختتام کا دن تھا، آپ دوات اور قلم اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت نے اپنے دستخطِ مبارک سے لکھ دیا کہ "جو وعدہ عبدالاحد سے پچاس توجہات کا کیا گیا تھا ان میں سے چوالیس بحالتِ حیات دی گئی تھیں۔ باقی چھ توجہات بہ ہیئتِ زندگی دے کر وعدہ پورا کر دیا گیا۔"

آپ نے یہ عبارت چچیرے بھائیوں کو دکھلا دی۔ انھوں نے اپنے والد بزرگوار کے دستخط پہچان لیے اور حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کی پشت پر تحریر فرمایا ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ بَلٰی اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔

حضرت خواجہ عبدالاحد قدس سرہٗ تمام بھائیوں سے فضائل صوری ومعنوی میں ممتاز تھے۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے فصاحت وبلاغت، الفاظ کی رنگینی اور نازک خیالی میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔ آپ نے اپنے تخلص کو وحدت قرار دیا تھا۔ اس تخلص نے اتنی شہرت پائی کہ گویا وہ آپ کا لقب ہو گیا۔

حضرت وحدت رحمۃ اللہ علیہ دو دفعہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ مطہرہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے شرف یاب ہوئے۔ پہلی بار عم بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی رفاقت میں اور دوسری دفعہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمراہی میں تشریف لے گئے تھے۔

جس طرح نسبتِ قیومیت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ سے حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کو ملی تھی، اسی طرح حضرت عروۃ الوثقیٰ سے خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کو ملی۔ اس منصب کے متعلق آپ کو کچھ بشارات ہوئیں جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا تھا کہ آپ کو بھی اس نسبت سے نوازا جا رہا ہے۔ لہٰذا آپ نے منصبِ قیومیت کی تحقیق اور ان بشارات کی تعبیر کے لیے حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مراسلہ بھیجا۔ انھوں نے حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہٗ کی بشارات کا حوالہ دے کر اس طرح جواب دیا:-

"حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ روزے در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرورِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شدند۔ حضرت مجدد الف ثانی و حضرتین (علیہم الرحمہ) ہمراہ معلوم می شدند۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ ملتفت شدند و از راہِ اکرام پیشانی ایشان را بوسیدند بعد ازاں بعزیزین متوجہ شدند و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند و بر جبینِ من نیز از راہِ عنایت بوسہ دادند۔ بعد ازاں بر جبینِ تو تقبیل نمودند

نیز فرمودند کہ خلعت کہ در برِ من بود دیدم کہ جدا شد و دیگر خلعت در برِ من بسیار عالی پوشانیدند و آں خلعتِ ثالث برائے تو عنایت کردند و ندا در دادند لَہٗ تَسَنُّنٌ

عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ (اَلْمُرَادُ بِهٖ لِنِسْبَةِ الْقَيُّوْمِيَّةِ)

ہم روزے فرمودند بلہم شدم دربارۂ عبدالاحد ہر بشارت کہ دادہ ہمہ برحق ہست وبشارات ومژدہ کہ از درگاہ ما می خواہد بگو کہ دادیم .....

فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب راگویا من وتو ہر دو آمادہ بودیم وہر دو مستور ومناسب آن مقام۔ لیکن من سبقت نمودم۔ فقیر واقعۂ خود راکہ دیدہ بود بعرض رسانید خورسندی تمام ظاہر نمودند۔ اجمال واقعہ آن کہ در قرب سلطان عالیشان در دست قلم دان گرفتہ استادہ ام دیدن والا سلطان قلم دان طلبیدہ نشستہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مردے دیگر ہم در دست قلم دان دارد۔ او برمن سبقت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چندگاہ منتظر باش"۔
(مکتوبات محمد نقشبند ثانی حصہ دوم صفحہ ۳۱)

حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کی وفات کے بعد آپ کے معتقدین منصب قیومیت کا انتقال آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس لیے شیخ محمد مراد نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

"وراثت کمالات خاصۂ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہٗ امر لیست معنوی۔ ہر یکے از یاران بخود منسوب می سازد تا حق بجانب کیست ودوستان فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را وحقر متاملی ہست وہیچ حکم نمی تواند کرد زیراکہ خود را اصلاً وقطعاً لائق آن امور عظام نمی داند۔ اگرچہ اشارات وبشارت آنجناب عطاؤ مضمحہ کالنفس ہست برین معنیٰ کَمَا یُسْتَفْہِمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ"۔ (گلشن وحدت ص)

سلطان جہانگیر کے آخری عہد سے مغلیہ کے شاہی خاندان کا روحانی ربط دارالارشاد سے قائم رہا سلطان اورنگ زیب، شہزادہ کام بخش، شاہ فرخ سیر اور شہزادی زیب النساء بیگم وغیرہ

بیگمات کے نام خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں جن کے نام اس مکتوبات میں خطوط لکھے گئے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کے فیوض سے خاندان مغلیہ اور اُن کے بہت سے امراء و رؤسا بہرہ مند ہوتے رہے۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ جو اپنے وقت کے ایک بڑے متقی اور فاضل حکمران تھے اُنھوں نے خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی وفات کا قطعہ تاریخ خود اپنے حسنِ عقیدت سے اس طرح تالیف کیا ہے ؎

قیوم جہاں خلیفۃ اللہ — دانندۂ رازہاے مکتوم
در دائرۂ وجود تا بود — بودش بجہان مثال معدوم
تاریخ وصالِ او خرد گفت — "رفتہ زجہان امام معصوم"
۱۰۷۰ھ

سلطان اورنگ زیب نے اپنے ایک مکتوب میں علامۂ عصر حضرت محمد فرخ شاہ (حضرت خواجہ عبدالاحد کے بڑے بھائی) کو وہاں کی آب و ہوا کی ناسازگاری بتا کر دارالحکومت میں آنے کی دعوت دی ہے:۔

'حامداً ۔ از جانب این مبتلائے مغرور بشیخ محمد فرخ سلام خیر انجام برسد۔ چون آب و ہوائے آنجا راست نمی آید اگر تا اینجا بیایند بد نیست مشتاق دانند۔"

سلطان اورنگ زیبؒ کا ایک مکتوب حقائق آگاہ حضرت شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ حامداً۔ هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ اما بعد سلامٌ عَلَيۡكُمۡ وَهُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَمَا كُنۡتُمۡ۔ مکتوب مرغوب سراسر افادہ تمام فائدہ رسید کمان نبت

بخشید جَزَاکُمُ اللّٰهُ خَیْرًا فِی الدَّارَیْنِ ۔ بوداء کریمہ صدر فائدہ از احیاء العلوم اکثر منظر در آمدہ نوشتہ فرستاد وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکُمْ ۔ اگر حرکت سبب از دیاد آزار نباشد چون اینجا مجمع اطبا است می توان آمد ۔ وَالسَّلَامُ ۔"

ایک اور مکتوب عارف باللہ الصمد حضرت خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے:۔

هُوَ الْاَحَدُ ۔ من آنم کہ من آنم ۔ بل کماہی ندانم حسن ظنِ عزیزان تو انم کہ شمارم توقع کہ بدعا یاد باشم ۔"

سلطان نے خواجہ عبدالاحدؒ کے ایک مکتوب (شاید سفر حج کے موقع کا) جواب اس طرح دیا ہے:۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ وَالسَّلَامُ"

بادشاہ کی طرف سے شہزادہ کام بخش نے حضرت خواجہ عبدالاحدؒ کو جواب دیا ہے:۔

"حقائق آگاہا! دعا نامہ کہ بخدمت حضور پر نور ارسال داشتہ بودند بوساطت شیخ نور الحق از نظر کیمیا اثر گذشت و بمطالعہ خاص اقدس اختصاص یافت مضمون حدیث شریف مستحسن افتاد کہ حسن خلق نصیب باد ۔ آنہا کہ علم دارند و عمل نیز ازین قسم مقولات می توانند چیزے نوشت و آنان کہ عملے ندارند و علم نیز چہ نویسند ۔ بہر حال شکر است باید کہ بدعاے خیریت خاتمہ مشغول باشند و قطعۂ قرطاس کہ درین ملفوف است محلے عطر خاص مقدس معلیٰ است ۔ و شیخ نور الحق چون التماس رخصت نمودہ بود مرخص شد ۔ وَالسَّلَامُ ۔"

بادشاہ وقت محمد فرخ سیر کا ایک مکتوب عارف باللہ الصمد خواجہ عبدالاحد کے نام یہ ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ بعد سلام سنت اسلام معلوم نمایند آنچہ گفتہ بودند بعمل ما ہست و از فضل ربانی امید است کہ از توجہ باطنی و ظاہری آن حقائق آگاہ کشود باطنی این نیازمند را حاصل شود ۔

زیادہ از حد اشتیاق مند دانند۔"

حضرت وحدت اپنے والد بزرگوار خازن رحمۃ خواجہ محمد سعید کے وصال کے بعد پورے چھبیس سال تک اُن کی مسند ارشاد پر جانشین رہے۔ بہت سے طالبانِ حق آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہو کر مدارج عالیہ پر فائز ہوئے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔ لطائف مدینہ، حاشیہ بر بعض اقوال تفسیر بیضاوی، سلسلۃ الجواہر در شرح چہل حدیث، خزائن المودہ، منشور الدرر فی فضائل السور، صحائف تسعہ، برہان جلی، بدایع الشرائع، جنات ثمانیہ، جنود اللہ، سبیل الرشاد، اسرار الجمعہ، رسالہ منع سبابہ، شرح رباعیات حضرت خواجہ بزرگ، شواہد التجدید، خیر الکلام، مناجات کبیر، مناجات صغیر، قصص برحق، نشر العطر، فیض عام، شرح کلمہ تسبیح، شرح کلمہ تہلیل، شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب مجددی۔ اسرار الفقر، چہار چمن اور رسالہ در شرح بیت مشہور مثنوی معنوی ہے۔ علمِ حق در علم صوفی گم شود۔ این سخن کے باور مردم شود۔

حضرت وحدت کا وصال بروز جمعہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۱۲۶ھ کو ہوا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ آپ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ میں حوض کے قریب صفۂ متبرکہ کے جنوب کی طرف دفن کیا گیا۔ آپ کے مرقدِ اطہر پر قبہ بنایا گیا۔

خواجہ محمد اعظم کشمیری نے کتاب اشجار الخلد و اثمار الاشجار میں آپ کی تاریخ میں طویل قصائد و مراثی لکھے ہیں جن میں سے ایک قطعہ پر اکتفا کی جاتی ہے۔

کرد رحلت قطبِ ارشاد آنکہ بود — در رہِ حق عارفان را مستند
از نسیم فیض اُو شگفتہ گلے — ہمچو او در باغِ وحدت سربلند

منبعِ اسرارِ ذاتِ لَمْ یَلِدْ	مطلعِ انوارِ اللہ الصمدْ
از عنایاتِ ازل ذاتش سعید	با کمالِ فضل معصوم ابد
زد رقم اعظم بسالِ وصلِ او	"ہادیِ دین بود شیخ عبدالاحد"

۱۱۲۶ھ

آپ کے چار صاحبزادگان تھے جو سب کے سب درجۂ کمال تک پہنچے تھے:۔

(۱) حضرت ابو حنیفہؒ جو آپ کی وفات کے بعد چھ سال آپ کی خانقاہ کے جانشین رہے۔ وہ بڑے صاحبِ کشف تھے۔ تتمۂ مکتوبات میں یارانِ کشمیر کے نام بشاراتِ کشفی پر ان کا ایک مکتوب ہے۔ (۲) حضرت محمد تقی کمالاتِ ظاہری اور باطنی سے موصوف تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۳) حضرت محمد جوادؒ[1] جو حرمین الشریفین کے سفر میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ تھے وہاں وفات پا گئے۔ (۴) حضرت نور الحق علومِ ظاہری و فیوضِ باطنی سے ممتاز تھے۔

یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" آپ کے خلیفہ مجاز شیخ محمد مراد کشمیری نے جمع کیے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضرت وحدت کے تمام مکاتیب دستیاب نہیں ہوئے۔ ان میں زیادہ تر وہی خطوط ہیں جو انھیں لکھے گئے تھے۔ وہ لوگ جو دور دراز فاصلے پر رہتے تھے ان کے خطوط کا ملنا آسان کام نہیں تھا۔ سلطان اورنگ زیب نے جن مکاتیب کے جوابات دیے ہیں وہ بھی اس مجموعے میں نہیں ملتے۔ نیز حضرتِ وحدت کی روانیِ قلم اور ان کے فیوضات کے دائرہ کی توسیع سے پتا چلتا ہے کہ جامعِ مکتوبات کو تمام خطوط نہیں ملے ہیں۔

---

[1] عمدۃ المقامات میں محمد جواد کی بجائے محمد مراد لکھا گیا ہے۔ حالانکہ حضرتِ وحدت نے متعدد خطوط میں محمد جواد کو اپنا فرزند ذکر کیا ہے۔

اس مکتوبات کا قلمی نسخہ فقیر کے جدامجد حضرت جیو شاہ فضل احمد سرہندی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ فضلیہ کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ موصوف رحمۃ اللہ علیہ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے عہد میں ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۱ء سرہند شریف سے ہجرت کر کے پشاور میں تشریف لے آئے۔ یہاں کے ہزاروں لوگ اُن کے فیوضاتِ باطنی سے سیراب ہوئے۔ اور سلخ ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۱ھ کو ۸۴ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار وہاں چوک۔ ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق رحمۃ اللہ علیہ میں واقع ہے

آپ کا انتساب باطنی حضرت شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ سے تھا۔ اُن کا حضرت پارسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا حضرت شیخ عبید اللہ نیز حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہما سے تھا پھر اُن کا حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ سے تھا۔

آپ کی اولاد امجاد نے سکھوں کے دورِ حکومت کے وقت ۱۲۶۱ھ (مطابق ۱۸۴۶ء) میں پشاور سے ہجرت کی اور مقام تنگی میں چند سال کے قیام کے بعد مریدوں کی خواہش سے تھانہ علاقہ سوات (مالاکنڈ ایجنسی) میں آکر آباد ہوئے

ایک دن یہ مکتوبات اور دیگر کتب جو میرے اجداد کرام کے کتب خانہ میں فقیر کی نظر سے گزریں۔ دیکھنے سے ان کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا تاکہ بہت سے لوگ اس سے مستفید ہو جائیں۔ میں اخوی اعزی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کا ممنونِ احسان ہوں جنھوں نے ازراہِ ایثار ان کتابوں (سوانح حیات خواجہ امیر سید کلال رحمۃ اللہ علیہ، مکتوبات حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی اور اس مکتوبات خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ) کی اشاعت کی سعادت حاصل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں اور جانی کوششوں کو قبول فرما کر نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنا دے!

اس قلمی مکتوبات کا نسخہ ایک ایسے کاتب کا لکھا ہوا تھا جس میں بعض جگہ املائی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ تاریخی لحاظ سے تقدیم و تاخیر کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اور آیاتِ کریمہ احادیث شریف اور عربی عبارتوں پر اعراب بھی نہیں تھے چنانچہ اس ناچیز نے حتی المقدور کوشش کی ہے پھر بھی سہواً غلطیوں کا احتمال ہے۔ اس لیے اللہ پاک سے معافی کا خواستگار ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

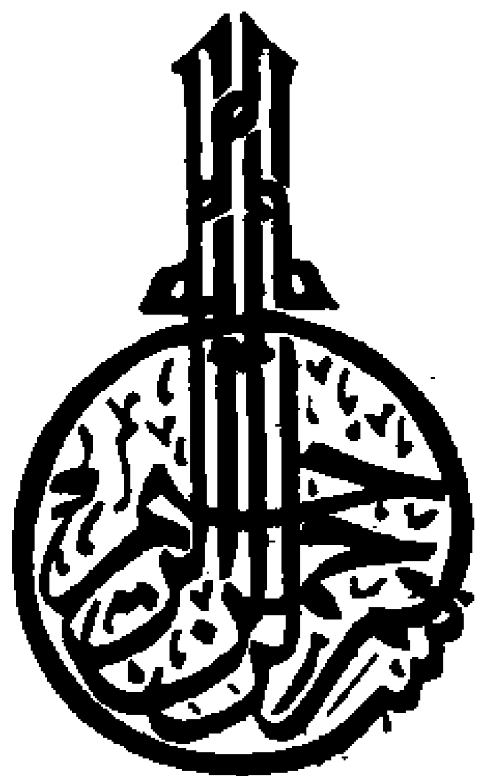
ابوالامداد شیداللہ جان (کان اللہ لہٗ)

جانشین خانقاہ فضلیہ گڑھی حضرات

(ملاکنڈ ایجنسی)

مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ





اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّدِ بِوَحْدَانِيَّتِهٖ۔ وَالْمُتَفَرِّدِ بِفَرْدَانِيَّتِهٖ۔ وَبِجَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ الْمُصَيِّرِ اَخْلَاقِ عِبَادِهٖ بِاَخْلَاقِهٖ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَحَبِیْبِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

بدان اسعدک اللہ تعالٰی بمحبّتہٖ وبمتابعۃ رسولہٖ صلی اللہ علیہ وسلم کہ از طالبان فضل الٰہ واز سالکان راہ خدا اظہار ما مضیٰ من کشف وخوارق واحوال العبید از عقل معاد بست ودور از کار صواب لیکن از انچہ از مرشد خود فی حقہٖ وفی حق غیرہٖ معلوم ساز ند آن را معتبر شناسند واز تشکیک مشککان خود را در شک نیند ازند بلکہ ہمچوں قول نبی خود را دانند کما ورد اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِهٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِهٖ۔ وَکُنْتُ مَاْمُوْرًا مِّنْ جَنَابِهٖ مَدَّ ظِلُّهٗ فِیْ کُتُبِ الْبِشَارَاتِ الَّتِیْ صَدَرَتْ مِنْهُ مَدَّ ظِلُّهٗ فِیْ حَقِّ الْمُحَرِّرِ۔ وَبِمُقْتَضَاءِ الْوَاقِعَاتِ الَّتِیْ ظَهَرَتْ مِنْهُ فِیْ حَقِّ الطَّالِبِیْنَ۔

آن مکاتیب کہ مشتمل بر بشارات ورموز واسرار ومعارف ودقایق غامضہ وحقایق عالیہ بودہ است از رشحات قلم وفیوضات فہم حقایق ومعارف آگاہ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ علامت باللہ الصمد قطبی ومرشدی حضرت خواجہ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید

این امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہ در حق مسترشدین انشا فرمودہ اند احقر العباد محمد مراد عفی عنہ آنہا را فراہم آورد و ہرگاہ کہ معارف حضرت الیشان منتج از توحید شہودی بود و نیز حضرت الیشان تخلص بہ وحدت داشت۔ لہٰذا این مکتوبات را بہ "گلشن وحدت" موسوم گردانیدہ شد۔

مکتوب اول بہ حقائق و معارف آگاہ مخدوم زادہ محمد فرخ شاہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ عنایت نامہ سامی کہ متضمن انواع عنایات بود ورود آن عزیز و مکرم و مباہی گردید سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَلٰی رُؤُسِ الطَّالِبِیْنَ صاحب من خبر میان علی رضا چنان اشتہار یافتہ کہ ہمراہ والدۂ خود شدہ بہ تعاقب سید و اہل خانہ را نیز ہمراہ آوردہ و با والدہ و اہل راہ مواسات پیش گرفتہ خبر معتمد علیہ نیست بعد تحقیق این مقدمات ان شاء اللہ العزیز مکرر معروض خواہند داشت۔ بیارای طریق عنایتہا فرمایند۔

مکتوب دوم ۔ بہ ملا عبد الرشید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَی الْاَخِ الصَّالِحِ الْفَاضِلِ الْکَامِلِ عَبْدِ الرَّشِیْدِ اَفْقَہُ اللّٰہُ الصَّمَدُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَنَا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ بِطَلَبِ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَافِیَتَکُمْ وَاِسْتِقَامَتَکُمْ وَتَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ۔ وَنَرْجُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حُسْنَ الْقُبُوْلِ وَالْاِجَابَۃِ وَالْمَسْئُوْلُ الْمَاْمُوْلُ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دَعَوَاتِکُمْ فِیْ اَفْضَلِ اَوْقَاتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ الدُّعَاءِ دُعَاءُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ ظَھْرَ الْغَیْبِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْفَتَی الْقَابِلَ الصَّالِحَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ فُتِحَ لَہٗ ھٰھُنَا اَبْوَابُ الْفُتُوْحِ وَتَیَسَّرَ لَہُ التَّرَقِّیْ فِیْ دَرَجَاتِ الْوِلَایَۃِ وَالْفَوْزِ بِاَنْوَاعِ الْمُکَاشَفَاتِ وَالْمُشَاھَدَاتِ وَالْاِلْھَامَاتِ وَالْاِحْسَاسَاتِ وَاِنَّہٗ مَعَ ھٰذَا یَاْخُذُ مِنْ عِلْمِ

الظَّاہِرِ اَیْضًا سَبَقًا بَعْدَ سَبَقٍ وَیَتَعَلَّمُ مِنْهُ وَرَقًا بَعْدَ وَرَقٍ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ وَالْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ وَعَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَآئِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ اَنْبِیَآئِهٖ اَصْفِیَآئِهٖ وَاَصْفِیَآئِهٖ وَاَحْبَآئِهٖ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی جَمِیْعِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب سوم۔

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی حَبِیْبِ اللّٰهِ۔ از فقیر حقیر سلام بو انجام مطالعہ نمایند اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَلَاکُ الْاَمْرِ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ ثُمَّ الْمُرْجُوْ مِنْ اَخْلَاقِکُمْ اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنَ الدَّعْوَاتِ الصّٰلِحٰتِ وَنَحْنُ فِیْ دُعَآئِکُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند و بجمیع اصحابی۔

مکتوب چہارم۔ بجامع مکتوبات محمد مراد در نصیحت و دعوات صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مِنْ عَبْدِ الْاَحَدِ السَّرْهِنْدِیْ اِلٰی مُحَمَّدٍ الْمُرَادِ الْکَشْمِیْرِیْ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُوْصِیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضَآءِ وَالْغَضَبِ وَذِکْرِ اللّٰهِ عِنْدَ کُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ فَاِذَا عَمِلْتَ صَالِحًا فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَلٰی ذٰلِكَ وَاِذَا اکْتَسَبْتَ سَیِّئَةً اَعَاذَكَ اللّٰهُ فَتُبْ قَرِیْبًا اِنَّهٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَلَا تَنْسَانِیْ مِنْ دَعَوَاتِكَ الصَّالِحَةِ کَمَا لَا اُنْسِیْكَ رَزَقَكَ اللّٰهُ الْاِسْتِقَامَةَ عَلَی الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ وَتَرَقَّاكَ عَلٰی مَدَارِجِ الْحَقِیْقَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی وَالِدِکُمُ الْاَکْرَمِ وَعَلٰی اَخِیْکُمُ الْاَصْغَرِ وَسَآئِرِ بُیُوْتِنَا۔

مکتوب پنجم۔ در بیان طلب بادشاہ برائے جواب مخالفین طریقۂ عالیہ و پشیمانی آنہا بجامع مکتوبات محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالْاِسْتِقَامَةِ عَلَی الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَلَاکُ الْاَمْرِ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ وَاعْلَمُوْا اِنِّیْ فِیْ مَدَدِکُمْ وَمُشْتَغِلٌ بِدَعَوَاتِکُمْ وَنَرْجُوْ اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دَعَوَاتِکُمْ۔ دیگر استماع یافته باشند که فقیر به تقریب بعضے امور بدار الخلافه رسیده بود سر و برگ آن نداشت که خلیفهٔ وقت را ببیند لیکن حسب تقدیر اتفاق واقع شد۔ بلکه تا آنکه خلیفه خود طلب داشته والطاف بسیار نمود۔ درین ولا از بربان پور چندے از حسود طریقهٔ احمدیه رسیده نزد خلیفه استغاثه کردند و گفتند که در مکتوبات شیخ احمد سرہندی مقدمات خلافِ شرع واقع است و تمام مریدان و خلفای ایشان معتقد آن مقدمات اند۔ وحالانکه آن مقدمات موجب الحاد و زندقه است و بعضے مکاتیب علیه که داخل اسرار اند از جمله متشابهات و مأولات برآورده در آورد و افشا دادند۔ چون مقدمات ابله فریب می گفتند و بظاہر خود را رافع مدعات می نمودند مردم اول وہله از جا می رفتند و توحش می نمودند۔ اما عزیزان و بزرگان بعد از تامل رد آنها نمودند۔ چون این گفت وگو بسیار بلند شد و ارباب عدالت را مردمان شورانیدند و ظل الٰہی را بار ہا خبر ہا رسانیدند۔ ظل الٰہی به فقیر حکم فرستادند که برائے جواب مقدمات و حل عبارات جد شریف خویش در مسجد غسلخانه حاضر شوند۔ فقیر در جواب نوشت که حاشا وکلا که در کلام جدی رضی اللّٰه عنه سر موے مخالفت شرع باشد۔ اگرچه به حسب ظاہری مخالف ہم نماید و دقایق مشائخ عظام را بسا است که مثل ما کوته فہمان درک نمایند و در مذاکره و مطارحه آوردن زیبا نیست۔ آنچه از کلام بزرگان در فہم ما در آید فَعَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ و آنچه بفہم ما نه در آید و مخالف شرع شریف نماید حقیقت علم آن را حواله

بہ علم الہٰی می نمایم و سرِ موی مخالف شریعت غرا تجویز نمی نمایم۔ پس فقیر را از سوال حقیقتِ آن امور و مذاکرہ مجلسِ ظاہری معاف فرمایند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ خلقِ الہٰی صاف شدند و از ین گفت وگو بالکل در گزشتند۔ بعد از ان بعضے خوانین را بعذر خواہی این طلب پیشِ فقیر فرستادند و فرمودند کہ ما ایشما نَعُوْذُ بِاللّٰہِ قضیہ نداشتیم و اینجا محکمہ نبود۔ اگرچہ قاضی حاضر بود۔ امّا برائے حلِ بعضے مسائل بود۔ چون نیامدند ما ہم بانو تکلیف نمی دہیم اگر سوالے خواہد بود نزدِ شما نوشتہ خواہیم فرستاد۔ این گفت وگو بیش از شہرِ رمضان بود و الی یَوْمِنَا ھٰذَا کہ دوم شوال باشد ہیچ گفت وگو نہ شدہ و معاندان ہم پارہ پشیمان شدند۔ اگر کسے خلاف این روایت کند اعتبار ننمایند کہ طریقہ علیہ احمدیہ را غرت مِنَ اللّٰہ است وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ چند روز فقیر در ینجا است اِنْشَاءَ اللّٰہ تعالیٰ۔ بعد از چند روز متوجہ دار الارشاد خواہد شد۔ والسلام۔ بخدمت والد ماجد سلام خیر انجام رسانند و یارانِ طریق و عبد المومن را سلام رسانند۔ محمد یوسف بہ دعوات مخصوص است

مکتوب ششم۔ بہ ملا محمد مومن و ملا محمد ہاشم صدور یافت

عَلَیْکُمْ بِصُحْبَۃِ الصُّرَفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ سِیَّمَا مُحَمَّدُ الْمُرَادِ۔ فَاِنَّہٗ یَأْخُذُ مِنْ صُحْبَۃِ الْفُقَرَاءِ حَظًّا وَّافِرًا وَّیَلِیْقُ بِصُحْبَۃِ الطُّلَّابِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اشعارِ رنگینِ محمد ہاشم ذوقین ساخت۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتم۔ بہ شیخ محمد مراد نوشتہ است۔

مکرر نامجات محبت احوی محمد مراد رسید قاصد حال خیلے مستعجل بود۔ بہ تفصیل آن نتوانستیم پرداخت مجملاً آنکہ سر رشتہ طریقت و شریعت را مَادَامَ النَّفْسُ فِی النَّفْسِ از دست نہ دہند۔ و متتبع آثارِ سلف باشند و این خیر خواہ را غافل از دعوات و توجہات

بل بشارات ندانند۔ امّا استقامت آن ہست کہ بندۂ بشارات نباشند کہ این داخل
اجر ہست در دار العمل۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ
لَاٰتٍ۔ بشارتے کہ از شیخ شرف الحق نوشتہ اند خیلے بلند ہست۔ امیدوار باشند تفصیل
آن بمشافہہ تعلق دارد۔ الٰہی میسّر باد۔ دیگر شنیدہ شد کہ شما بہر احتیاط قرأت نماز بمسجد
ادا می کنند۔ احتیاط زیادہ باد۔ امّا جماعت اولیٰ را در مسجد حتی المقدور از دست ندہید
و اگر بالفرض شبہہ قوی ماندہ باشد منفرداً اعادہ کنند۔ ھٰذَا طَرِیْقَتُنَا وَالسَّلَام۔ بہ
والد ماجد سلام خیر انجام رسانند۔ اگر ترجمہ کتاب نواقض الروافض میسّر شدہ باشد
ارسال دارند۔ شیخ عبد المجید سلام می رسانند۔

مکتوب ہشتم۔ بہ شیخ محمد یوسف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ
الْعَجَمِ وَاٰلِہِ الْاَکْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ ھٰذَا الْمَرَامُ اخوان کرام اولو المجد والاحترام میاں
محمد ہاشم و میاں محمد مؤمن۔ از احقر الانام سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ یاران عظام اوقات عزیز را صرف مہم عزیز نمودہ امیدوار عنایت
ازلی باشند در روزکی چند سر گرم مجاہدہ بودہ بفوز عظیم ممتاز گردند وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا
فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ نص قاطع ہست فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ اخوی میان محمد ہاشم اشعار رنگین در مدح احقر تالیف نمودہ
ارسال نمودہ بودند۔ کرم کردند و تصدیعہ کشیدند۔ قابل ذم را خلعت مدح پوشانیدند
کریم مطلق روز قیامت بثنائے جمیل مکرم سازد والسلام علی خیر الانام۔

مکتوب نہم۔ شیخ محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ الْکَشْمِیْرِیَّ لَمَّا اخْتَارَ صُحْبَةَ الْفُقَرَاءِ وَلَازَمَ طَرِیْقَتَهُمْ وَدَاوَمَ عَلٰی اَذْکَارِهِمْ وَاَشْغَالِهِمْ حَتّٰی لَاحَ عَلَیْهِ اٰثَارُ السَّعَادَةِ وَالْکَرَامَةِ وَنَالَ حَظًّا مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَشُرِّفَ بِالْمُشَاهَدَاتِ الْمُکَاشَفَاتِ وَالتَّجَلِّیَاتِ وَمَا یَعُدُّهُ الْاَکَابِرُ فِی الْمَنَاقِبِ لَکِنَّمَا لَا بَلْ وَصَلَ اِلٰی مَا اخْتَصَّ بِهِ الْمَشَائِخُ النَّقْشَبَنْدِیَّةُ قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ بَلْ وَصَلَ اِلٰی مَا اخْتَصَّ بِالسَّادَاتِ الْکِرَامِ الْاَحْمَدِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ وَاَفَاضَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ بَرَکَاتِهِمْ اَجَزْتُ لَهٗ بَعْدَ الْاِسْتِخَارَةِ وَالْاِسْتِیْذَانِ مِنْ مَشَائِخِ تَعْلِیْمِ الطَّرِیْقَةِ النَّقْشَبَنْدِیَّةِ لِلطُّلَّابِ وَتَسْلِیْکِهِمْ سَبِیْلَ الرُّشْدِ اِلٰی رَبِّ الْاَرْبَابِ وَذٰلِکَ بِشَرْطِ الْاِسْتِقَامَةِ عَلَی الشَّرِیْعَةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ لَا یُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَزَقَهُ الْاِسْتِقَامَةَ وَالرُّشْدَ وَالرَّ

اَنَا الْفَقِیْرُ عُبَیْدُ الْاَحَدِ ابْنُ الشَّیْخِ الْکَامِلِ الشَّیْخِ مُحَمَّدٍ سَعِیْدٍ بْنِ الْفَارُوْقِیِّ الْحَنَفِیِّ السَّرْهَنْدِیِّ قَدَّسَنَا اللّٰهُ سِرَّهٗ الْاَسْنٰی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب دہم۔ بہ شیخ محمد مراد در بیان غرا پرسی والدہ و بشارات و احوال شیخ محمد یوسف و شکایت بعضی طلبا و صدور یافت۔

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَاٰلِهٖ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ سلام خیر انجام حقر الانام اخوی اعزی حقائق آگاہی شیخ محمد مراد اَوْصَلَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَعْلَی الرَّشَادِ مطالعہ نمایند احوال این شکستہ بال لِلّٰهِ الْمُتَعَال کہ موجب ثنائے حضرت ذی الجلال است وَکَثِیْرٌ مَا نَتَوَجَّهُ اِلَیْکُمْ

دُعَاءً وَّتَضَرُّعًا اِلٰی اَنْ جَآءَ نَا فِیْ حَقِّکُمْ بِشَارَاتٌ وَّاِشَارَاتٌ وَالْمَرْجُوْ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنْ دَعْوَاتِکُمْ فِیْ خَاصَّةِ اَوْقَاتِکُمْ. مخدوما پیش ازین ہم نوشتہ واکنون ہم می نویسد کہ از ارتحال والدہ ماجدۂ شما خاطر دوستان حزین گردید. اَمَّا سُنَّةُ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ. اکنون از صبر وشکیبائی چارہ نیست وجز امداد واحسان دربارۂ آن محتاج طریقۂ مرضیہ نہ. فقیر ہم در اوقات مَوْجُوْدَةُ الْاِجَابَةِ آن مرحومہ را یاد و شاد می نماید وبثواب ختم کلمۂ طیبہ امداد واعانت می نماید وآثار نیک می فہمد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

احقر درباب شما از قطب الاقطاب حضرت خواجہ جیو سلمہ اللہ بشارت خواستہ بود. بعد از توجہ فرمودند کہ انوار حقیقت کعبہ وولایت احمدی کہ از عنایات خاصہ آن حضرت مفہوم می شود درباب صلاح آئین شیخ محمد یوسف احقر دریغ توجہ وتصرف نہ نمودہ چنانچہ آثار نیک ظاہر شدہ وکیفیات خاص کہ از لوازم طریقۂ انیقہ احمدیہ است ورود یافتہ روز رخصت بخدمت قطب الاقطاب بردہ بود. بعد از توجہ فرمودند کہ از ولایت کبریٰ خارج مفہوم شد وقطع نظر ازین متنی نسبت او علو عجیب دارد وانوار نسبت وانتشار در آفاق [illegible] واستعداد او عالی ظاہر گردید وزیر قدم حضرت نوح علیہ السلام مفہوم گردید وَزَادَهٗ اللّٰهُ [illegible] فَاَوْدَوْقًا اگر بخاطر شریف شما خواہد آمد اجازت ہم خواہد داد. دیگر بعضے مکاتیب نو [illegible] جدید واشیای دیگر نوشتہ آوردہ است بمطالعہ خواہد درآمد. عجب نیست کہ خواجہ جیو درین نزدیکی بجانب کشمیر تشریف می آرند. وتحمل کہ احقر ہم رفاقت نماید. دو مانع فقیر را پیش آمدہ است. اگر ازین ہر دو فارغ البال گردید اغلب کہ خواہد عزم نمود. اول کہ خدائی محمد جواد بر نزدیک و بعضے لوازم ضروریہ مفقود. دوم کوفت والدہ ماجدہ سلمہا ربہا. شما ہم بدعوات ظہر الغیب مدد باشید کہ حق سبحانہ ایشان را صحت بخشد وامر خیر انجام یابد واین سفر بطریق احسن میسر آرد کہ احقر مشتاق لقای شما است.

دیگر تحفہا کہ از کشمیر مصحوب محمد یوسف مرسل شدہ بود ہر ہمہ دل پذیر بود تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْکُمْ از والدۂ معنویہ خود مع سائر فقیرزادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند ع

از ہر چہ می رود سخن دوست خوش تر است

مسموع شدہ باشد کہ راہوئی از ما شکست و بدیگران پیوست حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آنچہ معقول این دُور از کار شدہ آن ہست کہ اَخْطَأَ الطَّرِیْقَ وَضَلَّ عَنِ السَّبِیْلِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ جناب قطب الاقطاب سلمہٗ ربہٗ سلام رسانیدہ اند۔ بخدمت کمالات پناہی اخوند جیو سلام خیر انجام موصول باد بہ اہل ارادت و مودت سلام برسانند محبت آثار ملا عبد المومن سلام خوانند فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّتَصَوَّرَ وَالسَّاعَۃُ اَمَرُّ مِنْ اَنْ یَّتَحَرَّرَ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ۔ لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃٌ۔

مکتوب یازدہم۔ در بیان احوال و بشارات باحقر محرر محمد مراد صدور یافت۔

ازین مسکین محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ درین ایام بعضے عنایت الٰہی درباب خود مشاہدہ نمودہ کہ در ایام سابق گویا عشر عشیر آن حاصل روزگار نبودہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ از جملہ عنایات مذکورہ بشارت سابقیت ہست کہ منطوق کریمہ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ الْاٰیات ہست دوم بشارت آن قبولیت خاص کہ مقبولِ آن مقبول حق باشد و مردود آن مردود حق بود سوم بشارت مغفرت خاص یعنی دخول در بہشت بے حساب و بے عذاب مَعَ اَلْفٍ مِنَ الْاَتْبَاعِ اَوْ بِزِیَادَۃٍ میسر آمد وَالْاَصْحَابُ وَالْاَحْبَابُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ دَاخِلُوْنَ فِی الْبِشَارَۃِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ درباب توفیق آثار عبد الرحمٰن مہربانی نمایند۔ فضائل پناہ اخون جیو سلام

ووالد ماجد شما مرقوم شدہ شاید کہ نہ رسیدہ الحال نیز می نویسد کہ شما خدا آگاہ ووالد شما واقف راہ را احتیاج نصیحت نیست۔ اما این قدر می نویسد کہ ہر چند مصیبت بزرگ تر اجر عظیم تر۔ ودر وقت توجہ بروح مرحوم زا منفرح یافتہ شد ومددے ہم نمودہ شد۔ وَالْغَیْبُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ بہ والد ماجد و برادر سلام رسانند اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ بَیْتِھِمُ الْاَمْنَ وَالْاَمَانَ وَالْاِیْمَانَ وَوَسِّعْ فِیْ اَرْزَاقِھِمْ۔ وَاَعْمَارِھِمْ۔ اٰمین۔ بہ سائر اہل طریقہ سلام رسانند محمد یوسف بہ دعا مخصوص است۔

مکتوب بست ونہم۔ در بیان علو بشارت ودعوات بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ از مسکین محمد مراد وَفَّقَہُ اللّٰہ بعد از اشتیاق معلوم نماید کہ خاطر ہموارہ متعلق اخبار فرخندہ آثار شما می باشد خواہان ترقیات شما می بود۔ از ارسال نامجات دریغ نہ دارند وبہ دعوات ظہر الغیب ممد این خاکسار باشند۔ بعضے بشارات از عالم غیب درباب این مسکین ظاہر شدہ از جملہ اسرار لازم الاستتار است۔ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ انشاء اللّٰہ مشافہۃً مذکور خواہد شد۔

مکتوب سی ام۔ بہ کمینہ درویشان مؤلف صدور یافتہ در بیان طلبگاری فقیر۔

مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَی الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ سلام خیر انجام بہ آن برادر گرامی موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب تمنائے جمیل مطلق است۔ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سَلَامَتُکُمْ وَعَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ۔ مخدوما اگر با ذن والد میسر آید سیر سرہندستان مغتنم شمارند۔ اگرچہ رابطہ معنوی فیما بین قوی است نزدیک ودور اینجا کالمساوی است اما صحبت صحبت است۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ملا محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعہ نمایند فضائل دستگاہ اخوند جیو را سلام رسانند۔

مکتوب سی ویکم۔ بہ احقر مؤلف محمد مراد صدور یافتہ در بیان رحلت والدہ خویش غفر اللہ لہا۔

حَامِدًا لِلّٰہِ ازین فقیر اخوی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند بمکتوب شریف

کہ بعد از رسیدن محمد یوسف نوشتہ بودند وصول یافت در کیفیتہا سے آن جا اطلاع داد۔

زَادَکَ اللّٰہُ ضِیَاءً وَّنُوْرًا وَّرُشْدًا ظَاہِرًا وَّبَاطِنًا۔ مخدوما قامد مستعجل بود در روز

روز جمع بنابر آن بہ زوایدنہ پرداخت اگر خواست حق جل وعلی مطابق آید بہ تفصیل بعضے مقدمات

حقایق خواہد پرداخت۔ در باب عصمت سرشت والدہ ماجدہ غفر اللہ لہا کہ ازین دار رحلت

نمودہ اند ما فقرا را محزون ساختہ بہ دعوات واستغفار ممد باشند۔ والسلام۔ محمد یوسف و

سائر اہل طریقہ سلام خوانند واشعار رنگین و دلبر محمد ہاشم ذوقین ساخت جَزَاءُ اللّٰہُ خَیْرًا

وَرَزَقَہُ اللّٰہُ الْبَرَکَاتِ۔ از سائر فرزندان وبرادران سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔

مکتوب سی ودوم۔ در بیان اخبار سیر پوربٹ در استحکام رابطہ معنوی وطلب اخوی شیخ محمد یوسف

بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم سعادت مند

نشاتین شیخ محمد مراد باد کہ احوال خیر اندیش موجب ہزاران محامد الٰہی ہست فَالْمَسْئُوْلُ مِنْ

حَضْرَۃِ قُدْسِہٖ عَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ مخدوما چندگاہ ہست

کہ نوشتہ شریف بہ فقرا نرسید ومدتے ہست کہ رقیمہ فقرا ہم بہ آن برادر عزیز نہ رسیدہ باشد

بسیاری راہ وکمی واردین عذر خواہ ہست۔ رسوم ظاہر نزد اہل باطن چندان اعتبار نہ دارد

ہمان رابطہ قلبی کہ خارج تکلف وتصنع ہست قیمت دارد۔ اگر آن معنی برجا ہست ہیچ غم نیست

واگر عیاذًا باللہ عنہ در نسبت معنوی فتور رفت فَاِذًا لَا یَنْتَفِعُ الْکُتُبُ وَالرَّسَائِلُ بحکم

اللہ رابطہ باطنی ومجانست معنوی فیمابین محکم ہست فَاِذًا لَا یَفْتَقِرُ اِلَی التَّکَلُّفَاتِ نعم

قَدْ يَنْفَعُ مِثْلُ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ لِاَرْبَابِ الذَّوْقِ وَالْحُضُوْرِ وَغَايَتُهُ اَيْضًا حَسَنَةٌ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْنَا وَاِلَيْكُمْ۔ دیگر معلوم شریف باد کہ احقر مع اخی الاکبر شیخ سعد الدین مع بشاراتِ غیبی بہ ملکِ پورب رسیدہ است۔ این جا صوبہ دار خان ذی شان اند گاہ گاہ صحبت ہم واقع می شود۔ بعضے خدماتِ فقراء بجا آورند وفقہ اللہ۔ وہمشیرہ زادہ خان مذکور میر محمد نجیب با احقر نسبتِ ارادت واخلاص بدرجہ دارند کہ فوق کمتر باشد۔ آن قدر خدماتِ فقراء نمودہ کہ در نوشتن نہ گنجد۔ شما ہم بہ الیشان آشنا باشید و بہ دعائے خیر ممد ومعاونِ ایشان باشید والسلام۔ بخدمت فضائل پناہ اخوند جیو سلام رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند از ابوحنیفہ سلام خوانند۔ از محمد جواد نیز۔ اگر محمد یوسف برسند خیلے برجا است۔

مکتوب سی وسوم۔ بہ احقر محمد مراد در بیانِ عزمِ سیر کابل صدور یافت۔

اخوی اکرمی حقائق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ بہ حالِ رقیمہ محمد ہاشم باید کہ توجہ شافی نمایند تا بحق خود برسد۔ وعزمِ سفر کابل بہ ہمان حال است۔ اغرہ شہر ربیع الثانی برائے کوچ مقرر نمودہ بشد۔ واستخارہ با ہم راہ دادند۔ اغلب کہ سیر واقع شود وتحمیل کہ موقوف شود۔ والسلام علیکم۔ شیخ محمد یوسف طالب سلام خیر انجام خوانند۔ شیخ عبد المومن۔ وشیخ محمد ہاشم وسائر اہلِ طریق سلام خوانند۔

مکتوب سی وچہارم۔ بہ کمینہ محمد مراد در بیانِ طلب برائے سیر کابل برفاقت قطبِ عالم صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ ازین حقیر تمام تقصیر سلام مودت انجام بہ اخوی اعزی فضائل مآبی شیخ محمد مراد موصول باد۔ مخدوما امروز سہ شنبہ پانزدہم شہر ربیع الثانی است داخل سرائے اورنگ آباد کہ دو منزلے از لاہور بجانب سرہند است فرود آمدیم ودو سہ مقام نمودہ روانہ دار الملک کابل می شویم انشاء اللہ سبحانہ،

را سرگرم شغلِ باطن و استقامتِ ظاہر دارند۔ درحین نوشتن نظر بر باطنِ شما اُفتاد حضورِ خاص مفہوم گردید۔ و معنیٔ دیگر کہ مناسبِ مناصبِ خدمتِ باطنی آن دیار ہست متوہم شد۔ چون واضح ترگردد ان شاء اللہ مرقوم نمودہ آید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ شیخ محمد یوسف باشما در نظرِ کشفی مشابہ بسیار ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ مشارٌ الیہ جمیع اہلِ طریق سلام خوانند بخدمت فضائل پناہ اخوند حیو سلام خیر انجام رسانند از برادران گرامی و فرزندانِ فقیر دُملاً فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ احقر مؤلف در بیانِ تحریص برخدمتِ پدر و در بشارتِ استقامت و طلبِ رسالہ تالیف حضرت محمد فرخ شاہ قدس سرہٗ در منعِ غناء نوشتہ اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ محبوبُ القلوبی شیخ محمد مراد اَدَّادَہُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ وَاَوْصَلَہٗ کَمَا لَا فَوْقَ الْکَمَالِ درمراتبِ قربِ الٰہی مترقی باشند۔ صحیفۂ مودت وصول یافتہ مسرور ساخت اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ بر جادۂ شریعت و سجادۂ طریقت استقامت دارند و از یادِ فقراءِ باب اللہ غافل نیستند۔ توقع کہ در اوقاتِ مرجوۃ الاجابت بہ دعوات ظہر الغیب ممد و معاون این خاکسار باشند۔ و احقر را نیز از دعوات و توجہات در بابِ خویش غافل نہ فہمند۔ و در سعی ترقیاتِ خود تصور نمایند زَادَکَ اللّٰہُ مِنَ الْکَمَالَاتِ الْاَحْمَدِیَّۃِ۔ دیگر در بابِ حاملِ مکتوب دستگیری تمام فرمایند تا مبلغ او حصول یابد۔ دیگر خدمتِ والد شریف درین ایام نیز بر شما لازم ہست رضائے فقرا نیز درین تصور نمودہ ہیچ دقیقہ فروگذاشت نہ نمایند اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ۔ بہ والد ماجد خود سلامِ احقر الانام رسانند۔ در حصولِ مبلغ حاملِ رقیمہ توجہ تمام نمایند۔ بہ محبت آئین شیخ محمد یوسف سلام برسد و بہ سائر اہلِ طریقہ سلام رسانند۔ شیخ خلیل الرحمٰن سلام می رسانند۔ و فرمودہ اند کہ رسالہ بابت حرمت غنا تصنیفِ برادرم مولوی

اگر توانید فقرا را در راہ یاد و در شہر کابل دریابید۔ زیادہ چہ نویسد رَزَقَکُمُ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَ الْاِسْتِقَامَۃَ وَالنُّصْرَۃَ وَالْوُصُوْلَ اِلٰی اَعْلَی الدَّرَجَاتِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اخوند حیو سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند وکذٰلِکَ جَمِیْعُ اَھْلِ الطَّرِیْقِ ۔

مکتوب سی و پنجم۔ بہ احقر محمد مراد صدور یافتہ در بیان وصول بہ شہر کابل و از سفر درگذر فرمودن

حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ اخوی اعزی حقائق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ مخدوما امروز کہ روز جمعہ ششم ماہِ رجب باشد۔ ہم ششم روز است کہ داخل شہر کابل شدہ ایم۔ و در راہ انتظار کشیدیم۔ اکنون ہم فی الجملہ ہست لیکن در راہ خیلے تصدیعہا است نمی خواہم کہ شما زیر بار شوید و در راہ ایذا کشید۔ و در وقت رفتن بہ ہندوستان اگر میسر شد بہ کشمیر ہم عبوری نمائیم۔ اما چون ضعیفات ہمراہ اند خالی از تامل نیست۔ بارے تا چہ شود فقیر تا عید رمضان درین ملک است۔ بعد از نمازِ عید انشاء اللہ متوجہ حضرت سرہند می شود والسلام علیکم وعلٰی سائر من اتبع الھدٰی۔ اخوی محمد یوسف وسائر یاران سلام خوانند۔

مکتوب سی و ششم۔ در بیان بشارتِ مداریت و استقامت و تحریص ارشاد و مناسبت شیخ محمد یوسف بہ شیخ خود در امور باطن و مَا یُنَاسِبُہٗ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اما بعد۔ مدتے می گذرد کہ از آن یار سعادت آثار نامہ مفصل نہ رسید۔ و مشتاقان را مسرت تازہ نہ رسانیدہ قریب دو ماہ است کہ یک مکتوب مرغوب رسیدہ بود و بر بعضے اذواق و احوال ایشان اطلاع دادہ۔ الحمد للہ والمنۃ کہ بر شریعت و طریقت بحقیقت استقامت دارند و از حدوث حوادث دوران از جا نمی روند۔ این حقیر از احوالِ خیر مآل شما غافل نیست امیدوار ترقیاتِ شائستہ باشند و یاران طریق

شیخ محمد فرخ شاہ جیو برائے ما نویسانیدہ ارسال دارند البتہ چنین کنند۔

مکتوب سی و ہشتم۔ بہ کمینہ مؤلف در بیان مراجعت از سیر کابل و در تحریص خدمت پدر۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام شوق التیام احقر الانام بہ آن فضلت مقام طریقت انتظام اعنی شیخ محمد مراد احیبہ اللہ العزیز العلام موصول باد۔ بحمد اللہ کہ فقرائے باب اللہ مشمولِ عنایتِ الٰہی بہ کلبۂ نامرادی رسیدند۔ واز شدائد سفر کثیر الخطر رہائی یافتند اشتیاقِ دریافتِ الیشان دامن گیر ماند۔ اَلْخَيْرُ فِي مَا صَنَعَ اللّٰهُ۔ خدمتِ والد ماجد را از ممدات و معدّاتِ ترقی فہمند۔ ہمسا تجا بہ ذکرِ الٰہی و بہ فکر منزل نخستین سرگرم باشند اگر ملاقات مقدر ہست حق سبحانہ سببے خواہد برانگیخت۔ بہر تقدیر بہر حال با ہمہ کس با او باش۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اخوی شیخ محمد یوسف تحیات خوانند۔ بہ سائر اصحاب طریقہ سلام برسد۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند۔

مکتوب سی و نہم۔ در بیان رحلت والدہ ماجدۂ خویش و ترغیب بخدمت مخدوم زادہ عالی منقبت شیخ محمد صبغۃ اللہ سلمہ اللہ کہ بہ کشمیر قدوم میمنت لزوم فرمودہ بودند بہ مؤلف احقر صدور یافتہ

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّيًا عَلٰى أَسْعَدِ السُّعَدَاءِ وَعَلٰى آلِهِ التُّقٰى وَصَحْبِهِ الْأَتْقٰى

اما بعد سلام خیر انجام احقر الانام بہ اخوی تقوی شعار محمد مراد زادہ اللہ بہ خیرا کثیرا موصول باد احوالِ فقرائے باب الرحمانی مجاوران روضۂ حضرت مجدد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ موجب ہزاران محامد الٰہی ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ عَافِيَتُكُمْ وَتَرَقِّيْ دَرَجَاتِكُمْ۔ مخدوما نَحْنُ فِيْ دَعَوَاتِكُمْ وَنَرْجُوْ مِنْكُمْ اَنْ لَّا تَغْفُلُوْا مِنْ دَعَوَاتِنَا رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ رِضَاءَ الْكَامِلِ الشَّامِلِ اٰمِيْن۔ دیگر جناب مخدوم زادہ بزرگ شیخ صبغۃ اللہ آنجا تشریف می آرند مکرر بخدمتِ الیشان رسیدہ رضامندیِ الیشان حاصل نمایند وسعادت خود دران

دانند۔ ملا محمد یوسف وسائر اہلِ طریقہ سلام خوانند۔ مخدوما ششم ربیع الاول حضرتِ والدہ ماجدہ بہ دار البقا رحلت نمودہ اند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بہ دعا ختم و استغفار ممد و معاون باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب چہلم۔ در طلب احقر مع شیخ محمد یوسف بہ دار الارشاد و ترغیب سلسلۂ احمدیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اما بعد مدتے مدید و عہدے بعید برآمدہ کہ ازان اعزِ اکرم صحیفہ شریفہ ورود نیافتہ و مشتاق را بہجتِ تازہ نہ رسانیدہ مانع جز اشتغال باشغال مباد۔ اُوْصِيْكُمْ وَالنَّفْسَ الْغَافِلَةَ اَوَّلًا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْاِقْتِفَاءِ بِاٰثَارِ اَهْلِ اللّٰهِ لَاسِيَّمَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ سِيَّمَا الْاَحْمَدِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ قَدَّسَ اللّٰهُ اَسْرَارَهُمُ الزَّكِيَّةَ فَاِنَّهُمْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ جَمَعُوْا بَيْنَ الطَّرِيْقَةِ وَالشَّرِيْعَةِ وَمَرَجُوْا بِحَارَ الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فَلَا يَبْغِيَانِ حَتّٰى خَرَجَتْ كُنُوْزُ اللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ مِنْ مَعَادِنِ الْاِيْقَانِ وَالْعِرْفَانِ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِهَا وَاَطْلَعَنَا عَلٰى خَزَائِنِهَا وَ خَبَايَاهَا وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا۔ اٰمین۔ درین موسم توقع آن دارند کہ شما با اخوی محمد یوسف بحضرت دار الارشاد خواہد رسید اَلْخَيْرُ فِيْ مَا صَنَعَ اللّٰهُ با لجملہ اشتیاقِ ملاقات باقی ماند حق سبحانہ بطریقِ احسن میسر کناد۔ دیگر معلوم شریف باد کہ عزیزی خواجہ نور اللہ نام نواسۂ ملا شاہ کشمیری پیش ازین از کمالات مآب شیخ محمد یار مبلغ ہشردہ صد روپیہ بطریقِ قرض گرفتہ بود۔ اکنون سال می گذرد کہ یک عدد ہم ادا نہ نمودہ۔ زشیخ مذکور برائے استیفای دین ملازمے را آنجا فرستادہ توقع کہ آن اخِ اکرم توجہ نمودہ آن مبلغ را حاصل کردہ ارسال دارند۔ واگر چنانچہ درین باب آن عزیز تعنت نماید از ہر جا کہ دانند زود رسانیدہ کار کنند۔ استماع یافتہ کہ عزیزے آنجا تشریف دارند کہ بہ بزرگی و کمالات موصوف اند و شاہ محمد فاضل نام

دارند۔ وصاحب صوبہ بالیشان حسن ظن بہم رسانیدہ۔ وہم آن برادر را باآن بزرگ معرفت ومودت بہم رسیدہ بالیشان گفتہ وتاکید نمودہ واز حاکم مذکور ساختہ مبلغ حاصل نمایند۔ بالجملہ توجہ شافی نمایند کہ شیخ مذکور از چندگاہ نزد احقر تشریف دارند وعہد قدیم راجدید ساختہ ورابطۂ سابق رامستحکم نمودہ اند۔ دراہ لطف ولطافت را زیادہ از زیادہ در پیش نمودہ فَلَا بُدَّ مُ عَلٰی اَھْلِ الطَّرِیْقَۃِ اِعَانَتُھُمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ بسائر اہل طریقت سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند انتظار شما مانند اَحْسَنَ اِلَیْکُمْ۔ سلام فقیر را بخدمت آن عزیز رسانیدہ فاتحہ حسن خاتمہ حاصل نمایند۔ از سائر اولاد واحباب خصوصاً ملا فتح محمد سلام وتحیۃ قبول باد۔

مکتوب چہل ویکم۔ بہ کمینہ محمد مراد در نوید واقعات وخصوصیات احمدیہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد صحیفہ شریفہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ بِخَیْرٍ وصول یافتہ مسرور ساخت۔ وسرگرم دعا وتوجہ نمود اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید ہست کہ بہ جمیع مزایا وخصوصیات خاندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف خواہید شد۔ خاطر گرامی ازین مرجمع فرمایند واخوی شیخ محمد یوسف نیز داخل این بشارت علیہ اند وَسَآئِرُ اَصْحَابِنَا بِقَدْرِ الْحُبِّ مَعَ مَشْیَخَتِھِمْ۔ سوغات رسید قبول باد۔ زیادہ برین طاقت نوشتن کم ہست وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ بخدمت حقایق آگاہی شاہ محمد فاضل جیو سلمہ ربہ سلام خیر انجام رسانند۔ و فاتحہ حسن خاتمہ طلب نمایند۔ اگر ضعف خون کشیدن نمی بود رقیمہ مفصلہ می نوشتم۔

مکتوب چہل ودوم۔ دربیان آن کہ علم بہ احوال سلوک ضرور ہست یانہ وتحقق مدارست وسابقیت مؤلف ودربیان احوال شاہ محمد فاضل ویاران طریقہ بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اما بعد اخوی اعزی شیخ محمد مراد از اقل العباد پرسید کہ علم بہ احوال از لوازم سلوک ہست یا ہیچ در کار نیست مخدوما قول حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ بہ قول ناظر ہست آنجا کہ فرمودہ کہ مقصود از سیر سلوک آن ہست کہ اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی ۔ و قول شیخ اکبر قدس سرہٗ بثانی حَیْثُ قَالَ مِنَّا مِنْ عِلْمٍ وَمِنَّا مِنْ جَہْلٍ ۔ و آنچہ از کلام تمام الہام حضرت مجدد الف ثانی و خلیفۃ السعیدین المعصومین منقح گشتہ آن ہست کہ علم بر دو نوع ہست ۔ یکے عبارت از شناختن حق و حقایق غیبیہ ملکوتیہ و جبروتیہ ہست بباطن ۔ دوم عبارت از شناختن آن شناختن کہ آن را عِلْمُ الْعِلْمِ خوانند ۔ و آنچہ در کار ہست ہمان اول ہست ۔ ثانی لازم نیست گاہ بہ آن نوازند و گاہ اکتفا بر علم بحت فرمایند اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ۔ برین تقدیر بر قولین مذکورین کہ بحسب ظاہر تعارض و تدافع بود مندفع گشت فَاِنَّ الْمُرَادَ بِالْاَوَّلِ الْعِلْمُ بِالْحَقَایِقِ وَھُوَ الْعِرْفَانُ وَھُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالسَّیْرِ وَالسُّلُوْکِ وَبِالثَّانِیْ عِلْمُ الْعِلْمِ وَلَا یَجِبُ تَحْصِیْلُہٗ ۔ این جا قاعدہ بیان نمائیم تا سر این دقیقہ نیک منکشف شود ۔ و انکشاف حقایق مع ثبوت جہل السالک مستبعد نہ نماید ۔ بدانکہ عالم صغیر کہ عبارت از انسان باشد ۔ چنانچہ ظاہر و باطن دارد ہمچنین قلب کہ آن را عالم اصغر نامند ہم ظاہرے و باطنے دارد ثُمَّ اِذَا وَرَدَ الْوَارِدُ فِیْ بَاطِنِہٖ حَصَلَ الْعِلْمُ وَتَحَقَّقَ الْعِرْفَانُ وَتَصِیْرُ الْاِجْمَالِیُّ بِالتَّدْرِیْجِ تَفْصِیْلِیًّا ۔ وَالْاِسْتِدْلَالِیُّ کَشْفِیًّا وَاِذَا اسْتَوْلٰی ذٰلِکَ الْوَارِدُ عَلٰی ظَاہِرِ الْقَلْبِ حَصَلَ عِلْمُ الْعِلْمِ وَذٰلِکَ مِنَ الْمُحَسِّنَاتِ لَا مِنَ الشَّرَایِطِ وَھٰذَا فَاِنَّہٗ یَنْفَعُکَ فِیْ حَلِّ کَثِیْرٍ مِّنَ الشُّبُہَاتِ بعضے اکابر فرمودہ اند کہ علم احوال لازم نیست ۔ اما علم حصول مناصب علیہ مثل تطبیت

وغوثیت و فردیت وغیرہا در کار ہست۔ لیکن آنچہ از زبانِ حضراتِ عالی درجات استماع یافتہ دلالت بر آن دارد کہ این نسبت بہ قطبِ ارشاد وقت ہست فقط و ممکن کہ صاحب مناصبِ دیگر از مداریت و بدلیّت وغیرہا از منصبِ خود و قربِ خود بلکہ اصلاً و لایتِ خود ہم خبر نہ داشتہ باشد۔ و نقلے کہ در نفحات از غوثِ اعظم قدس سرہٗ آوردہ اند مؤیّد این معنی است۔ مخدوما درباب منصب قطبیت خاص آن دیار کہ در حق شما احقر از دیری گفتہ کَمَا سَبَقَ الْاِشَارَۃُ فِیْ مَکْتُوْبَیْنِ السَّابِقَیْنِ۔ و حضرت قطب الاقطابی دام ارشادہٗ نیز درین ولا بشارتِ تحقق آن فرمودہ اند تردّد نہ نمایند و بشکرِ آن لبریز باشند کہ ہرچند فقیر بر دیدِ خود اعتماد نہ دارد۔ امّا این امر مؤکّد بکشفِ صحیح حضرت قطب الاقطابی گشتہ و جاے شک نماندہ ان شاء العزیز۔ و ہمچنیں در بشارت حصول حقیقۃ الحقایق و وصول و لحوق بہ مرتبۂ سابقیت فَاِنَّ کُلًّا مِّنْہَا مَکْشُوْفَۃٌ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ وَکَذٰلِکَ فِیْ بِشَارَاتِ الْاَخِ الصَّالِحِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ یُوْسُفَ مِنَ الْوِلَایَاتِ الثَّلٰثِ وَکَمَالَاتِ النُّبُوَّۃِ وَحُصُوْلِ التَّرَقِّیْ فَوْقَہَا مَعَ شَانٍ وَّ عُلُوٍّ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَلِیْمُ۔ دیگر چند نوبت از احوال شریف سیادت پناہ حقایق آگاہ شاہ محمد فاضل استفسار نمودہ اند مخدوما تقوی و استقامت و توکل ایشان دلالت بر بزرگی ایشان دارد۔ و ازین قلیل البضاعت احتیاج استکشاف نبود۔ وَاللّٰہُ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ لیکن چون استفسار شما تکرار یافت مکرّراً صفحۂ باطن ایشان را تصفح و تفحص نمود۔ چند چیز مفہوم گشت۔ اولاً باطن ایشان را منوّر و متجلّی بکمالاتِ علیہ طریقت یافت و فناے وجود مفہوم شد۔ ثانیاً فناے نفس کہ نزد مشائخ اعتبار تمام دارد منکشف گردید۔ ثالثاً عنایت حضرت غوث اعظم بلکہ انتساب ظاہری نیز ہویدا

گشت۔ رابعاً این بیت حسبِ حالِ ایشان یافتہ ؎

گر بدانستی کہ ظلِّ کیستی　　فارغی گر مُردی و گر زیستی

بعضے امورِ دیگر ہم بود اماّ تا وقتِ کتابت وفا نہ کرد وَاللہُ اَعْلَمُ۔ دیگر فقیر در دعوات ترقیِ ایشان ہست و ہم از خدمتِ ایشان اُمید وار دعاے حُسنِ خاتمہ ہست دیگر حسبِ التماس توجّہے بجانبِ شیخ عبدالصبور رفت مردے بہ ذوق و شوق ظاہر می شود و بہ انوارِ وحدت متجلّی و باوجود این بباطن گرفتارِ تنزیہ ہست و شہود وحدت گویا بر ظاہر مقصور ہست وَالْغَیْبُ لِلّٰہِ۔ و لالہ شیخ بہ ذکر و فکر متلذذ ظاہر می شود۔ و در محبتِ مشائخِ کرام رسوخ دارد اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ و در بابِ جمعیت محمد ہاشم میر و ملاّ عبدالمؤمن مشرف دعوات متکرّرہ نمودہ آمد امیدِ اجابت ہست وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ بہ جمیع یارانِ طریق سلام برسانند از دعوات ظہرالغیب اعزہ فارغ نیست اعزہ نیز فارغ نباشند۔

مکتوب چہل و سوم۔ در جوابِ عریضہ کہ طلبِ اجازت ارشاد نمودہ بہ کمینہ مولف صدور یافت۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام خیر انجام لبشوق تمام بہ آن برادر یگان برابر موصول باد۔ احوال شکستہ بال بہ کرمِ حق سبحانہٗ خیر مآل ہست والمسئول منہ تعالیٰ سلامتکم و ترقیِ درجاتکم۔ مخدوما ازان باز کہ بہ آن سمت رُو آوردہ اید بر احوالِ گرامی کماہی آگاہی نہ بخشیدند۔ آرے پیش ازین چندگاہ مکتوبِ مرغوب رسیدہ بود و فی الجملہ از کیفیاتِ واردہ آگاہی دادہ اند اما یار خاطر منتظر ہست پسر صوفی محمود سلام ایشان و خبرِ عافیت شمار سانند ظاہراً مکتوبے کہ مرقوم نمودہ بودند در راہ گم کرد۔ بالجملہ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاقْتِفَاءِ اٰثَارِ الْمَشَائِخِ الْکِرَامِ۔ دیگر اجازت طریقہ نقشبندیہ از خدمت قسب الاقطابی کہ براے آن بزرگ نمودہ اند موجب تعجب گردید۔ زیرا کہ اگر براے

اسم ورسم وشہرت ہست فَبَعِيْدٌ مِّنَ الطَّرِيْقَةِ بَلْ مِنَ الشَّرِيْعَةِ كَذَا مَرْحَلَةً۔ واگر برائے حصولِ کمالاتِ آں طریقہ ہست فَمَنَاطُهُ مُلَازَمَةُ الشَّيْخِ الْكَامِلِ وَصُحْبَتُهُ بَلْ مِنْ لَوَازِمِ الْاِرَادَةِ وَشَرَائِطِهَا۔ مخدوما این جا شقِ ثالث ہم ہست لیکن قلیل الجدوی ہست وآں لبس خرقہ ہست از شیخ کامل۔ بعد دخولِ طریقہ وَلَوْ بِوَسَاطَةِ الْمَكْتُوْبِ پس اگر برین شق رضامند شوند باید کہ مکتوبے متضمن بر ارادت وطلبِ دخول در طریقہ علیہ بخدمت قطب الاقطابی ارسال دارند وآنچہ لازمۂ اتحاد و وِداد ہست احقر ہیچ گونہ کمی نہ کند و در حصولِ توجہات وطلب بشارات از خدمت حضرت خواجہ جیو دریغ نہ دارد۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى۔ از فقیر زادہا وسائر اہلِ طریقہ خصوصاً ملا فتح محمد سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما درین شہر طاعون کثرت دارد اما تا حال در محلہ حضرات چندان نیست۔ دعاے رفعِ آں کنند۔ وسلام فقیر بخدمت بخدمت سیادت پناہی رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلام مشتاقانہ خوانند و در دعا باشند۔ واز دعاے خود غافل نہ دانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل وچہارم۔ در بیان مدح درد وغم بپادشاہ زادی دختر بادشاہ عالمگیر صدر دنیا وفت۔

هُوَ اللّٰهُ ثُمَّ اللّٰهُ اَللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ چہ نویسم وچہ گویم وچہ دانم ایم اگر از وگویم نتوانم گفت۔ واگر از غیر او سخن رانم ہم ناروا ونا درست۔ ہیہات ہیہات از وے محال واز دیگرے وبال در وبال۔ لیکن از وے گفتن اگرچہ ناتمام باشد اولیٰ تر ازانکہ از غیر او بود ہر چند تمام تر باشد۔ در سلکِ خریدار انش باید بود ہر چند با تارِ ریسمانی از ہوا دار انش باید شد ہر چند در زندانے سے

چہ عیش ہست بودن گرفتارِ او　　خوش آن مرغ کورہ بدامش برد

زہے گرفتاری کہ از آوان جہان گرفتار اند۔ زہے زندانی کہ گلشن گلشنیان درہوائے آن ؎

شاخ گل مرغ قفس گشت بمرغان چمن　　تا بوصف گل روے تو کشودیم نفس

چگونہ در پئے آن بے قرار و بے آرام نباشند کہ قرار دران بے قراری ہست و آرام

دران بے آرامی۔ لیکن مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ ؎

یکے بہ برگ خزان گفت زرد رُو زچہ　　بگفت تا کہ نہ دانی بہار معذوری

لیلیٰ ز زلف مشک بو ہرکس کہ دیدہ مُو بہ مُو

داند کہ زنجیر از چہ رُد در گردن مجنون بود

ازغایت قدر شناسی بہ این ترانہ مترنم اند ؎

ہر تیرہ شبے کہ با تو ام افتد راز　　ہم از طرف شام کند صبح آغاز

با این ہمہ گر عوض دہندم ندہم　　کوتاہ شبے چنین بصد عمر دراز

ایضاً ؎

آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را　　پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را

گفتہ ام ومی گویم و خواہم گفت کہ اگر نہ درین زندان خانہ متاع درد و الم می بود و مشارق

و مغارب آن بہ کوے نمی ارزید و اگر نہ تخم اشکے درین مزرعہ بدست آمدے سراسر سراب

بے آبرو و خراب بے رنگ بُو بودے ع ہر کہ بُردہ گنج ازین ویرانہ بُرد۔

ازین جاست کہ فرمودند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمُ الْفِكْرِ وَ

مُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ ؎

بس کنم گر این سخن افسردن شود　　خود جگر چہ بود کہ خارا خون شود

ع۔ تو گر شاعری مصرعے دفتر یست۔ دیگر این دردمند خود را ہیچ قدر و قیمت نمی نہد

و داخل اعتداد و اعتبار نمی شمرد۔ زیراکہ اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ۔ بر نفی آن گواہی می دہد۔ پس بہ کمندِ (لطفِ) عمیم نہ بمصائدِ زر و سیم چنین آوارہ را بدست آوردن آخر نہ زیباست۔ و چنین جماعہ خیرخواہ را ازان خود ساختن و در ہوا خواہی و دعوات الٰہی فوآرہ وار مرطوب اللسان داشتن مگر نہ نیکوست ؎

ما سبک روحان حریفان گران جانی نیم ہمچو بوئے گل نسیمے می کند تسخیر ما

کَلَّا مُنَا اِشَارَاتٌ وَبِشَارَاتٌ عالی تبارا رفیع القدرا حقّا و عزۃ اللہ تعالٰی ازان روزے کہ رشتہ دعوات ترقیات آنجناب عالی را محکم گرفتہ ہرگز نہ گذاشتہ و نہ خواہد گذاشت اما در بندِ آن مباش کہ نشنید یا شنید۔ و چون درین ایام عابدہ بالواز توفیقات آن عالی مرتبہ را بہ این دعا گو ظاہر ساختند چہ مرقوم ساز دو چہ بیانِ خوش وقتی نمودہ آید و مرا از دعوات و خیرخواہی را تا کجا ترقی دارد زَادَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَّذَوْقًا وَّکَمَالًا وَّاُبْہَۃً وَّتَرَقِّیًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اٰمِیْنَ ؎

تا بود گفتگو سخنم ناتمام بود نازم بہ خامشی کہ سخن را تمام کرد

مکتوب چہل و ہجتم۔ در بیان ترکِ شہوتِ خفی و بیانِ تعینِ اوّل بر مذہب جدّ امجد خود وَمَا یُنَاسِبُہٗ بمولف مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اما بعد رقیمۂ اخوی شیخ محمد مراد وصول یافتہ بر مضامین مرکوزۃ الباطن مطلع گردانید حق سبحانہٗ احقر و آن گرامی برادر را در مرضی خویش مستغرق داشتہ از انچہ مانع وصول کمال باشد محفوظ داراد۔ مرقوم نمودہ کہ مخدوم زادگی اسمے تعلیم کردند اگر اذن باشد خواندہ شود۔ مخدومانیتِ صادقہ بے شائبۂ نفسانیت اگر دست دہد چہ مضائقہ ہست و اگرنہ اَلْحَذَرُ کُلَّ الْحَذَرِ مِنْ طَلَبِ قُبُوْلِ الْخَلْقِ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اِتَّقُوا الشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَقَالَ الْعَالِمُ يُحِبُّ اَنْ يُجْلَسَ فِي حَلْقَتِهٖ وَكَذَا الْاَمْرُ فِيْ اَخْذِ الْاِجَازَةِ فِيْ طُرُقِ الْمُتَعَدِّدَةِ بَلْ فِي الْاَحْوَالِ وَالْاُمُوْرِ كُلِّهَا اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى ۔ وبشارتِ دخول در حقیقت الحقائق امرسیت بس بزرگ بر تحقق آن شکرہا باید کرد۔ درین نوبت احقر دربارۂ اخوی شیخ محمد یوسف در حصولِ این دولت سعی بلیغ نمودہ و شہرہاے قوی بکار بردہ بحمداللہ کہ وصول بہ آن ذروۂ علیا مفہوم نمودہ و ترقی دران مقامِ عالیشان معلوم ساختہ وَالْغَيْبُ لِلّٰهِ ۔ مخدوما این مقام مزلۃ الاقدامِ سالکان ہست۔ چہ در جمیع مقامات ظہورِ این حقیقت ہست چہ در ظلال وچہ در مرتبۂ اصل و اصلِ الاصل۔ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ آن ممتاز گشتہ اند۔ و بالآخرۃ منقح و مشخص نمودہ تعین حبی ہست سابقاً سالہا موافق قوم تعین علمی را حقیقت الحقائق می فرمودند۔ بعدازان عمرہا تعینِ وجودی را حقیقت الحقائق نامیدند۔ بعدازان چون فضل خداوندی در رسید و حقیقت کما ینبغی واضح گردید و بہ الہام ہاے مؤکد و مبشرات متواتر و بہ اعلامِ صاحبِ حقیقت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پردہ از روے کار برخاست معلوم شد کہ حقیقت الحقائق تعین حبی ہست و آنچہ پیش ازین منکشف شدہ بود ظلالِ این مقام بود۔ بعدازان حقائق و معاملہ عظام برآن فرمودند کَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْمَكَاتِيْبُ الْعَلِيَّةِ ۔ دیگر دربارۂ شما حصولِ این دولت چندان متعجب نیست کہ بکرم اللہ ماموری کہ مشابہ این کمال اند مبشر و متحقق ہستند مع ہذا ہمت بلند باید داشت وَهَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ گویان توجہ بہ فوق باید گماشت مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ ۔ حدیث معتبر ہست۔ احقر را در خیر طلبی خود دلگشتہ نمودہ خواہم بہ دعاے حسن خاتمہ مدد باشند و بہ مکاتیب گرامی یاد و شاد دارند وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۔ سلام خیر انجام بہ جناب سیادت مقام سید محمد فاضل رسانند دیگر توبتین

کہ مدتہا آن را پوشید مصحوب شیخ محمد یوسف مرسل گردیدہ شدہ قبول نمایند۔ وشیخ محمد صادق خیلے ترقی نمودہ بہ دائرہ اصل ملحق گشتہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ دیگر شال سفید رسید قبول باد۔

مکتوب چہل و ششم۔ در بیان ترغیب صحبت با اہل طریقہ بہ ملا عنایت اللہ صدور یافت۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اما بعد مکتوب تمام مرغوب یار سعادت آثار ملا عنایت اللہ وصول یافت و بر مراتب وداد و اتحاد آگاہ ساخت احقر ہم ازان بار کہ در کشمیر باشما ملاقی شدہ فراموش نہ ساختہ و بحیثہائے شما از خاطر محو و نسی نہ نمودہ من بعد اگر جاذبہ محبت برآن آرد کہ پردۂ دوری صوری را دریدہ در پے مطلوب حقیقی دویدہ برسید نُوْرٌ عَلٰی نُوْر۔ واگر بخدمت اخوی شیخ محمد مراد کفایت نماہید ہم گنجائش دارد و موجب ترقی خواہد بود کہ صحبت با اہل طریقہ سیما صاحب کسب اجازت از سنن سنیۂ حضرات عالی درجات است۔ بالجملہ دم غفلت بر خود حرام دانستہ در آنچہ باعث ترقی باشد از دست ندہند

تا توانی می تراش و می خراش　　تا دم آخر دمے فارغ مباش

مکتوب چہل و ہفتم۔ در بیان حزن و غم بہ زیب النساء بیگم بادشاہ زادی دختر بادشاہ اورنگ زیب صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے خدا درد مرا درمان مکن　　درد مندان راز بیدردان مکن

عزیز من درین راہ ہیچ چیز مثمر تر از غم و اندوہ نیست و ہیچ متاعے بالاتر از سوز و گداز نہ

متاعے کزین رہ گذری برند　　لب خشک و چشمان تری برند

در حدیث نفیس ہست لَوْ اَنَّ مَحْزُوْنًا بَکٰی فِیْ اُمَّتِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ تِلْکَ الْاُمَّۃَ بِبُکَائِہٖ وَمَنْ اَرَادَہُ اللّٰہُ خَیْرًا جَعَلَ فِیْ قَلْبِہٖ نَائِحَۃً۔ یعنی اگر غمگینے بنالد در امتے البتہ

رحم کند خدا سبحانہٗ آن تمام اُمت را بہ سبب نالہٗ او و کسے را کہ اللہ سبحانہٗ لطف احسان
کند می اندازد در دلِ وی نوحہ گری (کسے) خوش گفت ؎

مغنی بِرَو نوحہ گر را بیار　　فگن زخمہ و نیشتر را بیار

ازین جاست کہ از احوالِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خبر دادہ اند کہ کَانَ دَائِمُ الفِکْرِ وَمُتَوَاصِلُ الحُزْنِ۔ یعنی بود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دائم در فکر و ہمیشہ در حزن۔ دران مقام پیر بزرگوار این خاکسار نکتہ بلند فرمودند کہ اگر نہ در دنیا متاع و شراب گوارا ے اَلَم می بود بہ جوے نمی ارزید۔ روزے این فقیر در روضۂ منوّرہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سر بہ مراقب بود درین ولا ورقے از عالمِ غیب بر زانو اُفتاد چون بکشادم نوشتہ بودند لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۔ وَعَلَیْكَ بِالْحُزْنِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ یعنی خوش وقت مباش زیرا کہ دوست می دارد خدا سبحانہٗ ہر دلِ اندوہگین را۔ باخود گفتم شعلہ در خرمنِ دل سخت افتاد۔ من بعد عافیت را کار نیست سودا ے دیوانگی در سر ریخت۔ اکنون ہوشیارے را بار نیست۔ خانہ تا عہدے آباد بود۔ الحال ویرانہ می باید شد۔ فرزانگی تا دیرے بود بعد ازین دیوانگی باید نمود۔ عمرے در گلگشت لالہ زار عافیت بود این زمان بادیہ پیمائی وادیِ محبت باید شد ؎

ہمسایۂ افسردہ دلان چند توان بود　　اے سوختگان خانۂ پروانہ کجا شد

دیر زبانِ حالِ دو بیت گذشت ؎

گذشت ہست آنکہ چون افسردہ چند　　دلم بودہ بخواب و خورد خورسند
کنون جانم ملول ارکارِ ہستی ہست　　حریفِ عشق را آغازِ مستی ہست

ازان روز تا امروز درین وادیِ اندوہ اقامت ورزیدہ ام و درین کوچہ سلامت از آن

بازوطن گرفته واز صحبتِ بے غمان وخورسندان ہراسانم ؎

بہ بلبلانِ چمن بے غمان نواسنجید — نوائے مرغِ قفس می کشد اسیر مرا

آرے در عشق بجز گداختن نیست این سوختن ہست ساختن نیست۔ درین راہ آرام در بے آرامی ہست وکام درناکامی۔ سازدرسوزہست وراز درگداز۔ راحت درجراحت است وعزت در مذلت۔ آزادی درگرفتاری ہست ووارستگی در وابستگی۔ این جاغم مایۂ سرور لیست والم سرمایۂ حضور ؎

غرض ازعشق توام چاشنی دردوغم ہست — ورنہ زیرِ فلک اسبابِ تنعم چہ کم ہست

بالجملہ دوست آوارگی ہمی خواہد تاتوانی خواہش اورابرخواہش خود مقدم دار وعنانِ ہوائے خود از دست مگذار۔ بہ یک خانہ دومہمان نہ گنجند۔ اَنْتَ الْغَمَامَۃُ عَلٰی شَمْسِكَ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ واگرنہ توانی سرِ خودگیرونامِ عاشقی رابرخود مپسند۔ ع

نازکان راسفرِ عشق حرام ست حرام

زیبا گفتہ اند آن کہ گفتہ ؎

اگرداری دلے درسینۂ تنگ — مجالِ غم درو در فرسنگ فرسنگ

صلائے عشق دردہ ورنہ زنہار — سرِکوئے فراغ از دست مگذار

ہیچ دانی این ہمہ سوزوگداز از توچرا خواہند واین ہمہ دردمندی وآوارگی از توچرا طلبند۔ خواہند کہ ترا بتمام از تو بستانند۔ وقبلۂ توجّہ را از ہرجانب گردانیدہ بحضرتِ خود متوجّہ سازند۔ زہے سعادت وکامرانی۔ ع

آن راکہ سلطان خود کشد دانی چہ باشد آبرو

مَنْ قَتَلَہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ۔ اے کم خرچ بالانشین۔ اگرخواہی کہ تنعم وکامرانی کنی نفسے چند

در پے آن بے قرار باش۔ واگر خواہی کہ قلب تو طلا بگردد زمانہ چند در بوتہ محنت آتش خوار باش۔ آرے جلوہ جفاے یار بے جفاے اغیار و تماشاے گلزار بے مزاحمت خار دشوار است۔ حکما گفتہ اند کہ صحت مزاج بے تلخی دوا و نوش عسل بے نیش زنبور محال است دوّم قائلہ

تا ہمچو حنا سودہ نہ گردی بتہ سنگ
ہرگز بہ کف پاے نگارے نہ رسی

تا خاک ترا کوزہ نہ سازند کلالان
ہرگز بہ لب بادہ گسارے نہ رسی

اے عزیزہ پادشاہان باریافتگان را وقت رخصت بہ خلعات نفیسہ و عطیات شریفہ ممتاز می سازند۔ و بر علو ہمت و سمو فطرت دلالت می فرمایند۔ باید تفکر نمود کہ آدمی از حضرت لاہوت درین خاکدان ناسوت چون اول قدم نہد جز گریہ و زاری چیزے زاد راہ نیاوردہ باشد وجز این گوہر بے بہا متاعے دیگر سرمایہ ہمراہ نہ داشتہ بود۔ خوش آن کسے کہ از اول تا آخر ازین وادی پا بیرون نہ گزارد و بنور حضور و شادمانی جاودانی سرافراز گردد۔ قطعہ

یاد داری کہ وقت زادن تو
ہمہ خندان بدند و تو گریان

آنچنان زی کہ وقت مردن تو
ہمہ گریان بوند و تو خندان

عزیزہ من، مشا درین کار عقل دور اندیش را نباید کرد و در راہ دیوانگی تدبیر ظاہری را رفیق نہ باید ساخت۔ خوش گفت ؎

دل اندر زلف لیلیٰ بند و کار از عشق مجنون کن
کہ عاشق را زیان دارد مقالات خردمندی

راہ عقل جدا است و راہ عشق و دیوانگی جدا۔ عقل گل و گلزار می خواہد عشق آتش شعلہ بار می خواہد عقل در بند ننگ و نام است و عشق آوارہ این مقام است۔ مثنوی ؎

شاد باش اے عشق خوش سوداے ما
اے طبیب جملہ علتہاے ما

اے دوائے نخوت و ناموسِ ما ۔۔۔ اے تو افلاطون و جالینوسِ ما

زین خرد بیگانہ می باید شدن ۔۔۔ چنگ در دیوانگی باید زدن

آزمودم عقلِ دُور اندیش را ۔۔۔ بعد ازین دیوانہ سازم خویش را

عقل گوید جبہ و دستار کو ۔۔۔ عشق گوید خانۂ خمار کو

عقل ہستی می کند کین در خور است ۔۔۔ عشق مستی می کند کین در خور است

عقل می گوید پریشانی مکن ۔۔۔ عشق می خندد کہ نادانی مکن

عقل می گوید کہ این آسودگی است ۔۔۔ عشق می گوید کہ این آلودگی است

عشق را گوئی کہ در قرآن نگفت ۔۔۔ عشق را در گنجِ مَا اَوْحیٰ نہفت

رَبِّ اَرِنِیْ از زبانِ عشق بود ۔۔۔ لِیْ مَعَ اللّٰہ از بیانِ عشق بود

عشق نبود پیشۂ ہر بوالہوس ۔۔۔ عشق را ہم عاشقان دانند بس

زیادہ ازین چہ مستمعان را ملال دہد واز حدیث پُر ہول آسودگان را چہ بے آرام سازد۔

در نیابد حالِ پختہ ہیچ خام ۔۔۔ پس سخن کوتاہ باید والسلام

مکتوب چہل و ششم ۔ در بعضے احوال بہ حقایق آگاہ میان محمد جان تبنی صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اخوی سعادت اطوار میاں محمد جان شرحِ احوالِ خود پر رسیدہ بشوقِ تمام ظاہر ساختہ اند جانِ برادر این دار دار عمل است ودار جزا پیشتر است ۔ پیش از اتمام عمل مزد طلبیدن چہ گنجایش دارد ۔ روزے کہ معاملۂ عمل و تلاش آخر شود محصولِ معمول عنایات معلوم خواہد شد کَمَا نَطَقَتْ بِہٖ اَلْسِنَۃُ الْحَقِّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۔ آرے گاہ باشد آجر بہ استمرارِ اُجرت در عمل بیفزاید کار ساز نیکوتر کند ۔ فقیر در علمِ باطن گویا کور چشم واقع شدہ است ۔ بعد ذٰلک بہ حسبِ التماس شما توجہات

نمودہ آنچہ در نظرِ قاصر در آمد بعد الاستخارہ مرقوم می سازد رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ بدانند کہ بعد از قطع ولایاتِ ثلثہ مصطلح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در کمالاتِ نبوت نہادہ آید و روز بروز معاملہ در ترقی است امیدوار باشند فی الحال ولایتِ شما در نظرِ کشفی موسوی ظاہر شد وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْاُمُوْرِ الحال آنکہ تعین اسم مربیِ خود از اسمار پرسیدہ بودند ہم ازین بشارت معلوم گردید زیرا کہ ہر کس ظلِ اسم است کہ مربیِ نبیِ متبوع آن کس است۔ وازین جا متبوع عبارت ازان است کہ فیض از جنابِ قدس از راہِ آن نبی بہ آن کس برسد اگرچہ بطفیلِ نبیِ خود باشد صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ وخلعت پوشانیدن حضرت خازن الرحمۃ وانگشتری دادن حضرت مجدد الف ثانی در ذہن وعنایات نمودن قطبِ لاقطابی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در وقتِ وداع در بابِ شما موجبِ ترقی گردید زَادَكُمُ اللّٰہُ حَالًا وَّ كَمَالًا۔ وفقیر در بابِ شما ہنوز منتظرِ کمالاتِ دیگر است کہ نسبت بحال حاصلِ شما کالسَّمَاءِ مِنَ الْاَرْضِ است چون نسبتِ محبت بہ اربابِ آن کمالات درست نمودہ اند امیدوارِ حصولِ آن باشند اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وآنچہ از دید قصور نوشتہ اند مبارک است وباعثِ ترقی نہ جائے گلہ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل ونہم۔ دربیان منصب ارشاد درحق طالبے سید صدوریافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی۔ مدتے گذشت کہ از جانبِ آن سیادت مقام مکتوبے مشتمل برکیفیاتِ ظاہر وباطن نہ رسیدہ۔ روزِ تحریر مکتوبے کہ مصحوب بعضے از مستفاثیان نوشتہ بودند بہ مطالعہ درآمد فی الجملہ مخبرِ بعضے امور بود شوقِ مکتوب این حقیر نمودہ اند۔ مخدوما غائبانہ در بابِ شما توجہاتِ بلیغ مبذول می دارد وغفلت را بخود تجویز نمی نماید۔ ع فراغت از تو میسر نمی شود مارا۔

بعضے چیزہا سے بلند درباب شما بہ نظر درآمدہ ہست بعضے ازان مذکور شدہ بود و بعضے دیگر مذکور خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنان مفہوم شد کہ شمارا بہ منصب ارشاد آن دیار مشرف ساختند و خلعت ہم عنایت کردند۔ و انتشار انوار آفاق را در گرفت۔ تا بعضے حدود و نہایات انوار آن خدمت ہست نیز بہ نظر درآمدہ ہست لیکن احتیاط از صحبت مفرد ولقمۂ شبہ و آرزوہائے بعضے با لیستہائے شتّیٰ لازم دانند و این ہر سہ کلمہ را سرسری نہ فہمند۔ شکر عطیہ نمودہ امیدوار ترقیات باشند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا اٰمِیْنَ۔ اگر توانند خود را درین سیر برسانند۔ امروز بجمع برادران گرامی در ماچی وارہ فرود آمدہ ایم۔ و فردا غالباً بجانب بہلول پور کوچ نمائیم و بجانب روپڑ می رویم۔ بالجملہ سیر یک ہفتہ کم و بیش اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ خواہد شد۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہم۔ بہ عالی جاہ سیف خان در بیان شوریدہ حالی خویش صدور یافت۔

اَللّٰہ ؎ ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ ہر چہ نہ یاد تو فراموش بہ

آن کہ در فقر گمنام ہست و در درویشان بدنام۔ مناجاتیان ازو در بارند۔ خراباتیان ازو در انکار۔ گدایان ازو در ننگ اند۔ و شاہان ازو دل تنگ۔ اہل فقر در کار او حیران اند اہل دولت از صحبت او دامن کشان۔ بالجملہ از شرق تا غرب ہیچ فرقہ از خود نمی دانند۔ و ہیچ طریقہ را بخود نسبت نمی تواند لِمَ لَا یَکْتَفِیْ را حدّے می باید اما نہ باین حد بدطالعے را نہایتے باشد اما نہ باین نہایت۔ خود را اگر بہ طریقت ستاید دروغ بافتہ باشد۔ و اگر بہ حقیقت وانماید گزافے ساختہ بود ع

بہ حیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

اما باوجود نارسی و نارسائی اگر جویاست او را جویاست و اگر گویاست ازو گویاست

اگر یہ دل داغ است و اگر برسینہ باغ است از وے ہست۔ دیدہ گریانِ اوست سینہ بریانِ اوست خانہ ویران کردۂ اوست۔ عافیت بر باد دادۂ اوست شیدائے اوست رسوائے اوست۔ زارِ اوست۔ بیمارِ اوست۔ حیرانِ اوست پریشانِ اوست۔ مفتونِ اوست مجنونِ اوست۔ بالجملہ اگر ہست از وست و اگر نیست از وست۔ آن کہ چنین حالِ شوریدہ دارد سلام و تحیہ بخدمت سراسر بہجت خانِ والا شان سلّمہ اللہ می رساند و از بیہودہ گوئی عذر می نماید وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ ظِلُّكُمْ ممدود باد۔

مکتوب پنجاہ و یکم۔ در بیان وعظ و نصیحت بنام یکے از یاران صدور یافتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ الْتَّقِي۔ عزیز من نصیحت می کنم بگوشِ ہوش بشنو۔ خدا سبحانہٗ حاضر و ناظر است و ہر کار و کردار ترا مطلع۔ فہمیدہ بگو فہمیدہ بشنو، فہمیدہ بکن، فہمیدہ باش، فہمیدہ برو۔ بالجملہ امروز چنان کن کہ فردا شرمندہ نہ مانی۔ شبے چند بے قرار باش تا ابد بیاسائی روزے چند بتراش و بخراش تا دائم بہ آرام باشی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

مکتوب پنجاہ و دوم۔ در بیان آن کہ واقعات مبشرات اند بہ محمد صدیق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ مکاتیب مرغوب صدیق شفیق محمد صدیق بہ ہیم رسیدہ اظہار ما فی الضمیر مفہوم گردانید۔ واقعہائے کہ مرقوم نمودہ بودند بسیار روشن و امید بخش اند۔ شکرانہ بجا آرند و سعی نمایند کہ معنی مبطن در عرصہ ظاہر جلوہ گر شود۔ زیرا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ کہ واقعات مبشرات استعداد اند۔ یعنی اگر کسے خود را بادشاہ یا قطب دید فی الحقیقت نہ بادشاہ شدہ است و نہ قطب لیکن این قدر معلوم شد کہ این را استعداد بادشاہیت و قطبیت ہست۔ اگر سعی

نماید و مانع مدفوع شود و شرائط موجود گردد به پادشاہیت و قطبیت برسد و اگر نہ برہان قدر اکتفا رود۔ ہمین دید برے حجت شود امید ہست کہ آخر ثمر این وقائع ظاہر شود کہ منظور نظر حضرتِ الیشان ما بودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و سوم۔ در بیان وعظ و نصیحت بہ سیّدے صدور یافت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سبحان اللہ۔ قطعہ

آفاق روشن و مہِ تابان پدید نیست پر شور عالمے و نمکدان پدید نیست
از مہر تا بہ ذرّہ و از قطرہ تا محیط چون گوے در تردد و چوگان پدید نیست

ترقیاتِ ظاہر و باطن نصیبِ و حسیب۔ شرافت مرتبت نجابت منزلت نتیجۂ خاندان علی رضٰ سلمہٗ اللہ تعالیٰ باد۔ احقر فقراء بہ وسیلۂ اخلاقِ کریمہ و حسب سیرتِ بزرگانہ بجپند کلمہ مصدّع اوقاتِ گرامی گشت۔ سخن سنیۂ بزرگان آن کہ اگر پسند خاطرِ عاطر افتد مکافات آن بہ الطاف نمودہ آید۔ و اگر نہ صلحاے ما ز یدیلِ کرم ستّاری نمایند۔ چون این ہمہ از راہِ ہواخواہی و جگر سوزی اظہار می سازد توقع کہ بگوشِ ہوش اصغا نمودہ لمحہ در لجۂ تفکر شناوری نمایند تا صدقِ این مقدمات و ہواخواہیِ احقر مکوّنات بر ضمیر منیر منکشف گردد

تو اگر دماغ داری دلِ من بگیر و بُو کن بہ زتن بجندہ باشی گلِ باغِ آشنائی

ہُوَ ہٰذا۔ سرورِ کائنات افضلِ بریّات علیہ الصلوٰۃ والسّلام چنین فرمودہ اند ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ یعنی ہلاک گشتند تاخیر کنندگانِ عملِ نیک۔ تو گوئی فردا کنم شاید فردا نیاید یا فردا توفیقت نہ دہند و قوّت نہ بخشند۔ پس پشیمان مانی۔ عزیزِ من روزے چند بے آرام باش تا ابدالآباد بآرام باشی

تا توانی می تراش و می خراش تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

آیتے چند املا کنم تا آن را بخوانی و کیفیتِ اعراضِ مقربانِ آفریدگار از این دارِ بے مدار و عالی کردن ہمت نشأۃ آخرت بر تو روشن گردد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرْ عِبَادَنَا اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ o اِنَّا اَخْلَصْنٰھُمْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَی الدَّارِ o وَاِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ o یا لیت شعری آدمی بہ سرِ خود نیست تا ہر چہ بخواہد بکند و در ہر چہ بیاید بیاویزد۔ مولائے دارد۔ وہ چہ مولائے جل شانہ و عز سلطانہ۔ روزِ محشر کردار خود را بکوے نمودن ہمت و از حرکات و سکنات و افعال و اقوال جواب دادن۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ o فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ o فکر بر اصل باید نمود تا کے بر خود در رنگ مادر مہربان باید پیچید و تا چند در رنگ طفلان از جواہرِ نفیس بہ جوز و مویز مفتون باید بود ؎

ترا ز کنگرۂ عرش می زنند صفیر ندانمت کہ دریں دامگہ چہ افتادست

عزیزِ من پیشینیان اگر بسیار بسیار می کردند اندکے اعتبار می داشتند۔ الحال اگر اندکے لعل می آرند بسیار بسیار اعتبار می دارند و درمے بہ دینارے می ارزند چہ وقت تلاطمِ امواج بدرع و ہواست و تراکمِ افواجِ ظلم و اعتلا در رنگ آنست کہ مبارزان ہنگامۂ غلبۂ عدو دل را اندک تلاش اعتبارِ بسیار پیدا می کنند۔ و در آوانِ امن و امان تردّدِ بسیار را چندان قیمت نمی نہند۔ عزیزِ من فزعِ اکبر کہ اولین و آخرین از ہیبتِ آن در خروش اند وجن و انس و وحوش و طیور از ہولِ آن در اضطراب اینک در رسیدہ و یومِ حشر و نشر و ردّ و قبول جلوہ ریز آمدہ و معاملۂ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ بقبولِ عنایت و فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ بہ ردّ و شکایت پرتو انداختہ۔ ہان و ہان بیدار باید شد و دیدۂ حقائق بین را بکار باید فرمود۔

قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِل کریمہ ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ
وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ
عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝
حیف ست از جوانانِ خردمند و پیرانِ ہوشمند کہ پنبۂ غفلت از گوشِ ہوش بر نیارند و پردہ
غرور را از بصرِ بصیرت دور نہ سازند و شاہبازانِ طریقت در طلبگاری عنقائے حقیقت
پرواز نہ نمایند و از ہر جا کہ نشانے از آن بے نشان یابند فدائے آن دیار و دیّار شوند الغایاید

در جہان دلبرے و ما فارغ ۔۔۔ در قدح جرعۂ و ما ہشیار

آوردہ اند کہ نقاب دارے در محکمۂ قضا از اختیار کردن زوج او زنِ دیگر شکوہ نمود قاضی
فرمود منعش نمی رسد (گفت) اگر پردۂ حیا بر روے نیا شد چہرۂ زیبائے خود آشکار کنم تا مردم
ببنید کہ ہر کہ چنین زیبا طلعتے داشتہ باشد وے را می رسد کہ بروے انبازے آرد! صاحب
دلے حاضر بود نعرہ بزد و بیہوش شد چون بہ ہوش آمد استکشافِ حال نمودند۔ فرمود چون
محبوبہ چنین نکتۂ رنگین ظاہر ساخت در سرِ من ندا در دادند کہ اگر نہ نقابِ حکمت و حجابِ عظمت
درمیان باشد پردۂ جبروتی از وجہ کریم ذاتِ مقدس خویش را بر افگنم تا مردم عیاناً بہ بینند و
انصاف دہند کہ ہر کہ چنین مولائی ذوالجلال داشتہ باشد وے را توجہ بغیر وے نمی سزد و نہ
گنجایش دارد کہ وے آن دیگرے باشد۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ حَاسِبُوْا قَبْلَ
اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَادَّبُوْا قَبْلَ اَنْ تُؤَدَّبُوْا ۔ خوش گفت طہارت کن کہ اقامت نزدیک است
توبہ کن کہ قیامت نزدیک است ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است ۔۔۔ بانگ دو کردم اگر در دِہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔

مکتوب پنجاہ و چہارم۔ در بیان صحبت خاص کہ قطبی مرشدی مدظلہ العالی باعروۃ الوثقیٰ داشتہ اند مع ماینا سبہٗ بہ مولوی میان سجادل سرہندی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی۔ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی اِمَامِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَصَحْبِہٖ بَدْرِ الدُّجٰی۔ امابعد رقیمہ کریمہ مخدومی استاذی سلمہ اللہ مشرف ساخت۔ مرقوم بود کہ آنچہ از جناب امام العارفین قطب الواصلین حضرت ایشان ما قدسنا اللہ سبحانہٗ بسرہ العزیز از جنس بشارات درباب خود استماع نمودہ باشی در منصہ تحریر بیارد و دوستان را ازان معانی آگاہ سازد۔ مخدوما چند کرت این سوال از خدمت شریف بظہور آمدہ۔ اما چون نقائص و معائب خود را مشاہدہ می نمودم شرم می آمد کہ بہ آن جواہر نفیسہ سگ گرگین را قلادہ بندد و مہا راز سہو و خطا بر آن امام معصوم مطلق امام برحق چیزے جرأت نماید۔ اما اطاعت لاہل الحقوق برخے از عنایات آن جناب عالی در حیز تحریر می آرد ربَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔ مخدوما در اول ایام انابت خلیفۃ الرحمانی این معنی بہ خاطر فاطر خلجان داشت کہ چون بہ خدمت تمام سعادت انابت آری و قبلۂ توجہ ایشان را سازی مبادا در نسبتے کہ با خازن الرحمۃ داری فتورے واقع شود و در معنی معیت و ضمنیت کہ با ایشان داشتی انحطاطے و برودتے طاری گردد و ازین جا ماندہ و ازان جا راندہ گردی۔ درین دلا روزے مخدوم عالی مقام محمد نقشبند ظاہر ساختند کہ حضرت ایشان ترا بیشتر برائے امر بزرگ طلب می نمایند و بہ من نیز بیان فرمودہ اند اما اولیٰ آن ہست کہ خود بے واسطہ از جناب عالی استماع نمائی۔ بعد از شنیدن این نوید بجد تمام سامی شتافتم۔ بعد از ذرہ نوازی و مرید پروری و تفقد بسیاری از زبان لامع الانوار گوہر فشاندند کہ صفحۂ احوال ترا مفصل مطالعہ نمودم۔ چنان منکشف شد کہ با حضرت خازن الرحمۃ

نسبتِ معیّت بروجہ تمام داری واز جمیع کمالاتِ خاصّہ ومقاماتِ الیشان نصیبے بطریقِ اجمال داری۔ عرض کردم کہ امیدوارِ تفصیلم۔ اشارہ نمودند کہ آنچہ از خدمت خازن الرحمۃ رسیدہ مسلّم ومقرّر باشد وما از اوّل بہ طریقِ تفصیل سیر خواہیم کنانید۔ ونسبتِ سابق بہ حصولِ این نسبت نقصان نہ خواہد یافت۔ بلکہ قوّت واسباب پیدا خواہد کرد۔ بعد از چند گاہ این مقدمہ شگرف را در غیبت فقیر بہ نزدِ مخدوم زادہ عالی منزلت محمد خلیل اللہ روشن تر بیان فرمودند۔ زنگ از دل وجان این تیرہ روزگار زدودند فَنَحْمَدُ اللہَ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنَ مَلَاءِہٖ وَجَدُنَا کَذَالِکَ ھٰذَا وَاسْتَمِعِ الْاٰنَ مُفَصَّلًا وَاللہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ۔ مخدوما مجلس اوّل غرّہ شہر جمادی الاولیٰ ۱۰۷۶ھ یک ہزار وہفتاد وشش چون بہ توجہ ولایت اثر حضرتِ الیشان مشرف گشت۔ بعد از مراقبہ ومکاشفہ بہ زبانِ غیب ترجمان فرمودند کہ باطن ترا بسیار مزین یافتم بخلعتِ وجودِ موہوبی حقانی متلبّس۔ وہمان روز در مجلسِ ثانی آرایش وزینت ہمان خلعت بیان نمودند۔ ودر مجلسِ ثالث بہ تزکیہ نفس وترقی از عالمِ خلق بعد از قطع تمامی از عالمِ امر بشارت دادند۔ ودر مجلسِ رابع بہ اتحاد معیّت بعد از حقیقتِ قدسیہ خویش خبر دادند وتصدیق کشف این درویش کہ پیش ازین بر ذرّے این امر معروض داشتہ بود نمودند وفرمودند کہ کم کسے از یاران با این خصوصیت ظاہر می شود وبعضے کلماتِ مدحیہ کہ ہر یکے از انہا این خاک افتادہ را باوجِ شرف می رسانند بر لسانِ الہام بیان راندند۔ ودر مجلسِ خامس وسادس بہ نوید کمالاتِ نبوّت بعد از تمامی ولایاتِ ثلثہ مشرف ساختند۔ ودر مجلسِ سابع وثامن بہ دخول در حقیقتِ کعبہ معظمہ بہ زیب وزینت تمام دہم ترقی ازان بہ فوق بیشتر ساختند وہنوز ماہ مذکور بہ آخر نہ رسیدہ بود۔ ودر مجلسِ نہم ودہم بہ لحوق ووصول بہ حقیقتِ قرآنی بشارت دادند وتا مجلس پانزدہم بہ دخول دران

حقیقتِ علیہ و ترقیات دران بہ زیب و زینت کذا و کذا معزز ساختند۔ و در مجلس شانزدہم بہ نسبتِ معیّت بہ جنابِ خویش و جنابِ خازن الرحمۃ و ہم جنابِ حضرت مجدّد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ بشارت دادند۔ و در مجلس ہفتدہم ماہِ مبارکِ رمضان سنہ مذکور بہ بشارات دخول در حقیقتِ صلوٰۃ و اقتدا بہ مرتبۂ وجود مفتخر ساختند۔ و در مجلس ہیژدہم و نوزدہم و بیستم بہ ترقیاتِ شائستہ و حسن و آرائش و قربِ امام خبر دادند۔ و در مجلس بیست و یکم فرمودند کہ کیفیتِ عظیم شرفِ ظہور فرمودہ و خلعتِ فاخرہ بہ کمالِ علو و نورانیت عنایت شد کہ آفاق را نورِ آن خلعت یا عینِ آن خلعت در گرفت و در مجلس بیست و دوم تا ششم بہ ترقیات و وصول بہ مقامِ معبودیت صرف بہ طریقِ ذاتِ موہوب با ظہور بعضے معارف خاصۂ آن مقام مبشر ساختند۔ و در مجلس بیست و ہفتم و بیست و ہشتم بہ عروج تا بہ حقیقۃ الحقائق ثُمَّ الْاِنْطِبَاقُ وَاللُّحُوْقُ بِتِلْکَ الْحَقِیْقَۃِ بِفَوْقٍ تَامَّۃٍ مشرف ساختند و در مجلس بیست و نہم فرمودند کہ خلعتِ عظیم با زیب و زینت و ترتیبِ بسیار مرحمت شد و معاملۂ تو خیلے علو پیدا نمود گویا حقیقۃ الامر منقلب گشت۔ و در مجلس سی ام فرمودند کہ عنایات بے حد از جنابِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بابِ تو مفہوم می شود چنانکہ خود بہ آرائش و تزئینِ تو سرگرم اند۔ و آنچہ در بابِ نزول در نقطۂ عدم معروض داشتہ بودی۔ نزول در جوارِ آن نقطہ معلوم می شود۔ فی الجملہ قیدے درمیان ماندہ است۔ و در مجلس سی و یکم و دوم بہ ترقیاتِ معارفِ نادرہ اطلاع دادند۔ و در مجلس سی و سوم سنہ ہزار و ہفتاد و ہفت بہ تعین حبّی مبشر ساختند۔ و از عنایاتِ خاصۂ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در بابِ این احقر خبر دادند و در مجلس سی و چہارم و پنجم بہ بالیدگی و ترقی در مقام مذکور و عنایت شدن خلعتِ خاص ممتاز ساختند و در مجلس سی و ششم بہ وصول تا صفۂ مقدسہ صفوفِ اربعہ

انبیا کہ درحقیقت صلوٰۃ مقربیت دعنایت شدن خلعت عالی از آن مقام با نوید پر امید سرفراز ساختند۔ و در مجلس سی و ہفتم بشارت نزول در نقطۂ عدم مطلق دادند۔ و در مجلس سی و ہشتم بعد از ذکرِ مقامات و حقائق و در دقائق محبوبیت ذاتی وغیرہ فرمودند کہ در تعین حبی ترقی بسیار نمودہ۔ و در مجلس سی و نہم بعد از ذکرِ معارف و اسرار و بشارت و ترقیات بکمالِ ذرّہ پروری بر زبانِ غیب ترجمان آوردند کہ معیت خاص با من پیدا کردہ و معاملہ کہ بہ فرزندانِ خاص مختص بود ہمان معاملہ با تو متحقق گشت۔ و در مجلس چہلم بہ بشارت ولایت احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دعنایت شدن لباسِ محبوبیت بلکہ از بہرہ بآن معنیٰ شگرف مکرم و معزز ساختند۔ و در مجلسِ چہل و یکم و دوم و سوم بہ تقریر و تحقیق مقدمتین مزبورتین و ترقی دران مقام خبر دادند و در مجلس چہل و چہارم بہ علو نسبت و عطائے خلعتے بزرگ کہ محیطِ عالم باشد بشارت فرمودند و در مجلس چہل و پنجم فرمودند کہ محبوبیت و نسبتی بہ حدّے ظاہر می شود کہ عین دائرہ باقی نماندہ و نصیبے و بہرہ از فوق تعین حبی معلوم می شود۔ و صلے کہ مناسب آن مقام است مفہوم گردیدہ عرض نمودم کہ بر ترقی از تعین حبّی صوم نذر کردہ بودم الکنون الیفا کنم۔ فرمودند الیفا کن۔ و در مجلس چہل و ششم بہ عنایت خلعت عالی و ترقی از تعینِ حبّی کما مرّ بہ اطلاع بخشیدند و در مجلس چہل و ہفتم بعد از ذکرِ معارف سنیّہ و بشارتِ معیت در مقامات علیّہ و ترقی در سیر سابق فرمودند کہ سیر تو بمقام بلند رسید فی الحال مدرک نمی گردد کہ تاکسے دیگر ادام مقام رسیدہ۔ و در مجلس چہل و ہشتم و نہم بہ حصول مقام صباحت و زینت آن موطن و بہرہ از مقطعات قرآنی بشارت فرمودند۔ و در مجلس پنجاہم کہ آخرین مجالس ست بعد از توجّہ موجہ و نظرِ ولایت ثمرہ ذکر ترقی فوق التعینات فرمودند کہ لباسِ عالی و آرائشِ نفیس احمر مما تلبسہ النسوان مشہود می گردد۔ لیکن حکمِ قطعی

بہ محبوبیت از راہِ احتیاط دُرست اگرچہ لباس لباسِ محبوبیت ہست و آرائش آرائشِ حت ملا
هٰذَا مِمَّا سَمِعْتُ فِي مَجَالِسِ التَّوَجُّهِ وَالسُّكُوْتِ وَهَا أَنَا أَذْكُرُ بَعْضَ مَا سَمِعْتُ
مِنْ جَنَابِهِ الْعَالِيْ فِيْ غَيْرِ تِلْكَ الْمَجَالِسِ مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ قَبْلَ الْاِنَابَةِ وَبَعْدَهَا
مِنْهَا روزے قریب ارتحال خازن الرحمۃ شیخی ووالدی قدس سرہٗ فرمودند کہ من در روضۂ
منورہ بودم درین ولا بہ خدمتِ الیشان التماس نمودم کہ بہ جانب فرزندان نگاہے مکنند
و برائے قیام بحال طالبان عقب خویش یکے را از الیشان متعین فرمایند دیدم کہ ہمہ آن
غرق نعیم و اتنعیم اندکہ ہرگز توجہ بہ جانب دیگر نمی کنند۔ باز گفتم کہ اہتمام بہ این امر ضرورست
توجہ درین باب مبذول فرمایند۔ درون روضۂ مقدسہ تو حاضر بودی متوجہ حال تو شدند
و مہربانی عظیم دربارۂ تو نمودہ دستار شریف بر سر تو نہادند و سر ترا بہ ہر دو دست در
کنار کشیدہ بر جبینِ تو بوسہ دادند۔ و این اول بشارتے ست کہ ازان جنابِ عالی
بہ ظہور آمدہ۔ مِنْهَا روزے فرمودند کہ مرا در معاملہ چنان نمودند کہ حضرت خازن الرحمۃ
قدسنا اللہ سبحانہٗ بسرہ الاقدس بر مسندِ عالی کہ در کمال تزئین و آرائش ہست تشریف
دارند و برابر آن مسندے دیگر ہست مِثْلُ ذٰلِكَ كَيْفِيَّةً وَّكَمِّيَّةً وَّحُسْنًا وَّجَمَالًا
و بر آن مسند ترا نشانند بعد ازان فرمودند کہ مماثلت ہر دو مسند دلالت می کند بر
ظہور نسبت خاصۂ الیشان در تو۔ مِنْهَا روزے فرمودند کہ من در روضۂ منورہ بودم
و تو نیز ہمراہ بودی دیدم کہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہٗ ترا خلعتے نفیس عالی عنایت نمودند
بعد از عطائے آن خلعت آن چنان علو حاصل شد کہ سر تو بہ آسمان رسیدہ و این بشارت
بہ دستخط مبارک در بیاض این حقیر رقم نمودہ اند۔ درہمان ایام در مجالس مختلفہ بہ پنج
خلعت نفیسہ دو از خازن الرحمۃ قدسنا اللہ سبحانہٗ بسرہ الاسنی۔ و دو از حضرت

مجدد الف ثانی قدس سرہٗ یکے بہ طریق اجمال بشر ساختند۔ باید دانست کہ این بشارات سنیہ قبل از انابت کرامت صدور یافتہ بود۔ وآنچہ بعد از انابت ظہور نمودہ آن را نیز در منصہ ظہور آوردہ می شود۔ از انجملہ آن ہست کہ شب عرس خازن الرحمۃ قدس سرہٗ التماس عرض فاتحہ کردم قبول نمودند۔ ولمحہ متوجہ شدند۔ چون بیرونِ روضہ تشریف آوردند بجانب این فقیر نگاہے کردند۔ فرمودند کہ طرفہ زینتے وآرایشے امشب بر تو ظاہر می شد۔ وعجب آسنے وشانے وحسنے وجمالے بر تو ہویدا بودہ۔ بالجملہ بہ چنین خلعتِ بلند فلک فرسائے کہ متلبس بودی کمتر یاد ہست کہ مثل آن بہ نظر درآمدہ باشد۔ از انجملہ آن است کہ شبے در ہفتم شہر ذی قعدہ سنہ یک ہزار وہفتاد وہفت درخدمت سراسر سعادت حاضر آمدم۔ ناگاہ برآن مدار جہانے خلیفۃ الرحمانی واردے ظہور نمودہ پس بزرگ و بہ طفیل آن مظہر اتم برین مسکین نیز پرتو انداخت۔ چنانچہ این مسکین نیز از ان معنیٰ وکوئفی الجملہ آگاہی یافتہ لیکن نہ می فہمید کہ این امر جلیل القدر چہ حیثیت ومہبط این سرِ عظیم اولاً بالذات الیشان کیست وچون این مقدمہ بہ عرض عالی رسانید استکشاف سر این معما نمودہ فرمودند کہ بر ما نسبتے عظیم القدر ظہور نمودہ بود و ترا نیز بہرہ ونصیبے از ان مفہوم می شد بعد از ان بہ انبساط وابتشاش تمام این مصرع بر زبان گوہر افشان راندند۔ ع

گر دستان گرد کہ مے کم رسد بوے رسد

آخر الامر مخدوم مہربان صَاحِبُ الْکَمَالِ وَالتَّکْمِیْلِ وَالْعِزِّ فَاِنْ خواجہ محمد عبید اللہ از تعین آن نسبت جلیل الشان فرمودند کہ آن طلوعِ نسبتِ قیومیت بود کہ احیاناً از بطن بطون ظہور نمودہ جلوہ گری می شود۔ عرض نمودند کہ بہرہٗ از ان رسیدن بہ کسے بچہ معنی بود کہ شرکت بہمی تابد۔ فرمودند کہ این بہرہ وشرکت در رنگ آن ہست کہ سلاطین را در امور

مملکت اعوان و انصار باشند و ہیچ تقصیر و نقص در سلطنت از آنہا راہ نیابد۔ بعد استماع این مقدمہ آن مخدوم عالی مقدار بہ والدہ ماجدہ این مسکین تہنیہ و ترحیب گفتند و شکر و سپاس الٰہی و لالت نمودند۔ از انجملہ آن ہست کہ روزے مطالعۂ نقائص و معائب خود نمودہ بعرضِ اشرف رسانیدم کہ حضرت سلامت راہ ترقی برین عاصی کشادہ است یا نہ۔ فرمودند کہ یک چیزے دیگر ہم ماندہ است عرض نمودہ کہ ہنوز قطرہ از عمان ہست باز بر زبان گوہر فشان آوردند کہ بیشتر چہ چیز ماندہ ہست۔ از انجملہ آن ہست کہ شبے بعضے نوافل را بوسیلۂ آن عالی جناب بہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما گزرانیدہ بودم کہ ایشان حاضر شدند بہ لباسِ عجیب و زینتِ غریب و تو نیز بہ ہمان کیفیت لباس و کمیت بلا تفاوت ظاہر شدی و ایشان بہ شفقتِ تمام سر و روے ترا بوسہ دادند و رضامندی بے حد ظاہر نمودند۔ از انجملہ آن ہست کہ روزے بہ کمال دستگیری این ذرّہ را از خاک برداشتہ بادجِ رفعت رسانیدند و فرمودند کہ ترا بمقامے مبشر ساختہ ایم کہ تا حال ہیچ کس را از یاران بہ آن نہ رسیدہ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ از انجملہ آن ہست کہ روزے یک مسکین معروض نمود کہ تلقین و ارشاد طالبان و مسترشدان در باب فقیر مرضی ہست یا غیر مرضی ہست۔ بعد اداے استخارہ و توجہ موجہ بر روے مبارک بہ جانب این احقر نمودہ مکرر فرمودند کہ ارشاد مرضی معلوم می شود وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ انتہیٰ۔ و ازان جملہ آن ہست کہ روزے بہ عرضِ عالی رسانیدم کہ نوافلِ لیلی و نہاری کہ بہ خدمتِ حضرت گزرانیدم لمحہ متوجہ شدہ فرمودند کہ اجر و ثواب و برکات آن نوافل بہ این جانب وارد می شد بعد ازان ہمان برکات بہ جانبِ تو متوجہ می شد اما بہ آن و شانِ دیگر۔ ازان جملہ آن ہست کہ روزے کتابِ حصنِ حصین براے صحتِ مرضِ ایشان بطریقِ ختم خواندہ بودم و متوجہ شدہ فرمودند کہ انوار و

برکاتِ عظیم ظاہر می شود و گرد بر گردِ خود حصّے مرتّب و متمثّل می یابم لِلّٰہ الحمد کہ ازان مرض صحت یافتند۔ وازان جملہ آن ست کہ روزے در روضۂ منوّرہ بعضے عبادات نافلہ بہ وساطت جنابِ عالی بہ جناب خازن الرحمۃ گذرانیدم فرمودند کہ عنایاتِ عجیب از جنابِ الیشان درباب تو معلوم می شد۔ چنان کہ از مرقدِ منوّر بیرون آمدند و سر و روے ترا بوسیدند و تنگ در بر گرفتند و سوائے این مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی از عنایات و بشارات و خلعات از حضرت مجدّد الف ثانی و از حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما بیان می فرمودند کہ تفصیلِ آن موجبِ تطویل است۔ وازان جملہ آن ست کہ حقایق آگاہ قدوۂ اہل اللّٰہ محمد نقشبند سلمہ اللّٰہ فرمودند کہ روزے مارا وقتِ خود خوش بود و بعضے دقایق مقام ملاحت بر من منکشف شد۔ درین ولا مشہود گشت کہ ترا ہم ازان مقام بہرہ و حظّے عنایت نمودند۔ و قیومیت عظیم از بارگاہِ صمدیت دربارۂ تو مفہوم گشت و خلعتِ عالی و مرصّع معلوم گردید دہم روزے فرمودند کہ وقتے متوجہ بہ جانبِ قُدس بودم پیاپے دربارۂ تو ندا می رسید کہ وے از آنِ ماست و نیز این ندارا از آن حضرت جلّت عظمتہٗ درباۂ تو می رسید مَقْبُوْلٌ مَقْبُوْلٌ مَغْفُوْرٌ مَغْفُوْرٌ وَاللّٰہِ مَغْفُوْرٌ۔ و در عالمِ مثال امرے متمثّل شد کہ اظہار و افشاے آن مشروع نیست کہ داخل متشابہات و اسرار است۔ آخر الامر فقیر بعضے ازین مقدمات را بعرضِ اشرفِ حضرتِ الیشان رسانیدم بہ استماعِ این کلمات بشاش شدند و فرمودند کہ کَانَ ھٰذَا مَکْشُوْفًا لَنَا۔ وازان جملہ آن ست کہ مخدومِ عالی قدر خواجہ محمد عبید اللّٰہ بعرضِ عالی رسانیدند کہ من در روضۂ منورہ بودم عنایت حضرت مجدّد الف ثانی درباۂ فلانے یعنی ہٰذا المسکین مشہود می شد کہ درباۂ احدے مثل آن مشہود نہ شدہ دبیک مجلس چند کرت وے را در بر گرفتند و تقبیل نمودند۔ فرمودند بلے برما نیز درباب وے از حضرت

ایشان کذا وکذا عنایت معلوم شدہ وہم آن مخدوم ومخدوم زادہ خدا آگاہ چند بشارت علیہ کہ ہریک این مسکین را از خاک مذلت باوج عزّت بلکہ بہ مقامے کہ اوج وعزت ہمہ از آنجا درراہ ماندہ می رسانید۔ از آن خلیفۂ الٰہی نقل کردند اگر گنجایش وقت وحال شد در منصّۂ ظہور تحریر خواہد آورد۔ از آن جملہ آن است کہ خدمت عالی منقبت شیخ سیف الدین نقل می فرمودند کہ حضرت ایشان ترا بہ شدت مناسبت بہ مقام ارشاد یاد می فرمودند و بشارات شائستہ درباب تو بیان می نمودند۔ مخدوما از عنایات و بشارات آن مرکز دائرۂ ولایت کہ درین سہ سال دیدہ و شنیدہ اگر دفتر دفتر املا نماید سطرے از آن نتواند ظاہر نمود و شکر آن را خود اگر ہزاران ہزار سال بہزاران زبان اظہار کند رشحہ و شمہ از آن نتواند ادا نمود۔ مکاتیب علیہ کہ بنام این مسکین شرف صدور یافتہ مشحون بانواع معارف و حقائق از ولایات نبوت و محبت و محبوبیت و عروج و نزول و غیر ذلک مِمَّا يَتَحَيَّرُ فِيهِ الْعُقُوْلُ وَالْاَفْهَامُ بہ مطالعہ شریف در آمدہ باشد شرفاً و تبرکاً در خاتمہ این مکتوب چیزے از آن حُسْنًا لِلْخَاتِمَةِ ایراد خواہد نمود۔ امید وار است کہ آن عنایات و بشارات آخر این دور افتادہ را دستگیری خواہد کرد و از مکائد نفس و مفاسد این پر تلبیس رہائی خواہد بخشید و حسن بشارکہ بارہا بر لسان حق ترجمان گذشتہ وہم از خامۂ عنبرین محرّر گشتہ ظہور نماید۔ مخدوما حقائق و معارف کہ از غایت نازکی در قید تحریر و تقریر نہ گنجد چندان از آن عالی جناب استماع نمودہ کہ گوش ہوش از آن لآلی متلالی اِلٰی یَوْمِنَا ھٰذَا مملو است و خارق عادات و تصرفات و مکاشفات کہ از آن عروۂ وثقی و ذروۂ علیا مشاہدہ نمود تا کجا بیان نماید۔ اگر خواست الٰہی است برخے تصرفات و کرامات را خود مشاہدہ نمود مرقوم ساختہ بخدمت خواہد فرستاد۔ و از آن جملہ آن است کہ در ذکر علوم و معارف علیا این مخلص را

خاطب می ساختند و تا این حقیر حاضری بود بہ طرفِ دیگر متوجہ کم می شدند۔ و ازآن جملہ آن است کہ اکثر امور را بہ استصواب و استفسار دُور از کار بموجب وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ در منصۂ ظہوری آوردند بارہا شدہ کہ امرے را از امور بعضے ملازمانِ حضور در خدمت سراسر معرفت دلنوز مقرر نمودہ حضرت الیشان این حقیر را از خانہ و خانقاہ طلب داشتہ اند کہ بہ لسانِ الہام ترجمان بیان فرمودند و در رائے فقیر خلاف مقرر قوم صواب نمودہ و مطابق آن معروض داشتہ حضرت الیشان ہمچنان کردند و ثمرات و نتائجِ شائستہ بظہور آمدہ گاہے در بابِ این مسکین این کلمہ می فرمودند کہ جَاءَ الْعَقْلُ۔ و ازآن جملہ آن است کہ گاہے بہ کمالِ عنایت از احوال بعضے یاران مخصوص خود ازین مخلص پرسیدند کہ فلانے در نظرِ توجہ طور در آمدہ و تاکجا رسیدہ و آنچہ بہ خاطرِ فاتر رسیدہ عرض نمودہ و مقبول افتادہ و لہٰذا از احوال و مواجید باریافتگان و معتکفان حرم عالی نزد این سینہ مجروح ساختہ و از استعداد و ہمت آنہا خبر دادہ و در اظہار بعضے ازان ممتنع نمودہ در باب بعضے اذن فرمودہ۔ ازآن جملہ آن است کہ عشرۂ آخر ماہ رمضان فقیر را برائے امامت تراویح معین نمودند و موردِ عنایت و بشارات ساختند۔ روزے بہ خدمتِ سامی معروض داشت کہ حقیقتِ قرآنی را کہ فوق تعینات است در رنگِ دریائے عظیم یافتم و خود را و اقل قلیل را از اصحابِ حضرتِ الیشان دران اثنا دیدم عَلٰی تَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ بہ کمالِ عنایت فرمودند کہ مارا کجا یافتہ کہ فقیر فوقِ آن مقام یافتم ما ناکہ وصولِ مقام را بہ عبارت کلمہ اِنَّہٗ مَحْسُوْسٌ فِی ذَاتِ اللّٰہِ تعبیر فرمودند کَمَا وَرَدَ فِی حَقِّ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ و خود را نیز بہ طفیل حضرتِ الیشان ازان مقام بہرہ ور دیدم بلکہ لصفت عالی خود را دران مقام داخل یافتم۔ مخدوما بہ استماع این مقدمہ شگفتگی تمام ظاہر ساختند و بہ شدند۔ حتیٰ کہ بہ حقایق آگاہ شیخ محمد فضل اللہ کہ

یکے ازان آشنایان بود۔ ازین معنی آگاہ ساختند و فرمودند کہ شمارا فلاسے بہ چنین امر عالی بشارت می دہد وَقَدْ حَانَ اَنْ یُوْفِیَ الْوَعْدَ مَا یُرَادُ الْمَکْتُوْبُ الْعَالِیْ کہ سابقاً مذکور آن شدہ بود۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ در بیان بعضے حقایق و معارفِ الٰہی بہ لسانِ فارسی و عربی در جواب مکتوب حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی قدس سرہٗ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ گرامی نامہ کہ از راہِ شفقت و تلطف مرسول شدہ بود وُرود یافت بہ مطالعہ آن بہرہ ور گردید بابے بود پُر از دقایق کتابے بود پُر از معارف و حقایق عبارات رنگینش بے غش بود و اشارات نازنینش دل کش ؎

نکتہایش ہمہ ہم رنگِ چمن کردہ بر دفترِ گل مشقِ سخن

جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَاَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ۔ مرقوم نمودہ بودند کہ وصول بسعادتِ ہویتِ ذاتیہ بہ سیر مستطیل صعب الوصول است وَاِلَّا فَالْحَقُّ سُبْحَانَہٗ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ قُلْتُ ھٰذَا فِی الْوُجُوْدِ اَمَّا فِی الْوِجْدَانِ فَھُوَ سُبْحَانَہٗ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ؎

برگِ ہر رنگے بسازا اے عندلیبِ بے نوا کاین گلے ما بر نتابد ار براکب زنگ را

آنجا مستدیر در رنگ مستطیل در راہ ست و اثبات مانند نفی از انجا کوتاہ ؎

لَا وَھُوَ زان سرائے روز ہی باز گشتند جیب و کیسہ تہی

(دوہرہ)

بنت مکت لاشکم اکم کرما نہ جیون جہانہ جگر اکین مکہ ہین زہی ملی ہیر سہر مانہ

عطارؒ فرمودہ ؎

با این ہمہ نزدیکی جاناں چہ بسے دوری در عین وصا تو گشت این ہمہ مہجوری

مرقوم بود لَا ثَمَّهٗ طَرِیْقٌ مَوْصُوْفٌ لَا اَمَانٌ وَلَا مَخُوْفٌ وَلٰکِنْ دُوْنَهَا

قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَهُنَّ حُيُوْفٌ ثُمَّ الطَّرِيْقُ اِلَيْهِ کَائِنٌ وَالشَّیْءُ ثَمَّهٗ ثَابِتٌ

وَالْاَقْدَامُ فِيْهِ وَاقِعَةٌ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ رمز لسیت بدان اِنِّیْ

ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ اشارتے ہست بہ آن قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عبارت

ازان ہست فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ دلالت برآن وآن دو بیت تازی کہ در ظہور نور مطلوب و

قصور طالب از ادراک آن مرقوم بود بغایت ذوقین ساخت لِلّٰهِ دَرُّ قَائِلِهَا وَرَاقِمِهَا

نِعْمَ کَذٰلِكَ الْاَمْرُ فَهُوَ کَمَا قِیْلَ اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلٰی شَمْسِكَ دَعْ نَفْسَكَ وَ

تَعَالَ۔ وآنچہ در اشعار فارسی بیافت مطلوب وہم آغوشی محبوب ورموز بود ہر ہمہ دل سوز

وسینہ افروز ہست ومبنی از عرفان ووصل عریان ہست هَنِيْئًا لَّکُمْ۔ اما باید دانست کہ این

ہمہ از گلہائے گلشن تشبیہ ہست واز شعبدہائے عالم شکر ومستی ومقام تنزیہ کہ اقرب

الی حضرت دانست چنین امور را برنتابد ع

آنجا ہمہ آن ہست کہ برتر زبیان ہست

درآنجا جز حیرت ونکارت در دست بنیست وجز عجز عن درک الحقیقت نقد وقت نہ

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چین کانجا ہمیشہ باد بدست ہست دام را

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ

تو از خوبی کی گنجی بہ عالم مرا ہرگز کجا آئی در آغوش

ازینجا ہست کہ حزن واندوہ ابدی دامنگیر بارگاہ آمد ویاس وحرمان سرمدی خاصہ

خاصان درگاہ گشت۔ فَفِی الْخَبَرِ کَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ دَائِمَ الْحُزْنِ مُتَوَاصِلَ الْفِکْرِ

دلہا ہمہ آب گشت وجانہا ہمہ خون　　تا چیست حقیقت از پس پردہ برون

وآن دوہرہ کہ درمیان دشواری این راہ تحریر یافتہ خیلے دل نشین ہست بے تکلف ہمچنین ہست۔ صعوبت این طریق بیش ازین ہست ماناکہ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارت بہ این دشواری نمودہ آنجاکہ فرمودہ اَنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَۃً کَؤُدًا۔ ولیکن ؎

گر موج زند عنایت او　　موران بکنند کار پیلان

فِی الْاٰثَارِ اَنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ بِالضَّعِیْفِ مَا یَتَحَیَّرُ فِی الْقَوِیِّ ؎

عجائب رہ عشق اے رفیق بسیار ہست　　زپیش آہوے این دشت شیر نر برمید

(دوہرہ)

سہی کر در ہم کو نٔل جہان رسار و کھو　　کارج سہ کو جو کجیب سجی دہار د

(رباعی)

روزان بتو بودم و نمی دانستم　　شب با تو غنودم و نمی دانستم

ظن بودم اکہ جملہ من بود منم　　من جملہ تو بودم و نمی دانستم

گہے قدم نمودہ اند نیز مخبر از وصال ہست واز باب غلبۂ سکر وحال وَرَآءَ لَیْسَ عِنْدَ رَبِّکَ صَبَاحًا وَّلَا مَسَاءً اَلَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ عنوان صحیفۂ اجلال اوست وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ دیباچۂ توقیع کمال اوست ؎

ابروے دوست کے شود دستکش خیال من　　کس نہ زدست این کمان تیر مراد بر ہدف

وَمَا قِیْلَ لِیْ مِنْ قَلْبِیْ فَغَنِیْتُ کَمَا غَنِیْ وَکُنْتُ حَیْثُ مَا کَانُوْا وَکَانُوْا حَیْثُ مَا کُنَّا فَمِنْ ذٰلِکَ الْقَبِیْلِ وَالْاَقَلِیْسَ ھُنَالِکَ قَالَ وَلَا قِیْلَ وَلَا حَیْثُ وَلَا کَانَ وَلَا اِنَّسَ وَلَا جَانَّ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ کریمہ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔ نقاد جوہر سالکان ہست۔ وَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰہِ الْاَمْثَالَ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ معیار جلیہ

علیہ عارفان نمی بینی کہ پیشواے محبان زخم لن ترانی بر داشت و سر دفتر محبوبان ندائے لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ بشنید ہم بیشتر عنایت و ہم بیشتر مرقوم بود کہ نوشتہ بودند آنچہ سخن حق ہست در گفت نیاید ظاہر اً مراد آن ہست کہ در گفت نہ آید بہ جہت قصور افہام مستمعین از ادراکِ آن۔ واگر نہ سخن لفظے ہست عین گفتہ ہست واگر نفسے ہست فَمَا مِنْ عَيَانٍ اِلَّا وَلَهٗ بَيَانٌ كَلَّا بَلِ الْمُرَادُ قُصُوْرُ الْمُتَكَلِّمِ كَذَا اَمَرَّةٌ و مراد از سخن حق بیان حقیقت دانست کہ بدیہیت از طاقتِ بشر خارج ہست و بہ ظن و تخمین دران جادم زدن سوء ادب فَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ہویدا ہست کہ آنچہ در درک ممکن و متناہی خواہد بود فَالْوَاجِبُ غَيْرُ الْمُتَنَاهِيْ تَعَالٰى شَانُهٗ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔ حضرت خواجہ بزرگ عَظَّمَ اللّٰهُ مَضْجَعَهٗ فرمودہ ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر حق ہست آن را بہ حقیقتِ کلمہ لا نفی باید کرد ؎

بس بے رنگ ہست یار دلخواہ اے دل — قانع نہ شوی برنگ ناگاہ اے دل

فَالْحَاصِلُ اِنَّمَا كَانَ مُنَزَّهًا عَنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ بِهٖ يَكُوْنُ مُنَزَّهًا عَنِ التَّكَلُّمِ عَنْهُ بِالْاَوْلٰى لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ اَيْ بَصَرٌ كَانَ مِنَ الْفِكْرِ وَالْوَهْمِ وَالْاِنْتِظَارِ ؎

حیران نشان دہم بے نشانِ یکتا را — کس چہ شرح دہد آشیانِ عنقا را

عزیز من آن را کہ خلعتِ کلام پوشانیدند و بہ نوید اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِيْ وَبِكَلَامِيْ معزز ساختند صداے يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ بر آورد۔ آن را کہ جوامع الکلم عنایت کردند و بتاج و معراج سابقیت و خاتمیت مکرم ساختند ندائے لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ درداد و سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ مثنوی ؎

اے از تو گمان خلق بس دُوا۔ | حلوائے تو از پر مگس دُور
ہر کس کہ ز کُنہِ تو سخن گفت | خود گفت و ز گفتِ خود بر آشفت
اے برتر از ان ہمہ کہ گفتند | واینہا کہ پدید یا نہفتند
توحید تو ہر کہ ماند در قیل | بر مور چہ ز دعمّاریِ فیل

اَمَّا قَوْلُکُمْ فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا لَہٗ بَیَانٌ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ نَعَمْ لٰکِنْ مَاکَانَ عَالِیًا مِنَ الْعَیَانِ کَانَ خَالِیًا مِنَ الْبَیَانِ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِیْنَ فِیْ قَوْلِھِمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ طَالَ لِسَانُہٗ ذٰلِکَ مِنْ مَرْتَبَۃِ الصِّفَاتِ وَالشُّیُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَاَمَّا قَوْلُکُمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ فَمِنْ مَرْتَبَۃِ الذَّاتِ الْمُعَرَّاتِ عَنِ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ فَاِنَّہٗ مَجْھُوْلُ الْکَیْفِ مُطْلَقًا قُلْتُ فَمِنَ الْاَوَّلِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن۔ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ صِفَۃٌ مِنَ الصِّفَاتِ وَلِذَا اَصْدَرَ الْکَرِیْمَۃَ بِاِسْمِ الصِّفَۃِ دُوْنَ اِسْمِ الذَّاتِ وَمِنَ الثَّانِیْ قَوْلُہٗ سُبْحَانَہٗ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی حَیْثُ اَبْھَمَ الْمُوْحٰی بِہٖ وَاَضَافَ الْعَبْدَ اِلٰی ھُوِیَّۃِ الذَّاتِ وَکَاَنَّہُ الْمَکْنُوْنُ فِیْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَبْھِمُوْا مَا اَبْھَمَ اللّٰہُ اَیْ لَا تَبْحَثُوْ عَنِ الذَّاتِ تَعَالٰی فَاِنَّکُمْ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْا کَشْفَ الْغِطَآءِ عَنْ وَجْہِ الْکِبْرِیَاءِ لِلّٰہِ دُرُّ قَائِلٍ ؎

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان | چون بہ عشق آیم خجل باشم ازان

دیگر عیان را چہ بیان۔ نکتہ چون نماز مقرب ترین اعمال ہست و مورد تجلیات و مشاہدات حدیثِ نفیس اَلصَّلوٰةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ و خبر معتبر اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي السَّجْدَةِ شاہد عدل برین مدعا است۔ بسیار ہست کہ سالک را در حینِ ادائے آن توہم ہم آغوشیِ مطلوب بے حجاب و وہم دوشیِ محبوب بے نقاب پیدا شود و در مظہر و ظاہر و صورت و حقیقت از فرط تعشق و تعطش تفریق نہ نماید۔ بنابران در جمیع ارکان آن حکم بہ تکبیر نمودند و تسبیح مرةً بعد اُخریٰ امر فرمودند اَیْ مَا خَطَرَ مِنَ الْوِصَالِ بِبَالِكَ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ سُبْحَانَهٗ مُنَزَّهٌ عَنْ خِيَالِكَ۔ حافظ شیراز از توہم وصولِ سالک کہ در ورود تجلیات و مشاہدات ناشی می شود و فی الحقیقت نہ آن چنان ہست درین بیت خبر دادہ ؎

عکس روئے تو چو در آئینہ جام اُفتاد
عارف از خندۂ مے در طمع خام افتاد

یعنی وصولِ عارف کہ محلِ نشاطِ محبت ہست کہ سبب ذہولِ نقوشِ ماسوا ہست مورد تجلی ذات کہ وجہ کنایت ازان ہست گردد و کیفیتِ باطن از اوّل صد چندان ترقی نماید و شگفتگی تمام و فرخندگی مالا کلام دران ظہور فرماید ناچار عارف در طمع وصال و وصول بہ اصل بے پردۂ ظلال افتد نہ داند کہ اَلتَّجَلِّيْ اَيْ تَجَلِّيْ كَانَ لَا يَخْلُوْا عَنْ شَائِبَةِ الظِّلِّيَّةِ فَاِنَّ ظُهُوْرَ الشَّيْءِ فِي الْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ ؎

خلق را روئے کے نماید او
در کدام آئینہ در آید او

فَاِنْ قِيْلَ فَاِذَا لَا يُمْكِنُ الْوُصُوْلُ اِلَى الذَّاتِ اَصْلًا وَقَدْ نُقِلَ عَنْ كِبَارِ الْمَشَائِخِ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ ؎

واسب من نیست جز تجلی ذات
ذات بر من زد ہست راہ صفات

وَقَالَ غَيْرُهٗ ؎

حقا کہ سیدہ ایم بے ساخت　　　از اسم وصفت گذشتہ با ذات

وَاَقْوَالُ الْمَشَائِخِ فِی هٰذَا کَثِیْرَۃٌ جِدًّا حَیْثُ لَا یَکَادُ یُنْکِرُ مَنْطُوْقُهَا قُلْنَا نَحْنُ لَا نُنْکِرُ الْوُصُوْلَ اِلَی الذَّاتِ مُطْلَقًا بَلْ اِنَّمَا نَمْنَعُ الْوُصُوْلَ اِلٰی کُنْهِ الذَّاتِ وَدَرْکِ کَیْفِیَّتِهٖ بِطَرِیْقِ الْحُصُوْلِ ـ وَاَمَّا الْوُصُوْلُ بِلَا کَیْفٍ وَبِغَیْرِ اِدْرَاکٍ فَمُمْکِنٌ بَلْ وَاقِعٌ وَلَهٗ اَمَارَاتٌ وَبَرَاهِیْنُ کَمَا تَقَرَّرَ اَرْبَابُهَا ـ ازان جملہ آن ہست کہ نگرانی ابدی با وجود این وصول دامن گیری باشد واندوہ وحزن دائمی با وجود این دولت ہرگز مفارقت نمی نماید وَذٰلِكَ الْاَمْرَیْنِ اَحَدُهُمَا فُقْدَانُ التَّلْوِیْنِ وَالتَّلَذُّذِ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِی التَّجَلِّیَاتِ الصِّفَاتِیَّةِ وَقَدْ یَأْنَسُ الْبَاطِنُ بِهٖ بَلِیًّا وَالثَّانِیْ عَدَمُ اِحَاطَةِ السَّالِكِ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بِوُسْعَةِ الذَّاتِ مَعَ کَمَالِ تَعَطُّشِهٖ وَتَشَوُّقِهٖ لِاَنَّهٗ وَاِنْ کَانَ الْبَسْطُ بَسِیْطٌ وَلٰکِنَّهٗ اَوْسَعُ وَسِیْعٌ وَکُلُّ ذٰلِكَ بِلَا کَیْفٍ ـ درین مقام عارف حکم مستسقی دارد کہ ابد الآباد ازان سیر نہ گردد ونہ آن مقام را کران پدید آید ونہ آن را غایت ونہ این را نہایت نہ آن را انجام ونہ این ماسرا انجام ع بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی ـــ شیخ عطار فرماید ؎

نمی بینی کہ شاہے چون ہمبر　　　نہ دیدہ فقر گل تو رنج کم بر

یعنی وصول بہ مرتبہ کہ فوق بر آن متصور نہ باشد ودر خزانۂ جبروت جوہرے کہ توان احتیاج بدان برھانی نہ ماند محال ہست وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ـ اگر گویند آن را کہ نہ دانند ونہ شناسند چگونہ طلبند ـ وچون در پئے آن جگر کباب دیدہ پر آب کردند گوئیم دانستن وشناختن شرط طلب نیست ـ آوازۂ شاہد حسن حریف عشق را بے قرار وبے آرام می سازد

وگفتگوے جمالِ محبوب سوداے محب را در جوش وخروش می آرد چنین گلہا درین وادی بسیار می شگفد وچنین نیرنگیہا درین راہ چندان می تراود این از دیوانگیہاے عشق بازان واین از شگفتگیہاے جان گدازان ہست ع در عشق چنین بوالعجبیہا باشد۔ مولوی عبدالرحمٰن جامی می فرماید ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　　بسا کین دولت از گفتار خیزد

آرے مقتضاے ادب این ہست ولایقِ کبریائی معشوق چنین ؎

این عشق زعاشقان عجب نیست　　　معشوق شناسی از ادب نیست

ثُمَّ لِيُعْلَمْ اَنَّ الذَّاتَ تَعَالٰى كَمَا لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَّلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ كَذٰلِكَ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَّلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ مِثْلُ الرُّؤْيَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ نُؤْمِنُ بِهَا وَلَا نَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا ع بلا بودے اگر این ہم نبودے۔

اگر گویند پس فرق در مبتدی ومنتہی چیست چہ ہر دو در سوز وگداز اند وہر دو طالب این راز ونیاز۔ گلم فارق فریقین یافت مقصود ہست پس در ہر دو مفقود ہست واگر حزن واندوہ ہست خود در ہر دو گروہ ہست۔ گویم مستدیر نایافت حقیقی ہست ومنتہی را صوری۔ گر یہ مبتدی از راہ حجابہا ہست وگریہ منتہی از مشاہدۂ عظمت وکبریا۔ او ہنوز در پردۂ سبعین الف حجاب ہست این در شعشانِ انوار قدم بے تاب۔ او بارِ ہستی از دوش نینداختہ این بارِ عظمتِ او برداشتہ۔ او از لباسِ انّی ومنی برنیامدہ این بخلعتِ وجود موہوب مکرم آمدہ۔ او از خیال وظلال نہ وارستہ۔ این از ظل واصل درگذشتہ۔ او پاے از آفاق وانفس نکشیدہ این از ہمہ آن بالا رسیدہ اَيْنَ بُكَاءُ الْمُرِيْدِ مِنْ بُكَاءِ الشَّيْخِ بالجملہ درپے کہ جانِ جہان جہانے باید کند از اسم ورسم واز نام ونشان وارستہ قبلۂ توجہ تنزیہ مطلق وغیب صرف باید نمود اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ ع آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد طلبم۔

وَقَعَتِ الْکَلَامُ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ وَالْمَطْلُوْبُ هُوَ الْقُرْبُ لَا الْاِدْرَاکُ ــــــ دوہرہ

نانو نخالو اکا اور مارک لاکی جالو ــــ جاتی جاتی جہان کئے تہاں نہ کا نو نہ تھا نو

گرفتم نا ید این عنقا بدامم ــــ نشنید نیہا لے دمش راغلامم

کسے را گرچہ برگ این سفرنیست ــــ بہ از سودا ئے او چیزے دگر نیست

وَلْنَخْتِمِ الْمَکْتُوْبَ بِکَلَامِ الْمُجَدِّدِ اَلْفِ ثَانِیْ قَدَّسَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِسِرِّہِ الْاَسْنٰی۔ قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِمْکَانَ مِرْاٰۃً لِلْوُجُوْبِ وَصَیَّرَ الْعَدَمَ مَظْهَرًا لِلْوُجُوْدِ وَالْوُجُوْبِ وَاِنْ کَانَ صِفَتَیْ کَمَالٍ لَہٗ سُبْحَانَہٗ فَهُوَ تَعَالٰی وَرَاءَهُمَا بَلْ وَرَاءَ جَمِیْعِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَوَرَاءَ جَمِیْعِ الشُّیُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَوَرَاءَ الظُّهُوْرِ وَالْبُطُوْنِ وَوَرَاءَ الْبُرُوْزِ وَالْکُمُوْنِ وَوَرَاءَ التَّجَلِّیَاتِ وَالظُّهُوْرَاتِ وَوَرَاءَ الْمُشَاهَدَاتِ وَالْمُکَاشَفَاتِ وَوَرَاءَ کُلِّ مَحْسُوْسٍ وَمَعْقُوْلٍ فَهُوَ سُبْحَانَہٗ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ؎

چگویم با تو از مرغے نشانہ ــــ کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

ز عنقا ہست نامے پیش مردم ــــ ز مرغ من بود آن نام ہم گم

فَلَا یَصِلُ حَمْدُ حَامِدٍ اِلٰی جَنَابِ قُدْسِ ذَاتِہٖ بَلْ مُنَزَّہٌ عَنْ جَمِیْعِ الْمَحَامِدِ دُوْنَ سُرَادِقَاتِ عِزَّتِہٖ فَهُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْہِ نَفْسَہٗ وَحَمِدَ ذَاتَہٗ بِذَاتِہٖ فَهُوَ سُبْحَانَہُ الْحَامِدُ وَالْمَحْمُوْدُ وَمَا سِوَاہُ عَاجِزٌ عَنْ اَدَاءِ الْحَمْدِ الْمَقْصُوْدِ۔

انتہی کلام القدسی۔ ہیہات قلم بوقلمون در کف اندیشہ گداختست۔ ع

زنگ آخر شد و نیرنگ ز تصویر نہ شد

عرفان پناہا، اطالت مفاوضہ از راہِ معارضہ و معاوضہ نیست بلکہ از راہِ نیم خامی و تنک جوشی ست معاف فرمایند اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ در بیانِ گرفتاری چون بہ بیچون بہ ختم نیک اختر بادشاہ ذی نعمت مدظلہ صد دریا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؎

ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ ہر چہ نہ یادِ تو فراموش بہ

حیران ست چہ نگارد و چہ اِملا نماید اگر حرفے گوید از دگوید تو اندگفت و کجز لات دگر آنت نخواہد رفت ع۔ اگر را یا مگر تزویج کردند۔

از انہا بچہ آید کا شکے نام۔ پس با این نارسائی سخن از بارگاہ کبریائی نارسائی است و با وجود آن ظاہر و باطن کلماتِ پاکان بر زبان آوردن دوکان آرائی ست شکم از لقمہ پُر از شبہ و دل حرص اندوز حرف شبلیؒ و جنیدؒ و سریؒ از خیرہ سری ست۔ و اگر از غیرِ او سخن گوید حیفِ وقت و حیفِ مقال۔ وقت عزیز کہ نفیس ترین متاع است در پئے خسیس ترین اشیا صرف نمودن نازیبا ست و جواہر گران قیمت را بہ جوز و مویز در رنگِ طفلان باختن نہ رعنا ست۔ حدیثِ نفیس لِمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ ثُمَّ یَذْکُرُ غَیْرَهٗ سامعہ افروز شدہ باشد۔ بعد ازین نہ گفتن وارا ہ است نہ مرد و زن را یارا۔ بشنو بشنو ہر چند نہ شایانِ اویم امّا آخر از آنِ اویم ہر چند نہ محرمم امّا از طائفۂ آن حرمم ؎

گرچہ در سیری نہ شایانِ توام این قدر بس کز گدایانِ توام
گرچہ پشیت کم پیام من برند این قدر بس کز تو نام من برند

چہ از وا گر تو ام گفت اما از دیگرے تو ام شنفت۔ اگرچہ با او نہ ہمرازم اما با دیگرے نپردازم اگرچہ او نہ از آن من باشد۔ اما من نہ از آنِ دیگرے باشم۔ ہر چند او در پے من بود حاشا کہ من پے دیگرے باشم ع برمن بسے بگزیدہ تو بر تو کسے نہ گزیدہ من

این مشتِ خاک از دیارِ اوست خارِ گلزار اوست فدائے اوست گدائے اوست مجنونِ اوست مفتونِ اوست شیدائے اوست رسوائے اوست دل دادۂ اوست بخاک افتادۂ اوست غمناکِ اوست سینہ چاکِ اوست گلِ پژمردۂ اوست شمعِ افسردۂ اوست دیدۂ پُر آب از وست جگر کباب از وست۔ اگرچہ ہست از وست اگر نیست از وست اگر خار ہست از آنِ اوست اگر گل ہست از بستانِ اوست۔ با این کج مجی از وگویاست د باچنین نارسی و نارسائی اگر جویاست او را جویاست۔ مثنوی

ہمیں بس گرچہ من کاسد قماشم | کہ در سلکِ خریدارانش باشم
بلے آن را کہ چشمِ دوربین است | ولے با داغِ حسرت ہم نشین است
بغیر از دوست آرامے ندارد | بہ خود قطعاً سرانجامے ندارد

این داغ بہ از ہزار باغ و ایاغ است و این سوز و گداز بہتر از نعمت و ناز ہست۔ اَمَّا مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ۔ع لذت این مے نشناسی بخدا تا نہ چشی۔ دُرّ قائلہٖ

یکے بہ برگِ خزان گفت زرد رو زچہ | بگفت تا کہ ندانی بہ سببِ معذوری

وَنَخْتِمُ الْمَکْتُوْبَ بِالْمُنَاجَاتِ ؎

خداوندا بزخمِ سینہ شان | بموے از جنونِ دل پریشان
بہ شور انداختہ دیوانہ چند | بہ خرمن سوختہ پروانہ چند
بہ آہِ بے کسان و نالۂ شب | بہ صبحِ صادقان و بانگ یارب

که این گم کرده را راه نمائے / گدا را زره به گنج شاه نمائے
مس قلبم زعشقت کیمیا کن / بردسکه زرداغ بے دوا کن
زسودائے سرشش افسر عطا کن / ز اشک لعل گون گوہر عطا کن
سر این ذره را از مهر برساز / سر دکارش بکن از سر خدا ساز
دلش را نغمه ساز عشق گردان / زبان مضراب ساز عشق گردان
دو چشم از لخت دل گوہر فشان کن / مرا فارغ ز یاد بحر و کان کن
چو پروانه درین دیرم بگردان / به فانوس خیالم دل مسوزان
دلے خواہم زعشقت حیرت انگیز / چو اخگر از شرر پیمانه لبریز
تو ئی کز آئینه صورت نمائی / بروئے دل در عرفان کشائی
تو گنجائی درون غنچه صد رنگ / گذاری گنج وحدت در دل تنگ
که آرد جز تو اے نقاش بے رنگ / زشاخ خشک نے گلہای آہنگ

مکتوب پنجاه و ہفتم۔ جواب مکاتیب به حقایق آگاه خدمت میاں محمد رضا دہلوی قدس الله سره العزیز صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْجَدَنَا فَوَجَدْنَاهُ۔ وَاَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فَعَرَفْنَاهُ۔ اَرْسَلَ اِلَیْنَا بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا فَتَبِعْنَاهُ۔ اَنْزَلَ اِلَیْنَا کِتَابًا مُّبِیْنًا نَتْلُوْنَاهُ۔ فَتَجَلّٰی لَهٗ بِجَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ۔ وَعَزَّزَ لَنَا بِنَوَالِهٖ وَوِصَالِهٖ۔ قَهَرَ عَلٰی قِلَالِ وُجُوْدِنَا فَجَعَلَهَا دَکًّا دَکًّا۔ ظَهَرَ عَلٰی مَعَالِمِ قُیُوْدِنَا فَمَا اَبْقٰی۔ مَنَّا عَیْنًا وَّلَا اَثَرًا۔ اَرَیْنَا عَظَمَتَهٗ فَتَحَیَّرْنَا زَمَانًا سَقَیْنَا مَحَبَّتَهٗ فَتَمَلَّأْنَا بِهَا عِیَانًا۔ وَرَاَیْنَا بِعَیْنِ الْمُکَاشَفَةِ تَعَشَّقْنَا۔ شَاهَدْنَا بِبَصَرِ الْمُعَایَنَةِ فَشَغَفْنَا وَعَرَجْنَا مِنْ سِفَا

الی حضرة ذاته وعامل معنا بما یجری بکمالاته وکلماته۔ ثم بما لا یعبر بعبارة ولا یشار باشارة ومن بعد هذا یدق صفاته وکتمه اخطی لدیه واجمل هذا۔ واما العطش فباق۔ ما لم تلتفت الساق بالساق ویتم المیثاق۔ وینتهی المساق فیومئذ ینعدم الفراق وعلی ذلک شددنا الوثاق انا یا مولانا نستغفر الله علی مقولنا ذلکم وعلی جمیع صنعنا بوسیلتکم عباد الله۔ اما بعد فقد طالعنا الرقیمتین وتعززنا بحقائقهما ومعارفهما وتشرفنا باشاراتهما وبشاراتهما اکرمتمونا اکرمکم الله عززتمونا عززکم الله ونحن وان کنا فی الباطن معکم ولکن الظاهر یتمنی ظاهرکم ؎

هرچند که هست یار پیوسته بدل　　　　دردیده بدیدن آرزوے دگرست

والمرجو من مکارمکم العلیة ان لن تزالوه فی دعائنا وامدادنا وشفاعتنا فانا نزلکم فی عنایته وکرامته منه سبحانه وفی قرب مکانته لدیه تعالی شأنه وهو اعلم بمن اتقی والسلام علی من اتبع الهدی۔ اخوی شیخ محمد خلیل الله بخدمت گرامی مذکور خواهند نمود انشاء الله العزیز فالمرجو توجهکم فیه شاه بدر الاسلام مع المستورات الصالحات فی حفظ الله سبحانه وامانه والطائفه فقرا بعرض سلام مصدع اند وامید دار دعوات ظهر الغیب اند دیگر رساله خیر الکلام که احقر الانام بتسوید آن موفق شده اخوی اعزی به خدمت گرامی خواهند رسانید بمطالعه سامی مشرف فرمایند

مکتوب پنجاه و هشتم

در بیان بشارات عالیه به حقائق آگاه میان عبد الرحیم برادر میان محمد رضا دهلوی قدس سرهما صدور یافت۔

سبحان من وجدناه اقرب من حبل الورید۔ وابصرناه بوجودنا

اَلْبُعْدَ مِنْ کُلِّ بَعِیْدٍ۔ شَاھَدْنَا فَعَشِقْنَا۔ عَرَفْنَاہُ فَشَغَفْنَا۔ تَجَلّٰی لَنَا فَمَحُوْنَا۔ تُبْدِیْ لَنَا فَعَلَوْنَا۔ عَرَجَ بِنَا فَأَمَاتَنَا۔ وَاَفْنَانَا ثُمَّ اَنْزَلَنَا فَاَحْیَانَا فَاَبْقَانَا۔ ثُمَّ اَکْرَمَنَا بِالْمُرَاقَبَۃِ وَالْمُشَاھَدَۃِ وَعَزَّزَنَا بِالْمُکَاشَفَۃِ وَالْمُعَایِنَۃِ بَشَّرَنَا بِالْمَحْبُوْبِیَّۃِ وَالْمُرَادِیَّۃِ وَالْعِرْفَانِ۔ وَالسَّابِقِیَّۃِ وَالتَّرْجِیْحِیَّۃِ وَالْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ۔ وَشَرَّفَھُمَا بِمَا لَا سَمِعَتْ اُذُنٌ وَلَا رَأَتْ عَیْنٌ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبٍ ثُمَّ ثُمَّ۔ مکتوبِ گرامی مشتمل انواع عنایات و التفات و متضمن اسرار و حقایق ذات وصفات بود نیاز مند بجان مشتاق را معزز ساخت مراتبِ اشتیاق کہ مرقوم شدہ بود نائرہ آرزوے دریافت تمام یافت آن جنابِ ولایت مآب را دامان زن گردید و بحرِ امواجِ تشوق و تعشق را در جوش آورد۔ احقر نیز در اوقاتِ مخصوصہ چہ در روضۂ منورہ مجدد الف ثانی قدس سرہٗ وچہ در امکنۂ متبرکہ دیگر بدعاے ظہر الغیب الیشان رطب اللسان است۔ و ترقیات درجاتِ الیشان خواہان ؎

بارِ دیگر ما بہ قصہ آمدیم ما ازان قصہ برون خود کے شدیم

وَجَدْتُکُمْ خَائِضًا فِیْ بِحَارِ الْوِلَایَۃِ الْخَاصَّۃِ وَمُتَحَقِّقًا بِالْکَمَالَاتِ الطَّرِیْقَۃِ الْعَلِیَّۃِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ مُحَقِّقًا بِالْکَمَالَاتِ السِّلْسِلَۃِ الْعَلِیَّۃِ الْقَادِرِیَّۃِ فَکَذٰلِکَ لٰکِنَّہٗ دُوْنَ ذٰلِکَ بَلْ بِبَعْضِ اَنْوَارِ الطَّرِیْقَۃِ الْعَالِیَۃِ الْاَحْمَدِیَّۃِ اَیْضًا ھٰذَا وَالْعِلْمُ لِذِی الْعَلِیْمِ تَعَالٰی ثُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا قُلْتُ وَصَنَعْتُ وَاُشْھِدُکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ وَلَمْ نَزَلْ نَرْجُوْا مِنْ دَعْوَاتِکُمْ فِیْ اَوْقَاتِکُمْ وَاٰرَاءِکُمْ اَحْرٰی لِذٰلِکُمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ فقیر زادہا دو ملا فتح محمد سلام خیر انجام می رسانند۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ در بیان منع انکار اولیاء و مواخذہ بر ظاہر کلام الیشان و اثبات قطبیت حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی مدظلہ العالی و در تردید محمد شریف راہوتی بہ غلام مصطفےٰ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اما بعد صلاح و فلاح آثار شیخ غلام مصطفےٰ نقل نمود کہ ملا شریف راہوتی بر مکاشفہ کہ مردم از تو روایت دارند کہ مقبول او مقبول ما است و مردود او مردود ما است بحث دارد و منطوق آن را انکار می نماید۔ مخدوما غمے نیست زیرا کہ اگر این مکاشفہ صادق است از نفی او منتفی نمی شود و از اثبات محو او محو اثبات نمی گردد۔ ع چراغ مقبلان ہرگز نمیرد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ واگر بالفرض کاذب است احتیاج تردید و تکذیب کسے نیست اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔ عزیز من این دار دار العمل است کار باید کرد واز ردّ و قبول شریف و وضیع نباید اندیشید حقیقت معاملہ فردا جلوہ گر خواہد گشت۔ صدق و کذب ہر یک نزد او سبحانہٗ ہویدا خواہد گردید قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا۔ المنۃ للہ کہ ملحوظِ نظر ما سوی او نیست مخطورِ خاطر ما عداے او نہ۔ کار با اوست اسرار با اوست۔ مطلوب اوست محبوب اوست قطعہ

فَلَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیَاۃُ مَرِیْرَۃٌ	وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ
وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ	وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابٌ

معلوم نیست کہ وجہ تکذیب او از امور ثلثہ کدام یک است۔ انکار اصل الہامات و کراماتِ اہل اللہ است یا ثبوت چنین امر عالی نسبت باین عاصی یا ثبوتِ این مکاشفہ

بعینہا در باب کسے اگر اوّل ہست پس قائل آن قابل جواب نیست کہ مخالف اہل سنت است و موافق اہل اعتزال او در ایام صحبت فقرا از عقائد اہل بدعت تبری تمام ظاہر می نمود و آثار صدق ہم مفہوم می گشت معلوم نیست کہ بازچہ گل شگفتہ و کدام خار در پائے او خلیدہ۔ و اگر ثانی ہست می تواند چہ این حقیر بہ چندین این معائب و نقائص متصف ہست پس ثبوت چنان امر بہ چنین بے قدر محل تردد بود لیکن اگر براہ حسن ظن می رفت و نظر بر رحمت بے علت می کرد و مسلمانے را از وعید وَتَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ خائف می دانست اغلب کہ تا بسر حد انکار نمی افتاد و پا در وادی مخالفت نمی نہاد اے عزیز این قدر باید اندیشید کہ اگر این امر من اللہ ہست پس فی الحقیقت این معارضہ باو ست سبحانہ فَیُوْشَكُ بَلْ لَا یَشُكُّ اَنْ یَّکُوْنَ صَاحِبُ الْمُعَارَضَةِ مُوْرِدًا لِلْمُقَدِّمَةِ الثَّانِیَةِ مِنَ الْمُكَاشَفَةِ؎

ای زدہ بر بے خبران ذوالفقار   بر تن خود می زنی ہان ہوش دار

و اگر من اللہ نیست پس لا اقل از غیبت نمی گذرد وَهِيَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا فَالْحَذَرُ عَلٰی كُلِّ التَّقَادِیْرِ فَخَتْمُ مُخِّ التَّصَوُّفِ تَرْكُ الْمِرَاءِ روزے این درویش در منزل خویش با دوستے صحبت داشت اتفاقاً بیرون منزل شخصے شکوۂ عزیزے نمود بگوش این درویش خواند بہ آن بہ ابرو اشارہ کردم کہ بشنو چہ می گوید۔ آخر الامر در عالم باطن چنان نمودند کہ گویا ہر دو دست من بہ خون رنگین ہست۔ گفتم این چہ حال ہست گفتند کہ این خون آن عزیز ہست کہ غیبت آن کردہ۔ گفتم بیش ازین نیست کہ بہ ابروے برائے استماع قولے کہ شخصے می گفت کردہ بودم۔ گفتند آن حرف غیبت مسلمانے بود تو بہ استماع آن دلالت نمودی۔ آخر الامر تنبیہ شدم و ازان عزیز استعفا نمودم۔ غرض از ایراد این نقل آن ست

کہ تابدانی کہ یک اشارۂ ابرو درین باب چون مثمر چنین منعے باشد قیاس باید کرد کہ خوض درین باب مثمر چہ چیزہا باشد اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ واگر ثالث ست ہم ممنوع ست زیرا کہ چون اصل الہام ثابت شد ہرچہ بر آن متفرع بود نیز ثابت باشد اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُخَالِفًا لِلنُّصُوْصِ الْقَطْعِيَّةِ وَلَيْسَ فَلَيْسَ وَ اِنْ اِدَّعَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمُ الْاِيْرَادُ وَعَلَيْنَا الْجَوَابُ۔ اگر گویند کہ الہام مثمر قطع نیست پس بہ موجب آن حکم بر مغیبات نتوان کرد فَاِنَّ الْحُكْمَ عَلَى الْغَيْبِ مَمْنُوْعٌ در جواب آن اولاً بہ طریق منع گوییم اَیْ لَا نُسَلِّمُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُثْمِرٍ لِلْقَطْعِ كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ ثانیاً بطریق معارضہ گوییم کہ خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ مِنْ هٰذِهِ الْمُطَابَقَةِ الْعَلِيَّةِ از راہِ الہام و فراست حکم نمودہ آمدند و بموجب آن ہموارہ عمل فرمودہ وَصَارَ هٰذِهِ الْمَعْنٰى فِيْمَا بَيْنَهُمْ كَالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ فِي الْاَنَامِ مَسِيْرَةً عَلَى الْاَعْلَامِ لَا يُنْكِرُهٗ اِلَّا عَنِيْدٌ جَاهِلٌ مِّنَ الْعَوَامِ وَلْنَذْكُرْ هٰهُنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا مُنَاسِبًا لِلْمَقَامِ سر سلسلۂ خواجہا حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ فرمودہ کہ بر افعالِ اہل اللہ انکار منمائے کہ منکرِ ایشان ہرگز رستگاری نیابد۔ شیخ الاسلام فرمودہ کہ خداوندا ہر کرا بر اندازی با ما در اندازی۔ شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ فرمودہ ؎

شیخ ز نجبانی دلیِّ خاص حق … با ویع کو بُردہ در عالم سبق
گفت ہر کو گفتۂ این قوم را … بشنود از غیر وحی جان فزا
نورِ ایمان محو گردد از دلش … خود نباشد غیر ذلّت حاصلش
زانکہ تصدیقِ کمالِ اولیاء … واجب آمد بر ہمہ خلق ای کیا

مولوی فرماید کہ ؎

منکر این قوم این دم در نظر　　شد مثل سرنگون اندر سقر

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ فرمایند کہ بہ بارگاہِ صمدیت عرض کردم کہ ہر چہ من گویم و خواہم آن شود۔ بعد از ردّ و بدل خطاب شد کہ ہر چہ تو خواہی ہمچنان شود۔ حضرت مجدّد الف ثانی فرمودند (رضی اللہ عنہ) الٰہی چیست این کہ بہ اولیاے خود کردی کہ باطن ایشان زلال خضر است ہر کہ قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت۔ و ظاہر ایشان سمِّ قاتل ہر کہ بہ آن نگریست بہ موتِ ابدی گرفتار آمد۔ ایضاً فرمودہ اما شخصے کہ منکرِ آن بزرگ است یا آن بزرگ ازو دربار است ہر چند بہ ذکرِ الٰہی تعالیٰ و تقدس مشغول است اما از حقیقت و ہدایت محروم است ہمان انکارِ او سدِّ راہِ او می گردد حقیقتِ ہدایت از وے مفقود است صورتِ رشد است صورت بے معنی قلیل النفع است و جماعہ کہ اخلاص و محبت بہ آن عزیز دارند ہر چند از توجہ مذکورہ و ذکرِ الٰہی تعالیٰ شانہٗ خالی باشند نیز ایشان را بواسطۂ مجرد محبت نورِ رُشد و ہدایت می رسد۔ ایضاً فرمودہ کہ این دُور افتادہ را از خاکِ مذلت برداشتند و این ندا در سرِ او در دادند کہ غَفَرْتُ لَکَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ بِوَاسِطَۃٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ و بہ تکرار این معنیٰ نواختند بہ حدّے کہ گنجایشِ ریب نماند۔ ایضاً فرمودہ سعادتِ خود در قبول پیر باید دانست و شقاوتِ خود در ردِّ او نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ رضاے حق سبحانہٗ را در پسِ پردۂ رضاے پیر داشتہ اند تا مرید خود را در مراضی پیر گم نہ سازد بہ مرضیاتِ حق سبحانہٗ نہ رسد۔ آفتِ مرید در آزارِ پیر است۔ ہر ذلتے کہ بعد ازان باشد تدارکِ آن ممکن است۔ اما آزارِ پیر را ہیچ تدارک نہ توان نمود۔ آزارِ پیر بیخ شقاوت است مر مرید را۔ عِیَاذًا بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ۔ خلل در معتقداتِ اسلامیہ و فتور در احکامِ شرعیہ از نتائج

وثمراتِ آن ہست از احوال ومواجید کہ بباطن تعلق دارد خود چہ گوید اثرے از احوال اگر باوجود آزار پیر باقی ماندہ از استدراج باید شمرد کہ آخر بہ خرابی خواہد کشید وغیر از ضرر نتیجہ نخواہد داد وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ زبدۂ عارفان میر محمد نعمان سرورِ انس وجان را علیہ الصلوٰۃ والسلام الاتمان والاکملان در واقعہ دیدہ کہ بہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطاب می فرمایند کہ یا ابابکر فرزندی میان محمد نعمان را بگو کہ ہر کہ مقبولِ شیخ احمد ہست مقبولِ ماست۔ ہر کہ مقبولِ ماست مقبولِ خدا ہست و ہر کہ مردودِ شیخ احمد ہست مردودِ ماست و ہر کہ مردودِ ماست مردودِ خداست۔ بعد ازان باز فرمودند کہ مقبولِ تو و مردودِ تو نیز ہمین حکم دارد فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فِيْ حَقِّ هٰؤُلَاۤءِ فَهُوَ جَوَابُنَا وَمَا نُقِلَ عَنِ الْمُنْكِرِ اَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ مَخْصُوْصٌ بِالْاَنْبِيَآءِ فَغَيْرُ مَرْضِيٍّ وَمَرْدُوْدٌ بِالْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَغْضَبْتَ بِلَالًا فَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَبِالْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ ما ناکہ از رد وقبول کفر واسلام فہمیدہ باشد وَهٰذَا مِنْ قُصُوْرِ الْفَهْمِ وَاٰفَةٌ مِّنْ عَدَمِ الْمُمَارَسَةِ بِكُتُبِ هٰذِهِ الطَّآئِفَةِ الْعَلِيَّةِ ثَالِثًا بطریقِ حل گوییم کہ حکم بر غیب نمودن بہ طریقِ قطع ممنوع ہست اِلَّا مِنْ حَيْثُ الظَّنِّ مِثْلُ الْاَحْكَامِ الْفِقْهِيَّةِ فَاِنَّ جُلَّهَا ظَنِّيَّةٌ وَالْفُقَهَآءُ يَحْكُمُوْنَ بِاجْتِهَادِهِمْ حَرَامًا وَّحَلَالًا مِّنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ وَالْاِلْهَامُ اَوْلٰى مِنَ الْاِجْتِهَادِ عَلٰى مَا حَقَّقَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اگر گویند کہ حضرت مجددؒ در مکتوبے فرمودہ کہ در احکام الہیہ احتمالِ خطا ہست و در ماسبق و مواضع دیگر منع ریب شک می نمایند وجہ تطبیق چیست گوییم کہ خطا منافی حکم بہ منعِ شک نیست زیرا کہ شک در مساوی الطرفین ہست وَالْمَفْرُوْضُ هٰهُنَا الظَّنُّ وَلَا يُنَافِيْهِ

اِحْتِمَالُ الْخَطَاءِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ وَاقِعًا وَلَنَا غَیْرُهٰذَا الْجَوَابِ جَوَابٌ حَسَنٌ
اَعْرَضْنَا عَنْ اِیْرَادِهٖ لِقُصُوْرِ فَهْمِ الْعَوَامِ۔ اے عزیز اگر منکر این قول خازن
الرحمۃ را کہ در بارۂ این آوارہ وارد شدہ و او ترجمہ نمود کہ نُوْدِیَتْ فِیْ حَقِّهٖ اَنَّهٗ
ضَمِنَ لَكَ کَمَا کُنْتَ اَنْتَ لِاَبِیْكَ فراموش نمی ساخت شاید از استبعاد
این امر بازمی ماند۔ واگر مکتوب حضرت قطب الاقطابے را کہ بنامِ این گمنام شرف صدور
یافتہ وحسنِ اختتامِ آن بہ این کلمۂ مبشرہ واقع شدہ کہ احقر شما را از خاصان می شمرد۔
در قربِ شما از بیش از بیش می فہمد بنظرِ انصاف مطالعہ می نمود۔ اغلب کہ در قبولِ آن توقف
نمی ورزید۔ دیگر استماع یافتہ کہ درباب قطب الربانی امام الزمانی شیخ محمد نقشبند ثانی سلمہ اللہ
نیز سخنانِ ناملائم می گوید و بر خصائص وکمالات الیشان رنگ انکار ظاہر می نماید۔ اِنَّا
لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ؎

ترسم آن قوم کہ بر دُرد کشان می خندند ... در سرِ کارِ خرابات کنند ایمان را

مناقب وکمالاتِ آن جناب دررنگِ آفتابِ عالم تاب ساطع ولائح است از انکارِ
منکران مستتر نہ گردد واز کوری خفاش نشان جمالِ باکمالش نقصان نہ پذیرد ع

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

در بزرگی این صاحب دولت بسند است مکاتیبِ علیۂ حضرت قطب الاقطابی کہ
بنامِ الیشان صدور یافتہ مِنْهَا الْمَکْتُوْبُ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی چہ نویسد کہ از مطالعہ
رقعہ شریف کہ مشتمل بر الہاماتِ عجیبہ وتکریماتِ سنیہ کہ بہ آن ممتاز وسربلند شدہ اند
چہ قدر خوش وقت وسربلند گردید و آنچہ از اسرارِ خلت ومحبت وتحقق بہ آن کہ از

لوازم الاستتار ہست باجمال مرقوم نمودہ بودند ومشاہدۂ انوار و برکاتِ این شہر مبارک ومعائنہ نمودن فتح آسمانہا وابواب جنان بہ وضوح پیوست این امورے ہست کہ دیدۂ عقل وپائے فکر در درکِ آن خیرہ و در راہ ہست جزبہ انوارِ الٰہی تائیدات نامتناہی بہ آن نہ توان پے بُرد احتیاج بہ تصدیق این حقیر نہ دارد وَمَعَ ذٰلِكَ تصدیق در تصدیق ہست۔ واقعہ کہ دیدہ اند وتعبیر آن خواستہ محتاج بہ تعبیر نسیت از کمالِ مناسبتِ معنوی خبر می دہد تا بجائے رسیدہ ہست کہ بہ اتحاد کشید و شرکت در معاملات پیدا شدہ وجہتِ تاکید بر دیا کفایت نا نمودہ الہام بہ این معنیٰ فرمودہ وَالسَّلَام۔ اے عزیز نمی دانم کہ این انکار او از کدام راہ ہست از راہِ حسد ہست وَلَا عِلَاجَ لَهٗ فَاِنَّهٗ مِنْ خُبْثِ الْبَاطِنِ وَلَا يَنْفَعُهٗ مِرَآءُ الظَّاهِرِ وَ لِيَقْرَعَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا۔ وَقَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یا از راہِ علو وبزرگی آن مقامات ورفعت وعظمت آن کمالات ہست پس انکارِ آن غایت بسے استبعاد ہست وتحجیر ہست مر جوادِ مطلق را حق سبحانہٗ ازان بزرگ تر ہست کہ از قدرتِ او چیزے بیرون رود مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

یا از راہ آنکہ آن بزرگ را قابلِ این ہمہ کمالاتِ علیہ نمی دانند بلکہ شرطِ کمالاتِ باطن حشمت وشوکت ظاہری انگارند فھٰذَا اَفْحَشُ مِنَ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ مُشَابِهَةٌ لِقَوْلِ فِرْعَوْنَ حَيْثُ قَالَ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ اَوْجَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

مُقْتَرِنِیْنَ وَقَوْلُ قُرَیْشٍ حِیْنَ قَالُوا لِسَیِّدِ الرُّسُلِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْهِ وَ
سَلَامُهٗ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ۔ وَ
قَالَ تَعَالٰی فِیْ رَدِّهِمْ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ
مَعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ اَوْ
یَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهٗ لَیْسَ ذُوْ كَرَامَاتٍ ظَاهِرَةٍ وَهُوَ بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ یُنْقَلُ
مِنْهُ الثِّقَاتُ خَوَارِقَ كَثِیْرَةً وَكَرَامَاتٍ عَظِیْمَةً وَاَنَا رَاَیْتُ مِنْهُ اُمُوْرًا
عَجِیْبَةً خَارِقَةً لِلْعَادَةِ وَرُبَّمَا اَخْبَرَنَا بِاُمُوْرٍ قَبْلَ وُقُوْعِهَا وَوَقَعَ كَمَا
اَخْبَرَ وَلَوْ سَلَّمَ ظُهُوْرُ عَدَمِ الشَّیْءِ مِنْهَا لَا نَقْدَحُ فِیْ كَمَالِهٖ اَصْلًا لِاِتِّفَاقِ
اَهْلِ الْحَقِّ عَلٰی عَدَمِ شَرْطِ الْكَرَامَةِ لِلْوَلِیِّ اَوْ یَقُوْلُ الْمُنْكِرُ لَوْ كَانَ هٰذَا
الرَّجُلُ كَمَا یُقَالُ لَانْكَشَفَ اَمْرُهٗ عَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ زَمَانِهٖ وَهُوَ اَیْضًا
بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ لَا یَشْتَرِطُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ فَمَا ظَنُّكَ بِالْوَلِیِّ عَلٰی اَنَّا اَنْ
نَقُوْلَ اَمْرُهٗ مَا اخْتَفٰی عَلٰی اَصْحَابِ الْكَشْفِ الصَّحِیْحِ وَالْفِرَاسَةِ
الْمُسْتَقِیْمَةِ اَلَمْ تَرَ اَنَّ جُمْهُوْرَ الْاَحْمَدِیَّةِ اِعْتَرَفُوْا بِكَمَالِهٖ وَجَلَالَةِ
قَدْرِهٖ وَفَازُوْا بِصُحْبَةِ الشَّرِیْفَةِ وَاٰثَرُوْا عَلٰی مَشَایِخِهِمْ مُلَازَمَةَ الْعَتَبَةِ
وَرَئِیْسُ الْاَحْمَدِیَّةِ الْعَلِیَّةِ اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ یَحْیٰی سَلَّمَهُ اللّٰہُ یُثْنِیْ عَلَیْهِ
وَیُصَدِّقُهٗ فِیْ مَعَارِفِهٖ وَیُرْسِلُ اَوْلَادَهٗ اِلَیْهِ لِلْاِسْتِرْشَادِ وَشَیْخُنَا
الْكَامِلُ الْمُكَمَّلُ اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ فَرُّخْ یُعَظِّمُهٗ كَثِیْرًا وَیَقُوْلُ اَنَّهٗ اَمِیْرُ
الْقَافِلَةِ الْاِلٰهِیَّةِ وَلَا یَضُرُّهٗ عَدَمُ اِدْرَاكِ سَائِرِ النَّاسِ مُعَامَلَتَهٗ
قَالَ الْجُنَیْدُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَكَیْفَ یُدْرِكُ اَهْلُ الْوِلَایَةِ الْمُعَامَلَاتِ

اَلَّتِیْ نَشَأَتْ مِنْ كَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَاقْتُبِسَتْ مِنْ اَنْوَارِ الرِّسَالَةِ فَضْلًا عَنْ سَائِرِ النَّاسِ. اَوْ یَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَوْ كَانَ مِثْلُ هٰذِهِ الْكَمَالَاتِ ثَابِتَةً لَّهٗ لَمْ یَتَوَصَّلْ اَحَدٌ اَهْلَ الطَّلَبِ اِلٰی غَیْرِهٖ وَلَمْ یَشُدِّ الرِّجَالَ اِلٰی مَنْ سِوَاهُ مِنَ الْمَشَائِخِ ضَرُوْرَةً اَنَّ اِرْشَادَهٗ اَتَمُّ وَفَیْضَهٗ اَعَمُّ فَهٰذَا لَیْسَ بِشَیْءٍ لِاَنَّ هٰذَا فَرْعُ مَعْرِفَتِهٖ وَاِشْتِهَارِهٖ فِی الْعَالَمِ كَمَا هُوَ وَاَمَّا وُصُوْلُ الْفَیْضِ فَلَا یَتَوَقَّفُ عَلٰی ذَالِكَ وَتَحْرِیْرُهٗ مَاذَكَرَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ عَلٰی اَنَّا نَقُوْلُ اَخَذَ الطَّرِیْقَةَ الْعَلِیَّةَ وَطَلَبَ عَلٰی یَدِهٖ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنْ اَهْلِ الْهِنْدِ وَیَمَنِ وَالْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ وَالرُّوْمِ وَالشَّامِ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ اُلُوْفٌ كَثِیْرَةٌ لَا یُحْصٰی عَدَدُهُمْ

وقدوۃ اہل اللہ مخدومی شیخ علیہ اللہ می فرمودند کہ زمانے یاد دارم کہ حضرت خازن الرحمۃ و قطب الاقطابی قدس سرہما در رنگ قران السعدین در یکجا موجود بودند و در نواحی شہر مردے خود را بہ شیخی فرا نمودہ بود ہر دو حضرت باتفاق از نقصان او خبری دادند مع ذٰلک ہزاران مردم عوام از پے شہرت ترک استقبال این قبلتین نمودہ بہ آن جانب روی آوردند اِلٰی اَنْ بَلَغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ فَعَلِمْنَا اَنَّ كَثْرَةَ الْمُرِیْدِیْنَ لَا تَدُلُّ عَلٰی كَمَالِ الشَّیْخِ وَلَا قِلَّتُهُمْ عَلٰی نَقْصِهٖ اَصْلًا ای عزیز ہر چند آزمود . دتا تلمہا نمودم آن بزرگ را ہرگز مشتاق خودنمائی و مسند آرائی و پیر سرگرمی دروے نیافتم در رنگ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ باین مقولہ لبریز است کہ مارا برائے پیری و مریدی نیافریدہ اند با ولایت من کار و بار دیگر است درین ضمن ہر کرا مناسبت بود اخذ فیض نمود ہر کرا مناسبت نہ بود محروم ماند انگار،

کہ اگر این بزرگ را سر و برگ مشیخت می بود کما حقہٗ بایں معنی می پرداخت، ہیچ مریدے در پیش شیخے دیگر رجوع نمی آورد و ہیچ طالبے صادق قبلۂ توجہ دیگرے را نمی ساخت بلکہ از کثرتِ اہلِ ارادت در خانہ و خانقاہ یک قدم جا خالی کسے نمی یافت

اگر آن سروِ گل چہرہ شود رونق فزائے چمن آرا ... زہر شاخے ہزاران قمری شہباز برخیزد
شود از خونِ بسمل دست گلچین دامن صحرا ... بعزم صید گر آن شوخ تیر انداز برخیزد
چو غنچہ چاک گردد گل رخان از خلعتِ خوبی ... اگر آن سروِ بالا با قبائے ناز برخیزد
بیا در وادیٔ وحدت قدم نہ از سر ہمت ... کہ ہر مرغے ازین جا عاقبت شہباز برخیزد

وَيَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهٗ يَنْقُلُ مِنْهُ اَسْرَارٌ عَظِيْمَةٌ فِيْ غَايَةِ الْكَثْرَةِ وَ التَّوَفُّرِ اَنَّ مِثْلَهَا لَمْ يَنْقُلْ مِنَ الْاَكَابِرِ اِلَّا بِطَرِيْقِ النُّدْرَةِ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ اَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَعَطِيَّتَهٗ اَوْسَعُ مِنْهُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمُ۔ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَاقِلًا عَنْ رَّبِّهٖ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَئَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا دَخَلَ الْبَحْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ یاد دارم کہ حضرت خازن الرحمۃ قدس اللہ سرہٗ قبل از ارتحالِ خود بیک روز فرمودند دوش

مرا مَیدانے بزرگ کہ از عرصۂ زمین اوسع می نمود ظاہر ساختند دیدم کہ آن تمام عرصہ خیمہا سے عالی نصب کردند چنانچہ جاے خالی اِلّا مَاشَاءَ اللّٰہ بہ نظر نمی درآمد وہزاران ہزار بزینت وآرایش موجود ند گفتم این جماعہ کیانند گفتند این عساکر کہ می بینی ہر ہمہ واقعہ نگاران عبادت تو بودند اینک صلوٰۃ اینک زکوٰۃ نویسان اینک صیام نویسان اینک فلان اینک فلان گفتم سبحان اللّٰہ عبادت من معلوم است این ہمہ مردم چہ چیزی می نوشتند گفتند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ مَا يَتَفَقَّهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ مِنَ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ فَلَعَلَّ بَعْضُ ذٰلِكَ نَشَأَ مِنْ مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ وَاِنْ كَانَ بَعْضُهَا صَحِيْحًا لٰكِنْ نَظَرْتُهُ بِشُبْهَةٍ فِي الْكُلِّ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ لِاَنَّهُ لَمَّا ثَبَتَ جَلَالَةُ قَدْرِهٖ وَعُلُوُّ دَرَجَتِهٖ فِي الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى وَشَيْخُهُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ وَصَدَّقَهُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ كَمَا ذُكِرَ وَكَمَا سَنَذْكُرُهُ اِنْدَفَعَ ذٰلِكَ الْاِحْتِمَالُ لِاَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْعَارِفِ مُنَزَّهٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ كَمَا ذَكَرَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبَعِيْدٌ مِنَ الْاِنْصَافِ كُلَّ الْبُعْدِ نَفْيُ مَا لَا يُدْرِكُ كَرَامَةً لِاِحْتِمَالِ قُصُوْرِ الْفَهْمِ اَوْ اَمْرٍ اٰخَرَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى شِكَايَةً عَنِ الْكُفَّارِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۔ ای عزیز قطع نظر از کمالات مذکور این بزرگ را صادق القول می دانند یانہ۔ اگر می دانند فَاَيْنَ الْمَفَرُّ مِنَ الطَّرِيْقَيْنِ الْخُلَّةِ مِنْ وَرَعِهٖ وَتَقْوٰهُ وَتَصْدِيْقِ شَيْخِهٖ تَحْرِيْرًا اَوْ تَقْرِيْرًا وَثَنَاءِهٖ عَلَيْهِ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى كَادَ هٰذَا الْاَمْرُ اَنْ يَكُوْنَ مُتَوَاتِرًا فِيْ اَصْحَابِهٖ

قدس سرہٗ۔ واگر صادق می دانند پس باید کہ البتہ اقرار بمنصب قیومیت او بکنند زیرا کہ آن بزرگ در مکاتیب شریفہ خویش این معنیٰ را منقولاً عن شیخہ القطب الربانی نمودہ است کما سیجیٔ فلما ثبت ھذا الامر ثبت سائر معارفہ بالضرورۃ قلت لو لم یثبت شیٔ من فضائلہ غیر ھذا المنصب العلیۃ لکفت فی شرفہ وعلو شانہ وتفردہ ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو وصنوبر است　　　شمشاد سایہ پرور من از کہ کمتر است

فالحذر کل الحذر من انکارہ فانہ یورث الحرمان الابدی علیٰ ماسبق من کلام المجدد رضی اللہ عنہ ؎

تو آسان مپندار انکار ما　　　گران است بسیار آزار ما

گویند منصب قیومیت فرع ثبوت اصالت است ونبوت اصالت محل تردد است زیرا کہ آن مخالف منطوق عبارت مکتوب حضرت قطب الاقطابی است کہ درباب اصالت تحریر یافتہ است وآن این است کہ بیش از دو سہ کس معلوم نیست کہ باین کرامت ممتاز باشند گوئیم کہ منطوق این عبارت قلت اصحاب این معنیٰ است نہ حقیقت عدد کما ھو الظاھر فلا یدل علی النفی وآنچہ از لفظ مبارک نقل کنند کہ نفی ما عدائی خود فرمودہ اند بعد تقدیر ثبوت نقل حمل آن قبل از ظہور این امر درباب دیگرے باید کرد فصار منسوخاً کما قال حل المعارف فی مکاتیب المجدد رضی اللہ عنہ وناھیک قدوۃ فی ھذا الامر اثبات شیخہ القطب الربانی ھذہ المعنی لنفسہ الشریفۃ مع ان المجدد رضی اللہ عنہ نفاہ عن غیر نفسہ الکریمۃ لان زیادۃ لنفسہ مقبولۃ ومؤید این معنیٰ وسند این مدعی است آنچہ حقایق آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری

نقل می کنند کہ چون من بعرضِ عالی حضرتِ ایشان رسانیدم کہ فقیر بعضے اعضائے خود را بہ این دولت یعنی طینتِ اصالت مشرف می یابم فرمودند کہ می تواند و تنقیح آن بر وقتِ دیگر موقوف داشتند۔ غفران پناہ مخدومی شیخ عبید اللہ نزد جماعۃ کہ احقر یکے از آنہا بود نقل نمودند کہ حضرت قطب الاقطابی قدس سرہٗ نزدِ من فرمودند کہ آن اسرار لازم الاستتار کہ از زبانِ درفشان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ استماع یافتہ بود و ما ہرگز آن را بر زبان نیاوردہ بودیم و ہیچ یکے را از آن محرم نہ ساختہ بعد از چندین سال ہمان اسرار از زبان محمد نقشبند شنیدیم۔ و آن خلعتِ ارشاد کہ ما را از مجدد رضی اللہ عنہ رسیدہ بود از ما بہ محمد نقشبند رسید۔ و این معنی را آن صاحب دولت در مکاتیب علیہ خود با چندین شواہد بینات و چندان معارف و اسرار از خلت و محبوبیت و امامت مطلق ایراد نمودہ اند اِنْ شِئْتَ تَفْصِيْلَهَا فَعَلَيْكَ بِهَا وَنَحْنُ نُوْرِدُ فِي كِتَابِنَا عَكْسًا مُوْجَزًا مِنْهَا تَتْمِيْمًا لِلْفَائِدَةِ وَتَحْسِيْنًا لِلْخَاتِمَةِ. اگر گویند کہ از جملہ ملہمات آن بزرگ اشارت طینت اصالت ہست مر چندی را از اصحاب خود و آن امر سیت بزرگ موجب مساوات ہست بہ ارباب آن دولت و مزیت بر غیر ایشان از حضرات وَهُوَ خِلَافُ الْمُعْتَقَدِ گوئیم کبریٰ ممنوع ہست زیرا کہ اصالۃً با وجود آنکہ مقامے ہست عالی و کمالے ہست متعالی۔ ارباب این مقام فی الحقیقت انبیاے کرام اند عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ و بہ طفیل آن بزرگواران ہر کرا باین دولت سرفراز و ممتاز سازند لیکن موجب فضل ہست نہ افضلیت پس می تواند کہ در حضرت رفیع الدرجات آن قدر مناقب و فضائل باشد کہ دران ارباب اصالت نہ باشد پس بعضے ازان عدیل اصالت بود و بعضے ازان کہ آن حضرت بہ آن مقامات ممتاز اند و بے شرکت بہ آن کمالات متحقق اند موجب مزیت و زیادتی

برآنہا مثل الخلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم۔ وَقَدْ حَقَّقْتُ هٰذَا فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ حاصل کلام آن شد کہ عزیزانِ مذکور را بر حضرات اندرین رہگذر اصلاً مزیت لازم نیاید۔ اے عزیز بر توفضلے املا نمایم تا این شبہ بشراشرہا محو و متلاشی گردد و بعد ازان ہیچ گونہ درین باب تردد نماند۔ بدان و آگاہ باش کہ این حقیر ازان پیر روشن ضمیر حل این شبہ خواستہ بودم فرمودند کہ اصالت بر سہ نوع ہست و ہر یک را ازان انواع ثلثہ احکام و آثار علیحدہ ہست۔ قسم اول آن ہست کہ انبیاء علیہم السلام بآن ممتاز اند دیگرے را دران مدخل نیست وَمِنْ اَحْكَامِ الشَّيْءِ وَعَدَمِ حَيْلُوْلَةِ اَحَدٍ بَيْنَ صَاحِبِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى۔ ثانی آن ہست کہ بقیہ طینت یکے ازین بزرگواران صاحب نتیجہ را مشرف سازند یعنی عضوے از اعضاے آن سعادت منشی ازلی را بہ آن بقیہ نعیہ متصور سازند وَمِنْ اَحْكَامِهٖ وُصُوْلُهٗ اِلٰى مَقَامِ النَّبِيِّ الَّذِيْ تَشَرَّفَ بِفَضْلِ طِيْنَتِهِ الطَّيِّبَةِ وَعَدَمِ تَوَسُّطِ اَحَدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حَضَرَاتِ الذَّاتِ بِالْاٰخِرَةِ۔ ثالث آن ہست بہ لونے و بہرہ از طینت یکے ازآن حضرات علیہم التسلیمات سعادت مندے را مشرف سازند و عضوے را از اعضاے آن برگزیدۂ حق بہ آن لون ممتزج نمایند وَمِنْ لَوَازِمِهِ الْوُصُوْلُ اِلٰى مَرَاتِبِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ وَيُرْجٰى رَفْعُ التَّوَسُّطِ مِنْ بَيْنِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى بِشُرُوْطِ الْاِسْتِقَامَةِ وَكَمَالِ مُتَابَعَةِ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْفَرْقَ الَّذِيْ ثَبَتَ بَيْنَ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ الْفَرْقُ بَيْنَ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبِّيْ شَيْئًا فَمِثْلُ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى اَوَّلًا وَالْفِرْقَةُ الثَّانِيَةُ ثَانِيًا مِثْلُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ حَظُّهُمْ عَيْنَ

اَلْکَافُوْرِ یُفَجِّرُوْنَہَا تَفْجِیْرًا۔ اَوْ مِثْلُ الْفِرْقَۃِ الثَّالِثَۃِ مِثْلُ الَّذِیْنَ نَصِیْبُہُمْ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوْرًا۔ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ کَرِیْمًا۔ بعدازاں فرمودند کہ بودن تفاوت در مراتب اصالت از لسانِ گوہر فشان حضرت ایشان در طریق حسینین الشریفین استماع یافتہ بود۔ پس اگر با چندے را از اصحاب خود بہ قسمِ اخیر مبشر ساختہ باشیم چہ جائے تردد باشد و کدام مظنۂ مساوات با حضرتِ عالی درجات بود۔ و با این ہمہ حق سبحانہٗ قادر ہست کہ پس ماندگان را با پیش روان ہم عنان فرماید و لاحقان را بہ طفیل سابقان از سابقان گرداند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ اے عزیز امت امتِ محمدی ہست و ملت ملتِ مصطفوی ہست اینجا از ظہور حق چنین غرائب چہ عجب در اینجا از طلوع چنین کواکب کدام تعجب۔ پیر انصار قدس اللہ سرہٗ فرمودہ ؎

صد ہزاران ہمچو موسیٰ مست در ہر گوشۂ ‌ ‌ رَبِّ اَرِنِیْ گو شدہ دیدار جویان آمدہ

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ گویند اصالت امریست پس عالی ارباب آن باید کہ اہلِ ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ باشند۔ گوئیم کہ جواب ہمان کلمہ حضرت خواجہ بزرگ ہست قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ کہ فضلیایم۔ جانِ برادر اگر ریاضات و مجاہدات بسبب چنین امور عظام می بود بایست کہ متقدمین اولیٰ والنسب می بودند بہ آن از خاندانِ احمدیہ و سلسلۂ رحمانیہ وَنَحْنُ نَرٰی جَمَاعَۃً مِّنْہُمْ مَعَ حُصُوْلِ الْکَمَالَاتِ الْخَاصَّۃِ وَالْبِشَارَاتِ الْمُخْتَصَّۃِ بِہٰذِہِ السِّلْسِلَۃِ الْعَلِیَّۃِ فِیْ ثَرْوَۃٍ وَغِنًی بَلْ فِیْ اِمَارَۃٍ وَتَوْلِیَۃٍ وَلَا یَذْکُرُ عَلَیْہِمْ مَعَ اَنَّہٗ یَذْکُرُ فِیْ حَقِّہِمْ اُمُوْرًا مُمَاثِلَۃً لِلْاَصَالَۃِ اَنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرِیْ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ہَدٰنَا لِہٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَہْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ہَدٰنَا اللّٰہُ لَقَدْ جَاءَتْ

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ. قَالَ خَازِنُ الرَّحْمَةِ وَالْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُمَا هٰذِهِ الْاُمُوْرُ مَوْهِبَةٌ صِرْفَةٌ لَيْسَ فِيْ حُصُوْلِهَا سَبَبٌ مِّنَ الْاَعْمَالِ وَالْاَفْعَالِ وَلَيْسَ فِيْ ثُبُوْتِهَا مَدْخَلًا لِلْكَسْبِ وَالتَّحَمُّلِ فِيْ اَيِّ حَالٍ بَلْ هِيَ عِنَايَةٌ اَزَلِيَّةٌ خَصَّهَا اللّٰهُ فِيْ عِلْمِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِحَالَاتِهِمْ قَالَ تَعَالٰى نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ اگر گویند آن بزرگوار خویشتن را بر مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تفضیل می دہد و این خلاف معتقد سلسلہ ز حمتہ ہست. گویم این نقل موضوع و مفتری ہست زیرا کہ این احقر از الیشان استکشاف این معنی نمودہ فرمودند مَعَاذَ اللّٰهِ مَآ اَنَا قُلْتُ هٰذَا وَهُوَ كَمَا قَالَ الْمُعَانِدُوْنَ فِيْ حَقِّ الْمُجَدِّدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اَنَّهٗ يُفَضِّلُ نَفْسَهٗ عَلَى الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَيْسَ هٰذَا اَوَّلُ قَارُوْرَةٍ كُسِرَتْ فِي الْاِسْلَامِ۔ اے عزیز بہ مجرد قول نمام و غماز جرأت نمودن بر اہل اللہ بلکہ بر ادنائے مسلمانے از مسلمانی دور ہست و طعن و طرد خواص بلکہ عوام الناس بہ سخن گفتۂ اہل عناد از طریقۂ صلاح و تقوی بعید چہ جا شد طریقۂ حضرات عالی درجات تا حال مجونہ شدہ ہست وگلہائے بیزد اخلاق الیشانان ہنوز پژمردہ نہ گردیدہ۔ این ہمہ زاغ و زغن درین گلزار اسرار از کدام راہ در آمدہ و این ہمہ خار و خاشاک درین حدیقۂ انیقہ چگونہ پیدا گردیدہ۔ عزیز من ہنگامہ برپا داشتن و معائب اہل حقوق در رنگ حقایق و معارف مذکور ساختن از شریعت ہست یا از طریقت یا از مروت۔ بزرگان فرمودہ اند کہ اگر کلمۂ موہمہ از زبان یکے ازین طائفہ سر بر زدہ باشد حتی المقدور تاویل آن باید کوشید و بر معانی معروف حمل نباید نمود نہ آن کہ آن را بر معنی غیر واقع فرود آوردہ الہامان چند را در شورش آرند۔

ومنتسبانِ ایشان را بزعمِ فاسد وظنِّ کاسد از اہلِ جہالت وضلالت شمرند۔ اے عزیز اگر این گفتگو بہر رعایت طریقہ است پس آدابِ حقوق نیز ازان جملہ است واگر بہر شریعت است پس طریقش ہمان است کہ حق سبحانہ بہ آن دلالت فرمودہ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ کَرِیْمًا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ عجائب کارے است ذلتے کہ از بزرگانِ سابق بہ وقوع آمدہ ہرچند بسراسر خلافِ شریعت است در تاویلِ آن کوشش می نمایند وحسنِ ظن را درباب آنہا لازم وواجب می شمارند واگر در مَا نَحْنُ فِیْهِ اِیْهَامُ ذلتے در طریقت از تقوہِ عوام کالانعام فرو گرفتہ یا شنید آن را نمکِ مجلس می سازند۔ دراہِ حسنِ ظن را مسدود ساختہ حصائدِ السنہ را مطلق العنانی می نمایند۔ قَائِلِ بِوَآئِیْ اَرْوَعُ مِنْ بِوَآءِ مُحَمَّدٍ را ناجی دانند وکاملے را بہ سببِ تہمت خلافِ طریقت غیر ناجی شناسند۔ این چہ انصاف است۔ ع

بسوخت عقل زحیرت کہ این چہ بو العجبی است

عزیز من اگر وقوعِ چنین امر را بایشان علی فرض المحال منسوب نمائیم بیش از خطاے کشفی کہ در رنگ خطاے اجتہادی معفو است نسبت نتوان کرد۔ واین ہمہ کمالات را بہ سبب ذلتے بر باد نتوان داد۔ نمی بینی کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ بر حضرت ذی النورین خود را رضی اللہ عنہ تفضیل می دادند وَهُوَ خِلَافُ جُمْهُوْرِ الْاُمَّةِ بَلْ کَافَّةِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ یَعْتَذِرُوْنَ مِنْهُ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ۔ اَنَّ ذٰلِکَ مُؤَدّٰی اجْتِهَادِهٖ فَلَا یُلَامُ عَلَیْهِ وَکَیْفَ یُلَامُ وَهُوَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِبْنُ عَمِّ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَهُوَ الَّذِیْ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ بِطُرُقِ السَّمَآءِ مِنْ اَحَدِکُمْ بِطُرُقِ الْاَرْضِ فَالْحَذَرُ کُلَّ الْحَذَرِ مِنْ هٰذِهِ الْجُرْاَةِ فِیْ حَقِّ الْاَکَابِرِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اے عزیز این حقیر از سرگزشت خود می نویسد بہ گوشِ ہوش استماع باید نمود۔ چون این ہمہ کمالاتِ آن بزرگ بر السنۂ انام از خواص و عوام مذکور شد بعضے آن را التصدیق و بعضے تکذیب نمودند و این درویش دل ریش درین معاملہ تأمّل دانی و توجہ شافی بکار برد۔ برائے روشن بہ مطلوب یافت و آن استادِ طریقت را بہ حقیقت صادق الاقوال کامل الاحوال شناخت اولاً ظاہر آن بزرگ را بہ احتیاطِ تمام ملاحظہ نمود بحلیت شریعتِ غرا متحلی دید و در اقوال و احوال و اوضاع و اطوار او امرے مخالفِ صاحب الشریعت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ نیافت و در خلوت و جلوت و سفر و حضر بجز حرفِ صدق و صفا و زہد و تبتل و انقطاع از ماسوا بر صفحۂ روزگار او ہویدا نہ نمود و بغیر از حکمت و موعظۂ حسنہ و تحریص بر سنتِ سنیہ داعی و اصل از بدعت و میلے دنیہ و دلالت بر علوِ ہمت و خلوص طویت مشاہدہ نیفتاد۔ ثانیاً احوالِ باطن آن جناب را بہ میزان شرع شریف بسنجیدم۔ ہیچ یکے را مخالفِ نصوصِ قطعیہ و خارج اجماع اہلِ حق نیافتم۔ آرے علوِ آن معارف و بزرگی آن اسرار از ان قبیل ظاہر شد کہ دیدۂ عقلِ ظاہر بین از ادراکِ آن عاجز می شد و باصرۂ وہم و خیال از تصور آن خیرہ خیرہ می گشت جز بہ نورِ باطن و فراستِ معنوی درک نہ توان کرد۔ کَمَا وَقَعَ فِیْ مَکْتُوْبِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ بالجملہ آن بزرگ را مصداق قولِ سلطان ابوسعید ابوالخیر یافتم کہ فرمودہ سخن طریقت کسے را شاید گفتن کہ اگر ظاہر او را بر اہلِ زمین عرض کنی ہیچ یکے از اہلِ علم انکار نہ کند۔ و اگر باطن او را بر اہلِ آسمان عرض کنی ہیچ یکے انگشتِ عیب برو نہ نہد۔ قُلْتُ فِیْ نَفْسِہٖ ھٰذِہٖ اُمُوْرٌ مُمْکِنَۃٌ اَخْبَرَ بِہَا رَجُلٌ صَالِحٌ فِیْ غَایَۃِ الصَّلَاحِ وَرِعٌ فِیْ غَایَۃِ الْوَرَعِ ھُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْہِ شَیْخُہُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِیْ کَتْبًا بِحَقَائِقِ عَالِیَۃٍ وَمَعَارِفَ مُتَعَالِیَۃٍ وَتَحَقُّقِہٖ بِاَسْرَارِ الْخُلَّۃِ وَالْمَحَبَّۃِ

وَالْمَنَاصِبِ الْعَظِيْمَةِ هُوَ كَتَبَ هُوَ قَدَّسَ سِرَّهُ فِيْ جَوَابِهِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى مَا يُصَدِّقُ كُلَّ ذٰلِكَ كَمَا سَبَقَ بَعْضُهُ فِيْمَا سَبَقَ فَلَا مَجَالَ لِلْاِنْكَارِ اَصْلًا فَاِنَّ الْاِنْكَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَنْجَرُّ اِلَى اِنْكَارِ شَيْخِهِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ وَاِنْكَارُهُ اِلٰى اِنْكَارِ الْمُجَدِّدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَوْ بِالْجُمْلَةِ چون بعد از تحقیق و تفتیش بسیار جلالت قدر آن بزرگوار مثل رای العین گردید و قطبیت و قیومیت آن جناب وَاَنَّهُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِثْلُهُ به ثبوت پیوسته صحبت تمام سعادت آن عالی منقبت را اختیار نمودم ؎

دل ربایم سخت رعنا بود وحدت در نما دل به هر شوخی نمی دادیم جانے داشتیم

بحمد اللہ سبحانہ کہ در زمانِ قلیل فوائد کبیر حاصل روزگار این خاکسار گردید وَبِمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ پے برد ؎

گر بگویم شرح این بے حد شود دفترم مقتادمن کاغذ شود

تنبیہ۔ بزرگانِ طریقت را باید کہ چون یکے از منتسبان آنہا پا از طریقِ ادب بیرون گذارد و زبانِ طعن بر اہل اللہ دراز نماید زجرش نمایند و از ادب دلالت بہ تسلیم و انقیاد اربابِ طریقت فرمایند و عزیز و ذلیل را در بابِ شریف و وضیع ملائم شناسند قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ حضرت قطب الاقطاب در بابِ خواجہ شریف کہ مرشد خود اعنی مولانا محمد صدیق پشاوری را نارضامند ساختہ ارادۂ آستانہ بوسی نمودہ بود مرقوم فرمودند از پیر کہ قطع می کنید بکہ می پیوندید مگر از خدا جل و علیٰ قطع می خواہید بخاطر

مریدان از پیران قطع نمی توان کرد۔ وجہت رضاے مخلوق از خالق نمی توان برید مشیخت
بر خود بستن و بہ طالبان صحبت داشتن درین وقت از محرمات طریقہ ہست عجب ست کہ ایمان
بہ سلامت ماند ارادۂ آمدن سرہند دارید۔ آمدن سرہند بے رضاے مولانا محض عبث
ست باز بہ پشاور باید رفت و مولانا را راضی باید ساخت۔ و بہ میر منصور چنین تحریر فرمودہ
کہ مقبول یکے مقبول ہمہ و مردود یکے مردود ہمہ از کجا قطع نمودہ ہوس ترقی از خاطر شریف بدر کنید ہر چند
رواست کہ از راہ استدراج کشایش و ترقی رو نماید اما از حقیقت و معنی آن بے بہرہ ہست شیطان
دشمن قوی ہست از مکر آن ہیچ کس ایمن نیست فَالْحَذَرُ کُلُّ الْحَذَرِ ۔ سخن در جاے دیگر ست کہ کشایش
و ترقی بر آن متفرع ہست فالحذر ثم الحذر۔ شیخ عبد القادر بداونی در تاریخ اکبری می نویسد کہ
چون شریف نام مردے در ولایت مذہب الحاد ظاہر ساخت بادشاہان آن جاے آن را اخراج نمودند از انجا
بہ بیجاپور رسید چندگاہ تستر حال نمودہ روزگار بسر برد۔ آخر الامر چون پیشۂ ناشایستۂ او ہویدا گشت
ضرر او را متعدی دیدہ والی بیجاپور نیز بہ نکبت تمام اخراجش نمود و معترض گشتن حاجی شریف و احد العین از
جہت معارضۂ او با حضرت ایشان علی ما نقلہ السید شرف الدین لاہوری مسموع شدہ باشد و مطعون
شدن شریف نابینا از ترک ارادت مرحومی شیخ عبید اللہ ذاکر بگوش ہوش رسیدہ باشد فَاعْتَبِرُوْا
یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ۔ اگر سند از شریعت خواہی حدیث مذکور بس و اگر از طریقت خواہی مکتوب مزبور بس
و اگر از ارباب سلطنت خواہی حکایت مسطور بس اگر از عرف و عادت خواہی روایت این دو معدود بس
و اگر از ہیچ کدام عبرت نہ گرفتی مالک یوم النشور بس۔ اے عزیز نقلے از نفحات بر تو بخوانم۔ تا
روشن تر شود کہ حسن ادب با اہل اللہ سرمایۂ خیر و سعادت ہست و بے ادبی با این طائفہ
علیہ بیخ شقاوت ہست و آن چنین ہست کہ مولوی در احوال شیخ حماد دباس آوردہ کہ یکے
از علماے شام عبید اللہ نام گفتہ ہست کہ در طلب علم بہ بغداد رفتم و ابن سقا در آن وقت

رفیقِ من بود۔ در نظامیہ بغداد بہ عبادت مشغولی بودم و زیارتِ صالحان می کردم و
دران وقت در بغداد مردے بود می گفتند کہ وے غوث ہست و می گفتند کہ ہر وقت
می خواہد پیدا می شود و ہر گاہ می خواہد پنہان می شود پس من و ابن سقا و شیخ عبد القادر در
وے ہنوز جوان بود بہ زیارتِ غوث رفتیم۔ ابنِ سقا در راہ گفت از وے مسئلہ خواہم
پرسید کہ جواب آن ندانند۔ و من گفتم از وے مسئلہ خواہم پرسید تا ببینم کہ چہ می گوید۔
شیخ عبد القادر گفت کہ معاذ اللہ کہ از وے چیزے پرسم۔ من پیشِ وے می روم و انتظارِ
برکاتِ وے می برم۔ چون بر وے در آمدیم وے را بر جائے خود ندیدیم۔ یک
ساعت بودیم دیدیم کہ بر جائے خود نشستہ۔ پس از سرِ خشم بر ابنِ سقا نگریست و گفت
وائے بر تو اے ابنِ سقا از من مسئلہ خواہی پرسید کہ جوابِ آن ندانم آن مسئلہ این ہست
و جوابِ آن این۔ ہر آئینہ می بینم کہ آتشِ کفر بر تو زبانہ می زند۔ بعد ازان بمن نگریست
و گفت اے عبد اللہ از من مسئلہ می پرسی و می بینی کہ چہ می گویم۔ آن مسئلہ این ہست
و جوابِ آن این۔ ہر آئینہ کہ فرو گیرد ترا دنیا تا بدو گوش کہ با من بے ادبی کردی۔ بعد
ازان بہ شیخ عبد القادر نگریست و وے را نزدیک نشاند و گرامی داشت و
گفت۔ اے عبد القادر خدائے و رسولِ خدائے را خوشنود ساختی از ادبے کہ نگاہ داشتی
گویا کہ می بینم ترا در بغداد کہ بہ منبر بر آمدہ می گوئی قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ
اللہ۔ می بینم کہ اولیائے وقت ترا ہمہ گردنہائے خود را پست کردہ اند اجلال و اکرامِ
ترا۔ پس در ہمان ساعت غائب شد۔ بعد ازان وے را ہرگز نہ دیدیم۔ در چہ نسبت
شیخ عبد القادر گفت واقع شد۔ و ابنِ سقا بہ تحصیلِ علوم اشتغالِ بلیغ نمود۔ بر اقرانِ
خود فائق شد۔ ملک وے را برسالت بہ ملکِ روم فرستاد۔ ملکِ روم علمائے نصرانی را

با وے بہ مناظرہ فرمود ہمہ را الزام و افحام کرد در نظر ملک بزرگ نمود۔ ملک را دخترے بود خوب سیرے بر وے مفتون شد۔ وے را از ملک خواستگاری کرد۔ گفت بہ شرط آن کہ نصرانی شوی اجابت کرد و دختر بوے داد۔ پس ابن سقا کلام غوث را یاد کرد دانست کہ آنچہ بوے رسید بسبب وے رسید۔ و اما من چون بہ دمشق رسیدم نورالدین شہید مرا بر تولیت اکراہ کرد و دنیا بمن روے نہاد و سخنے کہ غوث در حق من گفتہ بود درست شد۔ انتہیٰ۔ وَالْمَكْتُوبُ الْمَوْعُودُ هٰذَا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِي لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ۔ شبے تحریر فقیر را ملہم ساختند کہ قدم تو بر گردن جمیع اولیا است۔ چون این معنی را بہ عرض پیر دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعت ارشاد و تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ فقیر رسیدہ بود او را بتو پوشانیدند و فرمود ترا با خود مثال زد تعلین یافتم۔ بعد ازان فقیر معروض داشت کہ خلعتے کہ از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت رسیدہ است خلعت قیومیت است کہ مدار تمام معاملہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن است۔ این خلعت کہ بہ این احقر عنایت شدہ است ہمان است یا غیر آن۔ فرمودند کہ ہمان است۔ بعد از ارتحال آن حضرت فقیر آثار و علامات آن معاملہ نیز در خود احساس نمودم۔ روز دوم از قضیۂ ارتحال بعد از نماز عصر عنایات خاص از حضرت واہب العطیات جلت آلائہ کہ بیرون از حیطۂ بیان است مشاہدہ نمود و معاملۂ قطبیت را الصد آب و تاب بصد طبل و نفیر در خود یافت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ اِنْتَهٰى كَلَامُهُ الْقُدْسِيُّ۔ شیخ روزبہان بقلی قدس اللہ سرہٗ فرمودہ ؎

آنچہ ندیدست دو چشم جہان — وانچہ کہ نشنید دو گوش زمین
در گل ما رنگ نمود ست آن — خیز و بیا در گل ما آن بہ بین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (تَمَّتْ الرَّقِیْمَہ)

مکتوب شصتم۔ دربیان بشارت قرب حق ورضامندی وے تعالیٰ بمؤلف شیخ محمد مراد تحریر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ برادر گرامی جناب الکمال والرشاد شیخ محمد مراد درمراتب قرب مترقی باشند۔ احوال فقرائے باب اللہ موجب محامد الٰہیہ است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ تَوَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ تفصیل احوال تو داکثر مذکور و مسطور گردیدہ احتیاج تکرار نیست مجملاً درین توجہ رضامندی وقرب خاص وعنایت مخصوص دربارۂ شما مفہوم می شود۔ ع فراغت جز تو میسر نمی شود مارا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ۔ از فقیر زادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ محمد نور الحق در عسکر است۔ شاید درین نزدیکی برسد۔ قرب سلطان در گلو افتاد۔ منجر بخیر باد مخدوم زادہ شما بکمال برسد۔ اخوی محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ برادران کرام شان نیز و سائر اہل طریق دعوات خوانند۔

مکتوب شصت ویکم۔ دربیان بشارات کشفی در احوال یاران کشمیر واحقر مؤلف بتحریر سطور صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ درحق یاران چنین مکشوف خاطر گردیدہ است۔ شیخ محمد مراد او مدار دیار خود است وبکمالات خاصہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ممتاز است وبہ معاملہ کہ فوق حقایق ثلثہ بطریق ضمنیت مشرف وازاسرار صباحت وملاحت بہرہ ورواطراف واکناف از نور او مملو است۔ شیخ محمد یوسف

او بہ ولایاتِ ثلثہ و کمالاتِ عالیات و حقائقِ ثلثہ مشرف است و از ولایتِ محمدیہ علیہ السلام
بہرہ مند ورو بہ فوق دارد۔ محمد ولی او بہ طریقِ تبعیت با والدِ خویش در ولایات و کمالات
شرکت دارد امّا مقامِ او فی الحال در ولایتِ کبریٰ قربِ علیا است درین ولا دخول ولایتِ
علیا متوہم گردید۔ ورو بہ ترقی است۔ و عبد الرزاق او کثیر المناسبت با مرشدِ خود است
و در قطع دوائر ولایتِ کبریٰ است بلکہ از علیا ترقی یافتہ بلکہ دَخَلَ فِیْهَا اِنْشَآءَ اللّٰہ۔
عبد الغفور ولایتِ صغریٰ اکثر دائرہ قطع نمودہ۔ ابو الفتح کذٰلک ورو بہ فوق دارد و قربِ کبریٰ
رسیدہ۔ عبد الصبور او ولایتِ صغریٰ بہ فنائے نفس قدم رسیدہ۔ محمد ہاشم بہ سلوک اجمال
مشرف و بذکر بلند زادہ اللہ حضوراً۔ محمد صالح ولایتِ صغریٰ فی الجملہ منازل آن قطع نمودہ
محمد شریف جواہر ولایتِ صغریٰ امید وار دخول آن است بَلْ دَخَلَ۔ سید اسمٰعیل کہ از قدیم
یاران طریقہ است آگاہی و صفائی باطن و حصول منافع ذکر دارد۔ حافظ احمد غیر از یاران
طریقہ قطع منازل سلوک بر طریقہ متقدمین مجملاً نمودہ و بہرہ از ولایتِ اولیا یافتہ و بحصولِ
حضور مشرف شدہ۔ شیخ عبد الرشید انشاء اللہ سبحانہ بہ کمالاتِ مختصہ احمدیہ مشرف خواہد شد
بلکہ شدہ۔ ایضاً محمد اعظم ملکہ ذکر۔ عبد السلام کذٰلک۔ عبد الشکور کذٰلک قربِ فنائے قلب۔
خواجہ سودہ بزاز کذٰلک عبد اللطیف کذٰلک۔ محمد اشرف در ترقی است۔ صادق شیخ در لذتِ
ذکر۔ ملا محسن کذٰلک۔ عبد العزیز قربِ فنائے نفس۔ عبد اللطیف کذٰلک۔ احمد شیخ نیازتاب
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔

مکتوب شصت و دوم۔ بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَحَدًا اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ اَبَدًا۔ اما بعد تحیہ و سلام مشتاقانہ بہ آن عزیز یگانہ اعنی اخوی
شیخ محمد مراد زادہ اللہ کمالاً و اکمالاً موصول باد احوال شکستہ بال موجب محامد الٰہی تعالیٰ است۔

وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ الْقُدُسِ سَلَامَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ۔ چندگاہ ہست کہ ازان برادر گرامی اخبار و آثار نہ رسیدہ انتظار دامن گیر ہست۔ اولی آنکہ پیہم سلسلہ جنبان باشند کہ اطمینان بخش احبہ ہست۔ زیادہ احسانِ ربانی باد۔ فرزندانِ عزیز و سائر اہلِ طریق سلام خیر انجام خوانند۔ الجمعہ ۹ جمادی اُخریٰ۔ ازان زمان کہ برخوردار کمالات آثار یعنی شیخ عبد الرشید متوجہ آن سمت شدہ خبرے وخطے ازان جانب نہ رسیدہ و این موجب قلق خاطر است۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ از فقیرزادہا اشتیاق دعوات آمیز خوانند۔

مکتوب شصت وسوم۔ در بعضے احوال بہ کمینہ درویشان محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْاَکْرَمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَعْظَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکاتیب شریفہ برادر گرامی خداوند معارف سامی شیخ محمد مراد رَزَقَہُ اللّٰہُ اَعْلَی الرَّشَادِ وصول یافتہ گل بہ امانِ آرزو ریخت زَادَکُمُ اللّٰہُ کَمَالًا وَّاِکْمَالًا وَرُشْدًا وَّاِرْشَادًا سابقاً درباب احوال یاران آن عزیز آنچہ بخاطر شکستہ آمدہ بود مرقوم ساختہ بود معلوم شدہ باشد۔ واحقر از توجہات ودعوات غائبانہ در بارۂ آن محبوب القلوب غافل نیست ومعاملہ رشد وارشاد شما در نظر ناقص منقش گردیدہ است۔ الٰہی متممات کمالات علیہ وخزائن بہیم ظہور مفاض باد۔ راضی خان گاہ گاہ بطریق ندرت ملاقات می کنند وسر سری صحبت داشتہ می روند ع ہر کسے مصلحت خویش نکو می داند۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَعْلٰی۔ اخوی برخورداری شیخ ولی اللہ سلام خیر انجام خوانند۔ برائے وجہ معیشت رسیدن شما مناسب بنظر می درآید اَمَّا بَعْدُ استقرار یاد شدہ در موضعے زیادہ عنایت الٰہی باد۔ فرزندی عبد الرشید سلام وتحیہ خوانند ومشتاق دانند و در

دعوات خویش شناسند سابقاً رسید اشیاے مرسولہ مرقوم نمودہ بودند تَقَبَّلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْکُمْ اَخُوِی محمد یوسف وسائر یاران طریق سلام خوانند۔

مکتوب شصت و چہارم۔ در ترغیب رفاقتِ سفر حرمین الشریفین از اکبرآباد بہ احقر العباد صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد۔ تحیہ وسلام اقل الانام بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد رزقہ اللہ الرشاد موصول باد کیفیات و واردات این حدود موجب سپاس بے قیاس الٰہی ہست ہموارہ ترقیاتِ درجات آن برادر گرامی مطلوب است۔ مکتوب شریف کہ مخبر بر استقامت بر شریعت و طریقت بود لذاتِ معنوی ارزانی داد لِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ احقر از دعاے ظہر الغیب آن اعز غافل نیست و متوقع آثار می باشد بلکہ مشاہدہ می نماید زَادَکُمُ اللّٰہُ دیگر مفہوم خاطر عاطر باد کہ احقر تا امروز کہ سہ شنبہ دہم ربیع الاول باشد در مستقر الخلافت اکبرآباد اقامت دارد و عزم آن دارد کہ در ماہ آیندہ از اینجا بہ بندر سورت متوجہ گردد وَہُوَ اللّٰہُ مُیَسِّرٌ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ اگر درین سفر رفاقتِ شما میسر می آمد چہ نعمتے بود صحبتِ اخوی محمد یوسف ہم بسیار مغتنم بود اَمَّا کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ مخدوم زادہا ہر ہمہ بکمال برسند۔ یاران طریقہ سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما چون سفر دُور و دراز ہست امداد دعا بر ذمہ محبت لازم گیرند و فقیر زادہ مرحوم را بہ ختم و دعاے مغفرت یاد دارند۔ از ملا فتح محمد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند از میان قریب اللہ دعوات خوانند۔

مکتوب شصت و پنجم۔ در بیان احوال سفر حج از بندر مخا بہ احقر محرر صدور یافتہ است۔

اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بعد اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فِی الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ۔ از احقر العباد تحفۃ التحیہ و السلام قبول نمایند۔ بحسب التقدیر مسکین مع

قبائل تا بہ بندر مخا کہ آن طرف دریائے اخضر ہست بعد از مضی موسم حج بعد از تفرقہ تمام رسید و ناچار دران دیار انتظار موسم کشیدہ نشست امید از حضرت کریم آن ہست کہ در سال حال کہ بعد از یک ہزار و یک صد از ہجرت معلی باشد بہ اداے حج مشرف شدہ باز بہ وطن مالوف متوجہ شویم۔ تا امروز کہ بیست محرم الحرام باشد در بندر مزبور اقامت داریم بہ عزم آنکہ منتصف الربیع الاول از اینجا متوجہ آن دیار پرانوار شویم یَسَّرَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ۔ مخدوما ہر جا ہستیم از دعوات ترقیات شما غافل نیستیم۔ از شما نیز ہمین قسم امید داریم وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ از احقر زادہ ابوحنیفہ محمد و محمد تقی سلام خوانند۔ از سائر یاران سیما ملا فتح محمد تحیات خوانند۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ فرزندان آن اعزی در حفظ الٰہی باشند۔ سائر اہل طریقہ نیز۔

مکتوب شصت و ششم۔ در شکر مراجعت از زیارت حرمین الشریفین بہ وطن مالوف خود و ذکر رقعہ سلطان وقت مع لوازم طلبگاری بہ احقر مولف صدور یافتہ ہست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اما بعد تحیۃ و سلام احقر الانام بہ اخوی اعزی شیخ محمد مراد ارادہ اللّٰہ باحسن الرشاد موصول باد۔ اعز من منت خداے را کہ این مسکین بے تمکین را مشمول عنایات ظاہرہ و باطن فرمودہ بہ زیارت حرمین الشریفین معزز ساختہ بہ اطفال و عیال بخیر و خوبی باز بہ دیار مالوف رسانید۔ چون احقر بہ بندر سورت رسید و خواست کہ متوجہ وطن گردد طلب سلطانی و دستخط ظل الٰہی مع لوازم در رسید۔ بعد از ان ناچار و بے اختیار بہ اردو رسیدہ شد چنانچہ مورد الطاف و عنایات منعم مجازی بسیار شدہ و می شود مع ذلک دل را یک برودت خاص ازین امور ہست بہر نوع می خواہد کہ ازین جا زود برآید و بہ دار الارشاد در رسد۔ نَرْجُوْا مِنْکُمُ الدَّعَوَاتِ الصَّالِحَۃَ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَرْجُوَّۃِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ

وَصَحْبِہٖ۔ ملا فتح محمد در مکہ معظمہ مقبور شد رَحِمَہُ اللّٰہُ نور چشمانِ شما فی امان اللہ از بندہ رحمت اللہ سلام سلامت انجام قبول باد۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ دربیان مراجعت بہ وطنِ مالوف از زیارت حرمین شریفین بہ مؤلف صدور یافت۔

ھُوَ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تحیہ و سلام اقل الانام بہ اخوی اکرمی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد حسن اللہ فی النشاتین موصول باد۔ المنۃ للہ احقر با خیر و عافیت مع متعلقان ارادتمندان بہ کلبۂ احزان رسید و از کشاکش سفر وارہید۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعضے از کیفیات و ارادات مواضع متبرکہ چیزے مرقوم نمودہ بہ الیشان خواہد رسانید۔ و اگر ملاقات میسر شود بہ طریق احسن صورت خواہد یافت ان شاء اللہ۔ نور دیدہ ہائے شما ہر ہمہ در امانِ رحمان۔ والسلام علٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اخوی محمد یوسف ارشدہ اللہ سلام مشتاقانہ خوانند۔ اخوانِ طریقت کلہم سلام خوانند۔ مخدوما پروانۂ پانصد عدد روپیہ نیاز فقرا از بابت ببالت خان نزد شما فرستادہ شدہ است۔ اگر توانند مبلغ مزبور حاصل نمودہ زود ارسال دارند کہ بکار آید۔ والسلام علیکم۔

مکتوب شصت و ہشتم۔ در واقعۂ رحلت برادر اکبر الیشان و اخبار از مرض بہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
صدور یافتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ سلام و تحیہ بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد زادہُ اللّٰہُ الرَّشَادَ موصول باد احوال ہمہ منوال موجب سپاس بے قیاس او سبحانہٗ تعالٰی وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِکُمْ دَائِمًا۔ مخدومی میان سعد الدین بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ رحلت نمودند بہ ختم و دعا مدد باشند و این فقیر را نیز بہ دعائے حسن خاتمہ یاد دارند و حقیر را در دعائے خویش مشغول دانند۔ درین ولا شیخ عبد الصبور را بہ آن سمت رخص

می نمود۔ اما مشارٌ الیہ بیمار شد۔ اگر فرصت یافت انشاء اللہ می رسد و اگر نہ شہادت نقد وقت ہست بر متعلقانِ او ترحم بسیار می آید۔ ترقی ہم از مقام سابق نمودہ امیدوار فوق ہست وَھُوَ سُبْحَانَہٗ قَادِرٌ عَلٰی شِفَآئِہٖ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِہٖ قَالَ عَزَّ قَائِلًا کَرِیْمًا اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی مخدوم زادہٗ شما و اخوی شیخ محمد یوسف و سائر اخوان الطریق سلام خوانند۔ درباب فقیر زادہا بدعوات ظہر الغیب معاون باشند از ملا فتح محمد سلام خوانند نہم رمضان تحریر یافت سنہ ۱۱۰۵ھ۔

مکتوب شصت و نہم۔ دربیان سیر اجمالی لطائف ستہ و ما بینا سبہا من درجات الولایات والانبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات مع حقایق الغریبہ بہ یارے صدور یافت۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی الانسان کہ عالم صغیر عبارت از آن ہست مرکب از اجزائے عشرہ ہست کہ اصول اینہا در عالم کبیر ہست۔ و عالم کبیر عبارت از مجموع کائنات ہست چہ خلق و چہ امر۔ و پنج از ان از عالم خلق ہست کہ نفس و عناصر اربعہ باشد۔ و پنج از ان از عالم امر۔ چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق موجود اند ہمچنین لطائف خمسہ مذکورہ در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش ہست بہ لامکانیت معروف و متحقق ہست و فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر اصل قلب ہست لہٰذا قلب را برزخ درمیان عالم خالق و امر فرمودند چہ منتہی بر عالم خلق عرش مجید ہست بایں وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم خالق ہست و بہ امر دارد دے را نیز برزخ گفتند و فوق اصل قلب اصل روح ہست و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی ہست و فوق آن اصل اخفی ہست چون حق جل و علیٰ خواست کہ انسان را بہ مقتضائے حکمت بالغہ بایں نوع ترکیب دہد۔ بعد از تسویہ قالب ہر یک ازین لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے بایں عنصر جسمانی دادہ از فوق

العرش فرود آوردہ بہ مقامِ خاص ہر یک را کہ بآن مقام مناسبت دارد متمکن ساخت۔
لطیفۂ قلب را درین مضغہ کہ در تہ پستانِ چپ ہست وقلب صنوبرش خوانند جا دادہ اند۔ و صنوبر لقبش برائے آن گویند کہ وے مانند ثمرۂ صنوبر مقلوب ہست و اصل الاصل این لطیفہ صفتِ اضافیِ حق ہست کہ عبارت از فعلِ تکوین ہست۔ کمالِ این لطیفہ آن ہست کہ در فعلِ حق جلّ وعلیٰ فانی ومستہلک گردد و بہمان فعل بقا یابد۔ این زمان سالک خود را مسلوب الفعل خواہد یافت وافعالِ خود را از دست دادہ منسوب بہ حق جلّ وعلیٰ خواہد کرد و فنائے قلب وتجلّیٔ فعلی کنایہ از ہمین ہست ونشانۂ آن آنست کہ تعلقِ علمی وحبّی بغیرِ حق نماند۔ یعنی قلب مطلقاً خود را فراموش سازد بہ حدّے کہ اگر سالہا تکلف نماید یک لحظہ یادِ ماسوا نہ تواند کرد۔ درین ہنگام چنانچہ علمِ اشیا از وے زائل شدہ محبت اشیا رئیہ طریقِ اولیٰ رخت بر بستہ باشد و چون سالک بہ فنائے قلب مشرف شد داخل جماعہ اولیا گشت۔ واین فنائے قطع تمام دائرۂ امکان کہ عبارت از مرکزِ فرش تا عرش واز مرکزِ عرش تا تمامیٔ عالمِ امر باشد وے قطع مراتبِ عشرہ کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودند صورت نہ بندد ولونِ قلب را نورِ زرد بیان فرمودند و ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدمِ حضرتِ آدم ہست علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسلام۔ ہر کہ آدمی المشرب باشد وصول وے بہ جناب قدس از راہ ہمیں لطیفہ خواہد بود مگر بہ تیسر وکشش پیرِ کامل۔ وصاحبِ این مشرب را استعدادِ حصول یک درجہ از درجاتِ پنجگانہ ولایت ہست مگر بِقَبَسٍ مِّنَ الْقَابِسِ۔ لطیفۂ روح را چون الطف ہست از قلب مناسب بہ پستان زیادہ بود بنابران وے را بہ جانب راست از سینہ در تہ پستان جا دادہ اند واصل الاصل این لطیفہ صفاتِ ثبوتیۂ حق ہست و یک گام بحضرتِ ذات از فعل نزدیک ہست۔ سالک بعد از حصول فنائے این لطیفہ کہ مربوط ہست

بہ تجلیِ صفاتی صفاتِ خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب بہ جناب قدس خواہد دانست نورِ این لطیفہ نورِ سرخ بیان فرمودند۔ ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرت ابراہیم ہست علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کہ ابراہیم المشرب باشد وصولِ او بہ جناب قدس از راہِ ہمین لطیفہ خواہد بود۔ بعد از قطع مراتب قلب و صاحب این قلب را استعداد دو درجہ از درجات پنجگانہ ولایت ہست اِلَّا یَقْتَسِرُ مِنَ الْقَاسِرِ۔ لطیفۂ سِر کہ از روح الطف ہست وے را نزدیک وسطِ سینہ جا دادہ اند و اصل الاصل وے شیونات ذاتیہ ہست کہ گاہے از صفات بہ حضرتِ ذات نزدیک تر ہست۔ وحصول فناے این لطیفہ بہ تجلیِ شیونات ذاتیہ خواہد بود و نورِ این لطیفہ را نورِ سفید بیان کردہ اند و ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام۔ ہر کہ موسوی المشرب باشد وصول وے بہ جناب قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود۔ وا بعد از قطع لطائفِ سابق۔ و صاحب این مرتبہ را استعدادِ حصول سہ مرتبہ ہست از مراتب پنجگانۂ ولایت۔ ولطیفۂ خفی کہ از سِر الطف ہست مابین روح و وسطِ سینہ جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ صفاتِ سلبیہ تنزیہ ہست کہ فوقِ شیونات ذاتیہ اند وحصول فناے این لطیفہ تنزیہ بہ ہمال صفت ہست۔ نورِ این لطیفہ را نورِ سیاہ تعیین نمودند۔ و ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرتِ عیسیٰ ہست علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کہ زیرِ قدم حضرت عیسیٰ ہست راہ وے بہ جنابِ قدس از راہِ ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطع لطائفِ سابق اِلَّا یَقْتَسِرُ مِنَ الْقَاسِرِ۔ و صاحب این مرتبہ را حصول چہار مرتبہ ہست از مراتبِ پنجگانۂ ولایت۔ ولطیفۂ اخفیٰ کہ الطف واجمل لطائف عالمِ امر ہست واقرب ہست بہ حضرتِ اطلاق وے را در وسطِ حقیقی سینہ کہ مرکز ہست ومناسبت تمام بہ حضرتِ اجمال دارد جا دادہ اند۔ و اصل الاصل این لطیفہ مرتبۂ السیت کہ کالبرزخ ہست میانِ مرتبۂ تنزیہی ومیان احدیتِ مجردہ

وفنائے این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبۂ مقدسہ است۔ ولو ر این لطیفہ را نور سبز بیان فرمودند۔ وولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت است صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وصاحب این مشرب عالی را بالذات استعداد حصول تمام مراتب پنجگانۂ ولایت است۔ این سالک را محمدی المشرب نامند۔ وچون این مراتب پنجگانۂ ولایت طے کند تواند کہ یکے از مرادان باشد چہ مرید را تا بہ این جا راہ نیست ترقی از این چہ ممکن۔ وچون قدم توفیق در بادیہ فوق الفوق نہد وشروع در کمالات نبوت کند کہ منصب آن ختم است نہ کمالات آن ثُمَّ یَتَرَشَّحُ اِلٰی مَرَاتِبِ حَقَائِقِ الثَّلٰثِ حَقِیْقَۃُ الصَّلٰوۃِ وَحَقِیْقَۃُ الْقُرْاٰنِ وَحَقِیْقَۃُ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ اِلٰی مَرْتَبَۃِ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ وَالْمَعْبُوْدِیَّۃِ وَالْخُلَّۃِ وَالْمَلَاحَۃِ وَالصَّبَاحَۃِ وَیُمْکِنُ اَنْ یَرْتَقِیَ اِلٰی مَرْتَبَۃِ کَمَالَاتِ الرِّسَالَۃِ وَکَمَالَاتِ اُولُوا الْعَزْمِ بِطُفَیْلِ اَتْبَاعِ نَبِیِّہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ثُمَّ یَأْخُذُ الْفُیُوْضَ عَنِ الْاَحَدِیَّۃِ الْمُجَرَّدَۃِ بِالْاَصَالَۃِ لَا یَتَوَسَّطُ بِتَوَسُّطِ الْمُرْشِدِ بَلْ یَأْتِیْ عَلَیْہِ زَمَانٌ لَا یَجِدُ حَیْلُوْلَۃَ رَسُوْلِہٖ وَلَا نَبِیِّہٖ بَلْ یَأْخُذُ مِنْ هُنَاکَ الْفُیُوْضَ بِلَا وَاسِطَۃٍ۔ چہ رسول ہم پیر ومرشد است واین عدم توسط نہ از راہ استغنا است کہ آن کفر است، بلکہ از راہ مناسبت وقوت باطن است بہ آن جناب۔ چہ ہر چہ سالک می یابد ولوے می دہند از راہ متابعت است۔ گو یک وقت توسط درمیان نباشد آخر منجر بہ آن است چنانچہ بسا اوقات نائب وزیر از نزد سلطان بلا واسطہ جواب سوال می گیرد وبہ لقائے دیدار واکرام مشرف می شود ووزیر را از آن خبر نہ بود۔ اگرچہ جہت نیابت وے این مرتبہ یافتہ است اما از راہ کمال مناسبت واعتماد راہ شاہ بلا واسطہ وزیر میسر است وچون یکے از مرادان بتزکیہ اجزائے عالم خلق وتصفیہ عالم امر مشرف گردد کما مر آنفاً بصدقہ

جنب خویش ازان اجزاے عشرہ مصفیٰ و فرگی این مضغہ را ہیأت وحدانی پیدا شود واعجوبہ غریب بظہور آید کہ ہر کدامی ازین اجزا در صورت تنہا میسر نہ بود چنانچہ اجزاے سکنجبین در صورت تنہائی اثرے دارند وچون ترکیب یابند ہم نامے دیگر وہم اثرے دیگر می بخشند ھٰکَذَا فِیْمَا نَحْنُ فِیْہِ وبراین تقدیر ہیأت مضغہ بر وجدانی حقائق ومعارفے مترتب ہست کہ کار ہر ولی نیست کہ اطلاع بر آن تواند یافت تا بغیر ولی چہ رسد۔ درین مادہ مکتوبے مفصل از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات الشان ایراد یافتہ کہ بسبب تفصیل وتفریق ہست فَاطْلُبْ ھُنَاكَ اِنْ كُنْتَ طَالِبًا۔

مکتوب ہفتادم۔ در بیان وفات شیخ عبد الصبور عرف کردن کہ در حضور پر نور رحلت نمودہ بہ احقر محرر صدور یافت۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ ازین مسکین برادر با معرفت وتمکین شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ الرَّشَادَ وَالْاِرْشَادَ۔ سلام وتحیہ مطالعہ نمایند! احوال شکستہ بال موجب ہزاران محامد ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَانِبِ الْقُدْسِ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ۔ مخدوما صلاح وتقویٰ سرشت ملا عبد الصبور بہ رحمت حق پیوست دائم فراوان بہ دوستان رسانید۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ احوال عجیب پیدا کردہ بہ معارف خاصہ مشرف گشت۔ اما معاملہ عمر تا ہمین جا بود۔ بہ فرزندان او از فقیر دلاسا دہند ہمہ را این شربت آخر باید چشید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احوال شریف را ہموارہ نویسان بودہ تسلی بخش دور افتادہا باشند وبہ دعاے حسن خاتمہ این احقر را یاد آرند وحقیر را در دعوات ظہر الغیب خویش مشغول دانند۔ دیگر در باب حصول مبلغ فقیر زادہ سعی موقوف نمودہ بر ... نند کہ درین ایام براے امر ضرور فرزندے بسیار محتاج اند ومیعاد ہم گذشتہ ہست۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ برخوردار

بہ کمال برسد از جمیع فقیر زادہا سلام وتحیہ خوانند۔ بہ سائر اہل طریق سلام خوانند از ملا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب ہفتاد ویکم۔ در بشارت بہ حقائق آگاہ محمد حیات تتبی صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اخوی حقائق آگاہی شیخ محمد حیات وحدت سلام خیر انجام خوانند۔ احقر از دعاے ترقی ایشان غفلت نہ دارد۔ توقع از ان یار عزیز ہمچنین ہست۔ روزے درباب شما متوجہ بود چنین در دل ریختند کہ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ نَاجٍ مِّنَ النَّارِ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتاد ودوم۔ در جواب رقیمہ منظومہ بہ مرزا یوسف بیگ صدور یافت۔

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ۔ اَمَّا بَعْدُ نمیقہ انیقہ رقیمہ کحل الجواہر دیدہ غم کشیدہ گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

فرط تعطش دریافت سراسر یافت بر آن آورد کہ امروز زبان خامہ سیہ جامہ اظہار انتظار قدوم میامن لزوم نمودہ کلبۂ احزان را گلستان گردانید و نقد قلب را بر محک صرافان دار المعانی ونقادان ممالک سخندانی عرض نماند۔ باشد کہ بر کشادِ ذاتی خویش اطلاع یافتہ از انچہ حجاب چہرۂ مقصود بود رو تافتہ پویان وجویان مطلب اعلیٰ ومقصد اسنیٰ گردد ع

تا بہرہ ور نہ گردد ہرگز کہ برنہ گردد

ما خود بہ گردِ دامن مردے نہ می رسیم شاید کہ گردِ دامن مردے بما رسد

وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ مَخْلُوْقِ اللّٰہِ ثُمَّ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتاد وسوم۔ دربیان بشارتے بہ حقائق آگاہ مدار جہان شیخ عبد الحق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فضائل وکمالات پناہ

شیخ عبدالحق سلمہ اللہ معلوم فرمایند کہ احقر از دعوات ظہر الغیب ایشان غافل نیست از خدمت شریف نیز چنین توقع دارد۔ در باب ہمشیرہ عزیزہ والدۂ فرزندان ایشان توجہے رفتہ بود۔ دران ضمن یک عنایت خاص از جناب قدس دربارۂ شان مفہوم گشت دران میان نظر بر باطن آن برادر نیز افتاد ہم مشمول لطف خاص یافت چنانچہ در عالم مجاز سلطان وقت یک خانوادہ را بہ اختصاص تمام می نوازند و از آن خود ساختہ ممتاز می سازند دریاب ہر دوے شما این چنین معنی از آن حضرت جل آلائہ مقصود گردید و بعضے از اخلاق شما را نیز درین حکم داخل یافت هٰذَا مَا بَدَءَ لَنَا وَالْغَيْبُ عِنْدَهٗ تَعَالٰى۔ دیگر در باب قضای صلوٰۃ را کہ بر وجہ فساد آن متحقق نہ شود یا شبہ در شرائط و واجبات آن راہ نہ یافتہ بعضے علماء دران تامل دارند۔ بلکہ بہ کراہت رفتہ اند۔ اگر شبہ دران ہا پیدا آید بجاے نوافل اگر قضاے آن صلوٰۃ ادا باید مستحسن می نماید۔ تعیین آن را بہ کشوف احتیاج نیست۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ بہ قطب الاقطاب وقت اعنی حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی مد ظلہ العالی در طلب تعبیر وقائع صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ۔ بہ عرض امام زمانی قطب ربانی اطال اللہ ظلال ارشادہ می رساند۔ چند واقعہ عجیب بہ نظر در آمدہ امیدوار است کہ کرم فرمودہ تعبیر آن بہ قلم معارف رقم عنایت نمایند۔ روزے می بینم کہ با جمعے از دوستان متوجہ سفر گشتہ ام واز خانہ رخت کشیدہ پارۂ راہ را قطع نمودہ بر چشمہ شیرین برائے تغدی فرود آمدہ است۔ درین ولا بہ ملا فتح محمد خادم کہ ہم دران جا حاضر است۔ احقر خطاب می کنم لے فلان مردم کدام سفر تصور نمودہ اند۔ مارا خود سفر آخرت پیش آمدہ است اینک ملائکہ

ہفت آسمان برائے استقبال بیرون آمدہ اند۔ ودران زمان مفہوم می شود کہ سکانِ سبع سمٰوٰت اطباقِ نور گرفتہ بر ابوابِ اطرافِ افق برآمدہ منتظر قدوم من اند و فیض و برکات در رنگ باران از افقِ اعلیٰ بر اطرافِ عالم ریزان ہست چنان کہ مقربے از مقربانِ خاص در عالم مجاز بہ ملازمتِ سلطانِ عظیم الشان بشتابد و سلطان بہر اعزاز و اکرام او مقربانِ حضور را بہ انواع لطائف و نفائس بہ استقبال فرستد و اہتمام تمام در تعظیم و تکریم وے فرمایند وہم دران وقت می گویم کرام وزیرائے من درے از آسمان کشودہ اند کہ الیٰ یومنا ہٰذا نہ کشودہ بودند و نام آن در بابُ العِنَایَتُ ہست۔ وامور دیگر کہ در حقیقت متمماتِ این معنیٰ باشد بہ نظر در آمدہ چون بہ افاقت آمد مستعد سفر آخرت گشت لیکن مَرَّۃً ثَانِیَۃً چنان نمودند کہ ہنوز معاملہ نمودن ازین دار دور ہست وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ ثانیاً معروض خدمتِ عالیہ می گرداند کہ روزے بَیْنَ النَّوْمِ وَالْیَقْظَۃِ بودم۔ دیدم کہ من امامت می کنم وعقبِ من تامشرقین ہر کہ از بنی نوعِ بشر ہست اقتدا نمودہ ہست بعد ازان کہ لمحہ برآن گذشت مفہوم گردید و مشاہد شد کہ جن نیز مانند انس اقتدا نمودہ اند۔ بعد ازان معلوم شد کہ جمادات از اشجار و امدار و احجار وغیرہا کہ در عرصۂ وجود آمدہ اند ہرہمہ اقتدا نمودہ اند بعد ازان کہ ساعتے برآن برآمد منکشف گردید کہ ملائکہ کرام کہ سکانِ سمٰوٰت اند نیز اقتدا نمودہ۔ بعد ازان امرے دیگر کہ از جملہ متشابہات متوہم شد واللہ اعلم بالصواب۔ ثالثاً معروض آنکہ شبے حضرت سرور کائنات را صلی اللہ علیہ وسلم در منام دیدم وگوئیا من بہ قربے تمام در خدمت تمام سعادت حاضرم وسلام بر آن حضرت می دہم و سر و سینہ خود را بر اعضاے مبارک می مالم۔ درین ولا آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مرا یک نامہ مشرح طولانی عنایت می کنند و می فرمایند کہ اِقْرَأْ ھٰذَا فقیر ہر چند جہد می کنم ہرگز

نمی توانم خواند۔ زیرا کہ آن را بزبانِ ہندی مرقوم نمودند۔ عرض نمودم کہ برادر کلان پارہ ہندی آشنا است اگر حکم شود وے را شریک کنم۔ اجازت دادند۔ دیدم کہ برادر کلان اعنی شیخ عبید اللہ نیز حاضر آمدہ شریک مطالعہ شدند۔ اما ہر چند جہد کردیم ہیچ روان نہ شد۔ گفتم برادر خورد محمد تقی ہم درین امر وقوفے دارد اگر حکم شود او را نیز شریک سازم اجازت شد۔ او نیز گویا حاضر است و آمدہ شریک شد و ہیچ کشایش نہ شد۔ چون از خورد و بزرگ عقدہ کشایش نہ شد یا از التفات فرمودہ در اواخر آن مکتوب را بیمن اشارہ فرمودند و برائے تعین بروے خط شکنی نمودند۔ فقیر بیمن ارشاد آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یک مصراع ہندی ازان بر خواندم مضمونش آنکہ اوست سبحانہٗ ہمراہ من چہ بیرون و چہ اندرون۔ حضرت سلامت توقع کہ ہر سہ واقعہ را التعبیر فرمایند اگرچہ بہ طریقِ اجمال در حصولِ بشارت ثلثہ چیزے فرمودند۔ امّا امیدوار تفصیل است۔ مخدوما سہ

عنایتہات ما را کرد گستاخ والسلام علیٰ من اتبع الہدٰے

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در طلب شیخ محمد یوسف و احقر بہ شیخ محمد یوسف کنت صدور یافتہ بود۔

لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اخوی صلاح آئین شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ احوال فقرا موجب حمد الٰہی است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ معلوم نمایند کہ عزم احقر این است کہ آواخر ماہ ربیع الاول یا اوائلِ ربیع الثانی از عسکر برآمدہ متوجہ حضرت سرہند شود۔ اگر قصد ملاقاتِ فقرا باشد حساب نمودہ ہمانجا خواہید رسید و اگر تشریف آوردن برادر گرامی شیخ محمد مراد شد نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَالسَّلَامُ۔ ۲۹ محرم الحرام ۱۱۰۱ھ

مکتوب ہفتاد و ششم۔ در طلب مؤلف بزیارتِ روضہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ صدور یافت

اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ برادر بجان برابر شیخ محمد مراد اَرَادَ بِہٖ خَیْرًا کَثِیْرًا

سلام مطالعہ نمایند۔ ازین بیش مکرر بہ آن اعز نوشتہ جات رفتہ۔ اگر توانند یکے بہ زیارت روضۂ علیہ و آستانۂ بہیہ حضرات شتابند و این مشتاق را بہرہ ور سازند و اگر نہ بر رابطۂ معنویہ اکتفا نمایند۔ لیکن در اخذ فیوض قرب ظاہری ادخل ہست۔ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ۔ وَالسَّلَامُ اخوی محمد یوسف سائر اہل طریقہ خصوصاً برخورداران آن برادر سلام خیر انجام خوانند واز والدۂ معنویہ اخوان تحیات خوانند

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در بشارات عالیہ مختصہ نادرہ در حق مؤلف وبیان احوال فرزندان و یاران طریقہ مع اعطاے خرقۂ متبرکہ مصحوب شیخ محمد یوسف بہ احقر العباد صدور یافت۔

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ صحیفہ شریفہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد زادہ اللہ الرشاد وصول یافتہ بر استقامت حال وحصول مقامات اہل کمال اطلاع بخشید ولذات معنویہ ارزانی داد ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

ہم برین مرضیہ احبہ محبہ را یاد و شادمی نمودہ باشند و آنکہ با وجود حصول مقامات سنیہ وحالات علیہ از راہ دید قصور ناامیدی را کار فرمودہ اند وبشارات حضرات را یکے نمودہ در تشویش افتادند باید کہ پلۂ رجا را غالب داشتہ بہ ترویج طریقہ علیہ کوشند و طلبہ را مطابق مشائخ کرام تربیت فرمایند ترقی شما را ما از اینجا مطالعہ می نمائیم۔ خاطر جمع نمودہ بہ طالعت بندگی پردازند۔ زیرا کہ این دار دار العمل ہست دار الجزاء پیشتر ہست مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ نص قاطع ہست۔ آرے بعضے از برگزیدگان باشند کہ دنیاے آنہا را حکم آخرت باشد اینجا بہ آنہا معاملہ فرمایند کہ دیگران را در ان جا وعدہ نمودہ باشد وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ بکرم اللہ تبعیت و وراثت بہ این

مقام بزرگ و بمقاماتِ خاصّهٔ احمدیّه علیه مکرّم گشته مع ذلک اگر دقیقه از دقائق مانده باشد راهِ ترقی مسدود نیست بحسب رابطهٔ معنویّه و جذبهٔ باطنیه امید است که چیزے فرو گذاشت نخواهید کرد۔ اگرچه صحبتِ صوریه در تحصیل چنین امور مؤثر تر است۔ امّا موانع ظاهری عذر خواه تباعدِ مشتاقان است لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ حق سبحانهٗ قادر است که بعد صوری را مانع قربِ معنوی نه سازد و هجر ظاهری را حجابِ وصالِ باطن نه گرداند وَھٰذَا اَفْرَجُوْا مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ فِیْ حَقِّکُمْ دیگر اخوی اعزی شیخ محمد یوسف درین نوبت فوائد جلایا اخذ نموده۔ و به ترقی معتبره مشرف گشته در ولایتِ احمدی که حقیقت الحقائق است خیلے ترقی کرده آن حقیقت با وجود مرکزیت وسعتِ بے چونی از حد زیاده دارد۔ آنجا امتیاز تمام پیدا کرده و از مقامِ صباحت بلکه از ملاحت هم بهره ور گشته و از مقطعاتِ قرآنی نیز نصیبے یافته درین هرسه مقامات رولیت شمانا ہرمی شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا۔ درباب فرزندانِ شما توجهے رفته شیخ محمد ولی را داخلِ ولایت صغریٰ و به فنائے قلب محرز شناخته و شیخ عبد الرشید را قرب فنائے قلب دیده۔ اگر مقید شود امید است که زود در انجام رسد۔ والدهٔ ایشان بتوفیق ظاهر شد و با شما معیتِ باطنی مفهوم می شود به کثرت کلمهٔ طیبه دلالت فرمایند و بشارت فنائے قلب دربارهٔ محمد هاشم صحیح است و همچنین درباب شیخ اسمٰعیل که وصولِ او در ولایت صغریٰ از نصف دائره تجاوز نموده باشد و محمد صالح داخلِ اهلِ فنائے قلب مفهوم شد و صادق را که هم دران ولایت بر تقیید مراقبه و کثرت نفی و اثبات تحریص نمایند وَالْغَیْبُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ۔ مرقع که چندگاه رفیقِ احقری بود و در آوانِ متبرکه در مواضعِ معظمه مشرف شده به شما مرسل شد بپوشند و موجب ترقی شناسند و از والدهٔ معنویه و برادران دلو چشمان

دعوات و تحیات خوانند. سوغا تہائے شما رسید قبول باد۔ از شیخ خلیل الرحمٰن سلام خیر انجام مطالعہ نمایند بتحریر یاز شوال ۱۱۰۲ھ۔ از فدوی خاک پائے رحمت اللہ عرض تسلیمات بدرجۂ عالی قبول باد وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ در تعارف میرزا محمد اشرف بمؤلف نوشتہ است

هُوَ مِنْ مَحَامِدِہٖ۔ اَمَّا بَعْد۔ تحیہ و سلام احقر الانام بہ اخوی اعزی صاحب السعادت و الکرامت شیخ محمد مراد اَرَادَ اللّٰہُ کَمَالًا وَّ اِکْمَالًا موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب ہزاران سپاس اِلَی النَّاسِ است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدُسِہٖ تَرَقِّیَاتُ دَرَجَاتِکُمْ درین لا اقبال منزلت میرزا محمد اشرف کہ از قدیم ہم طریقہ این مسکین اند و بہ اخلاص تمام موصوف اند۔ آن جا می رسند. باید کہ طرح مواصلت درمیان آرند۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَالسَّلَامُ اخوی شیخ محمد یوسف مع اخوان صغار و سائر اہل سلسلہ علیہ سلام خیر انجام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و نہم۔ در وعظ و نصیحت بہ مرید زادہا محمد ولی اللہ و عبد الرشید نوشتہ است۔

هُوَ۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْد۔ مکتوب مرغوب برخورداران جان پیوند شیخ محمد ولی اللہ و شیخ عبد الرشید وصول یافتہ مسرت تازہ ارزانی داد زَادَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَّذَوْقًا وَّرُشْدًا وَّاِرْشَادًا اعزہ من جوانی غنیمت است تا توانند اوقات عزیز را بہ عزیز ترین اشیا صرف نمایند و جواہر نفیسہ را در رنگ طفلان بہ جوز و مویز رائگان نہ دہند۔ ارض استعداد شما بسیار عالی ظاہر می شود مبادا معطل دارند یا تخم فاسد اندازند وَذٰلِکَ اَشَدُّ مَفْسَدَۃً مِّنَ الْاَوَّلِ۔ اَرْشَدَکُمَا اللّٰہُ اِلَی الرَّشَادِ وَاَوْصَلَکُمَا مُرَادَ الْمُرَادِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ و از فقیرزادہا سلام۔

مکتوب ہشتادم۔ در بیان بعضے احوال بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّابعد۔ تحیہ وسلام احقر الانام بانخ اعزّ اکرم شیخ محمد مراد اَدَامَہُ اللّٰہُ بِہٖ الْخَیْرَ الْاَعْلٰی وَالْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی۔ موصول باد احوال شکستہ بال خیر منوال است۔ وَنَسْأَلُ اللّٰہَ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ۔ وَاِسْتِقَامَتَکُمْ وَحُصُوْلَ جَمِیْعِ مَآرِبِکُمْ۔ جواب مکتوب را می خواستم۔ اما حال رقیمہ بسیار مستعجل بود۔ انشاء اللہ عنقریب خواہد رسید۔ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ نور چشمی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام جواب مکتوبکم۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند و یاران طریقہ کاملہ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ۔ جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد و یکم۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ برادر ریحان برابر شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ کَمَالًا وَّاِکْمَالًا از این مسکین سلام خیر انجام مطالعہ نمایند آہ صد آہ از بے نہایتی این راہ بہر حال افتان و خیزان درین بادیہ با وجود رمق ساختے باید بود۔ زیادہ زیادہ ہست۔ دیگر جواب مکاتیب گرامی در فرزندی می خواست کہ بنو بسیلہ اما حالِ رقیمہ شیخ عزیز اللہ کہ از دوستان خاص خاندان حضرات ہست و امیدوار لطف و اعانت بزرگان مستعجل بود اکتفا بریں قدر افتاد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ فرزندان گرامی و دوستانِ سامی شیخ محمد یوسف وغیرہ سلام خوانند از فقیر ابو حنیفہ و محمد تقی و از میان محمد ہادی جیونیز سلام خوانند۔ از فدوی خاص رحمۃ اللہ عرض سلام و تحیہ تمام قبول نمایند۔

مکتوب ہشتاد و دوم۔ در حضور طلبی بہ فرزندی عبد الرشید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّابَعْدُ۔ مکتوب مرغوب برخوردار احسن الاطوار کمالات شعار محمد رشید اَرْشَدَہُ اللّٰہُ وصول یافتہ بر مطالب آگاہ ساخت عندنا رسیدن خویش

به این دیار مرقوم نموده بودند مفهوم شد۔ حقیر هم مشتاق لقائے شما است اما اختیار بدست
کردگار است الٰهی به طریق احسن میسر باد وَاَجَرَکُمُ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ فِیْ مُصِیْبَتِکُمْ وَزَادَکُمْ
رُشْدًا وَّاِرْشَادًا من بعد اگر توانند عزم این جانب نمایند قطع باقی مراتب درجات
احمدیه علیه نمایند ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ از والده معنویه اخوان و اخوات
دعوات برسد از سائر اهل طریقه دعوات خوانند از این جانب به والده ماجده خویش سلام اشتیاق
انجام رسانند به اخوان ارباب طریق سلام رسانند۔

مکتوب هشتاد و سوم۔ در دعوات به احقر مؤلف صدور یافت۔

لِلّٰهِ الْوَحْدَةُ ۔ اَمَّا بَعْدُ اخوی اعزی شیخ محمد مراد اراده الله مَا اَرَادَ
لِلْمُقَرَّبِیْنَ الْکِبَارِ سلام خیر انجام خوانند احوال شکسته بال خیر مآل است۔ اَلْمَسْئُوْلُ
مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ کَرَامَتُکُمْ وَاِسْتِقَامَتُکُمْ وَقُرَّةُ عَیْنِکُمْ فِیْ شَانِ اَوْلَادِکُمْ
وَاَحْفَادِکُمْ وَاَصْحَابِکُمْ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ ۔ از فقیر زادها
مع والده شان دعوات خوانند اعزی شیخ ولی الله مع برادر و اهل ارادت و منتسبان
فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ اخوی شیخ محمد یوسف و همه ارباب طریقه سلام خیر انجام خوانند از طلا رحمت الله
اشتیاق تمام۔ بتاریخ ۲۱ شهر شوال سنه ۱۱۱۴ھ۔

مکتوب هشتاد و چهارم۔ ایضاً به مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ تحیة و سلام احقر الانام به اخ اعز اکرم شیخ محمد مراد اَرَادَ اللّٰهُ
بِهِ الْخَیْرَ الْاَعْلٰی وَالْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی موصول باد احوال شکسته بال خیر منوال است
وَنَسْأَلُ اللّٰهَ تَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ وَاِسْتِقَامَتِکُمْ وَحُصُوْلَ جَمِیْعِ مَآرِبِکُمْ ۔ جواب مکتوب
رامی خواستم۔ اما حال رقعه بسیار مستعجل بود ان شاء الله عنقریب خواهد رسید والسلام علی سید الانام

نور چشمی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام جواب مکتوبکم اخوی محمد یوسف سلام خوانند و یاران طریقہ کلہم احسن اللہ الیہم اجمعین آمین. جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ ۳۰ ذی قعدہ۔

مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در جواب سوالات بہ میاں شیخ محمد دہلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حَامِدًا لِلّٰہِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ از حقیر عبد الاحد ھَدَاہُ الصَّمَدُ بہ میاں شیخ محمد ارشدہ اللہ الارشد استفسار نمودند کہ اول ارادت از کجا جنبید آخر بہ کجا رسید۔ گویندہ کن کیست و شنوندہ خطاب الی آخرہ۔ الجواب اول ارادت از حضرت لاہوت کہ آن را مرتبہ ذات خوانند از خانہ کمون بعرصہ بروز ظہور فرمود و آخر بہ مرتبہ ناسوت کہ آن را مرتبہ تقییدات نامند کشید کن عبارت ازہمین مرآت است۔ و مخاطب این امر جلیل القدر صور اشیاء است کہ در مرتبہ علم مندمج بودند و آن صور علمیہ بجہت تعلق از عدم مطلق تمیز یافتہ قابل خطاب گشتند اے عزیز در حقیقت چنان کہ گویندہ کن اوست شنوندہ این خطاب ہم اوست جز رد مد غیر از تنبیہ بیش نیست۔ ع

جامی معاد و مبدء ما وحدت است و بس ما در میانہ کثرت موہوم والسلام

روشن تر لشنو اصل کائنات صفات حقیقت الٰہیہ است و مرتبہ امکان باسرہا دبر اثر ظلال مرتبہ وجوب است۔ تعالی آنچہ در اینجا نمودہ است از شبح و مثال آن عالم اسرار است دہر خیر و کمال کہ درین نشاۃ موجود است مستعار و مستفاد از ملک ودود است۔ ممکن بے چارہ غیر از تحمل امانت کارے دیگر نہ کردہ است و جز آئینہ داری جمال واجب امرے از وی بہ ظہور نیامدہ۔ درین صورت اگر او را معدوم خوانیم شاید و اگر موجود دانیم ہم تواند۔ و اگر ہمہ اوست گوئیم جا دارد و اگر ہمہ از وست گنجایش دارد وَھُوَ الْاَوْلٰی

وَالْاَنْسَبُ لِاَنَّ الْوَحْدَۃَ حَقِیْقَۃٌ وَالْکَثْرَۃُ مَجَازٌ یَنْفِیْ۔ اے عزیز تا کس از ہستی خود صاف و پاک بیرون بر نیاید بہ حقیقتِ این معاملہ پے نبرد و از گردابِ بُعد بہ ساحلِ قرب سر بر نیارد۔ بہ بیانِ این ماجرا بہ طریقِ تمثیل درین چند بیت آوردہ شدہ است

ابیات۔ س۔

کس از خود چون الف بیرون نہد پا — خدا گردد خدا گردد ہویدا!

حلول و اتحاد آن جا نہ دانی — کہ آن اتحاد باشد نزد دانا۔

کجا چون را بہ بےچون راہ باشد — تعالی اللہ تعالی اللہ تعالےٰ

درینجا اے جوان نثر لست غامض — بیا تا سر کنم زان سرّ افشا

و لے در پردہ گویم رازِ پنہان — بہ انگشتِ کنایت سازم ایما

الف از نقطہ این جا الف بنمود — و گرنہ در حقیقت ہست یکتا

تعدّد در نقط باشد و گرنہ — الف را اندر انجا نسبت ادا

الف اصل نقط باشد اگر بینید — ز نقطہ نسبت نامی اندران جا

الف از وحدتِ خود بر نیاید — نہ گردد بر رخِ کثرت ہویدا

ز کثرت اندرو نام و نشان نیست — تعین را دران جا نسبت ما دا

ولیکن نقطہ شد آئینہ دارش — بصد آئین الف بنمود آنجا

دران آئینہ منکر گشتہ زان یک — ہزار اندر ہزاران آشکارا

نہ گوئی نقطہ صفر خالی آمد — کہ او خود از الف گردید برپا

چو گردیدہ تہی از خویش نقطہ — در و رنگِ الف گشتہ ہویدا

اگرچہ اصل ہر رنگ است آن رنگ — و لے رہ نیست آن جا رنگہا را

بجز بے رنگی آن جا رنگ نبود — شد این نیرنگہا ز آئینہ پیدا
ز آئینہ شد این اشکال و الوان — طویل و ناقص و خضرا و حمرا
درین دفتر بغیر از یک الف نیست — کنم بر تو عیان زین سِر والا
اگر با یا بود تا یا بود ثا — ازان جا تا بہ یا بنگر تماشا
ہمان خط الف باشد بہر نوع — مُدوّر یا مُقوّس یا مُسوّی
مقوس گر گنی زاید ازان نون — مدور گر کنی زاید ازان ہا
اگرچہ بے الف یک شکل و خط نیست — الف زین شکل و خط آمد معرا
ازان یک حرف زیبا اندرین لوح — لبسے معنائے رنگین گشتہ پیدا
بہ کوے وحدت از کثرت گذر کن — ز تن تن زن بگو از جان جانہا

فضل بالخیر۔ این جا کوتہ اندیشی خطا نہ کند و کثرت را محض نحوت خیال تصور نہ کند وازین تخیل پا از دائرۂ شریعت کشیدہ بہ ہلاکت خسارت سرمدی مبتلا نہ گردد۔ زیرا کہ مجازی بودن این مرتبہ نسبت بہ مرتبۂ وجوب است وموہوم بودن او بمقابلہ آنجناب مقدس است۔ وَاِلَّا فَحَقَایِقُ الْاَشْیَاءِ وَمُعَامَلَۃُ الْاُخْرُوِیَّۃِ مِنَ الْاِنْعَامِ الْاَبَدِیِّ وَالْاِیْلَامِ السَّرْمَدِیِّ عَلَیْہِمَا مَنُوْطَۃٌ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ بسرہ السامی فرمودہ اند کہ موہوم بودن عالم نہ بہ آن معنی است کہ وجود نمود این در وہم وخیال است وبس بلکہ بہ آن معنی است کہ خلق این عالم در مرتبۂ وہم شدہ وہم دران عالم تقرر وثبات پیدا کردہ است بحیثیتے کہ از ارتفاع وہم وایہمان مرتفع نہ شود۔ و از انتفائے تخیل متخیلان منتفی نہ گردد۔ زیرا کہ ارادۂ فاعل حقیقی وحکیم مطلق بہ آن تعلق گرفتہ است۔ وآن نیست محض را بہ قدرت کاملہ ہست محض ساختہ و آثار ولوازم وجود

وجودِ مطلق بروے جاری ساختہ و معاملۂ ابدی از ثواب و عقاب بر وی منوط فرمودہ است صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ۔ ولیکن ہذا آخر المکتوب ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مکتوب ہشتاد و ششم در بیان حقایق و معارفِ الٰہی کہ از قبیل مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَآ اُذُنٌ سَمِعَتْ غالباً بخدمت حقایق سرشت میان محمد رضا دہلوی مرسول بود۔

[در نسخۂ خطی تقریباً دہ سطور سرنامہ آغاز مکتوب و ابتدائے مضمون ایں چنیں خالی گذاشتہ شدہ است از سیاق بیانے وافر محذوف معلوم می شود۔ چونکہ مکتوب ہذا مشتمل بر حقایق و اسرار غامضہ است۔ شاید حصۂ محذوفہ از خوفِ فتنہ قابلِ استتار داشتہ شد۔ یا بمطابق مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ در بیان آوردن گنجایش نہ داشت۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ (عبداللہ جان)]

.... بر آن متصور نباشد محال است فماخوذٌ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَمِنْ قَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَام اِنَّكُمْ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَغْلِبُوْا هٰذَا الدِّیْنَ تَوْ نُكُمْ فِیْ سَیْرِ الصِّفَاتِ ۔ وَاَمَّا بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلٰی حَضْرَتِ الذَّاتِ فَتَصَوُّرُ الْفَوْقِ مُحَالٌ تِلْنَا الْوُصُوْلُ اِلٰی حَضْرَةِ الذَّاتِ بَعْدَ انْقِطَاعِ سَیْرِ الصِّفَاتِ بِالْاِجْمَالِ فَمُمْكِنٌ بَلْ وَاقِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَالتَّرَقِّیْ مِنْهُ اِلَی الْفَوْقِ مُحَالٌ عَقْلًا وَّنَقْلًا فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَاَمَّا الْاِحَاطَةُ نُكْتَةً فَكَذٰلِكَ مُحَالٌ فَاِنَّهٗ وَاِنْ كَانَ الْبَسِیْطُ مِنْ كُلِّ بَسِیْطٍ اَوْسَعُ مِنْ كُلِّ وَسِیْعٍ بَلْ غَیْرُ مُتَنَاهٍ فَالسَّیْرُ الْوَاقِعُ فِیْهِ الْمُسَمّٰی عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ بِالسَّیْرِ فِی اللّٰهِ اَیْضًا غَیْرُ مُتَنَاهٍ وَالْقِطْعَةُ

شَرِبْتُ الْحُبَّ كَاْسًا بَعْدَ كَاْسٍ　　　فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَمَا رَوِیْتُ

ع ۔ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

قَالَ صَاحِبُ التَّعَرُّفِ وَالْقَوْلُ بِالْاَصْلَحِ يُوجِبُ نِهَايَةَ الْقُدْرَةِ وَتَنَفُّدَنَا فِي الْخَزَائِنِ وَتَعْجِيزَ اللّٰهِ جَلَّ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ اِذَا فَعَلَ بِهِمْ غَايَةَ الصَّلَاحِ فَلَيْسَ وَرَاءَ الْغَايَةِ شَيْءٌ فَلَوْ اَرَادَ اَنْ يَّزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ صَلَاحًا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَجِدِ الَّذِيْ يَجِدُ اِعْطَائِهِمْ مَا يُعْطِيْهِمْ مِمَّا يُصْلِحُ لَهُمْ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۔ اِنْتَهٰى ۔ وَلِيُعْلَمْ اَنَّ التَّرَقِّيَ فِي الْمَقَامِ شَيْءٌ اٰخَرُ وَمَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ مَمْنُوْعٌ وَفِيْ وَاقِعٍ فَلَوْلَاهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ الْوَاصِلِيْنَ اِلَى الذَّاتِ تَفَاوُتًا وَكَانُوْا مُتَسَاوِيْنَ فِي الْقُرْبِ وَكَانُوْا مَحْبُوْسِيْنَ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ وَكُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِنْ قِيْلَ لَا نُسَلِّمُ اَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَهُمْ بِهٰذَا الْوَجْهِ بَلْ بِوَجْهٍ اٰخَرَ قُلْنَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ فَذٰلِكَ جَوَابُنَا فِيْ مَنْعِ تَصَوُّرِ الْفَوْقِ اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ لَيْسَ التَّرَقِّيْ وَالتَّفَوُّقُ مِنَ الْعَتَبَةِ اِلَى الْبَيْتِ وَمِنْهُ اِلَى السَّطْحِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوْكِ الْحَرَكَةُ الْاَيْنِيَّةُ بَلْ شَيْءٌ وِجْدَانِيٌّ غَيْرُ بَيَانِيٍّ مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ وَاَقْرَبُ مَا يُقَالُ فِيْ رَسْمِهٖ اَنَّهُ حَرَكَةٌ كَيْفِيَّةٌ وَانْتِقَالٌ عِلْمِيٌّ مِنْ حَقِيْقَةٍ اِلٰى حَقِيْقَةٍ هٰذَا بِالنَّظَرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَاَمَّا بِالنَّظَرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الذَّاتِ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ اِزْدِيَادِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِنْكِشَافِ وَنُفُوْذِ النَّظَرِ اِلٰى اَبْطَنِ الْبُطُوْنِ كَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْكَشْفُ الصَّحِيْحُ هٰذَا حَقِيْقَةُ الْاَمْرِ عِنْدَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ تَعَالٰى قَوْلُنَا مِثْلُ الرُّؤْيَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ تُؤْمِنُ بِهَا وَلَا تَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا ۔ قَوْلُكُمْ هٰذَا صَرِيْحٌ فِي الْكَيْفِيَّةِ لِلرُّؤْيَةِ وَيَسْتَلْزِمُ الْمُتَنَبِّهُ لِلْوُصُوْلِ وَكِلَاهُمَا بِلَا كَيْفٍ قُلْنَا بَلْ مُصَرَّحٌ بِعَدَمِ الْكَيْفِيَّةِ وَكَثِيْرًا مِمَّا

يَقَعُ مِثْلُ هٰذَا التَّسَامُحُ فِي الْعِبَارَاتِ وَالسِّبَاقِ وَالسِّيَاقِ شَاهِدٌ عَدْلٌ لِلْمُدَّعِيْ قَالَ بَعْضُ الْكُبَرَاءِ فِيْ حَقِّ ذَاتِهٖ تَعَالٰى اَنَّهٗ مَجْهُوْلُ الْكَيْفِيَّةِ اَيْ لَا كَيْفِيَّةَ لَهَا ثُمَّ التَّنْبِيْهُ فِيْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ لَا يَسْتَلْزِمُ الْمِثْلِيَّةَ كَمَا بَيَّنُوْا فِي الْبَيَانِ وَبَعْدَ التَّسْلِيْمِ نَكُوْنُ اَمْرَيْنِ غَيْرَ مُتَكَيِّفَيْنِ مُمَاثِلَيْنِ غَيْرَ مُسْتَلْزِمٍ لِلْكَيْفِيَّةِ كَمَا فِيْ جَمِيْعِ صِفَاتِهٖ تَعَالٰى قَوْلُنَا از اسم ورسم بگذشته قبلۂ توجہ تنزیہ مطلق وغیب صرف باید ساخت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ قَوْلُكُمْ اَلتَّوَجُّهُ نِسْبَةٌ بَيْنَ الْمُتَوَجِّهِ وَالْمُتَوَجَّهِ اِلَيْهِ فَلَفْظُ التَّوَجُّهِ اِسْمٌ وَذَاتُ الْمُتَوَجِّهِ رَسْمٌ فَلَا يُمْكِنُ التَّوَجُّهُ مُطْلَقًا قُلْنَا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَيُّهَا الْعَارِفُ فَاِذَا اٰنَّ السِّدَّ بَابُ الْمَعْرِفَةِ وَالْوِلَايَةِ وَاِنَّهُمَا لَا تَحْصُلُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ وَالنِّسْيَانِ عَنْ جَمِيْعِ مَا تُسَمّٰى بِمَا سِوَاهُ فَلَوْلَاهُ لَمَا حَصَلَتِ الْمَعْرِفَةُ وَلَمَا تَيَسَّرَ الْوُصُوْلُ اِلَى الْحَقِيْقَةِ كَمَا نَطَقَتْ بِهٖ اَلْسِنَةُ الْقَوْمِ الْكَافَّةَ ؎

ہیچ کس را تا نہ گردد او فنا — نیست رہ در بارگاہِ کبریا

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ قَوْلُ صَاحِبِ النُّزْهَةِ ؎

گویند عنانِ خود چہ تابی — گم شو کہ چو گم شوی بیابی

جواب: این نکتہ نمود نا صوابم — چون گم شوم آن گہے چہ یابم

یابندہ اگر کسے دگر خاست — از گم شدگم بس او چہ می خواست

قَالَ هٰذَا مِنْ جِنْسِ تَدْقِيْقَاتِ الْفَلَاسِفَةِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَعَارِفِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلسَّالِكِ اَنْ يَقُوْلَ بِهٖ وَلَوْ تَرٰى اَنَّ الْمُحَقِّقِيْنَ كَيْفَ اَخَذُوْهُ وَكَيْفَ طَعَنُوْهُ وَرَدُّوْهُ عَلَيْهِ وَاَجَابُوْا عَنْهُ بِاَجْوِبَةٍ شَافِيَةٍ كَافِيَةٍ مَعَ

كَوْنِ الْكَلَامِ بَعْدَ التَّكْلِيفِ قَابِلًا لِلتَّاوِيْلِ وَنَحْنُ بِمَعْزِلٍ عَنِ التَّفْصِيْلِ وَلٰكِنْ نَذْكُرُ مِنْ كَلَامِ قُدْوَةِ الْمَعَارِفِ الْكَامِلِ خُوَاجِه اِحْرَار نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ مَا يُفِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ قَالَ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَبَعْدَ تَحَقُّقِ فَنَاءِ ذَاتِ السَّالِكِ وَصِفَاتِهٖ اَنْ يَرْقَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاَوْصَلَهٗ اِلَى الْبَقَاءِ يَهَبُ لَهٗ نُوْرًا مِنْ عِنْدِهٖ فَيُشَاهِدُ بِهٖ ذَاتَهٗ لَا مُشَاهِدَ لَهٗ غَيْرُهٗ تَعَالٰى شَانُهٗ ثُمَّ لِيُعْلَمَ اَنَّ خِلَافَ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الثَّابِتَةِ لِلذَّاتِ لَازِمٌ لِمُتَوَجِّهِ الذَّاتِ تَعَالٰى كَمَا تَقَرَّرَ وَاَنْتُمْ اَيْضًا اَقْرَرْتُمْ اِلٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ حَذَفَ اِسْمَهٗ وَرَسْمَهٗ وَحَذَفَ اِعْتِبَارَاتِ نَفْسِهٖ قَوْلُكُمْ اَلتَّنْزِيْهُ وَاِنْ كَانَ اَقْرَبَ الْمَقَامَاتِ اِلَى الذَّاتِ فَهُوَ مَقَامٌ وَلَيْسَ فِي الْحَقِيْقَةِ مُقِيْمٌ وَلَا مَقَامٌ قُلْنَا لَعَلَّ الْمُرَادَ بِالْحَقِيْقَةِ هُنَا مَرْتَبَةُ الذَّاتِ الْبَحْتِ وَلَا مَعْنٰى لِنَفْسِهٖ عَنْهُ سُبْحَانَهٗ فَهٰذَا لُطْفٌ وَعِنَايَةٌ اِلَيْنَا وَرُجُوْعُ الْمَقَالِ بِالْاٰخِرَةِ اِلٰى قَوْلِنَا بَلْ اِلٰى قَوْلِ الْمُحَقِّقِيْنَ كَافَّةً وَهُوَ اَنَّ كُنْهَ الذَّاتِ بَرِيٌّ عَنِ الْاِدْرَاكِ وَمُعَرًّى عَنِ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ فَلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ وَلَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ ؎

دراُفگنده دَر این آوازه از دوست | کز بر دستِ دَر کو بان بود پوست

قَالَ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ قَالَ ذُوالنُّوْنِ اَلتَّفَكُّرُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ جَهْلٌ وَالْاِشَارَةُ اِلَيْهِ شِرْكٌ وَحَقِيْقَةُ الْمَعْرِفَةِ حَيْرَةٌ ۔ قطعه ؎

آفاق روشن و مہر تابان پدید نیست | پُر شور عالمے و نمکدان پدید نیست
از مہر تا بذرہ و از قطرہ تا محیط | چون گوے در تردّد و چوگان پدید نیست

قَالَ حُسَيْنُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَدَّسَ سِرَّهٗ لَمْ يَسْبِقْهُ قَبْلُ وَلَا يَقْطَعُهٗ بَعْدُ وَ لَا يُصَادِرُهٗ مِنْ وَلَا يُوَافِقُهٗ عَنْ وَلَا يُلَاصِقُهٗ اِلٰى وَلَا يَحِلُّهٗ فِيْ وَلَا يُوَامِرُهٗ اِنْ وَلَا يُظِلُّهٗ فَوْقُ وَلَا يُقِلُّهٗ تَحْتُ وَلَا يُقَابِلُهٗ حَذَاءٌ وَلَا يُزَاحِمُهٗ عِنْدَ وَلَا يَاْخُذُهٗ خَلْفَ وَلَا يَحُدُّهٗ اَمَامٌ وَلَا يُظْهِرُهٗ قَبْلُ وَلَا يُفْنِيْهِ بَعْدُ وَلَا يَجْمَعُهٗ كُلٌّ وَلَا يُوْجِدُهٗ كَانَ وَلَا يَفْقِدُهٗ لَيْسَ تَقَدُّمُ الْحَادِثِ قِدَمٌ وَلِلْعَدَمِ وُجُوْدُهٗ لَيْسَ لِذَاتِهٖ تَكْيِيْفٌ وَلَا بِفِعْلِهٖ تَكَلُّفٌ وَقَالَ الْكَلَابَاذِيُّ عَنْ بَعْضٍ اِلَّا كَابِرِ عَرَفَ الْخَلْقُ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ قَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ قَدَّسَ سِرَّهٗ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اَنَّ الضَّمِيْرَ رَاجِعٌ اِلَى الشَّيْءِ بِاَنَّ تَسْبِيْحَ اَحَدٍ لَا يَصِلُ اِلٰى جَنَابِ قُدْسِهٖ تَعَالٰى وَقَالَ الْقُوْنَوِيُّ قَدَّسَ سِرَّهٗ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ وَلَا يَصْلُحُ اَنْ يُّحْكَمَ عَلَيْهِ اَوْ يُعْرَفُ بِوَصْفٍ اَوْ يُضَافُ اِلَيْهِ بِاِضَافَةٍ قَالَ الْمَوْلَوِيُّ قَدَّسَ سِرَّهٗ ؎

حق منزّہ ہست از ہر اسم و نام | توچہ می جفتی بہر اسمے اے غلام
ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان | چون بعشق آیم خجل باشم ازان

قَالَ صَاحِبُ گلشن راز ؎

بُود اندیشہ اندر ذات باطل | محال محض دان تحصیل حاصل

قَالَ الْمُجَدِّدُ الْاَلْفُ الثَّانِيْ قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَسْنٰى۔ ہر گز نہ پرستم خدائے راکہ در حیطۂ شہود در آید یا بتخیل و توہم گردد ع آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد طلبم فَهِمَ مَنْ فَهِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ التَّحْقِيْقِ فِيْ قَوْلِ مُوْسٰى حِيْنَ اَجَابَ فِرْعَوْنَ وَقَدْ سَئَلَهٗ عَنْ مَاهِيَّةِ الْحَقِّ بِقَوْلِهٖ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا هٰذَا مِنْ بَابِ اُسْلُوْبِ الْحَكِيْمِ حَيْثُ سُئِلَ عَنْ مَاهِيَةِ الْحَقِّ الْمُمْتَنِعِ بَيَانُهُ وَاَجَابَ عَنْ اٰثَارِهِ الدَّالَّةِ عَلٰى صَانِعِهَا ؎

جا بہم آب گشت و دلہا ہمہ خون　　　تاچیست حقیقت از پس پردہ برون

لِلّٰهِ دَرُّهُ حَيْثُ قَالَ چيست وَلَمْ يَقُلْ كيست قَوْلُنَا الْمَقْصُوْدُ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ قَوْلُكُمْ لَعَلَّهُ فُهِمَ مِنْ قَوْلِيْ صَعُبَ الْحُصُوْلُ قُلْنَا بَلْ مِنْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهُ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا قَوْلُكُمْ لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُ الْكَلَامِ الْقُدْسِيِّ عَلٰى كَلَامِ نَبِيِّهٖ فَكَيْفَ وَلِيِّهٖ قُلْنَا اِنْ كَانَ فِيْهِ اَثَرٌ صَحِيْحٌ وَخَبَرٌ مُعْتَبَرٌ فَعَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ وَاِلَّا فَلَا نَحْكُمُ بِالْحُرْمَةِ فِيْ شَيْءٍ فَاِنَّ الْاَصْلَ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ عَلٰى مَا قَالُوْا نَعَمْ اِنَّهُمْ قَسَمُوا الْحَدِيْثَ اِلٰى قُدْسِيٍّ وَغَيْرِ قُدْسِيٍّ فَلَا يَجُوْزُ فِي الْاَحَادِيْثِ اِطْلَاقُ هٰذَا عَلٰى ذٰلِكَ لِلْاِشْتِبَاهِ وَحَيْثُ لَا اِشْتِبَاهَ لَا بَأْسَ ثُمَّ لَمَّا كَانَتِ الْاَرْضُ مُقَدَّسَةً وَالْبَلْدَةُ قُدْسِيَّةً كَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ وَالْوَلِيِّ مُقَدَّسًا وَقُدْسِيًّا بِالْاَوْلٰى فَاِنْ قِيْلَ الْقُدُّوْسُ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهَلْ يَجُوْزُ اِطْلَاقُهُ عَلٰى غَيْرِهٖ قُلْنَا لَيْسَ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى لَهُ تَعَالٰى حَتّٰى لَا يَجُوْزَ ذٰلِكَ وَلَوْ سُلِّمَ فَهٰذَا مِنْ قَبِيْلِ قَوْلِهِمْ اَلْاَسْرَارُ بَلِيَّاتٌ الْاِلٰهِيَّاتُ تَحِيَّاتِيْ لَا تَحْذَرُ اَصْلًا اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ اِطَالَةُ الْمَقَالِ وَكَثْرَةُ الْقِيْلِ وَالسُّؤَالِ لَا يَزْدَادُ اِلَّا وَحْشَةً لَا تُوْرِثُ اِلَّا نَفْرَةً فَالتَّقْلِيْلُ اَحْرٰى مِنَ التَّطْوِيْلِ وَالْاِيْجَازُ اَقْرَبُ مِنَ الْاِعْجَازِ ؎

خموشی فیض دیگر می دہد دیوانہ مارا　　　چراغ کشتہ روشن می کند ویرانہ مارا

وَنَحْنُ نَرْجُوْا مِنْ جَنَابِكُمْ اِلَّا دَعْوَةً صَالِحَةً فِيْ اَوْقَاتٍ مَرْجُوَّةٍ وَهٰذَا لِسَانُ حَالِنَا ؎

ما خود بہ گردِ دامنِ مردے نمی رسیم — شاید کہ گردِ دامنِ مردے بما رسد

ثُمَّ کُنَّا نُرِیْدُ اَنْ نَکْتُبَ بَعْضَ اَشْعَارٍ فَاَحْتٰی یَشُوْقُ بِمُطَالَعَتِکُمْ لٰکِنْ اَعْرَضْنَا عَنْہُ خَوْفًا مِنَ الْمَلَالِ وَاکْتَفَیْنَا عَلٰی ھٰذِہِ الْاَرْبَعَۃِ ؎

کجا ہر ذرہ دارد تابِ حسنِ بے حجابش را
کہ پیشِ چشمۂ خورشید شبنم آفتابش را
نہ گنجد نشاۂ وحدت درین خمخانۂ کثرت
ازین نہ شیشہ بیرون یافتم موجِ شرابش را

در خانۂ ما جلوہ گر آن رشکِ چمن شد — ہر خار و خسِ گلشنِ ما برگِ سمن شد

عمریست کہ در حلقۂ زلفِ تو اسیریم — مجنونِ ترا خانۂ زنجیر وطن شد

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در بیانِ تحقیقِ بشارات و انتقالِ منصبِ قیومیت بہ قطبی و مرشدی مدظلہ العالی و بایناسبۂ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ صحیفۂ شریفہ برادر سبحان برابر صاحب الرشد والارشاد شیخ محمد مراد زادہُ اللّٰہ کمالًا و وصولًا یافتہ موجبِ شگفتگی گردید ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔

این سلسلہ را ہموارہ برپا دارند فَاِنَّ الْکِتَابَ کَالْخِطَابِ دیگر مروج الشریعت قاضی محمد حیدر را اخلاقِ کریمانہ موجبِ حسنِ ظن بہ این مسکین بکاری برند زادہُ کَرَامَۃً وَّاسْتِقَامَۃً دیگر بر حصولِ بشارات علیہ شما احقر را گا لیقین است اگر در احاطۂ علم چیزے از آن آید فِیْھَا وَاِلَّا غنیمت است کہ اصل مقصود حاصل است دیگر واثبت کمالات

خاصہ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہٗ امر یست معنوی ہر یکے از یاران بہ خود منسوب می سازند تا حق بجانب کیست۔ و دوستان فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را و حقیر متامل ہست و ہیچ حکم نمی تواند کرد زیراکہ خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امور عظام نمی داند۔ اگرچہ اشارات و بشارات آن جناب عُظْمٰی مَضْجَعَهٗ کالنص ہست بر این معنی کَمَا سَتَفْهَمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ دیگر روز وصال آنجناب قَدَّسَتْ نَفْسَهٗ روز جمعہ سلخ محرم الحرام بودہ ۱۱۱۵ھ و ضریح منور الشان متصل باغ فتح بہ جانب مسجد و خانقاہ حضرت شاہ جیو واقع شدہ و مرض الشان بیش از ہفتہ نبود اما زبان از بس ضعف ممنوع التکلم بود چنانچہ نماز در موزہ دیگر بہ اشارہ ادا می یافت۔ این امر موجب ازدیاد غم و ماتم و اندوہ شدہ بود۔ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَذٰلِكَ مِثْلُ اَمْرِ الْخِلَافَةِ حِيْنَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ دیگر چون عوام از حقیقت سلسلۂ رحمانیہ احمدیہ چندان آگاہ نیستند ناچار استفسار از اینہا نمودہ می آید و ہر طریقہ را کہ آنہا طلب می نمایند فاتحہ بہ سر سلسلہ آنہا چنانچہ حضرت خواجہ بزرگ یا حضرت غوث خواندہ تلقین می نمایند وَاِلَّا فَالسِّلْسِلَةُ الْاَحْمَدِيَّةُ اُمُّ السَّلَاسِلِ كُلِّهَا وَمُتَضَمِّنَةٌ لِمَعَارِفِ طُرُقِ الْمَشَائِخِ جِلِّهَا مَعَ مَا اُوْدِعَ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ دیگر چون طالب در سلسلہ مشائخ رشد یافت اندک اندک از ین سلسلۂ علیہ آشنا باید کرد۔ بعضے قطعہ تاریخ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ۔ ؎

نائب خواجۂ زمین و زمن | وارث تختگاہ وعد و وعید
زین گذر چون نسیم پاک گذشت | زین چمن چون بہار دامن چید

جست وحدت سحر وسالِ وصال | از فلک "خواجہ نقشبند" شنید
بارِ دیگر ندا ز عالمِ غیب | "عاشقِ وے خدا لے بود" رسید
ثالثاً باز آں حضرۂ قدس | "شیخ رہ" را بگوشِ ہوش شنید

نور دیدہ ہاے ایشان مع ضعیفات در حفظِ الٰہی باشند و از فقیر زادہا مع والدہ شان دعوات خوانند۔ اخوی اعزی محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ الٰہی جمعیتِ ظاہر وباطن ارزانی باد قاضی محمد ہاشم سلام وتحیہ خوانند اَللّٰھُمَّ اَرْزُقْھُمْ بِالْجَمْعِیَّۃِ الصُّوْرِیَّۃِ وَالْمَعْنَوِیَّۃِ اٰمین روزِ ارتحال مروّج الشریعت میان حضرت اعنی شیخ عبید اللہ بن حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہما نوزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۰ھ۔

مکتوب ہشتاد وہشتم۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت۔

لَہُ الْوَحْدَۃُ۔ اَمَّا بَعْدُ برادر عزیز صاحب کمالات شیخ محمد مراد شَرَّفَہُ اللّٰہُ بِاَعْلَی الرَّشَادِ سلام خیر انجام مطالعہ نمایند صحیفہ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ ومشعر استقامت فوق الکرامت خورسند ساخت ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعد تامل، ہیچ آں مرقوم خواہد نمود۔ دیگر سعادت سرشت برخوردار حاجی رحمت اللہ دو شالہ سادہ بمبلغ دوازدہ عدد روپیہ طلب داشتہ کرم نمودہ خرید کردہ زود ارسال دارند وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ نور چشمان ہر ہمہ مِنَ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ بہ کمالاتِ ظاہر و باطن وجمعیتِ صوری ومعنوی متحلی باشند محمد یوسف کذالک فردا کہ پنجشنبہ پنجم جمادی ثانیہ باشد انشاء اللہ از دار الخلافہ بدار الارشاد سرہند متوجہ می شویم۔ یسّر اللہ۔

مکتوب ہشتاد ونہم۔ در بیان تحقیق وتصدیق بشارت سابقہ بہ احقر محرر صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ مکاتیب متعدده
برادرِ گرامی صاحب کمالات سامی شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ الرُّشْدَ وَالْاِنْ شَادَ
وصول یافت در بابِ خویش مؤکداً بشارت طلبیده اند مخدوما درین باره شما جناب حجة
اللہ قدس سرہٗ غَیْرَ مَرَّۃٍ بشارت علیه فرموده اند گنجایش تردد نیست۔ لیکن چون مکرراً این
سوال از شما به ظهور آمد صفحۂ احوالِ شما به طریقِ تعمق نظر باز ملاحظه نمود حصولِ ولایات ثلثه
و کمالاتِ عالیات و حقایقِ سه‌گانه به نظر در آمد بلکه بهره از فوق حقیقتِ صلوٰة نیز مفهوم
گردید و حصولِ مقامات کمالاتِ خلت و محبوبیت و مرادیت هم متصور گشت و حظی از
معاملاتِ سابقان معلوم گردید و خدمتِ معهوده یعنی مداریت آن نواحی ثابت یافته
شد۔ و از راهِ شما بهره از ان به ولدِ شما محمد ولی متوهم می شود بشرط الاستقامت نسبت
قوت پیدا خواهد کرد و کَذَا محمد رشید به استعدادِ حسن در باقی متعلقانِ شما نیز نورانیتے
به سبب شما معلوم می شود موافق استقامت ضعفاً و قوةً و بر اصحاب شما هم کیفیتے و نورانیتے
خاص از راهِ شما در ضمنِ شما ظاهر می گردد تفصیلِ آن امید هست که از باطنِ خود خواهد دریافت
و اگر خدشه در احوال یارے خواهد ماند باز مرقوم خواهد نمود۔ اگر حق سبحانہٗ به طفیلِ حبیبِ
خود علیه و علٰی آله الصلوٰة والتسلیمات معلوم خواهد کنانید در تحریر خواهد آورد ان شاء اللہ
العزیز المتعال زیاده ترقی درجات نشاتین باد والسلام علٰی سید الانام الٰی یوم التناد
دیگر چندگاه مسکین ۔ر شاه جهان آباد هست بعد ذی حجه متوجه وطن خواهد شد ان شاء اللہ
العزیز۔ و دیگر درباره خود و آن برادر عزیز برائے تفصیل علم باطن ملتجی است لیسّر اللہ سبحانہٗ
به هر نوع آدابِ بندگی بجا می باید آورد و رشتۂ امید هیچ گونه از دست
نه باید داد و لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ والسلام ۲۰ ذی قعده ۱۱۰۰ھ

مکتوب نودم ۔ بہ احقر مؤلف نوشتہ اند

لِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ اخوی اعزی حقیقت آگاہی شیخ محمد مراد سلام وتحیہ مشتاقانہ خوانند۔
احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس حضرت ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ سَلَامَتُکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ چند گاہ ہست کہ نامہ نامی نہ رسید انتظار دامنگیر ہست کَانَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مَعَکُمْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْاَکْرَمِ فرزندان گرامی در حفظ الٰہی باشند اخوی محمد یوسف سلام خوانند سائر اہل طریقہ در یاد حق سبحانہ باشند وسلام خوانند۔

مکتوب نود ویکم ۔ در ذکر عنایات بہ محرر احقر صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اما بعد تحیۃ وسلام بہ لخ اعز اکرم اعنی شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ کَمَالاً وَّ اِکْمَالاً موصول باد احوال اقل الانام خیر منوال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ اعز اکرم اگر حق سبحانہ خواستہ در جواب اتحاد نامہ شما مفصل مرقوم خواہد شد ۔ اکنون بہمین قدر اکتفا افتاد بالجملہ از دعائے خیر الشان ہرگز غافل نیست وَذٰلِکَ الْمَرْجُوُّ مِنْکُمْ وَالسَّلَامُ علی اسعد الانام ۔ از جناب خلیل الرحمانی انواع سلام وتحیہ واز فقیر زادہا کَذٰلِکَ ازین جانب بہ مخدوم زادہا وسائر ارباب طریقہ محمد یوسف وغیرہ سلام اشتیاق انجام موصول باد ارسال شال وجد وار وزعفران سابق امرین وصول یافتہ تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْکُمْ ۔ ۲۰ محرم ۱۱۸ھ

مکتوب نود ودوم ۔ در دعوات وخیر وحشت اثر ویرانی حضرت سرہند بہ محرر صدور یافت۔

اَحْمَدُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَمَّا بَعْدُ تحیہ وسلام خیر انجام احقر الانام بہ اخوی اعزی صاحب الکمالات العلیہ شیخ محمد مراد اعزہ اللہ فی النشاتین موصول باد گرامی نامجات آن عزیز

رسید گل بدامان ریخته اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ عَلٰی اِسْتِقَامَتِکُمْ باقی احوال موجب حمد ذی الجلال است آنچه از دست کفرہ بردار الارشاد گذشته مسموع شده باشد از دعوات ظهر الغیب ممد و معاون و این مسکین را اصلاً از یاد خویش و دعاے خویش غافل نه شمرند قاصد لغایت استعجال داشت بدین قدر اکتفا افتاد ۔ ازین جانب سائر احبّه خصوصاً به فرزندان ایشان دعوات اشتیاق اندوز برسد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ اتحاد مرتبت محمد رشید اخبار فرحت آثار البتہ نویسان باشند ۔ نوزدہم ربیع الثانی

مکتوب نود و سوم ۔ در طلب احقر العباد محمد مراد صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اما بعد تحیّه و سلام احقر العباد به صاحب رشد و ارشاد برادر ریحان برابر شیخ محمد مراد موصول باد ــ احوال شکسته بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ست تعالیٰ شانہ استقامت و کرامت آن اعز اکرم مطلوب ست بعد از مدتے مکتوب گرامی رسید و سرگرم دعا و توجه نمود ۔ امید که پیهم به اخبار فرخنده آثار یاد و شاد دارند ۔ اگر ملاقات یک دیگر میسر می شد بها و نعمت والّا نه رابطهٔ قلبی و اتحاد معنوی ہم علے ست ۔ احقر در اوقات مرجوّہ از دعوات ایشان فارغ نیست وَالْمَرْجُوُّ مِنْکُمْ کَذٰلِکَ و عذر نارسیدن اخوی شیخ عبد الرشید مفهوم شد ۔ اما خاطر بسیار ریحان آن برخوردار متعلق ست کَانَ اللّٰهُ مَعَهٗ اَیْنَمَا کَانَ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ سائر فرزندان اعزہ بکمال برسد از فقیر زادہا ہر ہمہ سلام اشتیاق آمیز مطالعه نمایند دُقِّعَ التَّحْرِیْرُ ۲۳ رَمَضَانُ الْمُبَارَکُ

مکتوب نود و چهارم ۔ در بشارت برخوردارم عبد الرشید بمولت کمینه صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ ۔ اما بعد تحیه و سلام احقر الانام به اخوی اعزی کمالات

پناہی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ کمالاً بعد کمالٍ موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب محامدِ ذی الجلال است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ اِسْتِقَامَتِکُمْ وَتَرَقِّی دَرَجَاتِکُمْ معلوم آن برادر گرامی باد کہ برخوردار گوئیا اعنی شیخ عبدالرشید در طے مقامات سلوک طریقۂ علیہ احمدیہ سرگرم است و بہ لقاے این سلسلۂ سنیہ مشرف شدہ۔ انشاء اللّٰہ العزیز در اندک مدت امور عظام حاصل نمودہ آنجا می رسد و از صحبت کثیر البہجت الشان بہرہ ور می شود اِنَّهٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْعِظَامِ از حضرت اعز اکرم خلیل الرحمانی و اولاد فقیر سلام خیر انجام و اشتیاق تمام مطالعہ نمایند از فقیر نور حشیمی ولی اللّٰہ سلام خواستند از فقیر زادہ ابو حنیف سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ از فقیر ابو حنیف معلوم نمایند کہ اخوی شیخ عبدالرشید در خدمات شما بہ نیابت شما از عالم غیب مشرف شدہ باشند بعد از آن معاملۂ شان بہ اصالت کشد از محمد نور الحق و از محمد تقی سلام خیر انجام خوانند۔ بتاریخ بیست و ہشتم شہر صفر ۱۱۲۰ھ تحریر یافت۔

مکتوب نود و پنجم۔ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ اَبَدًا اما بعد سلام و تحیۂ احقر البریہ بہ اخوی اکرمی صاحب الکمال والرشاد شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بہ کمالاً فوق کمالٍ و ارشاداً فوق ارشادٍ موصول باد۔ کیفیاتِ این جانی موجب ازدیادِ انواع محامد الٰہی است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِهِ الْاَقْدَسِ ترقی درجاتکم۔ نور حشیمی شیخ عبدالرشید و اکثر احباب طریقۂ احمدیہ اخذ نمودہ است اما ہنوز ترقی خواہ است۔ احقر نظر بہ جدائی آن برادر گرامی نمودہ می خواہد کہ درین نزدیکی رخصت نماید اگر حق سبحانہٗ خواستہ است اوائل شہر شعبان متوجہ آن دیار شود۔ این مسکین را بدعاے حسن خاتمہ امداد می نمودہ باشند۔ زیادہ عنایتِ الٰہی باد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ

وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ۔ ازیں مسکین بسائر نورچشمان وسائر ارباب طریقہ شیخ محمد یوسف وغیرہم سلام خیر انجام برسانند۔

مکتوب نود وششم۔ در بیان رخصت بعد از کسب کمالات معنوی بوطن مالوف بتحریر سطور صدور یافت۔

اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اما بعد سلام وتحیّہ احقر البریّہ برادر ریحان برابر صاحب کمالات السنیۃ والمقاماتِ العلیّۃ شیخ محمد مراد اعزہ اللہ فی الدارین موصول باد۔ احوال شکستہ بالی موجب سپاس بیقیاس الٰہی است تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ سُبْحَانَہٗ سَلَامَتُکُمْ وَاِسْتِقَامَتُکُمْ۔ گرامی نامجات شما پیہم می رسد وتسلی بخش دور افتادہا می گردد جَزَاکُمُ اللہُ درین ولا برخوردار نشأتین شیخ عبد الرشید احسن اللہ الیہ بحقایق ومعارف حضرات عالی درجات قدس اللہ اسرارہم لبریز گشتہ متوجہ وطن مالوف وحصول مرضیات الشان گشتہ اَوْصَلَہُ اللہُ سَالِمًا وَّغَانِمًا چہ نویسد کہ آن فرزند این مسکین را چہ قدر رضامند داشتہ وچسان خدمات این جا را بحسن تدبیر بجا آوردہ بے آنکہ اظہار نماید انجام کار می نمود ع تو سخن نہ گفتہ باشی بہ سخن رسیدہ باشی۔

گوئیا درباب این مرد واقع شدہ۔ شکر آن را لازم دانستہ مزید آن را از کریم مطلق خواہند۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ نص قاطع است۔ مشار الیہ درباب بشارات اصحاب الشان پر بجد باشد واز جانب الشان نیز مؤکدًا ابرام نمود باوجود عدم لیاقت این معنیٰ اِذْ خَالِیًا مِنَ السُّرُوْرِ عَلَی الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ مُتَوَکِّلًا عَلَی الْعَزِیْزِ الْعَلَّامِ۔ حرفے چند براسامی آنہا نوشتہ مفہوم خواہد گشت رَبَّنَآ اَعِنَّا وَلَا تُعِنْ عَلَیْنَا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ

از فقیر زادہا ہر ہمہ مع والدۂ آنہا دعوات و تحیات خوانند این مسکین و این جماعہ را در اوقاتِ خاصہ بہ دعائے حسنِ خاتمہ یاد آرند۔ از فقیر صوفی جان محمد عرض سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق اخوی نمایند۔

مکتوب نود و ہفتم۔ در دعوات بکمینہ مؤلف صدور یافت۔

یَا اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الْمِنَّۃُ۔ اما بعد برادر صاحبِ کمالات شیخ محمد مراد ذادہ اللہ الرشاد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ احوال شکستہ بال موجب سپاسِ بے قیاسِ الٰہی است تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ زیادہ عنایتِ الٰہی باد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ از مقام کوت کجھوہ کہ بر دو منزل از حضرت دار الارشاد دوم ذی حجہ تحریر یافت مخدوم زادہا فی حفظ اللہ کُتِبَ اِلَی الْعَسْکَرِ مُلْتَمِسُکُمْ۔

مکتوب نود و ہشتم۔ در جواب رقیمہ بخدمت حقائق آگاہ میاں محمد رضا دہلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ الْکِرَامِ ھُوَ الْاَحَدُ مِنْہُ الْمَبْدَءُ وَ اِلَیْہِ الْاَمَدُ عنایت نامہ شفقت شمامہ رسید رابطہ مصادقت و یکتائی شما استحکام پذیرفت جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِکْرَامِکُمْ وَ اَوْصَلَکُمْ سُبْحَانَہٗ اِلٰی مَرَامِکُمْ مرقوم بود کہ ؎

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی سُعَادَ وَ دُوْنَہَا ۔۔۔ قُلَلُ الْجِبَالِ وَ دُوْنَہُنَّ حُیُوْفُ
وَالرِّجْلُ حَافِیَۃٌ وَمَالِیْ مَرْکَبٌ ۔۔۔ وَالْکَفُّ صِفْرٌ وَالطَّرِیْقُ مُخَوَّفٌ

الحق کہ وصول بہ سعاد ہویتِ ذاتیہ مطلقہ بہ اطلاق حقیقی بہ سر مستطیل کہ مبنی بر عبور شواہق جبال اعتبارات مختصہ و اضافات وہمیہ صرفہ عالم خلق و امر است بحینین صعبُ الحصول است زیرا کہ سالک حقیقتِ خود را محوف گردانیدہ و مشاعر و مدارک خویش را بدان متبع ساختہ۔ و الّا

فَالْحَقُّ سُبْحَانَهٗ فِی الْحَقِیْقَةِ مِنَ الْوَجْهِ الْخَاصِّ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبِیْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ اَلْمُتَقَدَّسُ عَنِ الْوَصْلِ وَالْمُنَزَّہُ عَنِ الْفَصْلِ وَ لَا لَہٗ طَرِیْقٌ مَوْصُوْفٌ لَا مَامُوْنٌ وَلَا مَخُوْفٌ وَلَا یَسَعُ رَجُلٌ حَافَةٌ وَلَا مَرْکَبٌ وَلَا کَفٌّ حَافِیَةٌ

کسری کہ سکل ہے جہاں سلسلے سل ۔   وکب ما تو بلیل کی ہو لوکوں لاوے بیل

فَسُبْحَانَ مَنِ احْتَجَبَ بِاِشْرَاقِ نُوْرِهٖ وَاخْتَفٰی بِاسْتِغْرَاقِ ظُهُوْرِهٖ ۔ ~~

حجاب روے تو ہم روے تست در ہمہ حال   نہانی از ہمہ عالم زبسکہ پیدائی

تو ہمت قدما آن ولیلے ترفعت   وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَیْنِ مَا تَمْنَعُ اللَّثْمَا

فَلَاحَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا ثَمَّ مَانِعٌ سِوٰی   اَنَّ عَلَیْنِیْ کَانَ مِنْ حِیْنِهَا عَمْیٰ

گل این باغ را بدم غنچہ   سر این گنج را بدم سرپوش

پردہ برخاست تا بہ خود دیدم   دوست با دوست کرد در آغوش

آن شناسد حدیث این دل ہست   کہ ازین بادہ کردہ باشد نوش

دَعْ لِیْ مِنِّیْ قَلْبِیْ فَغَنِیْتُ کَمَا غَنِیْ   وَکُنَّا حَیْثُ مَا کَانُوْا وَکَانُوْا حَیْثُ مَا کُنَّا

روزان بتو بودم و نمی دانستم   شب با تو غنودم و نمی دانستم

ظن بودمرا کہ جملہ من بود منم   من جملہ تو بودم و نمی دانستم

نوشتہ بودند کہ آن چہ سخن حق ہست در گفت نیاید۔ ظاہر مراد آن ہست کہ در گفت نیاید بہ جہت قصور افہام مستمعین از ادراک آن و اگرنہ سخن اگر لفظے ہست فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا وَلَہٗ بَیَانٌ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ وَفِی التَّفْسِیْرِ اَلْبَیَانُ هُوَ التَّعْبِیْرُ عَمَّا فِی الضَّمِیْرِ مِنْ تَعَرُّفِ الْحَقِّ وَمُلْقِی الْوَحْیِ۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰهُ وَاَبْقَاکُمْ۔

مکتوب نود و نہم۔ بہ احقر مولف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَبَدًا سَرْمَدًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ الْكِتَابُ مِنْ اَحْسَنِ الْاَحْبَابِ اَعْنِی الْاَخَ الصَّالِحَ صَاحِبَ الْعِرْفَانِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ رَزَقَهُ اللّٰهُ كَمَالَ الرُّشْدِ وَالْاِرْشَادِ وَاَخْبَرَنَا مِنْ اَخْبَارِ الْفُتُوْرِيَّةِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَ الصُّوْرِيَّةِ فَنَحْنُ بِكَرَمِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ فِيْ عَافِيَةٍ وَاسْتِقَامَةٍ وَنَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ كَذٰلِكُمْ ثُمَّ اِنَّا كَتَبْنَا فِيْ حَقِّ اَوْلَادِكُمْ ثَانِيًا اِلَى قَاضِي الْقُضَاةِ مُؤَكِّدًا يَسَّرَ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَاِنَّا كَتَبْنَا فِيْ حَقِّ حَامِلِ مَكْتُوْبِكُمُ الشَّيْخِ عَبْدِ السَّلَامِ اِلَى الْقَاضِيْ كَذٰلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى۔

مکتوب صدم۔ در رسیدن فرزندی عبدالرشید و احوالِ استعداد آن بہ احقر محرر نوشتہ است

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَسْعَدِ خَلْقِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَتَبَعِهٖ اَمَّا بَعْدُ مکتوب تمام مرغوب اخوی اعزی شیخ محمد مراد اَكْرَمَهُ اللّٰهُ رسید ابتہاج تمام رسانید و نورچشمی عبدالرشید اَرْشَدَهُ اللّٰهُ آمدہ مسرور ساخت انشاء اللہ العزیز در اندک فرصت احوال سنیہ حاصل خواہد نمود کہ صاحب استعداد است و بر شریعت و طریقت مستقیم است۔ اگرچہ حسب ظاہر اذنِ شما نہ داشتہ در حقیقت اذنِ شما ثابت بود خاطر از جانب آن فرزند جمع دارند و او را و ما را بہ عنایت الٰہی سپارند معاملہ اش یوماً فیوماً در ترقی است امید کہ عنقریب متحقق بہ کمالات احمدیہ علیہ خواہد گشت۔ اِنَّهٗ تَعَالٰى قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔ مع ہذا الشان ہرگاہ اجازت طلبند از ینجا رخصت نمودہ شود وَالسَّلَامُ عَلٰى اَسْعَدِ الْخَلْقِ وَاٰلِهٖ از ین جانب بہ سائر اہل طریقہ خصوصی اولادِ شریفہ و اخوی محمد یوسف سلام

خیر انجام رساند۔ التحریر ۱۲ ذی قعدہ از فدوی خاکسار حاجی رحمت اللہ عرض تسلیمات قبول فرمایند و بہ خدمت مخدوم زادہ مہربان شیخ ولی جیو و مشفق مہربان قدردان شیخ محمد یوسف عرض سلام قبول باد۔

مکتوب صد و یکم۔ در طلب احقر العباد و استعذار از فرزندی بہ مؤلف صدر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب گرامی برادر حقائق شرشت شیخ محمد مراد وصول یافتہ ابتہاج تام رسانید و گل تازہ در دامن تمنا ریخت آنچہ از شوق دریافت و عذر نارسیدن مرقوم بود ہر دو امر واضح گردید آرے اشتیاق جانبین قطعی است لیکن معاملہ ز ارادۂ ما و شما برتر است ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔ این دار الابتلا است بہر حال شکیبائی لازم است خوب گفتہ ع

گر در یمنی چو با منی پیش منی

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اگر معیت ظاہری بدست آید بہا و نعمت و الا رابطۂ معنوی ہم عالمے است۔ دیگر برخوردار صاحب الاحوال شیخ عبد الرشید اگرچہ حسب بشریت مصدر بعض امور گردیدہ و صورت مخالف مرضیات شما گشتہ اما مقولۂ ارشاد بخش حضرت خضر علیہ السلام عذر آن می نماید آن این است ہجور معاملہ مہجور بہ اصل نیست باید کہ شما ہم از ہر تقصیرات او بگذرند و بہ عفو و التفات تدارک نمایند فَاِنَّہٗ نُوْرُ حَدَقَتِكُمْ وَ نُوْرُ حَدِیْقَتِكُمْ۔ و چون متوجہ دریافت فقرائے باب اللہ گردیدہ امیدوار از دیار کرم و لطف گشتہ ؎

دلم غلام تو شد من غلام تو باشم — سرم بہ گرد تو گردید گرد سر گردم

دیگر احقر چشم آن دارم کہ او از شاہراہ برنیامدہ است و در طراز طریقۂ احمدیہ

قَدْ سَتْ اَزْوَاجَهُمْ اصلاً انحراف نہ ورزیدہ لیکن بمقتضاے اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَ
يُصِيْبُ اگر زلتے واقع شود امکان دارد باین ہمہ فقیر دلالت باسترضاے شما نمودہ۔
بلکہ باسترضاے سائر اہل حقوق مہما امکن مؤکداً امر کردہ۔ وَالسَّلَامُ عَلَى اَسْعَدِ الْاَنَامِ
وَاٰلِهِ الْكِرَامِ۔ وَقَعَ التَّحْرِيْرُ رَابِعَ ذِى الْحِجَّه ۱۱۲۳ھ۔ از والدہ معنویہ اخوان اخواتش
تحیات خیر انجام خوانند و شال رسید قبول باد۔ از فقیر بسعادت آئین شیخ محمد یوسف و
سائر اہل طریقہ انیقہ سلام خیر انجام رسانند و ملا عبد اللطیف خادم این جا رسید اغلب کہ
بہ فناے قلب رسیدہ است یاران دیگر شیخ عبد اللطیف و اغرہ باقی امیدوار ترقی باشند
اگر حق سبحانہ تواست از فرزندی استفسار نمودہ از احوال آنہا نیز مرقوم خواہد ساخت
كَانَ اللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فرزندی ارجمندی شیخ ولی اللہ مع سائر
نور چشمان وَ اُمَّهَاتِهِمْ فِىْ حِفْظِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ۔

مکتوب صد و دوم۔ در جواب عریضہ محرر سطور صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اما بعد مکتوب گرامی اخوی اعزی
ارشاد پناہی شیخ محمد مراد اَرَادَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ بِهٖ كَمَالَ الرَّشَادِ وصول یافتہ ابتہاج تمام
ارزانی داد۔ آنچہ از ظہور جلال القدس ثُمَّ جَمَالُهٗ مرقوم بود مفہوم شد دل تنگی را اصلاً راہ
نہ دہند قبض و بسط لازم ارباب السلوک است و معاملہ باطن آن برادر اعز در نظر این احقر خیلے
باطراوت و ابتشاش ظاہر می شود و امیدواری هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ است و بشارت و اکرامات
سابقہ ہر ہمہ انشاء اللہ سبحانہ ہم قرین۔ دیگر فرزند عزیز اعنی شیخ عبد الرشید یوماً فیوماً
مترقی و متصاعد است۔ قدم بر قدم شما است۔ اوقات خاصہ دریاد شما و تذکیر نزد این
فقیر تقصیر نہ دارد۔ انشاء اللہ سبحانہ بہر ارضاے شما بہ وطن مالوف می رسد خاطر از جانب او

خوش وخرم دارند۔ اگر چند روز در خدمت احقر الفقرا ہم باشد موجب نفع او و نفع آن برادر ہست انشاء اللہ سبحانہ' والحویہ دیگر امید ہست کہ از پے ہمہ خواہد رسید وَالسَّلَامُ عَلَی اَسْعَدِ الْاَنَامِ ازین جانب بفرزندان اعزدعوات رسانند کَانَ اللّٰہُ مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ ارباب طریقہ ہر ہمہ ازین جانب سلام خوانند۔ ۷ ذی حجہ تحریر ست۔

مکتوب صد و سوم۔ در بیان اطمینان و نصیحت بنام فرزندی محمد ولی اللہ در یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْد رقیمہ کریمہ برخوردار سعادت آئین شیخ محمد ولی وصول یافتہ ابتہاج تازہ ارزانی داد ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی آنچہ از ہمہ تضیق معیشت و حدوث بعض امور ضرور مرقوم بود مفہوم شد دعا و توجہ آنچہ لازمۂ مودت ہست دریغ نخواہد شد سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا اوقات را بذکر الٰہی معمور داشتہ امیدوار ترقی ظاہر و باطن باشید و این مسکین را در دعائے ظہر الغیب غافل نہ شناسید اِنَّ اللّٰہَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ۔

مکتوب صد و چہارم۔ بخواجہ محمد اعظم کہ از یاران احقر ست صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ سعادت و توفیق آئین محمد اعظم در یاد مولا حقیقی بودہ از ہر چہ مسمی بداغ ما سوا ست معرض باشند اخلاص شما استماع نمودہ احقر فقرا بدعائے ظہر الغیب محمد حال شما گردید زَادَکُمُ اللّٰہُ رُشْدًا وَّ اِرْشَادًا در حین توجہ آگاہی و نورانیت دل باطن شما احساس نمودہ عجب نسبت کہ دائرہ ولایت ظلی اکثر قطع نمودہ باشید امیدوار بودہ متوجہ فوق الفوق باشند مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ۔ حرز رسید الٰہی قبول باد۔

مکتوب صد و پنجم۔ در بیان ترقی بعض یاران بہ احقر مولف صدور یافت۔

اَحَدُ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ ازین حقیر بیار بے نظیر اعنی صاحب الکمالات الشیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا کَثِیْرًا سلام خیر انجام باشتیاق مالا کلام مطالعہ نماید احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ہست تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ اِسْتِقَامَتُکُمْ وَکَسِیٰ اُمَّتُکُمْ شیخ عبد اللطیف اخذ بہرہ معقول نمود از کمالات طریقہ مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَالصُّغْرٰی وَالْکُبْرٰی انشاء اللہ مرخص شدہ و فرزندی اعزی عبد الرشید در قطع منازل خاصہ اعزہ احمدیہ سرگرم ہست امید ہست کہ عنقریب او ہم بخدمت شما برسد واجوبہ بعضے سوالات آن برادر گرامی بیارد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ ازین جانب نور دیدگی شیخ ولی اللہ دعوات برسد وجمیع ارباب اتحاد فی امان اللہ۔ التحریر ۲۶ محرم۔

مکتوب صد و ششم۔ بہ جلالت نشان دین پرور شاہ فرخ سیر صدور یافت۔

ھُوَ اَحَدُ وَالْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ خاکسار بے مقدار معروض می دارد کہ آنچہ لازمۂ خیر اندیشی ہست بہ سمع والا می رساند اگر بہ مرتبۂ قبول برسد زہے شرف۔ در ملازمت ثانیہ مراقبہ کہ موجب نورانیت باطن وشرح صدر وطول بقاے عالی قدر دانستہ القا نمودہ بود۔ فرمودہ بودند کہ این را ضبط بہ سوے حقیقت اظہار خواہم کرد۔ مسکین بے تمکین ازان باز منتظر نوید پر امید ہست۔ اگر بہ حضور خاص جواب آن را بخط خاص رقم فرمایند دور از آئین کرم وسنت اسلاف کرام نباشد۔ و مراتب دعاگوئی مضاعف گردد آفتاب سلطنت ہموارہ تابان باد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ۔

مکتوب صد و ہفتم۔ در بیان فضیلت صدقہ بہ احقر محرر نوشتہ اند۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ رَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْلُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَامَ بِھَا عَلَیْھَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَارَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَارَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا یَارَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ فَقَالُوْا یَارَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّیْحُ فَقَالُوْا یَارَبِّ ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْھَا مِنْ شِمَالِہٖ۔ یعنی این عمل بنی آدم اشد ہست از باد کہ بر اشیاء مذکورہ غالب ہست۔ این چاچند وجہ وجیہ بخاطر می رسد یکے از انہا آنکہ زبانیہ جہنم اشد ہست صدقہ سر آن را نشاند۔ چنانچہ منطوق اخبار معتبرہ ہست۔ پس لاجرم اشد باشد۔ دیگر آنکہ باد با ہمہ نہانی آثار قویہ از وے ظاہر می شود مردم آن را عیاناً مشاہدہ می نمایند و آثار صدقہ سر فی الحال از نظر مردم اغلب پوشیدہ ہست پس در حقیقت از ریح اشد باشد لِاَنَّہٗ لَیْسَ فِیْہِ ھٰذَا اِفْصَاحٌ مَعْلُوْمًا دیگر آنکہ باد ہر چند قوی ہست اما شیاطین انس و جن در وے می آویزند و صدقہ سر قلعہ محکم می گردد کہ جنود ابلیس دران نمی توانند دخل کرد و صاحب آن را از باد نمی توانند انداخت کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الْاٰثَارُ فَیَکُوْنُ اَشَدَّ دیگر آنکہ آدمی بر بخل و قبض و تنگ دستی مجبول شدہ ہست۔ بِخِلَافِ الرِّیْحِ فَاِنَّھَا مَخْلُوْقَۃٌ عَلَی الْکَرَمِ وَالْبَسْطِ و کارے کہ بر خلاف جبلہ بظہور آید یقین ہست کہ از ہمہ اشد خواہد بود۔ دیگر آنکہ آدمی در صدقہ سر نائب پروردگار خود و متخلق باخلاق او می گردد وَھُوَ

اَقوٰی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ دیگر آن کہ صدقہ سر غضب جبار را تعالیٰ فرو می نشاند فَاَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ وَاَکْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَدَقَۃَ السِّرِّ تُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فَاِنْ قِیْلَ صِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ کَیْفَ یَغْلِبُ عَلٰی صِفَۃِ الْخَالِقِ قُلْتُ لَمَّا کَانَ هٰذِہِ الصِّفَۃُ مُظْهِرًا لِصِفَۃِ الْخَالِقِ فَفِی الْحَقِیْقَۃِ غَلَبَتْ مَلَكُ الصِّفَۃِ عَلٰی هٰذِہِ الصِّفَۃِ وَهُوَ الْعَفْوُ عَلَی الْغَضَبِ وَصِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ لِنِسْبَۃِ الْاٰمِرِیَّۃِ وَمُظْهِرَۃٌ لِصِفَۃِ الْخَالِقِ وَلَا مَحْذُوْرَ فِیْ ذٰلِكَ وَخَبَرُ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ یُنَادِیْ بِاَعْلٰی جَلْوَتٍ عَلٰی ذٰلِكَ۔ وجہ دیگر بہ زبان اہل طریقت شنو آدمی مرکب از عناصر اربعہ است کہ اصول آنہا در عالم ناسوت منبسط است و ہر عنصر بہ کثافت و خباثت متصف است این ہمہ بہ تصفیہ و تزکیہ مطہر نمودن و منقاد احکام الٰہیہ ساختن و از مقتضاے طبائع اصلیہ بر آوردن و مرآت انوار قدسیہ گردانیدن اشد و اقوٰے باشد وَلَیْسَ صَدَقَۃُ السِّرِّ اِلَّا عِبَارَۃٌ عَنْ اِیْصَالِ الْخَیْرِ خَفِیَّۃً وَاَیُّ خَیْرٍ فَوْقَ التَّصْفِیَۃِ وَالتَّزْکِیَۃِ الْمُثْمِرَۃِ الْمَعْرِفَۃَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَکَوْنُہٗ سِرًّا بَدِیْهِیٌّ ثُمَّ نَفْسُہٗ اَحَقُّ مِنْ غَیْرِهَا لِاِیْصَالِ الْخَیْرِ قَطْعًا۔ وجہ دیگر بہ لسان ارباب حقیقت و کمال اصحاب معرفت استماع کن انسان کامل چو بر نفس فرعون منش خود کہ از بس شرارت ذاتی و خبث جبلی سر از اطاعت الٰہی و پا از دائرۂ بندگی بر آوردہ و بہ ندائے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی دہان کشادہ قہر نماید و بہ دستگیری عنایت ربانی ظفر یابد و عین و اثر او بر باد دہد و جمیع ما یسمّٰی بما سواہ را فراموشش گرداند ہر آئینہ وے را شایان مرتبہ خلافت و سزاوار بہ حمل امانت کہ سمٰوٰت و اراضی آن را متحمل نتوانستند برداشت سازد۔ درین ولا صدقہ از وے بہ ظہور آمد و ایصال خیر پنہانی این ہنگام

بتحقق خواہد گردید ازین جا تاویل کریمہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۔ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ نیز معلوم گردید زیراکہ ظلم عبارت از قہر او بر نفس بہت و جہل او کنایہ از نسیان او ست از ما سوا وَهُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ مَدْحٌ يُّشْبِهُ الذَّمَّ ۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

فَافْهَمْ فَاِنَّ كَلَامَنَا رُمُوْزٌ وَّاِشَارَاتٌ بَلْ كُنُوْزٌ وَّبِشَارَاتٌ ۔ معلوم شریف باد کہ فرزندی عبد الرشید بکرم اللہ بکمالات خاصہ خاندان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مشرف شدہ و در حضور این مہجور بہ وضع مرضی گذرانیدہ بجائے خادم خادم بود و بجائے مصاحب مصاحب ۔ بالجملہ فقرا را خوشنود داشتہ باید کہ شما ہم از وے رضا مند باشند بالغرض اگر چیزے تقصیر شما شدہ باشد معاف فرمودہ مشمول عنایت نمایند ۔ دیگر این مسکین از دعوات ظہر الغیب آن برادر گرامی و سائر متعلقان الیشان سیما برخوردار محمد ولی اللہ غافل نیست و امید وار دعائے الیشان دربارۂ خویش بہت جمیع یاران طریقہ سیما اخوی محمد یوسف و محمد حاجی و محمد اعظم سلام خیر انجام خوانند ۔ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ مَا دَامَتِ الْكَعْبَةُ وَالْحَطِيْمُ وَالْمَقَامُ ۔

مکتوب صد و ہشتم ۔ در بیان حصول مطالب بہ خواجہ محمد اعظم صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحَامِدُ كُلُّهَا ۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب مرغوب صلاح و سعادت آئین شیخ محمد اعظم رسیدہ خورسند ساخت ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ۔

از این مسکین استمداد حصول مطالب کو نین نمودہ اند توجہات متعددہ و امدادہائے متنوعہ نمودہ آمد ان شاء اللہ العزیز آثار آن ظہور خواہد فرمود اِنَّهٗ تَعَالٰى قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ وَالسَّلَامُ

عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ۔ اگر این پنج کلمہ مبارک را بعد ہر نماز پنجگانہ فریضہ ادبا وحضوراً ہفتا د بار وِرد نمایند انشاء اللہ مطالب کونین ارزانی شود در آخر دہ بار صلوٰۃ بر آن سرور البتہ بخوانند این ہست کلمہا یَآاَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاقَوِیُّ یَاقَادِرُ۔

مکتوب صد و نہم۔ در بیان بعضے نصائح و اشغال معمولات بہ حاجی عبد اللطیف صدور یافت۔

اَحْمَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم حادت و توفیق آثار شیخ عبد اللطیف باد کہ چون اخذ طریقہ علیہ احمدیہ نمودہ و بہرہ از معارف ... . وخصائص حضرات قَدَّسَتْ اَسْرَارُھُمْ از فنا و بقا و قربیت و معیت بلکہ از مقام اقربیت کہ از ثمرات ولایت اصلی ہست انشاء اللہ العزیز حظے برگرفتند پس باید کہ اوقات معمور بہ ذکر و فکر دارند و مہما امکن عمل بر سنت و غنیمت نمایند و لہو و لغو را تا توانند راہ نہ دہند کہ بکرم اللہ طریقہ احمدیہ متضمن این امور اند چون رعایت آداب این طریق انیق خواہند نمود و استقامت بر اطوار و اسرار این بزرگان خواہند درزید از خلل و ذلل یقینی مامون خواہید ماند و ترقی بعد ترقی ارزانی خواہد شد بیشتر اوقات را بہ تکرار نفی و اثبات معمور دارند و بہ مراقبہ اقربیت نیز اشتغال دارند و بہ نماز ضحٰی و اوابین و تہجد مقید باشند و حتی المقدور نماز پنجگانہ را بہ جماعت و حضور حسن ادا نمایند و کم گوئی و کم خوری و کم خوابی را عادت گیرند و اگر طالب صادق رجوع نماید سفارت در طریقہ علیہ نقشبندیہ و سلسلہ سنیہ قادریہ داخل نمایند و توبہ و استغفار فرمودہ بر استقامت دلالت نمایند و اذکار معہودہ تلقین سازند و بہ ترتیب معلوم ارشاد بخشند و در وقت تلقین نسبت را تصحیح نمایند و بہ ارواح کرام رجوع کنند و مدد خواہند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ۔ کَتَبَہُ الْفَقِیْرُ اِلَی اللّٰہِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْاَحَدِ ابْنُ خَازِنِ الرَّحْمَۃِ

اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ سَعِیْدُ قَدَّسَ سِرَّہُ الْمَجِیْدَ۔

مکتوب صد و دہم۔ در بیان اجازت خواندن پنج کلمات مبارکہ بہ شیخ محمد ولی اللہ صدور یافت۔

اَحَدُ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ برخوردار سعادت آئین اعنی شیخ محمد ولی للہ بہ ترقیاتِ درجات این نشاء و آن نشاء ممتاز باشند۔ الحمد للہ کہ بہ صحبتِ اہل اللہ کہ متمر الکمال والاقبال ہست لبریز ید و ہموارہ امداد و استعانت از فقرائے باب اللہ الکریم می جوئید۔ احقر در اوقات مرجوۃ الاجابت بدعوات ظہر الغیب آن فرزند ارجمند اشتغال دارد کَانَ اللّٰہُ مَعَکُمْ اینما کُنْتُمْ امید ست کہ آثار آن یوماً فیوماً ظہور فرماید اِنَّہٗ تَعَالیٰ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ برخوردارم این پنج کلمہ مبارک برائے حصول مطالب کونین آزمودہ شدہ ہر روز بلکہ بعد ہر نماز فراضیہ آن را ورد نمایند آثار نیک خواہیخشید انشاء اللہ سبحانہٗ و ہر کرا خواہید آن را تعلیم نمائید وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْاَنَامِ این ہست آن کلمات مبارک یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ ہفتاد مرتبہ بعد الصلوٰۃ الخمس بخوانید وختم بدہ بار درود بر پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ والسلام والتحیۃ نمایند۔

مکتوب صد و یازدہم۔ در ارشاد نامہ فرزندم عبد الرشید صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ۔ لَمَّا صَحِبَنَا الْاَخُ الصَّالِحُ الشَّیْخُ عَبْدُ الرَّشِیْدِ مِثْلُ وَالِدِہِ الْمَاجِدِ الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْکَشْمِیْرِیْ صَاحِبِ الْکَمَالَاتِ الْعَلِیَّۃِ عَامًا وَنَالَ حَظًّا وَافِرًا مِّنَ الْمَعَارِفِ الْاَحْمَدِیَّۃِ وَالْحَقَائِقِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ وَقَطَعَ مَنَازِلَ الْوِلَایَاتِ الثَّلٰثَۃِ وَکَمَالَاتِ النُّبُوَّۃِ بِطَرِیْقِ الْوِرَاثَۃِ عَلیٰ اَرْبَابِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ وَاَیْضًا وَصَلَ اِلَی الْحَقَائِقِ الثَّلٰثَۃِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَجَزْنَاہُ تَعْلِیْمَ الطَّرِیْقَۃِ

الْعَلِيَّةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَارْشَادُهُ فِي السِّلْسِلَةِ السَّنِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ قَدَّسَ اللّٰهُ اَسْرَارَ اَرْبَابِهِمَا لِلطَّالِبِيْنَ وَالسَّالِكِيْنَ وَذٰلِكَ بِشَرْطِ الْاِسْتِقَامَةِ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالطَّرِيْقَةِ الْمُنَوَّرَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَهُ وَثَبِّتْهُ عَلَيْهِمَا اٰمِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَالزَّكِيَّةِ وَالسَّلَام۔

مکتوب صد و دوازدہم۔ دربیان دعوات وذکر بعضے از احوال فرزندم عبدالرشید بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْاَکْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ سلام خیرانجام مسکین بے تمکین بہ برادر بجان برابر اعنی شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ الْکَمَالَ فَوْقَ الْکَمَالِ موصول باد مکاتیب گرامی رسیدہ ابتہاج مالا کلام رسانیدہ۔ احقر از دعوات ظہر الغیب آن حقیقت سرشت غافل نیست۔ امید کہ ایشان نیز بر ہمین نمط باشند ودر اوقات خاص امدادی نمودہ بوند۔ ہرگاہ اقرب الخلق الی اللّٰہ اعانت از دیگران جوید از دیگران چہ عجب ؎

در سر مرد و زن می زد پیمبر ہمی گفت در دعاہا یادم آور
تماشا کن تو این اسرار باری کہ شیران خواستند از مور یاری

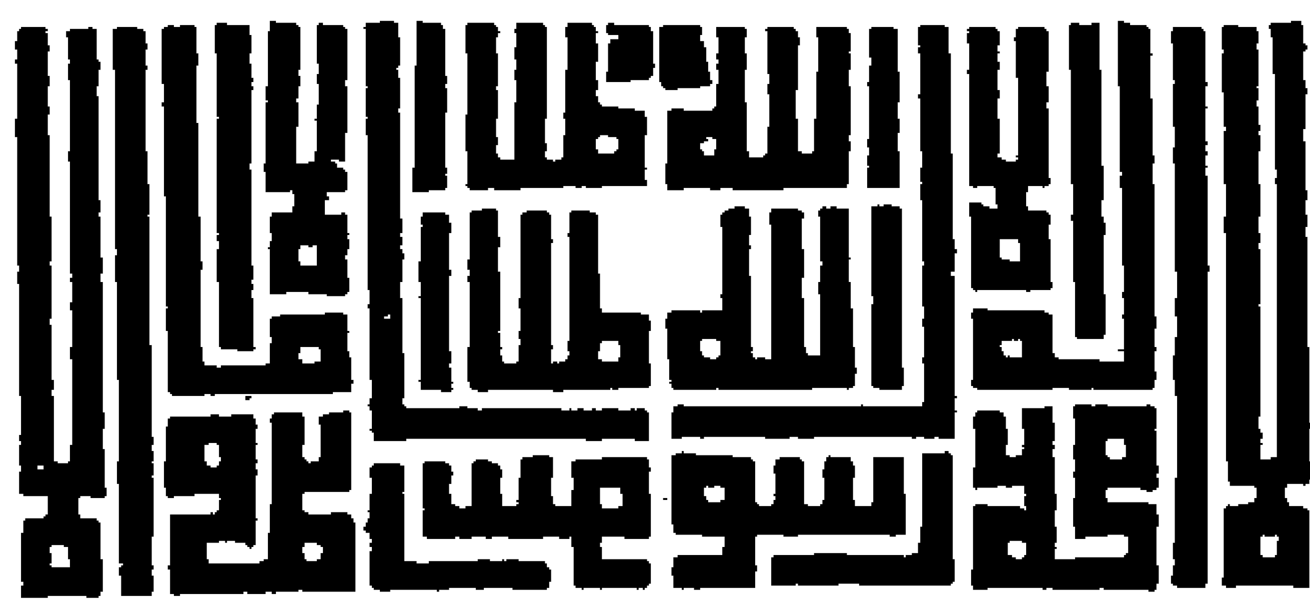
احقر در خلال نماز بود بر کلمۂ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ چون عبور واقع شد چنان از عالم غیب مفہوم گشت کہ اگر نہ این کلمہ استغاثہ ظہور نمودی عالم ہلاک گردیدے۔ اعنی حق عبادت از ہیچ کیے کَمَا یَنْبَغِیْ ممکن کَانَ اصلا بجانمی آید الا باعانت الٰہی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ دیگر چون احقر ذکر معیشت ظاہری اخوی میان عبدالرشید درین ولا بہ خاطر آوردہ است چند روز بودن او در دربار حسن می نماید حق سبحانہ چنان کند کہ زود این معنی بہ ظہور آید

من بعد بہ خدمتِ ایشان می رسد انشاء اللہ و در مرضی ہائے اہلِ حقوق لبسر می برد فقیر بر حصولِ این دولت یعنی رضامندی ایشان دلالت کردہ است و آن برخوردار بہ حسنِ عقیدت قبول نمودہ جائے تردّد نیست انشاء اللہ سبحانہٗ آخونہ نتیجہ بشماست از وے جز نیکی توقع نیست ع

شاخِ گل ہر جا کہ می روید گل است

ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ وَصَحْبِہٖ الْعِظَامِ. ۳ ذی القعدہ تحریر گشت ۱۲۲۶ھ۔ اہل و متعلقانِ ایشان در حفظِ الٰہی باشند۔ از والدہٗ معنوی و اخوان دعوات و تحیات خیر انجام مطالعہ نمایند۔ اخوی شیخ محمد یوسف دعوات مشتاقانہ خوانند۔

اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ وَاَیْنَمَا کُنْتُمْ. وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تتمۂ مکتوبات

مکتوب صد و سیزدہم ۔ در بیان حکایت مخالفان طریقۂ عالیہ از حضرت محمد فرخ شاہ برادر کلان قطبی و مرشدی مد ظلہما بہ احقر مؤلف صدور یافت ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ ۔ حضرت سبحانہٗ آن برادر ذو الفضل والکمال را از بلیاتِ دو جہانی عافیت ارزانی داشتہ بہ حصولِ مراداتِ دارین مشرف گرداناد بِمَنِّہٖ وَعَوْنِہٖ مجاری امور مشکور ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَتُکُمْ عَلٰی جَادَۃِ مِلَّۃِ الْبَیْضَاءِ ۔ صحیفہ شریفہ رسید مسرت افزود ۔ امید کہ این دور از کار را در اوقاتِ مرجوۃ بہ دعاے سلامتِ خاتمہ و استقامت یاد نمودہ باشند ۔ چہ نویسد کہ چندے از اوباشان دردارِ جہان مدار جمع شدہ بر مکتوبات حضرت الیشان ہنگامہ برپا نمودہ اند و بسیارے از سادہ لوحان را منحرف ساختند حتّٰی کہ خلیفۂ وقت مد ظلہ العالی نیز بہ کونِ آنہا متلون گشتہ گونہ انحرافے بہم رساندہ بود ۔ اما یک چندے است کہ فتنہ چندان شر ربار نسبت حق تعالٰی ما را و سائر مبتہجانِ این طریق را از شرِ آن دواہی مامون ہما داراد ۔ در جواب آنہا چند کلمہ خام ناتمام بہ تحریر آمدہ است محمد سعید کشمیری این جا ہست شاید کہ وے نقل بر داشتہ آنجا بہم رساند ۔ اگر مسلمانان

به نظرِ انصاف مطالعه نمایند محتمل که تشفی به واقعی حاصل شود وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا۔ در خدمتِ شریف فقاهت دستگاهی حضرت اخوند سلام خیر انجام رسانند۔ از استماع قصۂ هائلۂ ارتحال مرحومی برادر خورد شما چیان دلهاے دوستان کباب شده حضرت اخوند دانا اند چه حاجت که چیزے از قسم تسلیم و رضا به خدمتِ ایشان نگاشته آید حق تعالیٰ در بدلِ این مصیبت اجرهاے جزیل در هر دو جهان ارزانی داراد۔

مکتوب صد و چهاردهم۔ در بیانِ احوال سفر حج قطبی و مرشدی از علامۂ عصر حضرت محمد فرخ شاه مدظلهما به محررِ سطور صدور یافت۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ صحیفۂ شریفه ورود انداخته مسرت افزود حق تعالیٰ در همه وقت و در همه حال ناصر و معین آن گرامی برادر ذو الفضل والکمال باد۔ پیر دستگیر شما و سائر اعزه این جاے در موسمی رحلت گزین سفر مبارک شده بودند۔ اگر باد موافقت می گرد تا حالِ حج کرده به سرهند رسیده کهنه می شدند۔ لیکن جهازِ ایشان در تباهی شد یک چندے به بنادر گردید آخر بالخیر والعافیه به بندر مخه رسید از انجا مکاتیب اعزه به فقیر رسید که ما به سلامت در اینجا رسیدیم قصدِ نهضت بجانب مکه معظمه داریم امیدواریم که از برکات و ثمرات این حج متمتع گشته در تحویل اسد یا سنبله مراجعت بدین صوب نمایند۔ حق سبحانهٗ آنهارا بهره مند و سلامت بیاراد بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ زیاده چه نوشته آید۔ این فقیر ساقط الاعضا والقوی گشته مثلِ وهم مانده به دعاے خیر خویش یاد فرمایند۔ ایام بکام باد۔

وَالسَّلَام۔

مکتوب صد و پانزدہم ۔ در بیان بشارات کشفی حضرت مخدوم زادہ کلان میان ابو حنیفہ مدظلہٗ کہ در احوال یاران کشمیر بہ تحریر آوردہ اند ۔

نقل بشارات نامہ کہ بہ التجاے این احقر از جناب حضرت حقایق و معارف آگاہ کمالات دستگاہ ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ اعنی حضرت شیخ ابو حنیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ صادر گشت در روز دو شنبہ بست و ششم ربیع الاول ۱۱۲۰ھ از دستخط مبارک بر آمد ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْاَکْرَمِ اَمَّا بَعْدُ ۔ صاحب مدار شیخ محمد مراد کہ بہ فوق حقیقت صلوٰۃ مشرف است اِلٰی ھٰذَا در باب اخوی مذکور چنان بہ خاطر القا شد ھُوَ حَبْلُ الْمَتِیْنُ ھُوَ مَغْفُوْرٌ وَ مَنِ انْتَسَبَ بِہٖ و در آخرت در اعطاے آب حوض کوثر مدخل بہ طریق پیر خود عنایت شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ شیخ محمد یوسف در باب اخوی مذکور رضامندی از جناب قدس بسیار ظاہر شد مع مغفرت باوجود از کمال مدار مذکور بہ اخوی بہرہ تام ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد ولی اخوی مذکور منور باطن ظاہر می شود مع مغفرت و استعداد خوب دارد بر سلوک مقید شوند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبد الغفور در باب اخوی مذکور قبولیت از جناب قدس ظاہر می شود مع مغفرت سلوک مشارٌ الیہ قریب کمالات ظاہر می شود تا حال ولایات متممات دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ ابو الفتح در باب اخوی مذکور از جناب قدس عنایت ظاہر می شود از ولایت ہم بہرہ دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبد الرزاق اخوی مذکور از کمالات نبوت بہرہ تام دارند بلکہ فوق یارٗ ظاہر می شود ۔ یوم حشر قابل این کلمہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ

ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اخوی مذکور در امورِ مطلوبہ سعی موفور دارند رَزَقَہُ اللّٰہُ مُتَمَنَّاہُ مَعَ مَغْفِرَۃٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف اخوی مذکور صاحب فنا و بقا ظاہر می شود مع استعدادِ خوب وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ عبدالرشید برخورداری کنندہ کار حکم و جذبہ کلی پیدا کردہ باید دید معاملہ مشارٌ الیہ تا کجا کشد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ سید اسمٰعیل از یاران رسمی غیر طریقہ تصفیۂ باطن خوب دارند کمالات احمدیہ چیزے دیگر اند۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ حافظ احمد از یاران رسمی غیر طریقہ ہست اخوی مذکور پارہ از ہم جنس خود بلند تر بہ نظر می در آید وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ و در توجہ دوم چنین فرمودند شیخ محمد مراد بکرم اللہ اسمی بامسمّٰی ظاہر می شوند یعنی از دائرۂ مریدین بر آمدہ در دائرۂ مرادین داخل شدہ و تمام آن بقعہ از وجودِ پر فیض آن برادر منوّر و مفاض بہ نظر می در آید۔ و از ہمہ کمال حضرات موافق استعدادِ خود لبریز تند خصوصاً خلّت وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ محمد یوسف از کمالات حضرات متحقق اند ھُوَ مَقْبُوْلٌ عِنْدِیْ ھُوَ مَرْضِیَاتِیْ در بابِ این دوست وقت نوشتن ملہم شدم وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی بہ استعداد بلند ظاہر می شود اگر چند روز مقید شود بہ طریقِ صمنیت شما دائرۂ ولایت را قطع نمودہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ عبدالغفور معاملہ مشارٌ الیہ از ولایت بیشتر گذشتہ نصیبے از کمالات بہ نظر می در آید و ترقی در سلوک ہم می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اسم بامسمّٰی ہست منوّر الباطن در سلوک سعی تمام دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف ضمنِ پیر خود ظاہر می شود و بر سلوک خود ہم کار می کند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ عبدالصبور فنا بیشتر ظاہر می شود از دیگر کمال ہم خالی نیستند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد ہاشم منوّر الباطن تلاش این عزیز خالی نمی گذارد عنقریب حصول ہست۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ شیخ اسمٰعیل کسب این عزیز دیگر طریقہ ظاہر می شود از این طریقہ ہم بہرہ ہست وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد اعظم محبت فقرا و بسیار دارد۔

بجاے خواہد رسانید تدریجاً۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد سلام موافق اشتیاق بہرہ از طریقہ
خواہند گرفت مقید لبسیار شوند بہ متمنّی خواہند رسید وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبدالشکور
صحبتِ درویشان لبسیار غنیمت شمرند و مقید شدہ استعداد را درکار آرند۔
مقتدا ے وقت شوند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ۔ خواجہ سود خوب متمنّی دارند رفتہ
رفتہ سر انجام کار خواہند کرد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبداللطیف بزاز سلوک این عزیز کارمی
کند لیکن سیر این از سعی دریغ نہ دارند لبسیار ترقی کنند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔
محمد اشرف بر سلوک مقید شوند لبسیار ترقی کنند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ صادق شیخ
باطنِ این عزیز رفتہ رفتہ بر ظاہر غالب شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ ملّا محسن منوّر الباطن
و ترویج طریقہ رفتہ رفتہ ظاہر می شود۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ۔ عزیز میر
بہ طریقہ لبسیار مقید شوند نفع کلّی خواہند شد۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبداللطیف
مقتدا شود اگر خوب مقید شوند۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ شیخ احمد منوّر الباطن وصاحب
کمال ظاہر می شود۔ تدریجاً و مروّج الطریقہ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ برخوردار کونین
عبدالرشید ارشد رشید ہست لبشارات بہ قراری سلوک راہ حاصل نمودہ پا
در زوائدات گذاشتہ چنانچہ قبولیت و قطع دائرۂ رضا بلکہ وصول بہ مرکز و ضمنیت
کُل چہ از حضرتِ الشیان سلمہ ربہٗ و چہ از حضرات ثلٰثہ و چہ از فقیر و چہ از شما و نیابت
شما در خدمتِ شما مع رجاے اصالت تا کجا قلم روانی نماید۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

مکتوب صد و شانزدہم ۔ در لبشارات بعضے مقامات مخدوم زادہ حضرت شیخ ابو حنیفہ بہ مؤلف نوشتہ اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ امّا بعد احوال این شکستہ بال

مہجورِ اصل و معاملہ ہمین ایزدِ متعال تا این مدت کہ نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۲۸ھ روز سہ شنبہ من محرر مقرون است عافیت و ترقیات کونین مع وصولِ ذات بحت مطلوب و مرغوب است۔ امید از دعوات ظہر الغیب بزرگان است ؎

ما خود بہ گردِ دامنِ مردے نمی رسیم — شاید کہ گردِ دامنِ مردے بما رسد

آنچہ خیالاتِ روز و شب می گذرد خودش اہلِ حقیقت چہ اظہار سازد کہ شرم می آید واحوالِ خود را بہ آن کمالات مستبعد می شناسد لیکن نظر بہ آن نمودہ ؎

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید — دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

و باز وقتے کہ رحمت بجوش می آید مثل مطر است برگلخن ہم می بارد وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ نور دیدہ عضد شدید اخوی شیخ عبد الرشید سلمہٗ ربُّ العرش المجید از ین خلفِ نارشید سلام خیر انجام بہ شوقِ تمام مطالعہ فرمایند نور دیدہ صاحب معالی بابا خواجہ محمد مقصود پیش احقر النّاس از حسنِ ظن خود چندگاہ است کہ ہست لیکن فنا فی الشیخ را بدرجہ کمال رسانیدہ و از مراعاتِ آدابِ ہیچ دقیقہ نگذاشتہ امید کہ امروز و فردا بہ کمالاتِ خاصّہ مجددیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ برسد و بسیار بسیار لبریزِ شکرِ شما است ہمہ اہلِ طریقہ را اسلام رسانند۔ در اثنائے نوشتن کتابت مقامے عالی شگرف ظاہر شد۔ شما ہر دو را بیرونِ آن مقام دید بعد توجہ ہر دو پدر و پسر را داخل نمودہ شد لیکن در وصول ہر دو عموم و خصوص من وجہ ظاہر شد تمکن در شما بیشتر یافتہ شد و در بعضے جزئیات وصول بیشتر در پسر شما یافتہ شد بعد از تأمل معلوم نمودہ شد کہ آن مقام خاصّہ مجدد بود کہ ایشان و چندے دیگر ممتاز شدند۔ آن مقام مخلصیت بود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ از فقیر زادہ محمد زکی و برہان اللہ

ومحمد محفوظ سلام خوانند بالخصوص محمد رشید مطالعہ نمایند۔

مکتوب صد و ہفتادہم۔ در بیان بشارات و بعضے حالات مخدوم زادہ حضرت محمد تقی بہ مؤلف نوشتہ است۔

اَحَدُنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی جامع کمالات احمدی و احدی حق رسیدہ و حق رسان ارشاد و ہدایت مرتبت برادر دینی اعز واکرم صاحب معنیٰ اسرار اخا دمحبوبی شیخ محمد مراد سلمہ اللہ ازین ہیچ کارہ سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ مکتوب محبت اسلوب بہ مصحوب صلاح آئین میاں عبدالشکور در احسن ازمنہ رسید دوستان را شاد گردانید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اکثر اوقات دل حزن منزل نگران این معنیٰ باشد توقع کہ آیندہ برہمیں دستور مسرور می کردہ باشید ہمشیرہا مع سائر اولاد خصوص فقیرزادہ ہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ مع سائر ہمشیرہا ے خود دعوات می رسانند اہل خانہ آن ملاذ صغار و کبار در حفظ الٰہی باشید۔ برادران عزیز داغر ولی محمد و رجل الرشید سلام خوانند۔ رجل الرشید حضرت الیشان را قدس سرہٗ بہ مرتبہ رضامند داشتہ کہ برعکس احسانہائے آن عزیز براحسرت و ہمیشہ شکر گذار و خدمت گار آن مقبول درگاہم۔ و آنچہ بہ این عاصی ازمقدمہ بشارات قلمی بود بمصداق۔ زنگریز بہ ریش خود گرفتار است۔ مع ہذا الیشان را ازمقبولان خاص الٰہی می دانیم۔ درعین نوشتن مفہوم شد کہ محمد مراد، مراد احد و احمد است وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالرَّشَادِ۔ قبل ازین چند خط مرسل شدہ اغلب در راہ غائب شدند معلوم میاں رجل الرشید آنکہ عرضی شما ازمدت

منظور شدہ بر آمدہ بود حوالہ میان عبداللطیف نمودہ شد خدا آن عزیز را توفیق دہد وہر آنچہ مقدور فقیر بود بجا آوردہ بیشتر سعی مشارٌ الیہ فرماید . وَالسَّلَامُ علےٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

مکتوب صد و ہژدہم ۔ در بیان تشریح واقعہ مخدوم زادہ حضرت محمد تقی بہ کمینہ مؤلف نوشتہ است ۔

اَحَدُہٗ ۔ حقایق و معارف آگاہ خلاصۂ خلفاے احمدی واحدی ازین درویش وحدت کیش سلام شوق مطالعہ فرمایند ۔ مکتوب محبوب بہ معرفت خواجہ مومن کہ در جواب این عاصی نوشتہ بودند رسید مسرور ساخت ۔ توقع کہ بہمین دستور گاہ گاہے این دور از کار را خوش وقت می کردہ باشند دیگر آنچہ مقدمۂ بشارات کہ دربارۂ ایشان پیر و مرشد فرمودہ ظاہر شد در حق مرادان ہر معانی کہ از عالم قدس ظاہر شود عین بجا است ۔ ہر چند مثل فقیر بہ آن می ماند کہ رنگریز بر لِش خود درماندہ است ۔ بہر کیف در عین تحریر این کلمہ ظاہر شد کہ ھُوَ مِنِّیْ وَلَا مِنْہُ و آن کہ مراد اوست مراد ماست ۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ آنچہ لقدرتہم ان شاء اللہ ظاہر خواہد شد بقید علم خواہد آمد ۔ و یک بروز مکونی بہ احوال خود نیز محسوس می گردد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ ۔ فضائل مرتبت مقبول احد در خلاص وحید رجل رشید بہ شوق تمام سلام خوانند و فضائل مرتبت منظور نظر اہل اللہ در مرتبت رفیع علی محمد ولی مع والدہ و ہمشیرہا و جمیع متعلقان و اہل طریق سلام خوانند و از فقیر زادہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ سلام رسانندہ اند خصوص بہ رجل الرشید ۔ و دیگر معلوم رجل رشید باد کہ ورقے شما کہ دستخط شدہ بود قریب یک سال است کہ حوالہ وکیل شما

کردہ ایم الحال ہر تاکید سے کہ باید بہ وکیل کنند اند کے در کار شما تغافلے دارد والسلام وانشاء اللہ در کار خواجہ مومن موافق مقدور دریغ نہ خواہد داشت۔

مکتوب صد و نوز دہم۔ در بیان ارشاد نامہ طریقہ چشتیہ و کبرویہ و سہروردیہ از ولایت پناہ ارشاد دستگاہ شاہ علی رضا مدظلہ العالی ابن محمد فرخ شاہ بہ تخط خاص الیشان نزد احقر العباد محمد مراد موجود است۔

حق حق حق۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْاَعَزَّ الْاَکْرَمَ الْمُھْتَدِیَ بِطَرِیْقِ الْاَمْجَدِ الْاَقْوَمِ سَالِکُ مَسَالِکِ الطَّرِیْقِ عَارِفُ مَعَارِفِ الْحَقِیْقَۃِ اَلْجَامِعُ بَیْنَ الشَّرِیْعَۃِ وَالْمَعْرِفَۃِ اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ الْمُرَادُ الْکَشْمِیْرِیُّ دَامَ حُبُّہٗ فِی اللّٰہِ وَزِیْدَ عِرْفَانُہٗ بِاللّٰہِ لَمَّا صَحَّ صُحْبَتُہٗ اِرَادَۃً وَشَوْقًا مَعَ اُسْوَۃِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ وَقِبْلَۃِ زُمْرَۃِ الْوِجْدَانِ قُطْبِ فَلَکِ الْھِدَایَۃِ وَغَوْثِ سَبِیْلِ اِنْدِرَاجِ النِّھَایَۃِ فِی الْبِدَایَۃِ مَحْبُوْبِ حَضْرَۃِ الصَّمَدِ عَمِّیْ اَعْظَمِیْ اَلشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ السَّرْھِنْدِیْ سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَبْقَاہُ وَبَلَغَ بِتَوَجُّھَاتِہٖ وَعِنَایَاتِہٖ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَحَصَّلَ مِنْ جَنَابِہٖ خِلَافَۃَ الْکَمَالِ فِیْ طَرِیْقِ الْعَلِیَّۃِ النَّقْشْبَنْدِیَّۃِ وَطَرِیْقِ الْعَالِیَۃِ الْقَادِرِیَّۃِ فَاَجَزْنَا لَہٗ اَیْضًا فِی الطَّرِیْقِ السَّنِیَّۃِ الْچِشْتِیَّۃِ الْعِشْقِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْجَلِیْلَۃِ الْکُبْرَوِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْعَظِیْمَۃِ السُّھْرَوَرْدِیَّۃِ کَمَا اَجَازَ لَنَا سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدُنَا وَقِبْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ قُطْبُ الْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ وَفَرْدُ الْاَفْرَادِ الْمُسْتَغْرِقُ فِیْ نُوْرِ الْقَدِیْمِ حَضْرَتْ سَیِّدُنَا مُحَمَّدْ اِبْرَاھِیْمُ الْمُرَادُ اٰبَادِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

وَاَرْضَاهُ وَجَعَلَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ فَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَنْ يَّرْزُقَهٗ تَجَلِّيَاتِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَيَجْعَلَهٗ صَاحِبُ الْعِلْمِ بِالْمُكَاشِفَاتِ وَيَجْعَلَهٗ صَاحِبَ اٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَالْكَرَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَاَنْ يُّحِبَّهٗ اِلَى الْمَخْلُوْقَاتِ بِحُرْمَتِ سَيِّدِ السَّادَاتِ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ الْبَرِيَّاتِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ اَجَازَهٗ اَحْقَرُ عِبَادِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ عَلِیْ رِضَا اِبْنُ شَيْخِ الْاِسْلَامِ شَيْخُ مُحَمَّدٌ فَرُّخُ السَّرْهَنْدِیْ عُفِیَ عَنْهُمَا ـ كَتَبَهٗ بِخَطِّهٖ يَوْمَ السَّبْتِ خَامِسُ شَوَّالٍ ۱۳ ھ فِیْ بَلْدَةِ الْمُبَارَكَةِ الْكَشْمِيْرِ نَحْمَدُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ـ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

قطعہ تاریخ طبع از عبداللہ دن جاشریف

اے طلبگار گلشنِ وحدت — محوِ انتظارِ گلشنِ وحدت
طبع شد این حدیقۂ عرفان — رمز و اسرارِ گلشنِ وحدت
مئے غفلت دران ہمی جوشد — عشقِ دلدارِ گلشنِ وحدت
رشحۂ فیض عارفِ باللہ — گشت اظہارِ گلشنِ وحدت
قطبِ قیوم آن امام ہدا — بود سالارِ گلشنِ وحدت
مظہرِ علم وفضل وجود وکرم — زبدہ احرارِ گلشنِ وحدت

سالِ طبعش چنین ندا آمد
"جنیبِ شہوارِ گلشنِ وحدت"

۱۳۸۵ ھ

تعلیقات

(حضرت وحدتؒ۔ گلشنؒ۔ ولی گجراتی)

جامع مکتوبات شیخ محمد مرادؒ نے مجموعے کے آخر میں بطور تتمہ چند اور مکتوبات بھی درج کیے ہیں جو انھیں دوسرے بزرگوں نے بھیجے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت وحدتؒ کے دو فرزند ابو حنیفہؒ اور شیخ محمد تقیؒ بھی ہیں۔ حضرت وحدتؒ کے چار صاحبزادے تھے:۔ شیخ ابو حنیفہؒ، شیخ محمد تقیؒ، شیخ محمد جوادؒ اور نورالحقؒ۔ شیخ محمد جوادؒ کی شادی کا ذکر مکتوب ۱۴ میں آچکا ہے۔ اسی تتمہ میں حضرت وحدتؒ کے بڑے بھائی علامہ فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ شوال ۱۱۲۸ھ) کے بھی دو مکتوبات درج ہیں (اصل مجموعے میں پہلا مکتوب اُنہی کے نام ہے) اور بالکل آخر میں ان کے صاحبزادے شیخ علی رضاؒ (م ۱۱۴۳ھ) کا ۱۱۰۳ھ کا اجازت نامہ بھی درج ہے جو شیخ محمد مرادؒ کو چشتیہ، کبرویہ اور سہروردیہ طریقوں کے لیے اُن سے حاصل ہوا تھا۔ روضۃ القیومیہ (۲۹۵/۱ بعد) میں شیخ علی رضاؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ حضرت علامہ فرخ شاہؒ (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ) کے صاحبزادے ہونے کے باوجود، علوم سیمیا، کیمیا، ریمیا وغیرہ اور نغمہ و سماع سے بھی تعلق رکھتے تھے اور جنات بھی ان کی تسخیر میں تھے۔ لیکن بعد میں وہ پھر اپنے والد صاحبؒ سے رجوع ہو گئے تھے۔ نیز یہ کہ وہ گجرات چلے گئے تھے اور وہیں ان کے پانچ صاحبزادے بھی قیام پذیر تھے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن سے اردو کے مشہور شاعر ولی گجراتی (م ۱۱۱۸ھ) بیعت ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے شیخؒ کے متعلق کہا ہے:۔

بعدِ شاہِ نجف، ولی اللہ پیرِ کامل علی رضا پایا

یعنی اے ولی اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضا جیسا پیرِ کامل حاصل ہوا ہے۔ اس شعر سے ظاہر ہے کہ ولی گجراتی نے ان سے نقشبندیہ سلسلے میں بیعت نہیں کی تھی جس کی ابتدا حضرت علیؓ کے بجائے حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے ہوئی تھی۔

یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ولی گجراتی نے ۱۱۱۲ھ میں گجرات سے دہلی کا سفر کیا تھا اور وہاں حضرت سعد اللہ گلشن ؒ کے مشورے سے اپنی دکنی شاعری کو فارسی کے شعرائے متاخرین کے انداز پر لکھنا شروع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلشن نے ولی کو بطورِ نمونہ ایک غزل لکھ کر دی تھی جس کا مطلع یہ ہے:۔[1]

خوبیِ اعجازِ حسنِ یار اگر انشا کروں بے تکلف صفحۂ کاغذ یدِ بیضا کروں

اسی تقلید کی وجہ سے ولی کو اپنی شاعری پر ناز ہے:۔

دکنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے ولی لیکن نہیں بولا ہے کوئی یک شعر خوش تر زیں نمط

ولی نے اپنے فارسی رسالہ نور المعرفت میں خود کو شاہِ گلشنؒ کا شاگرد کہا ہے۔ لکھتے ہیں:۔
مصنفِ ایں عبارت کہ بہ یُمنِ ثنا پردازیِ بزرگاں، بہ خطابِ ولی سرفراز است از شاگردانِ[2] زبدۃ العارفین حضرت شاہِ گلشن ممتاز۔۔۔۔" اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ولی نے کئی بزرگوں کی مدح میں قصیدے لکھے ہوں گے (جن میں سے اب دو تین ہی باقی رہ گئے ہیں)۔

۱۱۱۲ھ میں ولی نے دہلی کا سفر کیا تھا۔ بہت ممکن ہے کہ وہیں سے وہ کشمیر بھی

---

[1] ملاحظہ ہو طبقات الشعراء مولف قدرت اللہ مراد آبادی۔ بحوالہ کلیاتِ ولی مرتبہ احسن مارہروی ضمیمہ ۲ صفحہ ۲۸۷۔ [2] شاگرد کے معنی مرید کے بھی ہو سکتے ہیں۔

گئے ہوں، جہاں اس مجموعے کے جامع یعنی شیخ محمد مرادؒ رہتے تھے۔ ولی کے اس شعر سے ان کا کشمیر جانا استنباط کیا جا سکتا ہے، گو کہ یقینی نہیں :-

ولی کے دل کو یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

اگر واقعی وہ کشمیر بھی گئے تھے تو پھر اُن کے ایک ممدوح شیخ محمد مرادؒ کا گجراتی ہونے کے بجائے کشمیری ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ ولی کا ایک شعر ہے :-

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زبان کا وِرد محمد مراد ہے

یعنی اس مجموعے کے جامع محمد مرادؒ سے یہاں مراد ہو گی۔ [۵۱]

روضۃ القیومیہ (ج ۱، ص ۲۳) میں شاہ گلشنؒ کو حضرت وحدتؒ (المعروف شاہ گلؒ [۵]) کا خلیفہ کہا گیا ہے اور مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے سروِ آزاد میں شاہ گلشنؒ کو خواجہ عبدالاحد وحدتؒ (شاہ گلؒ) کا شاگرد کہا ہے۔ تذکرۂ نشترِ عشق میں ہے کہ شاہ گلشنؒ نے اپنا تخلص حضرت بیدلؒ کی تجویز پر اختیار کیا تھا (اور بیدل بھی نقشبندی مجددی سلسلے سے وابستہ تھے) اب شاعری میں یہ سلسلہ یوں ہوا کہ شاہ گلؒ کے شاگرد شاہ گلشنؒ اور شاہ گلشنؒ کے شاگرد عندلیب (اور ولی گجراتی بھی) اور ان کے صاحبزادے خواجہ میر درد اور اثر سب ایک ہی سلسلے اور ایک ہی مشرب سے تعلق رکھتے تھے۔ [۵۲]

ہر گل کا پتا چاک ہووے درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہِ سحری کوں
(ولی)

---

[۵۱] اسی سرہندی تعلق کی وجہ سے ولی نے اپنے ہم عصر ناصر علی سرہندی کا ذکر کیا ہے :-
پڑھے سُن کر اچھل جیوں مصرعِ برق
اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

[۵۲] ملاحظہ ہو ملفوظاتِ اقبال۔ مرتبہ محمود نظامی۔ لاہور۔ صفحہ ۱۲۲۔

٣٥٨



١٦٥٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

ملفوظات حضراتِ کرام نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف

محبوب احمد بھٹی



حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کے حالات زندگی ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی جلد ششم میں آچکے ہیں۔ یہاں آپ کے ملفوظات پیش ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کلام مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ کے ملفوظات سننا توفیق (زیادتی، شوق) کا موجب، قلب کی رقت کا سبب، ماسوا اللہ سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

مشائخ عظام کے ملفوظات کا مطالعہ ظاہری و باطنی ترقی کا موجب ہے البتہ یہ مطالعہ حضور قلب کے ساتھ ہو۔

ملفوظات حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری:

ولادت: ۱۲۱۶ھ، قندھار

وصال: ۱۲۸۴ھ، موسیٰ زئی شریف

فرمایا:

۱......صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے۔ پھر آخر میں یہ آیات پڑھیں:

لآ الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظّٰلمین. حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل .

۲......فرمایا، ان ابیات کو روزانہ پڑھا کرو، جو ان اشعار و ابیات کو روزانہ صدق دل سے پڑھا کرے گا تو

بے حد تاثیر ملاحظہ فرمائے گا۔

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد
احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم زبان شود ہر موئی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

(ترجمہ) آپ کی عنایت کے بغیر مجھے کوئی سکون نہیں۔ آپ کے احسان شمار سے بالاتر ہیں۔
اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان مل جائے تب بھی ہزاروں میں ایک کا بھی شکر ادا نہ کرسکوں۔

۳......فرمایا حضرت شاہ غلام علی شاہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص ختم "یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الرّحمین . وصلی اللّٰہ علی خیر خلقه محمد. کا وظیفہ کرے گا اس کو دولت ظاہری اور باطنی دونوں نصیب ہوں گی۔

۴......فرمایا ترک دنیا یہ نہیں کہ برہنہ ہو کر لنگوٹی باندھ لے اور لنگوٹی باندھ کر دھونی رچالے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ کپڑے اچھے پہنے اور کھانا اچھا کھائے اور جو کچھ اللہ کریم کی جانب سے بغیر کسب وصول ہو وہ لوگوں کو کھلائے اور جمع نہ کرے اور ساتھ ہی ماسوا اللہ کے ہر چیز سے منہ موڑ لے۔

۵......فرمایا اس طریقہ عالیہ کا مجاز اور خلیفہ جب توجہات نہیں دیتا اور حلقہ نہیں کرتا اور طریقہ کے اعمال وافعال کو عملاً جاری نہیں کرتا تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اجازت یافتہ کو لازم ہے کہ اشاعت سلسلہ عالیہ میں کوشاں ہو جائے۔

۶......فرمایا، شیخ الاسلام (حضرت عبداللہ انصاری شیخ ہرات علیہ الرحمۃ) نے فرمایا ہے کہ ایک کرامات فروش ہوتا ہے اور ایک کرامات خر (یعنی خریدنے والا) کرامات فروش وہ ہے جو لوگوں پر اپنی کرامات کے ذریعے پنی پیری جتوائے اور منوائے اور کرامات دکھانے پر زور لگائے یہ پیر مغرور ہے۔ کرامات خر وہ ہے جو کرامات کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی خواہش رکھتا ہے یا اس سے کرامتوں کی طلب کی جاتی ہو۔ یہ کتا ہے۔
لہٰذا کرامات فروش اور کرامات خر دونوں فقر سے عاری ہیں۔ کیونکہ فقر کی حقیقت واصلیت کرامات

نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کرامات کی طلب رکھنا فرعونی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے اور کشف کی طلب کرنا خدائی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے۔ یعنی پہلی حالت لوگوں میں زور اور رعونت سے بزرگی منوانے کے مترادف ہے اور دوسری حالت لوگوں میں اپنے علم اور غیب دانی سے لوگوں کو مرعوب اور مرغوب کرنے کے مترادف ہے۔

۷......طریقہ نقشبندیہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طریقہء عالیہ میں فقر دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلا جذبہ ہے جو خاص عطیہء الٰہی جل شانہ ہے اور یہ اختیاری نہیں ہے۔ دوسرا سلوک ہے اور یہ عمل سے عبارت ہے۔ یہ بھی توفیق الٰہی جل شانہ سے ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول ہے کہ طالبان حق کو پہلے پہل اپنی توجہات شدیدہ سے سلوک طے کراتے ہیں۔ جن مریدان کو جذبہ طاری ہو جاتا ہے تو یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک خاص عنایت ہے۔ جو پیر اس جذبہ کو اپنی طرف سے سمجھے تو وہ مشرک ہے اور علماء سوء کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا جو شیطان سے بھی برا ہے اور جن مریدان کو عمل اور مجاہدہ سے ترقی اور درجات قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی دراصل وہی معاملہ ہے مگر پیر کا سینہ باب رحمت ہے اور پیر کی توجہ قلبی سے مرید کا کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اس لیے پیر منشاء حق تعالٰی اور مقصود سببی کی حیثیت سے نعمت عظیم ہے۔

۸......فرمایا شیخ کی محبت خدمت، آداب ظاہری اور باطنی کی بجا آوری کامیابی کی راہ ہے۔ ظاہری اور باطنی بے ادبی محرومی اور ناکامی کا ذریعہ ہے۔

۹......فرمایا انسان عبارت انس سے ہے۔ محبت اور انس جس میں نہیں وہ حیوان ہے۔ چونکہ انسان میں محبت اور انس فطرتاً ودیعت کی گئی ہیں۔ اسی لیے تو اس کو انسان کہتے ہیں بمعنی انس کرنے والا۔

۱۰......فرمایا، اگر شیخ اول سے جذبات قویہ اور احوال معتبرہ کا اکتساب کر لیا ہے تو دوسرے شیخ پکڑنے کی ضرورت نہیں اگر شیخ سے یہ احوال حاصل نہیں ہوئے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر دوسرے شیخ کے پاس جو شیخ اول سے زیادہ توجہات کامل رکھتا ہو اور اس ملکہ کا مالک ہو تو ضرور اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے اکتساب فیض کرے کیونکہ غرض تو شیخ پکڑنے سے فیضان کا حصول ہے یہ منکرین بیعت ثانیہ اس مقدس صوفیہ علیہ کے احوال و مقامات اور معارف سے ناواقف ہیں۔

۱۱......فرمایا طریقت میں کتاب خوانی کی ضرورت نہیں، یہ محض فضل ربی جل شانہ ہے۔ کتاب خوانی سے تو محض بزرگوں کے حالات اور مقامات سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ علم طریقت وہ لطف ربانی ہے

جو کہ سینہ بسینہ اپنے حضرات کرام سے منتقل ہوتا چلا آتا ہے۔

۱۲...... حصول نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ پر ہے۔ ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ اور دیگر عبادات حصول نسبت کے مضبوط ذریعے ہیں اور بس۔

۱۳...... فرمایا، امی (ناخواندہ) شخص طریقہ شریفہ کو خوب حاصل کر لیتا ہے کیونکہ اس کا دماغ علمی اور عقلی دلائل کا حامل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے کوئی شک اور شبہہ پیدا نہیں ہوسکتا برخلاف ایک عالم کے کہ اس کو خطرے اور وسوسے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۴...... فرمایا، معرفت نام ہے حق تعالیٰ کو معبود جاننے کا اور اپنے آپ کو معدوم محض جاننے کا، علماء اس کو دلائل سے جانتے ہیں اور عالم لوگ ایک دوسرے سے سن کر سمجھتے ہیں اور فقراء حق تعالیٰ کو وحدہ لاشریک یقین قلب سے جانتے ہیں اور اپنے آپ کو معدوم محض گردانتے ہیں۔

۱۵...... فرمایا اہل طریقت ماسوا اللہ کے خیال کو آنا گناہ سمجھتے ہیں اور اس کو شرک خفی کہتے ہیں۔

۱۶...... فرمایا انسان کو ہمیشہ غمناک رہنا چاہیے کیونکہ غم ناکی میں جمعیت قلب نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدام دائم الفکر اور متواصل الحزن رہا کرتے تھے۔

۱۷...... فرمایا کبرائے دین اور روندۂ راہِ یقین سب طریقوں کے خواہ طریقہ نقشبندیہ ہو یا قادریہ یا چشتیہ ہو خواہ سہروردیہ اور اسی طرح دیگر چار طریقوں کے امام خواہ شطاریہ ہو خواہ مداریہ ہو یا کبرویہ یا قلندریہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں اور ساتھ ہی چاروں مذاہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی بھی متفق ہیں کہ اس راہ سلوک میں کشفیات اور تصرفات اور خرق عادات کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ پانی پر چلنا تو مچھلیوں کا کام ہے اور ہوا میں اڑنا پرندوں کا اور غیبی خبریں دینا کاہنوں اور جادوگروں کا اور ایک ہی لحہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچنا شیطان کا کام ہے۔ یہ سب کام کچھ بھی نہیں اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حقیقت میں کرامت بزرگان دین کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کا ظاہر شریعت اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور متابعت سے آراستہ ہو اور باطن حق تعالیٰ کے حضور میں مستغرق ہو اور دل غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مراقبہ میں اس طرح محو ہو کہ اس کو اپنے اور کل کائنات کے افعال وصفات کلی وجزئی نظر نہ آئیں اصل بات یہ ہے اور باقی سب لغو اور ہیچ ہے۔ اللہ اکبر

۱۸...... محمد جان اخوندزادہ صاحب کو فرمایا: بھائی جان اپنی ساری ہمت اللہ کی طلب وجستجو اور اس کی یاد میں

صرف کریں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کی یاد میں ایک لمحہ اور ایک لحظہ بھی غفلت نہ آنے پائے اور ہمیشہ متوجہ بخدا رہیں۔

۱۹......فرمایا جو شخص آسمانوں اور زمین کی سیر اور پرواز کر جانے کا علم حاصل کرنے اور کشف و کرامات و خوارق عادات کے حصول کے لیے عبادت وذکر کرتا ہے تو وہ ان چیزوں کی عبادت کرنے والا شمار ہوگا نہ کہ حق تعالیٰ کا پس اس طرح وہ اپنی عمر کو ضائع کر رہا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم ناسوت اور اس کی سیر کرنا اور اس میں تصرف کرنا کوئی معتبر نہیں۔

۲۰......فرمایا سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عدم محض خیال کرے اور اپنے کمالات کو اس کے اصل سے جانے اور اپنے حسنات کو قابل قبول نہ سمجھے اور اپنے گناہوں کو ایک بڑے پہاڑ کی مانند جانے جو اس کے سر پر کھڑا ہے۔ نیز غیر کی برائیوں میں ہمیشہ نیک تاویل کرے اور روزمرہ کے وقائع کو حق تعالیٰ کے ارادہ سے جانے پس اہل معرفت رحمۃ اللہ علیہم کا یہی طریقہ ہے۔

۲۱......فرمایا اپنے قیمتی اوقات کو طاعت اور ظاہری و باطنی عبادات سے معمور رکھیں کیونکہ اعمال شرعیہ اور احوال طریقت وحقیقت سے اصلی مقصود پاکی نفس اور صفائی دل ہے۔ جب تک کہ نفس کو پاکی اور دل کو سلامتی حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک ایمان حقیقی کا حاصل ہونا محال ہے۔ پس دل کی سلامتی اس وقت حاصل ہوسکتی ہے جب بندہ کے دل میں اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کا دخل نہ ہو اگر کسی پر ہزار سال گزر جائیں اور اس مدت میں اس کے دل میں غیر کا خیال نہ گزرا ہو یہاں تک کہ ماسوا اللہ اس سے بالکل فراموش ہو جائیں اور یاد دلانے پر بھی ماسوا اس کو یاد نہ آئیں تو اس مقام کو ہمارے بزرگان طریقت مقام فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی راہ سلوک میں پہلا قدم ہے۔ فرمایا طالب حق کو چاہیے کہ وہ اس حد تک کوشش کرے کہ اس کا سانس حضور حق سے خالی نہ جائے اور نہ ہی غیر کا اس کے دل میں کچھ دخل آنے پائے۔

۲۲......فرمایا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کے لیے کشفیات وغیرہ کے اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ طالب خدا کے لیے اعتقاد کا درست رکھنا احکام شرعیہ کو پورا پورا بجالانا اور ہمیشہ جناب حق جل شانہ کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ دولت عظمیٰ اگر ہے تو یہی ہے باقی سب ہیچ ہے۔

۲۳......فرمایا اکابرین طریقہ عالیہ نقشبندیہ نے واقعات وکشفیات اور خوارق عادات کو کوئی وقعت نہیں دی

ہے۔اسی واسطے انھوں نے دوامِ حضوری ہی کو دولت کبریٰ جانا ہے یہی وجہ ہے کہ ان پر ماسوا اللہ کا نسیان ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ حضرت شیخ یحییٰ منیری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:

''دنیا میں بت پرستی بہت ہے اور عارفین کے گروہ کا بت ان کی کرامات ہیں اگر کرامت سے ان کو تسکین قلب ہوتی ہے تو یہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں اور اگر کرامات کے اظہار سے پرہیز کریں اور اسے مقصود نہ جانیں تو ذات واحد عز اسمہ تک ان کی رسائی ہو جائے گی''

اگر کوئی اللہ کا ولی، اللہ کے سوا باقی چیزوں سے قطع تعلق کر لے تو وہ حقیقت میں صاحب ولایت ہے، پس ہر وہ سالک جس نے کرامت پر ہی تکیہ کیا ہو اور اس کو اپنے لیے کامیابی کا ذریعہ اور مقصد جانا ہو تو وہ حقیقت میں اپنے اصلی مقصد سے کوسوں دور بھاگا۔ کیونکہ یہ کلیہ قوم کے ہاں مقرر ہے کہ محبت کا تحقق اس صورت میں نہیں ہوسکتا جس میں دوست سے اعراض اور غیر کے ساتھ میل کرنا دونوں جمع ہوں۔

من شغلک عن اللہ فھو صنمک (حدیث شریف)

جس نے تمہیں اللہ سے غافل کر دیا تو وہی تمہارا خدا ہے۔

ہمارے اس مدعا پر دلیل صریح ہے۔ چونکہ آدمی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس کو اپنی اصل کا تابع ہونا چاہیے یعنی خاکسار ہونا چاہیے اور غرور اور خود بینی سے پرہیز کرنا چاہیے نہ ہی اپنے گزشتہ بزرگوں پر فخر کرنا چاہیے بلکہ اسے چاہیے کہ عجز و نیاز اور خاکساری کو اپنا طریقہ بنائے اور اپنے آپ کو ساری دنیا سے کم تر جانے اور ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۲۴...... ملا میر واعظ اخوند کو تحریر فرمایا، بھائی آج کل فرقہ وہابیہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ فرقہ خود کو اہل حدیث کے نام سے پکارتا ہے، خباثت باطن اور فساد عقیدہ سے یہ لوگ ہمارے امام اعظم نعمان ثابت الکوفی جو در حقیقت مفسرین اور محدثین کے امام ہیں، زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فرقہ وہابیہ اگلے پچھلے مجتہدین کے اجتہاد کا انکار کر کے مذاہب اربعہ کی تقلید کا انکار کرتا ہے حالانکہ اس پر سلف صالحین کا اتفاق ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

۲۵...... خان ملا خان صاحب کو تحریر فرمایا، چونکہ علماء اور خاص و عام دینی اور دنیاوی کاموں میں آپ سے

رجوع کرتے ہیں اس لیے آپ کو تحریر کیا جا رہا ہے کہ آپ برائے خدا فرقہ وہابیہ کی مخالفت میں تبلیغ کی کوشش فرمائیں اور اہل سنت و جماعت کے عقائد کو پھیلائیں ان شاء اللہ سعادت کونین و برکات دارین آپ کو نصیب ہوں گی۔

۲۶......فرمایا، طالب حق جل شانہ کو چاہیے کہ وہ علم لدنی کی طلب اور نسبت صوفیہ کرام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے ان کا حاصل کرنا نعمت کبریٰ ہے اور صاحب دل شخص یَو شیخ کامل مکمل ڈھونڈنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا عزیز اس کو میسر آ جائے کہ جس کی صحبت مبارک میں نسبت جذبی حاصل ہوتی ہو اور اس کی صحبت شریف میں آ کر لوگ فیض و برکات سے مالا مال ہو کر جا رہے ہوں اور اس کی صحبت مبارک میں بیٹھنے سے نسبت حضور و آگاہی ملکہ ءدل بن جائے تو ایسی شخصیت عظیم کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور قیمتی سمجھیں۔

۲۷......مولوی عبد اللہ صاحب کو تحریر فرمایا، بھائی جان فقیر نے سنا ہے کہ مولوی غیاث الدین مسائل فرقہ وہابیہ کے معتقد ہیں اور لوگوں کو بھی مسائل بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا لکھا جاتا ہے کہ انھیں سمجھائیں کہ آپ فرقہ وہابیہ سے پرہیز کریں بلکہ دل ہی سے اعتقاد گروہ اسماعیلیہ (گروہ اسماعیلیہ سے مراد مولوی اسمٰعیل دہلوی کا گروہ اور ان کے معتقدین ہیں) سے بیزار ہو جائیں اور صحت اعتقاد اور اعمال کے لیے کتب ہائے سلف صالحین اہل سنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) ہمارے لیے کافی ہیں۔ ان کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں، فرقہ وہابیہ اور ان کے رسائل و اعتقاد سے بجان و دل بیزار ہو جائیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے باطن میں پیران عظام رضی اللہ عنہم کا اثر قوی دیکھوں تو آپ کے لیے لازم ہے کہ جملہ اعتقادی اور عملی مسائل میں اور اپنے ظاہر و باطن میں اپنے پیران عظام کی متابعت اختیار کریں۔ ان شاء اللہ آپ حقیقت معرفت پر سرفراز ہوں گے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی:

ولادت: ۱۲۴۴ھ قصبہ لونی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۱۴ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ارشاد فرمایا:

۱......دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حب جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ حب الدنیا رأس کل خطیئة (دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لامذہبوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے۔ اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضار و نافع ہیں تو سبب ہیں اور ان حضرات کی سببیّت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ سنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبب سبب سے ہوتا ہے۔

۲......مولوی حسین علی واں بھچروی نے عرض کی کہ تعلیم و تدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبندیہ مجددیہ) میں ذریعہ ترقی ہے۔

۳......فرمایا، ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے، انسان کو چاہیے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

۴......فرمایا، خوشحالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کر، وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے۔ لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے ذکر ہمیشہ کرنا چاہیے۔

۵......فرمایا، اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدق نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائے گا۔

۶......فرمایا، بے شک حبیب خدا (ﷺ) کی اتباع کے بغیر کوئی فیض نصیب نہیں ہوتا لیکن اس زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت مشکل ہوگئی ہے۔ تصوف و طریقت کی تمام کتابوں سے عوام الناس کو دس مقامات جو توبہ، انابت، زہد، قناعت، تقویٰ، صبر، شکر، توکل، تسلیم اور رضا ہیں حاصل کرنے چاہئیں اور حالات کے اسرار، جو اسرار الٰہی خاصان (درگاہ) کو نصیب ہوتے ہیں۔ (ان کا حصول) اس زمانے میں بہت مشکل ہوگیا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوگا جس کے ازلی نصیب میں یہ نعمت عظمیٰ لکھی ہوتی ہے۔ انہیں یہ حاصل ہوتے ہیں۔

۷......فرمایا، فنا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نہ دنیا کی خوشی پر خوش ہوتا ہے اور نہ دنیاوی غم پر غمگین ہوتا ہے۔ وہ تمام اعمال افعال اپنی ذات کو اور تمام ممکنات کو ہیچ سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں کو نیست و نابود

خیال کرتا ہے۔سو اس طرح کی فنا کا حاصل ہو جانا ہی معرفت الٰہی کا کمال ہے۔

۸......فرمایا، بے چارے انسان نے اپنی حقیقت کو بھلا کر انانیت (غرور) کی پوشاک پہن لی ہے۔ اگر وہ اپنی اصلیت کو یاد رکھتا تو اسے عجز و انکساری کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا اور وہ شکستگی اور نیستی کو اپنا شعار بناتا۔

۹......فرمایا، مولانا روم اسی چیز سے آگاہ کرتے اور اسی مطلب کو بیان کرتے ہیں:

مولوی گشتی و آگاہ نیستی
از کجا و زکجا و کیستی
از خودی آگاہ نئی اے بے شعور
برچنیں علمت نباید شد غرور

یعنی تو مولوی تو بن گیا ہے اور نہیں جانتا کہ تو کہاں اور کس سے ہے اور تو کون ہے۔اے بے عقل تو خودی سے آگاہ نہیں ہے۔ تجھے اپنے ایسے علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰......فرمایا، اس فتنے کے زمانے اور ابتلاء و غم کے وقت میں نقشبندیہ مجددیہ نسبت کو محفوظ رکھنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی تیلیوں (تیل بنانے والے) کے گھر میں رہتا ہو اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھے۔

۱۱......فرمایا میری مثال ایسی ہے گویا قبرستان کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں (اور پھر) بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے:

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں
گرما نرسیدیم تو شاید بری

یعنی ہم نے تجھے گنج مقصود کا پتا بتا دیا ہے، اگر ہم اس تک نہیں پہنچ سکے تو شاید تو اس تک پہنچ جائے۔

۱۲......فرمایا، رابطہ تعلق (مرشد) اس لیے موصل تر (ملانے والا) ہے کہ پیر پر فیض کا نالہ (ندی) جاری ہے ،جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو لازمی طور پر وہ نالہ (ندی) فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

۱۳......فرمایا، سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔ کیونکہ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس

بدستور فخر وغرور میں بتلا رہتا ہے۔ بلکہ الٹا مسئول عنہ (جس سے سوال کیا جائے) پر احسان جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

۱۴۔۔۔۔۔فرمایا، خانقاہ ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کتاب کی جگہ، مطالعہ کتاب گھر کرنا چاہیے البتہ کتاب کا تعلق اس معاملہ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ذکر بہت زیادہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

۱۵۔۔۔۔۔فرمایا، جس شیخ کے دل میں کسی زمیندار یا مالدار کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہو کہ یہ امیر آدمی میرا مرید ہو جائے تو وہ شیخ کافر (یعنی کافر طریقت) ہو جاتا ہے۔

۱۶۔۔۔۔۔چاہیے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی توجہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر کی صورت اپنے روبرو تصور کریں اس کے بعد لطیفہ روح پھر لطیفہ سر پھر لطیفہ خفی پھر لطیفہ اخفی پھر لطیفہ نفس اور پھر لطیفہ قلب پر توجہ کریں۔ تاکہ بال بال ذکر کرنے لگے اسے سلطان الاذکار کہتے ہیں پھر اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الٰہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔

۱۷۔۔۔۔۔فرمایا، مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید (ہوتا) ہے۔

۱۸۔۔۔۔۔پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت قلب ہے۔ یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو پراگندگی خاطر (کا ذریعہ) ہو اور (جس سے) جمعیت وطمانیت کو نقصان وخرابی لاحق ہو۔

۱۹۔۔۔۔۔فرمایا، خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں ذکر کے ساتھ شغل رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔ فرمایا، **واعمل واستغفو** یعنی عمل کر اور استغفار بھی۔

۲۰۔۔۔۔۔فرمایا، ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔ سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے باقی سب ہیچ فقط اللہ بس۔

۲۱......فرمایا، پس جملہ منسلکین ومریدین سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے۔
☆......وقوف قلبی: یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا
☆......رابطہ شیخ مقتدیٰ: یعنی مدام یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیل قلوب شریفہ میرے پیران عظام کے فیض کا پرنالہ جاری وساری ہے۔
☆......جملہ طاعات وعبادات اور فرائض وسنن اور مستحبات پر کامل پابندی اور ریاضت ومجاہدہ۔
۲۲......فرمایا، آفات وبلیات، سحر وجادو کے دفعیہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار سورۂ فاتحہ ۷ بار آیت الکرسی ۷ بار اور سات بار چاروں قل پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں ان شاء اللہ سحر و جادو کی آفت رفع دفع ہو جائے گی۔
۲۳......فرمایا، مجھے پیری اور بزرگی کا دعوٰی نہیں ہے میں تو اپنے مرشد کے مزار پُر انوار کا جاروب کش اور زائرین کا خدمت گار ہوں۔
۲۴......فرمایا، حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا۔ اپنی محبت کے معیار کے مطابق وہ دور سے ہی اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے۔
۲۵......فرمایا، دل سے خطرات ووساوس شیطانی کا دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن اللہ والوں کی توجہ سے یہ سب خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔
۲۶......مولوی حسین علی واں بھچروی کو فرمایا، اے مولوی! تم اپنے گھر جاؤ جب تم واپس آؤ گے جو حالات ومعاملات تم کو پیش آئیں گے مجھ سے پوچھوان شاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کرکے تفصیل کے ساتھ تم کو بتادوں گا اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔
۲۷......مولوی حسین علی اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق شک وشبہہ میں مبتلا تھے۔ اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے متعلق مولوی صاحب نے کہا کہ علم غیب خدا تعالیٰ جل شانہ کی خصوصیت ہے، مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں (بطریق الہام وکشف) ڈال دیتا ہے تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔
۲۸......مولوی حسین علی یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کرام کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو مخفی توجہ وخیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا

ہے۔ مولوی حسین علی اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ شریف میں گئے وہاں حضرت قبلہ (خواجہ عثمان دامانی) پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے جونہی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا مولوی صاحب!

''اولیاء ہمہ می دانند ولکن مامور باظہار نیستند''

اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔

پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی:

ولادت: ۱۲۹۷ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۳۳ھ موسیٰ زئی شریف

۱......فرمایا، اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کام اور کلام کی تاویل کرے اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو اور وہ کام گناہ کا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اس کے فعل، اس کے کام پر عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔

۲......فرمایا جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور فسق اور گناہوں میں شرابور ہو وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا تو ایسے پیر کا کلام کی تاویل کے قابل بھی نہیں اور نہ وہ پیر پیری کے قابل ہے۔

۳......رابطہ کامل وہ ہے کہ پیر کو اپنی ذات، اپنی بیوی، اپنے فرزند اور ہر چیز سے زیادہ محبوب جانیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ''کوئی شخص ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں'' اس درجہ سے جو کچھ بھی کم ہو رابطہ ناقص ہے۔

۴......فرمایا، وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے لیے ہمیشہ ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ حضرات کرام کے اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں یعنی تمام بدن کو قلب کی طرف متوجہ کریں تاکہ اس میں کوئی خطرہ اور وسوسہ باقی نہ رہے۔ پھر قلب کو ذات واحد قدوس کی طرف متوجہ کریں۔ ان شاء اللہ العزیز اس طرح پر ذکر کرنے سے ہر قسم کے خطرات و وساوس کا دفعیہ ہو جائے گا۔

۵......فرمایا، انسان کے پاس یہ عمر عزیز ایک عارضی امانت ہے۔ یہ حقیقت میں بے بہا گوہر ہے۔ جس کی

قیمت دنیاومافیہا سے بالاتر ہے۔ پس اس قیمتی عمر کو ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے حرص وہوس کے غبار سے آلودہ کرنا چاہیے۔ ہر حال میں اسے پاک وصاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں حاضر ہو تو انعام واکرام کا مستحق قرار دیا جائے ورنہ تو تباہی وبربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور حشر کے روز خسارہ، رسوائی اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

۶......فرمایا، مقامات کی بشارت بڑے غور وخوض کے بعد دینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بطور انعکاس پیر کے باطن سے مرید کے باطن میں اگلے مقامات کے حالات درخشاں ہونے لگتے ہیں اور مرید اپنے آپ کو ان حالات سے متصف پاتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ انعکاسی ہے۔ غرض کہ جس طرح بھی ہو مقامات کی بشارت دینے میں بڑے تامل سے کام لیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اس راہ سلوک میں بال سے بھی زیادہ باریک لاتعداد گھاٹیاں ہیں یہ نہیں
سمجھ لینا چاہیے کہ ہر کس وناکس بال منڈا کر قلندر بن جاتا ہے۔

۷......فرمایا، حضرت خواجۂ خواجگان شاہ غلام علی صاحب مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ”جو مشغول ہے وہ مقبول ہے اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہوسکتا ہے آپ نے یہ شعر فرمایا ہے:

ہر آنکہ غافل از حق یک زمانست
در آندم کافر است اما نہانست

یعنی جو دم غافل سو دم کافر

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

(عرصہ تیس سال کی ریاضت سے خاقانی کو اس بات کی تحقیق ہوگئی
ہے کہ اللہ کی یاد ایک لحہ سلیمانی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے)

۸......فرمایا، حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے جس کو دنیاوی چیزوں سے زیادہ رغبت نہیں ہوگی اس کو حساب آخرت میں سہولت ہوگی۔

۹......فرمایا، جو صاحب درد نہیں وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اس پر آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا

عبدالاحد نے عرض کیا حضور یہ اختیاری امر تو نہیں۔ یہ سن کر آپ جوش میں آ گئے اور فرمایا:

''مولانا جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر کوئی آدمی خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے (باطنی و حقیقی) فیوضات و برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے گا''

۱۰......فرمایا، مرید کا اصل مقصد طلب طریقت ہے اور طلب طریقت واجب ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے:

''جاننا چاہیے کہ طلب طریقہ اور کمالات باطنیہ کی تحصیل میں کوشش کرنا واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ'' اے مسلمانو اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ اختیار کرو پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کمال تقویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور ولایت کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تقویٰ کے حصول کا حکم امر سے ہے یعنی ''اتقوا'' اور مطلق امر وجوب کے لیے ہوتا ہے پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا اور تقویٰ کا حصول بجز ولایت کے ہو نہیں سکتا اور حصول ولایت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں بلکہ یہ امر وھبی ہے اور توفیق مالا یطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے ''لایکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا'' اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ نیز ''فاتقوا اللّٰہ ما استطعتم'' اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ پس معلوم ہوا کہ تحصیل ولایت تو واجب نہیں بلکہ طلب ولایت واجب ہے''

☆......☆......☆

کتابیات:

۱......تجلیات دوستیہ از حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، ناشر مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

۲......تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری مترجم صوفی محمد احمد، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

۳......مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۳ھ

۴......کمالات عثمانیہ، خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

۵......مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی)، سید اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ۱۳۸۲ھ

۶......تحفہ زاہدیہ، مترجم صوفی محمد احمد نقشبندی، مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء

۷......مجموعہ فوائد عثمانیہ، مترجم محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

۸......فیوضات حسنیہ، از صاحبزادہ احمد حسن الحسنی، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

۹......جواہر نقشبندیہ، محمد یوسف مجددی، مطبوعہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

۱۰......حیات صدریہ، قاضی عبدالدائم، ناشر خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ۲۰۰۶ء

۱۱......مقامات سراجیہ، حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۹ء

۱۲......تحفہ سعدیہ، مولانا محبوب الٰہی، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی ۱۹۷۹ء

۱۳......تاریخ تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف، محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء

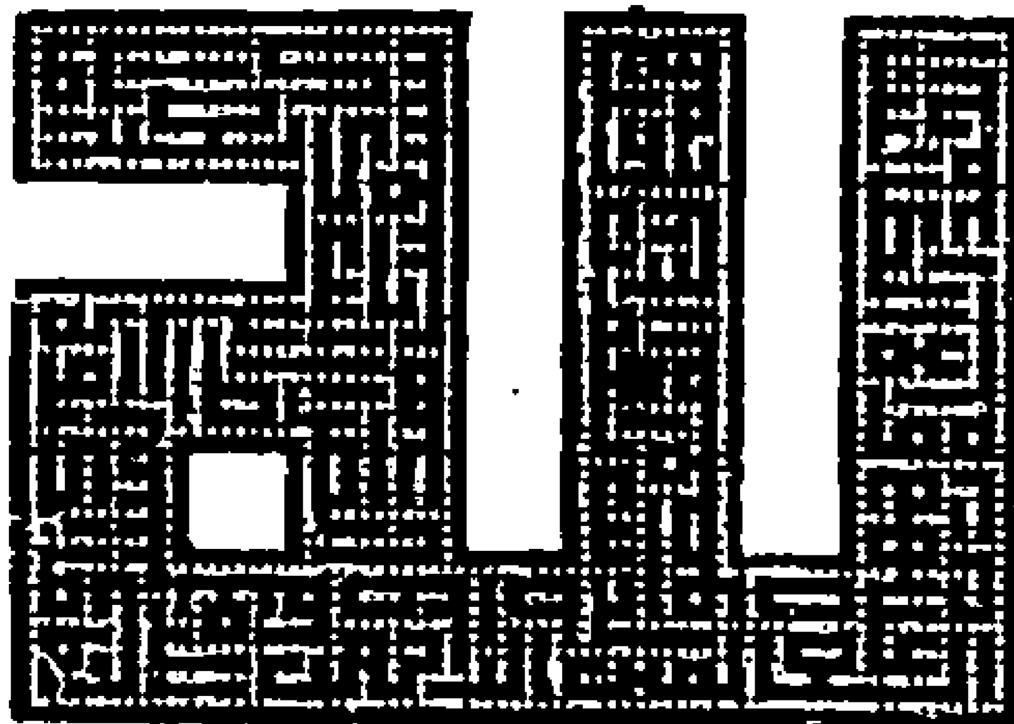
۱۴......ماہنامہ نور اسلام، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

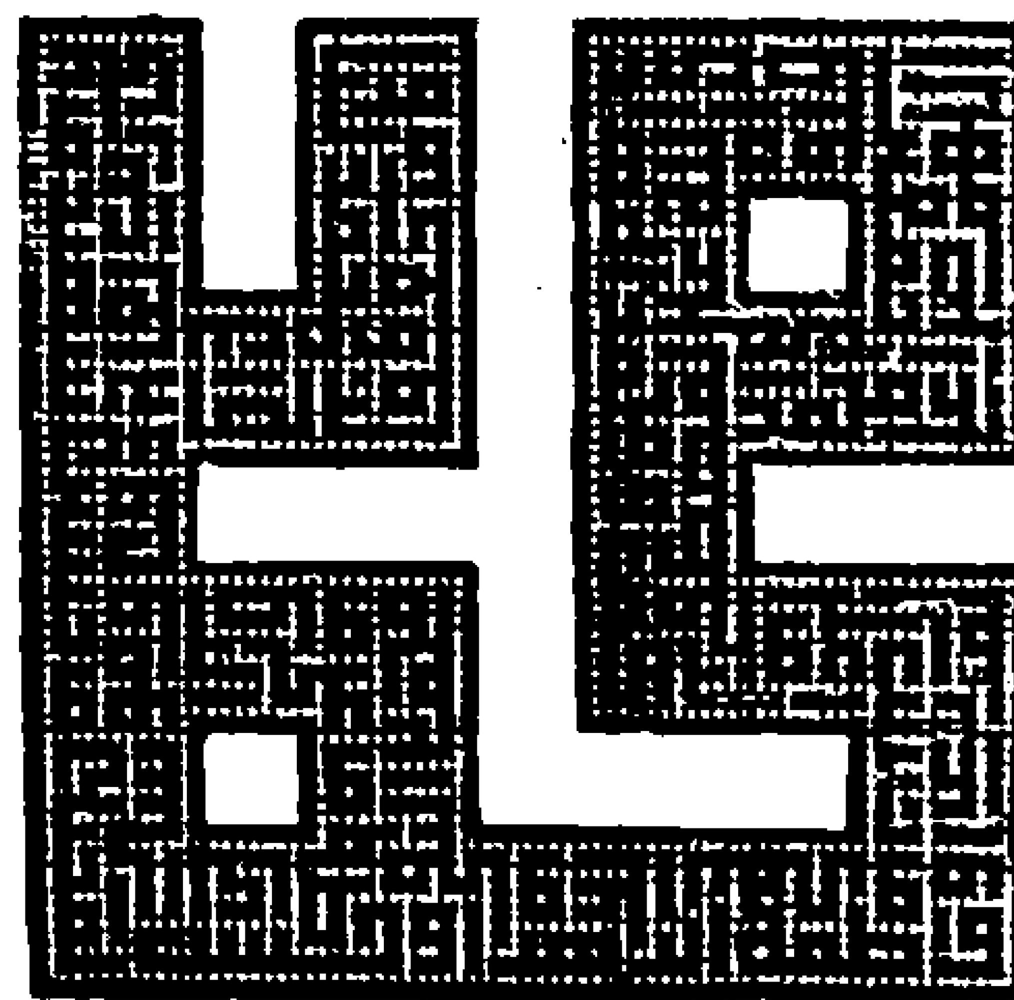
☆......☆......☆



۴۷۴







۱۹۷۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

نقشبندی اہم مخطوطات

پروفیسر محمد اقبال مجددی



نقشبندی سلسلہ کے مندرجہ ذیل مخطوطات جن کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ان مخطوطات کی اشاعت ناگزیر ہے سلسلے کے حضرات متوجہ ہوں اور شائع کریں۔

۱۔ خلاصۃ المعارف مؤلفہ شیخ آدم بنوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

۲۔ نکات الاسرار مؤلفہ شیخ آدم بنوری

۳۔ نتائج الحرمین (درحالات شیخ آدم بنوری) مؤلف شیخ محمد امین بدخشی

۴۔ ظواہر (درحالات شیخ سعدی لاہوری خلیفہ شیخ آدم بنوری) مؤلف میاں محمد عمر چمکنی

۵۔ طبقاتِ حُسامیہ (حالات خواجہ حسام الدین احمد خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ)

۶۔ سنوات الاتقیاء مؤلف شیخ بدرالدین سرہندی مؤلف حضرات القدس

۷۔ اسراریہ (حالات مشائخ خصوصاً وابستہ حوزۂ حضرت خواجہ باقی باللہ) مؤلف کمال الدین واسطی

۸۔ تحفۃ الفقراء (حالات معاصرین شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نقشبندی) مؤلف شیخ محمد مراد کشمیری

۹۔ حسنات المقربین (حالات مشائخ مجددیہ) مؤلف شیخ محمد مراد تنگ کشمیری

۱۰۔ روضۃ السلام (حالات شیخ اخوند عبدالسلام حسنی کشمیری نقشبندی) از شرف الدین محمد زیگر کشمیری

۱۱۔ مبلغ الرجال (حالات بے دینا نان عالم اسلام و ہندوستان) از خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ

۱۲۔ کمالات مجددیہ از عبدالحی احراری

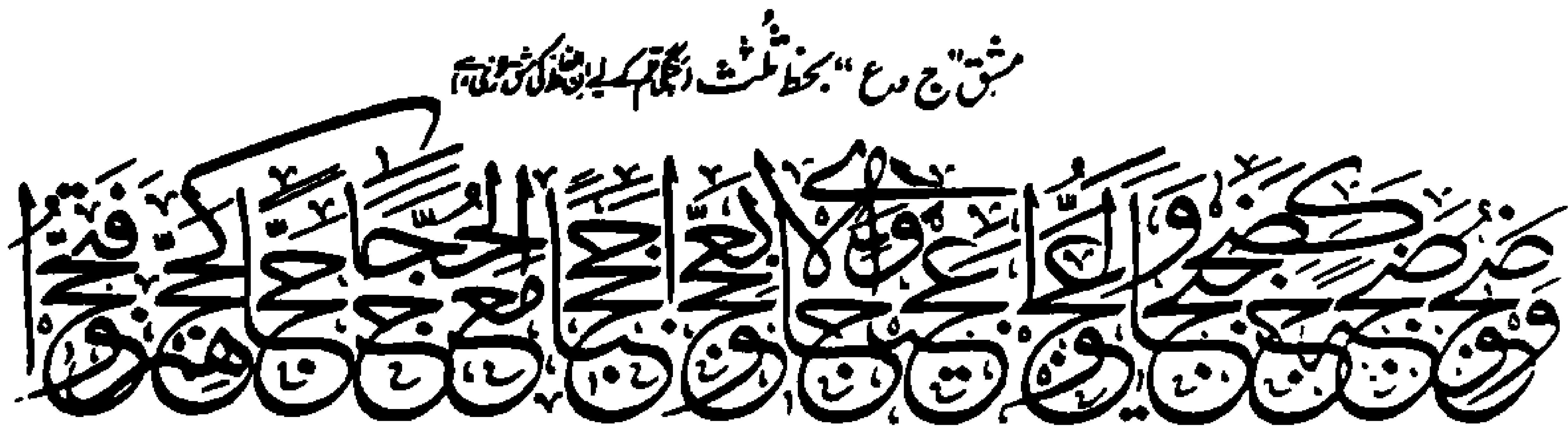
۱۳۔ فیض مراد (حالات شیخ محمد مراد تنگ کشمیری) از محمد اعظم دیدہ مری

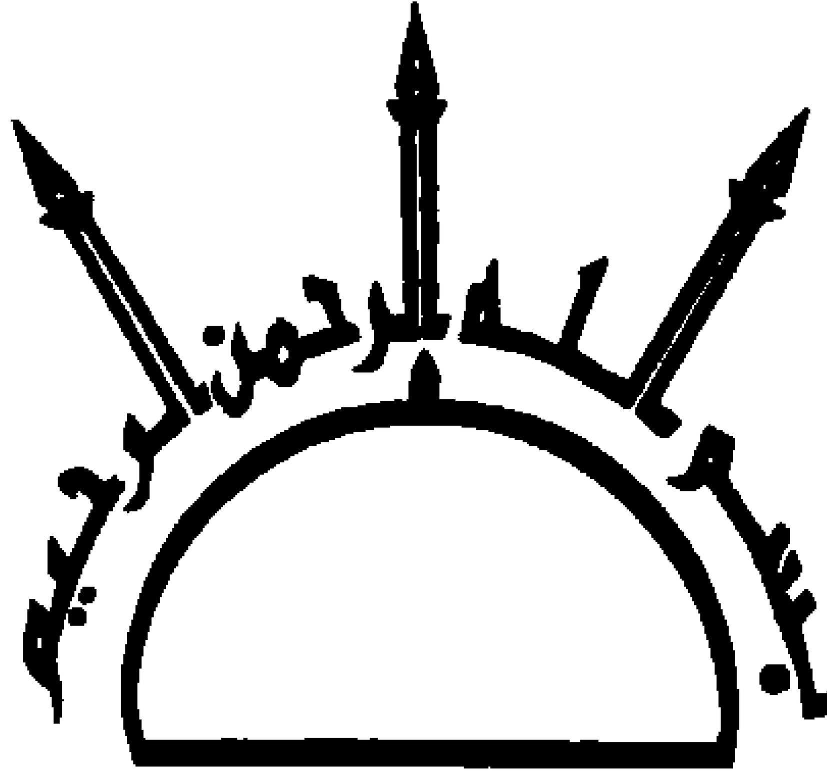
۱۴۔ اصطلاحات الصوفیہ مؤلف شیخ علامہ محمد فرخ مجددی سرہندی

۱۵۔ سلسلۃ العارفین (احوال حضرت خواجہ عبیداللہ احرار) از مولانا محمد قاضی

۱۶۔ بہجۃ النظار فی براۃ الابرار (دفاع حضرت مجدد الف ثانی) از ملا معین ٹھٹھوی


سورۂ اخلاص مربع


مشق "ج م ع" بخط ثلث

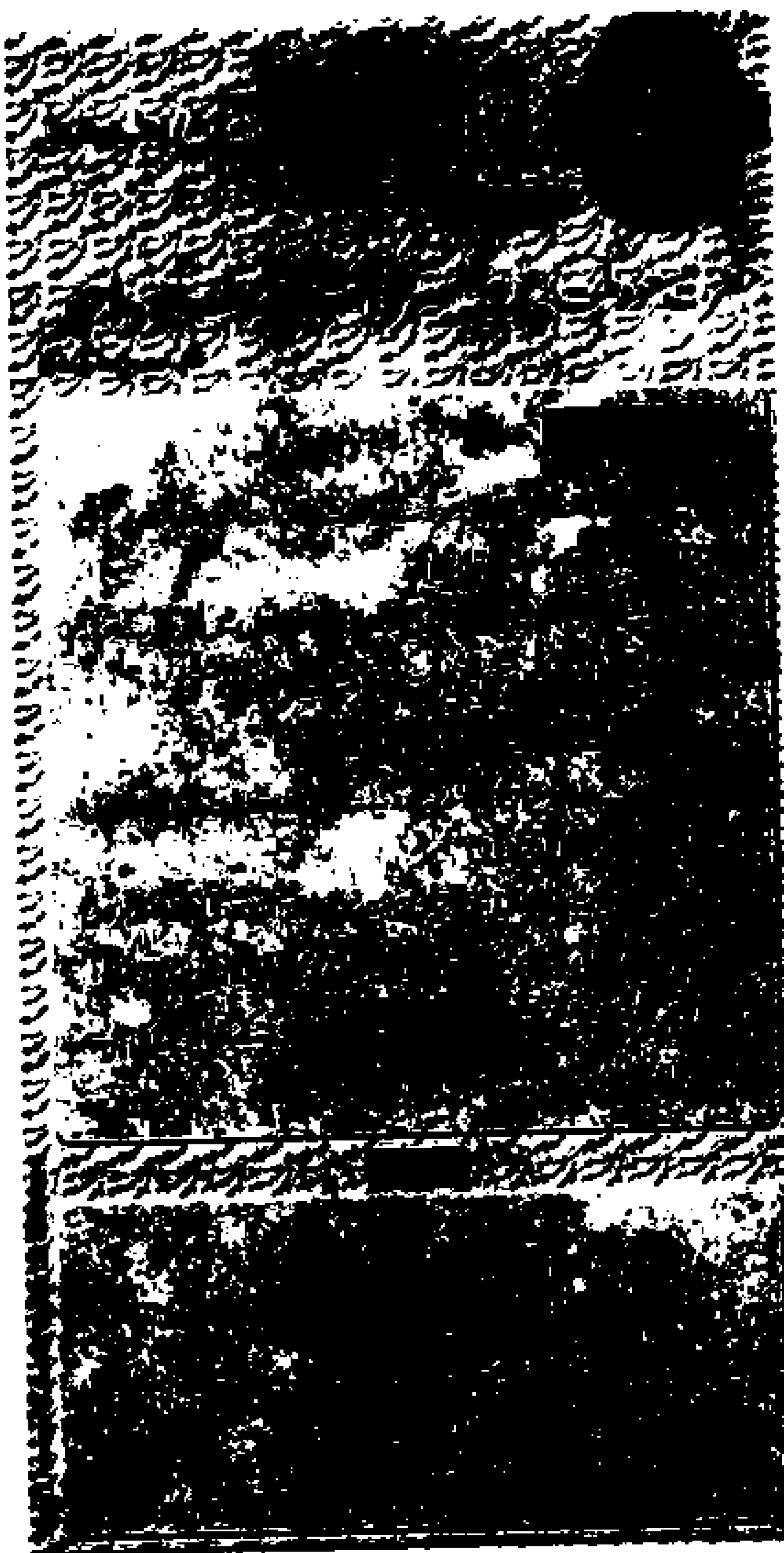


باقیاتِ جہان امام ربانی

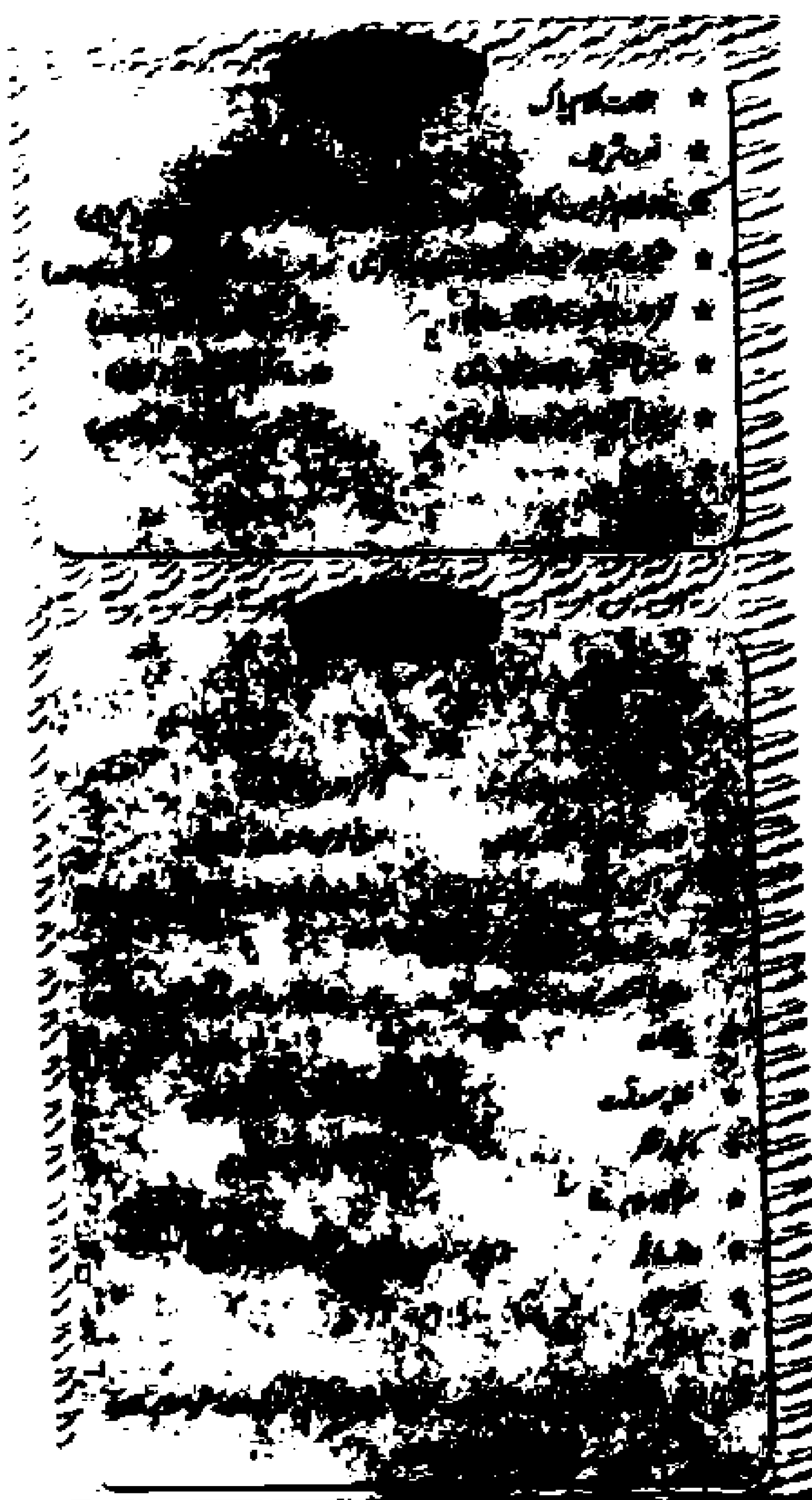
جلد سوم ...... باب سوم

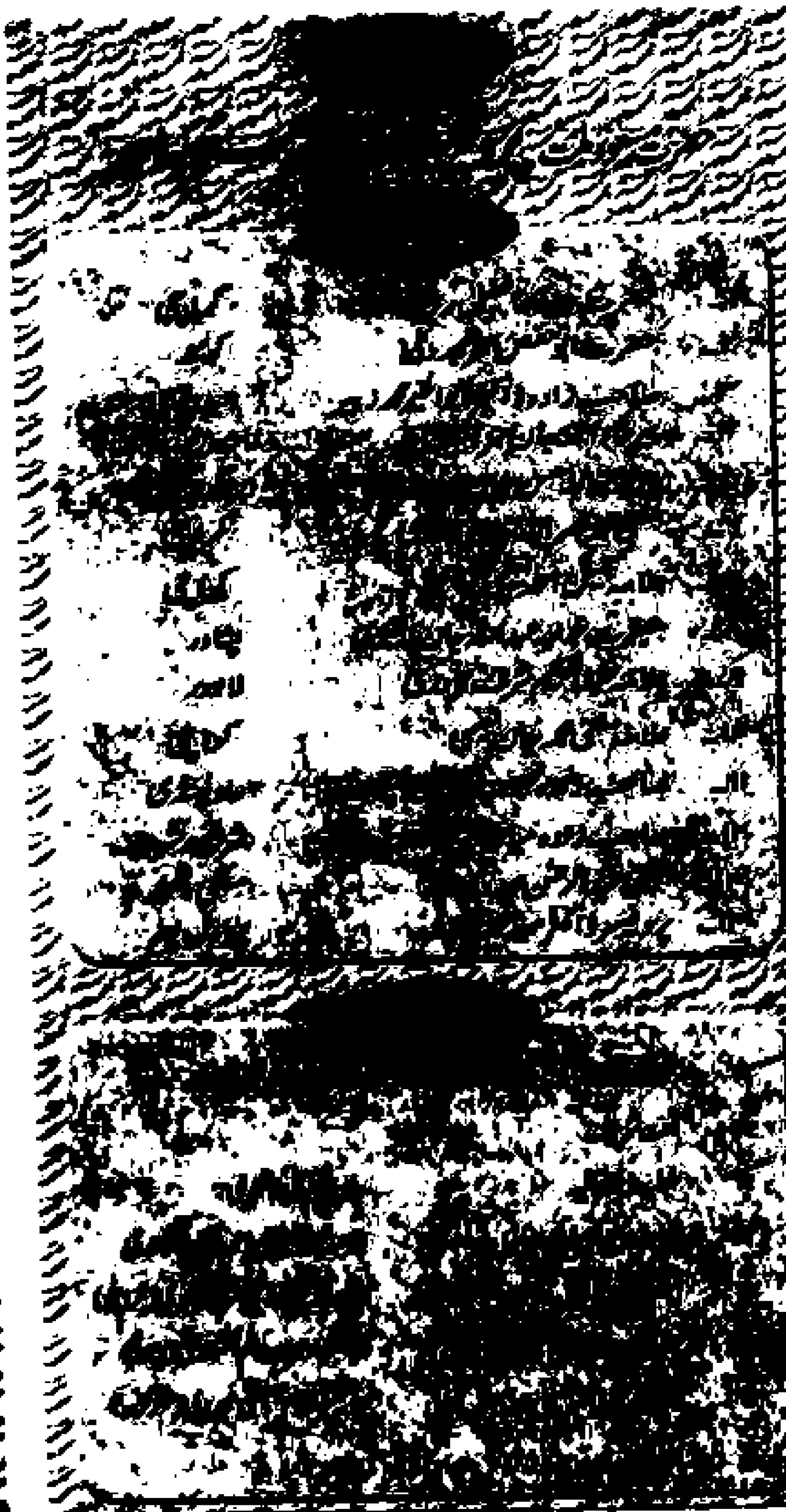


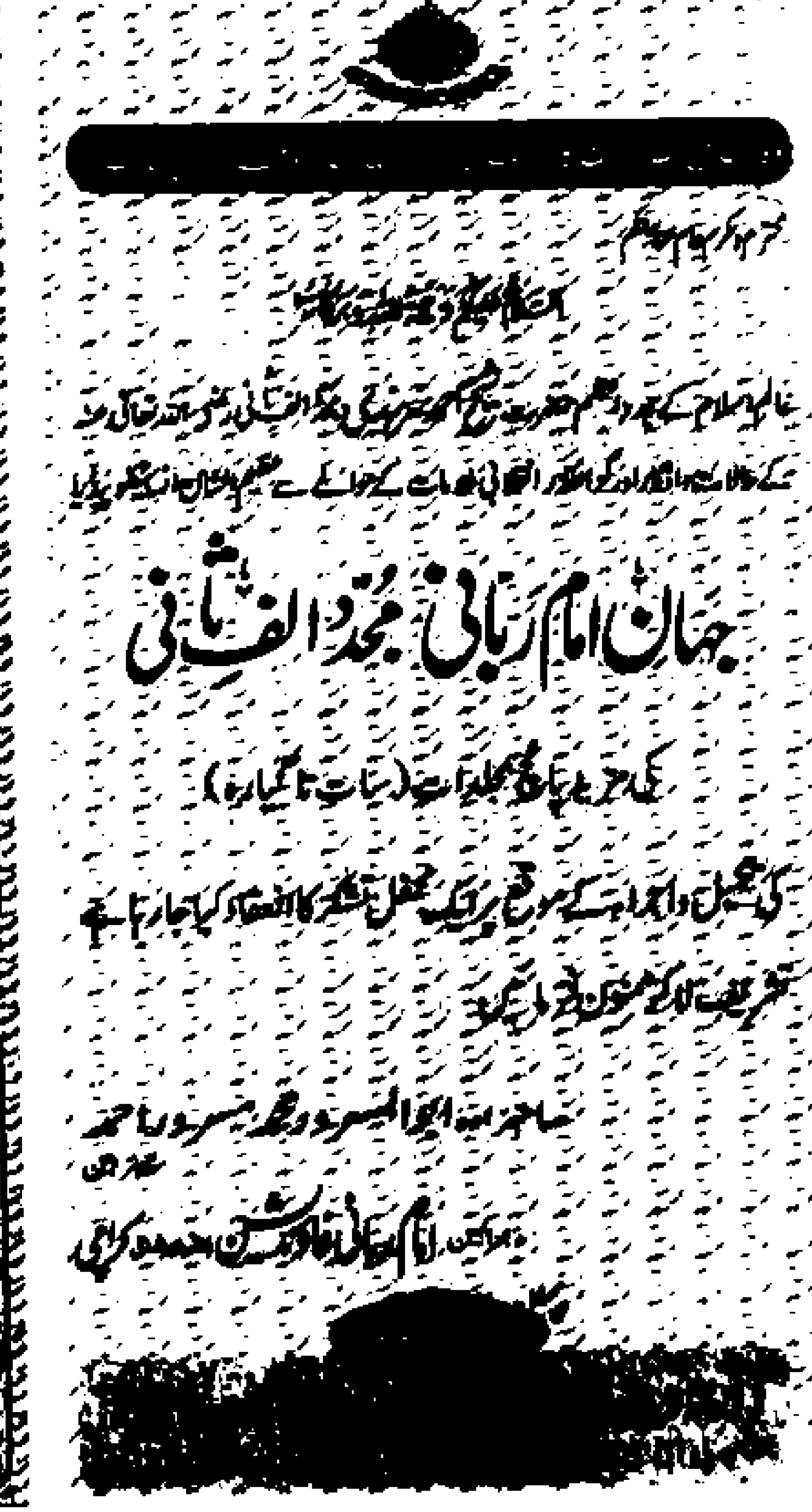

جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی










جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

روئداد

امام ربانی کانفرنس، کراچی

(منعقدہ ۱۱/مارچ ۲۰۰۷ء، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی، کراچی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری



حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی علمی اور روحانی شخصیت عالم گیر ہے، ان کا علمی اور روحانی مقام بہت بلند ہے اور یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاءِ دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد الف ثانی عالم اسلام کے محسن ہیں، یوں تو آپ کی تعلیمات اور اسرار و معارف سے دنیا کے کئی حصے متعارف تھے مگر ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی بارہ جلدوں کی اشاعت کے بعد ساری دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کی عظیم آفاقی اور روحانی شخصیت کا چرچا ہو رہا ہے......

ان خیالات کا اظہار خانوادۂ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی) نے امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے زیر اہتمام ۱۱/مارچ ۲۰۰۷ء کو کراچی میں ہونے والی سالانہ ''امام ربانی کانفرنس'' میں خطبہء صدارت پیش کرتے ہوئے کیا...... یہ کانفرنس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال کی مناسبت سے ہر سال ماہ صفر المظفر میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی اور ادارۂ مسعودیہ کراچی کے اشتراک سے کراچی میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ اور معروف دانشور و اسکالرز حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات و خدمات اور عالمگیر افکار کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں، جنھیں آئندہ برس ''مجلہ یادگار مجدد'' میں شائع کیا جاتا ہے۔

کانفرنس کا آغاز قرآن خوانی و ختم درود شریف سے ہوا، پھر صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد اور قاری محمد سلیمان اعوان نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور متعدد نعت خواں حضرات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کی سعادت حاصل کی جبکہ نظامت کے فرائض حسب سابق مولانا جاوید اقبال مظہری نے ادا کیے......

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد (چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی) نے ''ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ان ممالک کے سلاطین کی حضرات نقشبندیہ سے عقیدت کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ کون کون سے حکمران سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ارادت رکھتے تھے......

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی مسعودی (ناظم تعلیمات نصرۃ العلوم، کراچی) نے ''تعارف جہان امام ربانی'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ''جہان امام ربانی'' کا بھرپور موضوعاتی تعارف پیش کیا......

علامہ صاحبزادہ سید محمد علیم الدین الازہری نے ''مجدد الف ثانی کا شان تقوٰی'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے آپ کا اتباع سنت اور کمال احتیاط کا ذکر کیا......

پروفیسر غلام مصطفٰی مجددی (شکرگڑھ، نارووال) نے '' حضرت مجدد الف ثانی کے علم الکلام میں اجتہادات'' کے عنوان سے تفصیلی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی اجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے......

مولانا جاوید اقبال مظہری (بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے خطبۂ استقبالیہ کے علاوہ ''آئینہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ طریقۂ عالیہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے، ان کی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کے فضائل وکمالات کا عکس اور نمونہ نظر آتا ہے......

انھوں نے خطبۂ استقبالیہ میں آنے والے تمام علماء ومشائخ اور شرکاء کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی......

پروفیسر محمد عامر بیگ مسعودی (استاد، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، کراچی) نے ''پاکستان میں نفاذ شریعت مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ علماء حق اور مشائخ عظام پاکستان میں جو نفاذ شریعت کے قیام کے خواہاں ہیں ان کے پاس وہی راستہ ہے جو حضرت مجدد الف ثانی نے اختیار کیا یعنی با اثر ارکان پارلیمنٹ اور وزراء مملکت سے تعلقات استوار کر کے انھیں حکومت وقت کو نیک مشورے دینے پر آمادہ کیا جائے......

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے ''حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ حضرت مجدد کی نظر میں'' مولانا فضل اللہ حسینی رحمانی نقشبندی نے ''النفس و آفاق حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں'' پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے ''فتاویٰ رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی''، صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) نے ''لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ'' اور پروفیسر قاری محمد رفیق نقشبندی مسعودی (لاہور) نے ''مستحقین کے لیے اعیان مملکت کے نام حضرت مجدد الف ثانی کی سفارشات مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں'' کے عنوانات سے کانفرنس کے لیے مقالات پیش کیے......

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (چیئرمین سیرت اکادمی کوئٹہ) نے ''حضرت مجدد الف ثانی، چند اہم پہلو'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اسلامی خدمات اور علمی و روحانی کمالات کے پیش نظر انھیں ''ہند میں سرمایہء ملت کا نگہبان'' قرار دیتے ہیں، جبکہ دوسری جگہ ''عرفان و سلوک کا مجتہد اعظم'' قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''انھوں نے اپنے زمانے کے تصوف کا تجزیہ جس بے باکی اور تنقید و تحقیق سے کیا اس سے سلوک و عرفان کا ایک نیا طریقہ وضع ہوا......

امام ربانی کانفرنس کے نام درج ذیل علماء و مشائخ اور اسکالرز کے پیغامات بھی موصول ہوئے جنہیں دوران محفل وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنایا گیا......

☆......میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقپور شریف)

☆......پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
(چیئرمین سیرت اکادمی، بلوچستان، کوئٹہ)

☆......صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆......ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ، حیدرآباد سندھ)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج، لاہور)

☆......پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

(نگراں، مرکزی مجلس رضا، لاہور)

☆......جناب شمس الحق

(سکریٹری کراچی یونیورسٹی، کراچی)

☆......خواجہ محمد نعیم صدیق

☆......محمد خالد حسن مجددی قادری

☆......منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

صدر محفل حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی نے خطبہء صدارت ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کو ۱۲ر جلدوں کی صورت میں پائے تکمیل تک پہنچایا، اتنے عظیم رہبر و رہنما اور وحید عصر کے حالات زندگی اور اسرار ومعارف پر ہزاروں صفحات پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کی تدوین اور اشاعت بڑی سعادت کی بات ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس عظیم وجلیل القدر خدمات کے لیے مجدد مأۃ حاضرہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ان کے معاونین (صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری) کا انتخاب فرمایا......انھوں نے کہا کہ آج کی یہ ''محفل تشکر'' جہان امام ربانی کے منصوبہ کی تکمیل پر اظہار تشکر کے بطور منعقد کی گئی ہے، جہان امام ربانی کا پاکستان میں شائع ہونا باعث مسرت ہے کیونکہ یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے محسن ہیں......انھوں نے حضرت مسعود ملت، مرتبین جہان امام ربانی،

ادارۂ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے تمام معاونین اور اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا......

امام ربانی فاؤنڈیشن کی مجلس شوریٰ کے رکن ڈاکٹر صفی الدین صدیقی مسعودی نے سرپرست فاؤنڈیشن حضرت مسعود ملت کی طرف سے، صدر محفل، علماء ومشائخ، مہمانان گرامی، ممتاز مقالہ نگار حضرات، نعت خواں اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا......

اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر کے بعد تمام شرکاء کو طعام ۔ کے ساتھ ''مجلہ المظہر کا امام ربانی نمبر'' اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا گیا جبکہ مستحقین زکوٰۃ علماء وطلبہ کو زکوٰۃ کی مد سے ''جہان امام ربانی'' کے سیٹ مفت تقسیم کیے گئے......کانفرنس میں جہان امام ربانی اور دیگر کتب کے نمائشی اسٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ شرکاء محفل کو ان کے گھروں تک واپسی کے لیے مفت ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا......







بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب ______________ السلام علیکم

آپ کو تقریب میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے

18 مارچ بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سنٹر 02:00 بجے دوپہر

زیر صدارت

حضرت ابوالسرور محمد مسرور احمد ... محمد مسعود احمد

مہمان خصوصی

جناب میاں محمد اسلم اقبال وزیر سیاحت پنجاب

افتتاحی کلمات ○ جناب جمیل اطہر سرہندی ○ جناب ڈاکٹر سید شبیر الحسن

تلاوت: جناب قاری ... نقشبندی نعت: جناب قاری ... نقشبندی

کلام اقبال: جناب ... نقشبندی

مقالہ نگار / مقررین

خصوصی شرکاء

○ ... عبدالحکیم شرف قادری ○ ... محمد سرفراز احمد نعیمی

○ جناب محمد عالم مختار حق ○ ...

○ ... اقبال احمد فاروقی

نوٹ

اس تقریب سعید کے موقع پر ... محمد مسعود احمد کی زیر نگرانی مرتبہ ... "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" جس کی 7 جلدوں کی تقریب رونمائی 24 اپریل 2005 کو ... میں ہوئی تھی اس کی مزید پانچ جلدوں کے شائع ہونے پر اظہار تشکر ... رونمائی کی جائیگی۔

مجلس مشاورت

مجلس استقبالیہ

مجلس انتظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

روئداد جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(منعقدہ ۱۸/مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس حال ہمدرد سینٹر لٹن روڈ، لاہور)

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)



حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع تھا۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس و چین، امریکہ و یورپ بھی اس دائرہ میں شامل ہیں۔ عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدین سنبھلی سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندی، شیخ محمد مراد منزلوی، شیخ خالد کردی علیہم الرحمۃ وغیرہ سے ہوئی۔ حرمین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکہ معظمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کی اشاعت سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد جگر گوشہء مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ زیر اہتمام اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی و شیر ربانی اسلامک سینٹر ۱۸/مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر، لاہور میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر کام کا آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی کی ''زبدۃ المقامات'' اور خواجہ بدر الدین سرہندی کی ''حضرات القدس'' اور ''مجمع الاولیا'' آپ کے سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کی بین الاقوامی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کنیڈا وغیرہ دس ملکوں میں آپ کے حالات و افکار پر بارہ محققین پی۔ ایچ۔ ڈی

کر چکے ہیں۔اس وقت نیوزی لینڈ میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالر ڈاکٹر آرتھر بیولر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ عبد الاحد بن خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے نادر مخطوطہ ''الجنات الثمانیہ'' پر یونیورسٹی آف گلاسکو، اسکاٹ لینڈ، یو۔کے میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور اسی مخطوطہ پر دار العلوم سلطانیہ جہلم میں بدر الاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں۔الغرض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک مینارہ نور ہے۔حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں محترم و مکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی اور ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اراکین و معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالے سے یہ کامیاب اور منفرد کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔

مولانا جاوید اقبال مظہری بانی (امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی) نے اپنا مقالہ ''آئینہ فاروق اعظم'' کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت فرمائی۔آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔جہاں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کا مشرق و مغرب میں بول بالا ہوگیا۔اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی۔آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمۂ حق بلند فرمایا اور شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی جگہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سربلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نور باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمٰن بنایا۔

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نظام تبلیغ'' کے عنوان پر اپنا پُرمغز مقالہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے

تقاضوں کو پورا کرنا تمام شریعتوں کو بجالانا ہے۔ چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات کے مظہر ہیں۔اس لیے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گزشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں۔ کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدہ کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اس طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں، مقربین فرشتوں کے اعمال کے خلاصے کا انتخاب کیا۔لہٰذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کا بجالانا ہے۔اس لیے اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوے۔اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اس کے مطابق عمل نہ کرنا گزشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کا جامع ہیں اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے۔لہٰذا سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے۔

جناب پروفیسر محمد اسحٰق قریشی (وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد) نے ''امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے شرک وکفر، الحاد، منکرین نبوت، دین الٰہی، خام صوفیہ، بھگتی تحریک، صحابہ کرام اور اہل بیت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مجاہدانہ قوت وکاوش سے اکبری فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی (صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے باہمی روابط'' پر بیان کرتے ہوے فرمایا کہ حسن خان افغان نے حضرت امام ربانی کے مکتوبات کو تحریف کر کے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو پیش کیا اور اس طرح حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی، لیکن

حضرت امام ربانی نے اپنے دست مبارک سے اصل مکتوبات تحریر فرما کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا تو حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقہ ءارادت سے منسلک تھے، ان کے درمیان اخلاقی و روحانی، علمی و ادبی روابط مستحکم ہو گئے اور اس بنا پر معاندین اپنی سازش میں ناکام ہوے۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد (صدر شیر ربانی اسلامک سینٹر و جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دوقومی نظریہ'' کے موضوع پر قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کرتے ہوے پُر مغز مقالہ پیش کیا۔ جس میں حضرت امام ربانی کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان دوضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کا باعث ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کو فرماتا ہے: اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا، عزت دینے سے مراد یہ نہیں کہ ان کی خواہ مخواہ تعظیم کی جائے اور انھیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انھیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے۔ انھیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیاوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انھیں بے قدر جانتے ہوے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیاوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قایم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس ومحبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے۔ ان دشمنوں سے دوستی کا کم از کم ضرر ونقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر ونقصان ہے۔ دشمنان خدا عزوجل سے

دوستی والفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ ورسول کی تصدیق پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکلیہ مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی (شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، لاہور) نے ''حضرت امام ربانی اور سرمایہ ملت کی نگہبانی'' کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوئے کہا، ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کے بعد عمل صالح مومن کے لیے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شھوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ غلبہء اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے۔ خود نیک بننے کے ساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریق سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ فرزندان ملت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے۔ عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اور فکری محاذ پر پہرہ دینا ملت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ابنائے ملت کے آپس کے تعلق اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلق کی کجی سے بچانا ملت کی بہت بڑی حفاظت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ان تمام حدود پر بھرپور پہرہ دے کر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرات) نے ''حضرت امام ربانی کا جرگہ ممدان دولت اسلام'' کے عنوان پر سیر حاصل اور پُر مغز گفتگو فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ نوید الحسن مشہدی نے ''اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اولاد واحفاد'' پر مقالہ پیش کرتے ہوئے فرمایا حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے اولاد واحفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ اس نورٌ علیٰ نور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ جن خطوط پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے کام کیا انہیں کو تادم زیست رہنما اصول بنائے رکھا۔ خانوادۂ مجددیہ کے اصحاب نے مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ اپنی علمی، روحانی، عملی، اخلاقی قدروں اور حکیمانہ طریقۂ تبلیغ اور مکتوبات سے بادشاہوں، علماء کرام، وزراء اور صاحب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے مسلک اہل سنت کی ترویج واشاعت میں گراں قدر خدمات

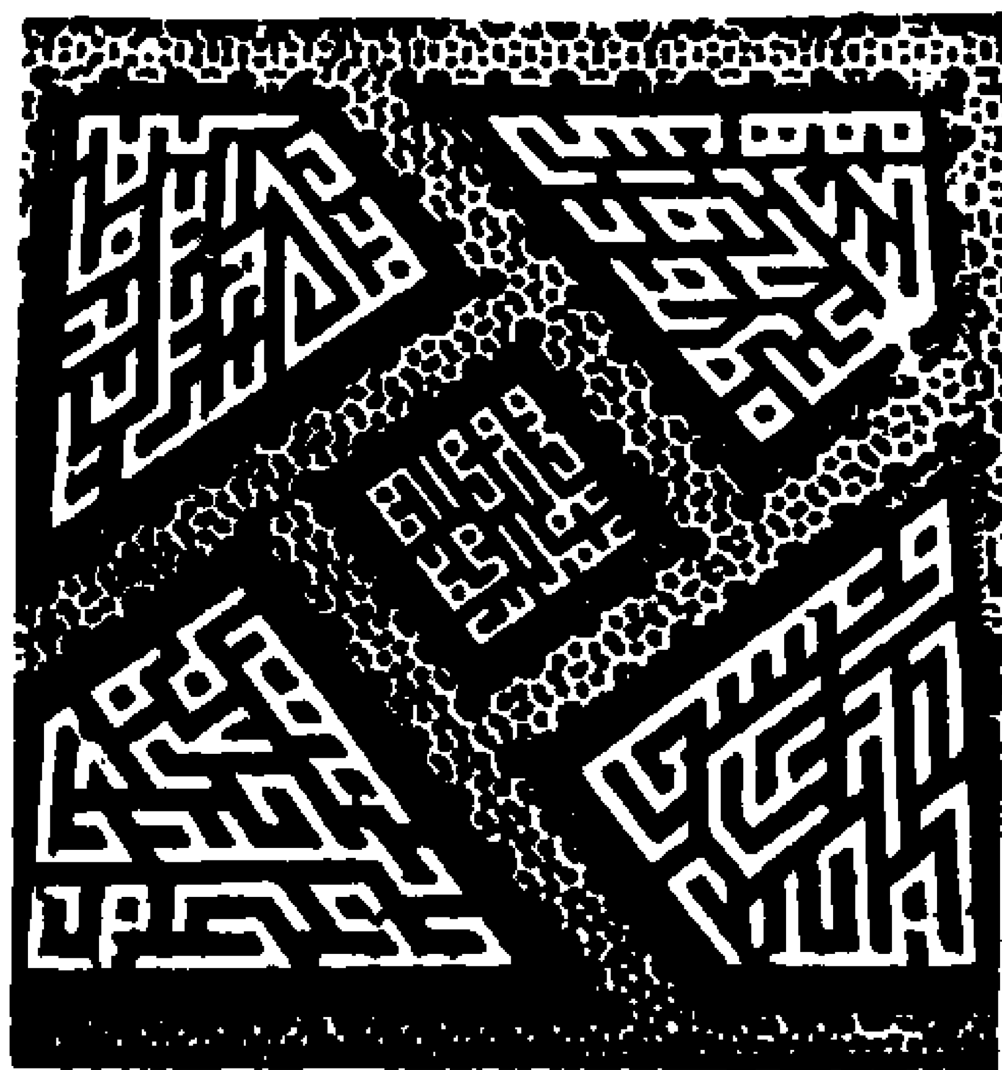
انجام دیں۔ ان میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت خواجہ صبغۃ اللہ، حضرت خواجہ محمد نقشبند اور خواجہ محمد زبیر علیہم الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جہان امام ربانی کانفرنس کا آغاز قاری ظہیر احمد نقشبندی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔ قاری نصیر احمد نقشبندی نے بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ نعت اور جناب اصغر علی نقشبندی نے بحضور امام ربانی کلام اقبال پیش کیا۔ ڈاکٹر سید شجاع الحسن (پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی، سمن آباد لاہور) اور جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی نے اسٹیج سکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ ممتاز صحافی و دانشور جمیل اطہر سرہندی چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت وتجارت (سکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور) نے افتتاحی کلمات میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲؍جلدوں کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرتبین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو مبارک باد پیش کی اور کراچی سے آئے ہوے ادارہ مسعودیہ کے صدر حاجی معراج الدین مسعودی اور دیگر مسعودی برادران کا شکریہ ادا کیا، آپ نے کہا فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی تعلیمات وعقائد ونظریات، کارہائے نمایاں اور دینی وملی خدمات کو عام کرنے کا سلسلہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوا اور ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جو کہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی آٹھ سالہ شب وروز محنت وکاوش سے منصۂ شہود پر آیا۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کا اولین محرک ثابت ہوا۔ انھوں نے کہا وہ عرصہ تقریباً انتیس سال تک حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ سے حضرت امام ربانی پر ایک علمی تحقیقی جامع سوانح حیات جو کہ ان کی علمی ادبی خدمات، عقائد ونظریات، کارہائے نمایاں پر مشتمل عظیم شاہکار ہو مرتب کرنے کی التجا کرتے رہے۔ بالآخر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے تقریباً پانچ برس قبل اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کیا اور سات جلدوں کی تکمیل اپریل ۲۰۰۵ء کو ہوئی۔ اس ضمن میں اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سینٹر، لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' ایوان اقبال، لاہور میں ۲۴؍اپریل ۲۰۰۵ء کو منعقد کرنے کا انھیں شرف حاصل ہوا اور اس عظیم انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اظہار تشکر

کے لیے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس''، ہمدرد سینٹر، لاہور میں ۱۸؍ مارچ ۲۰۰۷ء کو منعقد کرنے کی بھی انھیں سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ان کی نظر میں برصغیر پاک و ہند میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ حضرت امام ربانی پر کام کرنے والی علمی اور تحقیقی شخصیت اور کوئی نہیں تھی۔

صوفی غلام سرور نقشبندی نے حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی ۱۲؍ جلدوں کی تکمیل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور آپ نے حضرت مسعود ملت مدظلہ کی اس کرم فرمائی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور اس کارنامہ کو بحسن خوبی انجام دینے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ریسرچ اسکالر امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اور دیگر مسعودی برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صوفی غلام سرور نقشبندی نے اس کانفرنس کے معاونین و اراکین، جملہ احباب، مقررین و حاضرین کے لیے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام کو پہنچی۔





مہمانانِ خصوصی

☆ محترم مہرزادہ جناب حکیم ظہیر الدین بیگ صاحب
☆ حضرت عبدالعزیز صدیقی صاحب نقشبندی سجادہ نشین خانقاہ مذکوری (اندور)
☆ محترم جناب عبدالمجید صاحب مجددی سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ (رام پور)
☆ جناب محمد قرشی صاحب سجادہ نشین احتوی درگاہ شاہ عبدالسلام (دہلی)
☆ محترم جناب ڈاکٹر محمد حبیب صاحب سجادہ نشین آستانہ حضرت خواجہ باقی باللہ
☆ محترم جناب پیر طریقت عبدالرحمن صاحب نقشبندی مجددی (احمد آباد)
☆ محترم جناب پیر طریقت اقبال بھائی صاحب سجادہ نشین خانقاہ ...
☆ محترم جناب مولانا محمد آفاق صاحب مجددی، بانی الجامعہ الاحمدیہ (ٹونک)
☆ محترم جناب پروفیسر ضیاء الدین شمسی تبریزی صاحب خطیب عیدگاہ (ٹونک)
☆ جناب صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ)

مجلس مشاورت

محمد رحیم خاں، حکیم اخلاق احمد، شاہد حسین، محمد جشر احمد، محمد مسلم، محمد اکرام، محمد سلیم عزیز، یمین احمد، شاہد ظفر، سید حامد حسین خضر، محمد اسلم، ڈاکٹر محمد نجیب، مرزا علیم الدین، ڈاکٹر صادق قریشی، احسان بخش، محمد حسنین برکاتی، ظہور احمد، غلام حیدر، شجاع الدین۔

مجلس انتظامیہ

ڈاکٹر بشیر احمد، مرزا رفیع الدین، رضی الدین بیگ، محمد ناصر، محمد سعید خاں، محمد قاسم، سالک خاں، غزال خاں، فیض احمد، عبدالمجید، عبدالرحمن، محمد محسن، آفاق احمد، محمد افضال، محمد یونس، نسیم احمد، شاداب حسین، عاصم اخلاق، فیضان احمد، محمد صہیب، حلیم خاں، ایم قیس، محمد فہیم، محمد یاسین۔

مجلس استقبالیہ

ڈاکٹر محمود احمد، ڈاکٹر نجم الدین، محمد عرفان، محسن خاں، ارشد احمد، سید محمد احمد نظامی، حافظ محمد بلال، حافظ محمد عاقل، اطہر مرزا، عبدالباقی، محمد اقبال، اسعد عزیز صدیقی، عبداللہ قریشی، حافظ عبدالمنان، محمد سعد احمد، محمد تشنم، حماد احمد، محمد سفیان، محمد تابش۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ (روم: ۲۲)

بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے

جہانِ امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) جلدیں

افتتاحیہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
مولانا جاوید اقبال مظہری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

ناظم ادارہ
محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۔

حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

عظیم الشان عالمی کانفرنس

۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی
ملائک صف بہ صف ایستادہ اند جا بجا دربانی

20-03-2007

زیر اہتمام

المجدد اکیڈمی، انٹرنیشنل، فتحپوری دہلی

منجانب: حضرت ... انٹرنیشنل ... دہلی

فون فیکس: 23918322,23879610

almujaddid academy@mail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

محترم و مکرم جناب محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالم اسلام کے مجدد اعظم امام العارفین قدوۃ السالکین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان اسلامی خدمات حالات و آثار کے حوالے سے مورخہ ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق 20 مارچ ۲۰۰۷ء بروز منگل بعد نماز عشاء جین نگل ہال مسجد فتحپوری دہلی میں دوسری عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے جس میں آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔

والسلام مع الاکرام

(مولانا مفتی) محمد مکرم احمد غفرلہ

صدر المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل دہلی

صدر حضرت امام ربانی ... سوسائٹی (رجسٹرڈ)

نوٹ: انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امام ربانی کے بارے میں یادگاری مجلہ شائع کیا جا رہا ہے اس کے بارے میں مضامین ای میل کیے جا سکتے ہیں e-mail:almazhar@sat.net.pk

آداب محفل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضرور شرکت فرمائیں۔

زیر سرپرستی

☆ حضرت مجدد العصر مسعود ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ
☆ مرشد برحق امین ملت علامہ پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف (یوپی)
☆ فضیلت مآب حضرت شاہ عبدالنصیر فاروقی صاحب مجددی
سجادہ نشین درگاہ شاہ ابو الخیر دہلی
☆ عزت مآب حضرت سید محمد صادق رضا صاحب
سجادہ نشین آستانہ مجددیہ (سرہند شریف)

زیر صدارت

☆ ماہر شریعت پیر طریقت حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب نقشبندی
مدرس عالیہ شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی

مقررین گرامی

☆ محترم مولانا مفتی محمد مظہر احمد صاحب شاہی امام
مسجد فتحپوری، صدر المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل
☆ خطیب الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب نعیمی
خلیفہ حضرت ... (بریلی شریف)
☆ محقق عصر محترم مولانا ڈاکٹر ... صاحب
صدر شعبہ اسلامی ... دہلی
☆ آبروئے اہلسنت جناب مولانا مشتاق احمد ... صاحب
پرنسپل جامعہ ... (دہلی)
☆ فاضل نوجوان جناب مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب نقشبندی (احمد آباد)
☆ جناب مولانا محمد ... احمد نقشبندی سروری صاحب

المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل کے اغراض و مقاصد

زیر سرپرستی

حضرت پیر طریقت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب
نقشبندی مجددی دامت برکاتہم شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تعلیمات و افکار و خدمات پر تحقیقی مقالات کی تحریر و اشاعت۔
۲۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے جدوجہد۔
۳۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں اہل سنت کے اتحاد کی کوشش۔
۴۔ عالمی سطح پر تحقیق ... مجدد الف ثانی کے ... کی ...
سے آگاہی۔
۵۔ سالانہ امام ربانی کانفرنس کا انعقاد۔

نوٹ: جہان امام ربانی ... (جلد ...) دستیاب ہیں۔ جو صاحب لینا چاہیں آرڈر بک کرا سکتے ہیں۔

المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل دہلی

... 6490 ... چاوڑی بازار ... (110006) دہلی
فون و فیکس: 23879610,23918322
[illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی

(منعقدہ ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰ر مارچ ۲۰۰۷ء،

جیون بخش ہال، مسجد فتحپوری دہلی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری



حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت اور نعمت تھے، اس دور میں ان جیسا عزیمت وعظمت والا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، شہنشاہوں سے ٹکرلے کران کی اصلاح فرمانے والے اکیلے امام ربانی ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں روحانی اور مذہبی انقلاب برپا کردیا......ان خیالات کا اظہار شیخ طریقت ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری دہلی) نے ''مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی'' سے صدارتی خطاب کے دوران کیا جو کہ المجدد اکیڈمی دہلی اور نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، دہلی کے اشتراک سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال اور ان پر شائع ہونے والی عظیم کتاب ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے حوالے سے ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰ر مارچ ۲۰۰۷ء کو جیون بخش ہال مسجد فتحپوری، دہلی میں منعقد کی گئی......موصولہ دعوت نامہ اور اشتہار کے مطابق یہ دوسری مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس صاحبزادہ ابوالنصر محمد انس فاروقی (سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) اور صاحبزادہ سید محمد صادق رضا (سجادہ نشین درگاہ مجددیہ، سرہند شریف) کے زیر سرپرستی علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی......مہمانان خصوصی میں مرزا نواب حکیم

فریدالدین بیگ، حضرت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی (سجادہ نشین خانقاہ نذر محمدی، اندور)......حضرت عبد المجید مجددی (سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ، رام پور)......صوفی محمد عمر فریدی (متولی درگاہ شاہ عبدالسلام، دہلی)......ڈاکٹر محمد مجیب احمد (سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ باقی باللہ، دہلی)......پیر طریقت عبدالرحمٰن نقشبندی (احمد آباد) پیر طریقت بھائی اقبال نقشبندی مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ، (احمد آباد)......مولانا آفاق احمد مجددی (بانی الجامعۃ الاحمدیہ قنوج)...... پروفیسر ضیاء الدین شمسی تہرانی (خطیب عید گاہ، ٹونک) اور صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ) شامل ہیں جبکہ درج ذیل علماء ومشائخ اور اسکالرز نے مقالات پیش کر کے حضرت امام ربانی کو خراج تحسین پیش کیا......

☆......مولانا مفتی محمد معظم احمد

(صدر المجد داکیڈمی ونائب امام فتحپوری مسجد، دہلی)

☆......علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

(خلیفہ تاج الشریعۃ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، بریلی شریف)

☆......ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی

(صدر شعبۂ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی)

☆......علامہ محمد اشتیاق القادری

(پرنسپل جامعہ امام احمد رضا، مہرولی)

☆......علامہ محبوب المرسلین نقشبندی (احمد آباد)

☆......مولانا محمد انس احمد نقشبندی مجددی

اس محفل مبارک سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تو سرہند شریف میں آرام فرما ہیں مگر ان کے افکار پر ساری دنیا میں کام ہو رہا ہے،

عقیدت مند جوق در جوق بارگاہ مجددیہ میں فیض پانے کے لیے حاضر ہو رہے ہیں...... مجدد العصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کے زیر سایہ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان) نے ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی'' کی سات جلدیں شائع کیں اور اب مزید پانچ جلدیں شائع کی ہیں، وہ اور ان کے رفقاء اس عظیم کام پر مبارکباد کے مستحق ہیں انھوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کے نقشبندی مراکز مجدد العصر یا امام ربانی فاؤنڈیشن پاکستان سے رابطہ قایم کریں تو سلسلہ کا عظیم الشان کام ہوگا کیوں کہ المجد داکیڈمی بھی جہان امام ربانی اور حضرت مجدد العصر کا فیضان ہے......

کانفرنس کی نظامت کی سعادت مولانا محمد انس نقشبندی مسعودی اور جناب قیصر خالد نے حاصل کی...... تلاوت قرآن کریم سے شروع ہونے والی اس کانفرنس کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر پر ہوا...... شرکاء میں درج ذیل رسائل بطور تحفہ پیش کیے گئے......

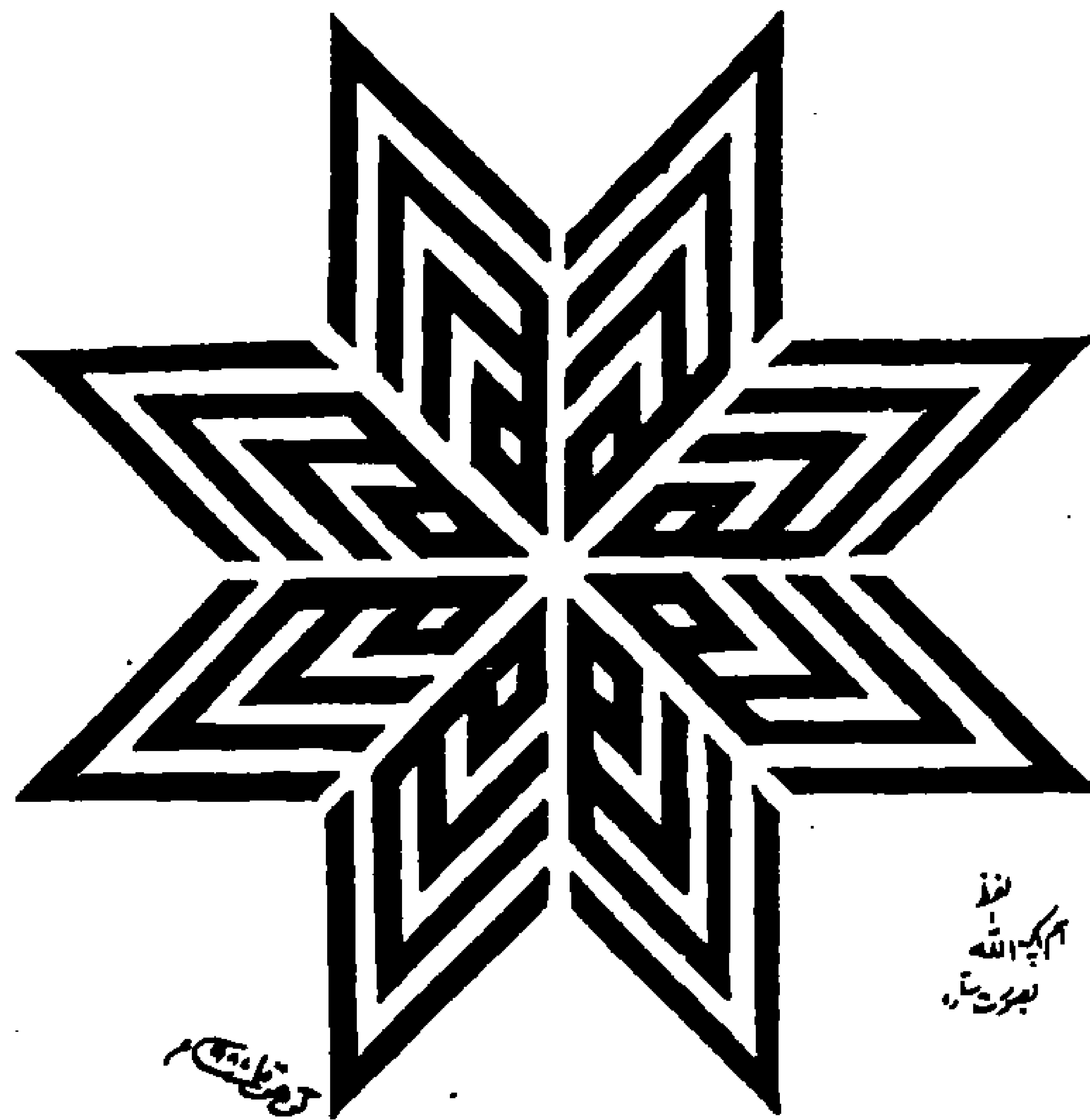
☆...... مجدد اعظم (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

☆...... مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت (صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد)

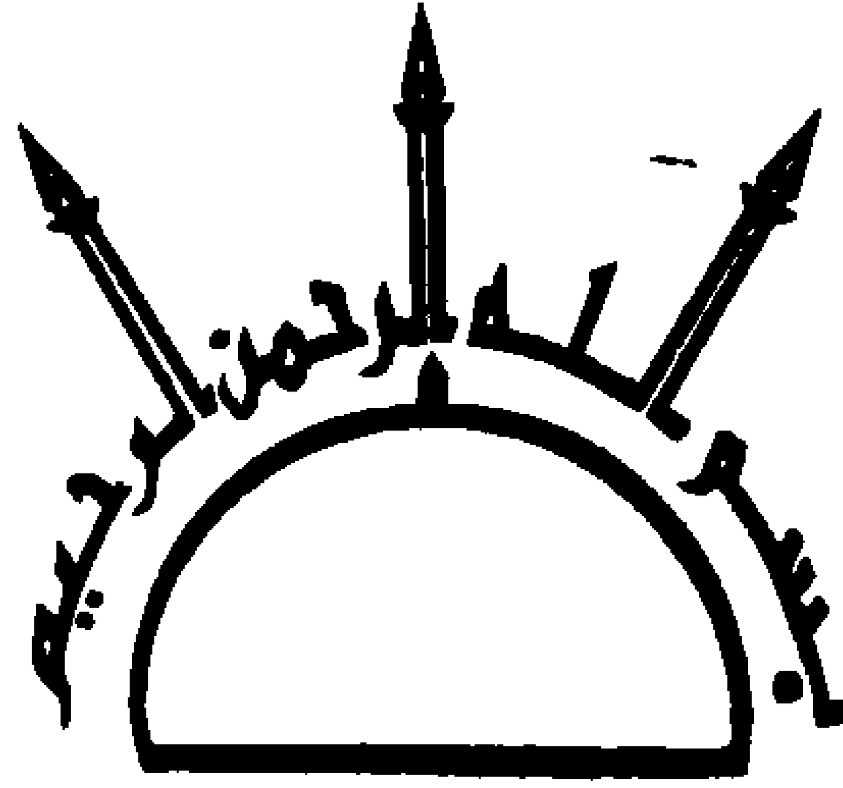
☆...... ماہنامہ امان الہند دہلی کا حضرت مجدد الف ثانی نمبر

☆......☆......☆

۳۹۶



۱۶۹۶



باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم...... باب چہارم



٣٩٨



١٦٩٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی کا

موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ
صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

۱۹۹۹

۵۰۰

آئینہ خانہ

نمبر شمار	عنوان
۱	ابتدائیہ ــــ محمد عبدالستار طاہر مسعودی
۲	باب ۱ ــــ انتسابات
۳	باب ۲ ــــ حمد و نعت
۴	باب ۳ ــــ ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ
۵	باب ۴ ــــ مناقب
۶	باب ۵ ــــ مناجات
۷	باب ۶ ــــ تأثرات
۸	باب ۷ ــــ اکابر نقشبندیہ
۹	باب ۸ ــــ حضرت مجدد الف ثانی ــــ حالات و خدمات
۱۰	باب ۹ ــــ حضرت مجدد الف ثانی، امتیازات و تفردات
۱۱	باب ۱۰ ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تفسیر
۱۲	باب ۱۱ ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ
۱۳	باب ۱۲ ــــ تخریج احادیث از مکتوبات شریف
۱۴	باب ۱۳ ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات
۱۵	باب ۱۴ ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف
۱۶	باب ۱۵ ــــ حضرت غوث اعظم، امام اعظم اور حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۱۷	باب ۱۶ ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

۱۷۰۰



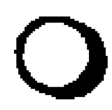
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ



''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے پہلے محرک حضرت علامہ رضوان احمد نقشبندی مجددی ہیں انہوں نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں نبہانی العصر، مجدد عصر حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز پر تحقیقی مقالات کو یکجا کر کے شائع کرنے کی تحریک وترغیب دلائی۔

اس اثناء میں مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کو خواب میں حضرت مجدد پر کام کرنے کیلئے اشارہ ملا، چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ مسعود ملت زید لطفہٗ سے ذکر کیا۔ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کا ۲۰۰۲ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ، حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہیں جبکہ چیئرمین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو منتخب کیا گیا اور مولانا جاوید اقبال مظہری بانی اور ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے معاملات چلانے کے لیے ایک انتظامی بورڈ مقرر کیا گیا۔



امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام سے قبل حضرت مجدد قدس سرہٗ العزیز کے حوالے سے کام کے لیے ۱۹۹۲ء میں حضرت مسعود ملت کی زیرنگرانی ''ادارہ معارف مجدد الف ثانی'' کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرستوں میں پیر محمد ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ اور پیر عبدالوحید جان سرہندی تھے۔ اس ادارے کے صدر حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی ہیں اور نائب صدور حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور مفتی محمد جان نعیمی اور مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سکریٹری جنرل ہیں۔

اس ادارے نے چند کتابیں شائع کیں، لیکن فعال نہ رہا۔ چنانچہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر کام کے

لیے امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام ناگزیر ہوگیا۔



ماہ ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ/مئی ۲۰۰۲ء میں ''جہان امام ربانی'' پر کام کا آغاز ہوا۔ حضرت قبلہ مسعود ملت اس کی جلد اوّل کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''ابتدا میں خیال تھا کہ یہ کام ایک جلد میں سمٹ جائے گا ـــــ پھر کام بڑھا تو خیال آیا کہ شاید دو جلدوں میں سمٹ جائے، پھر بڑھتے بڑھتے، بڑھتا ہی چلا گیا، اور سمیٹا تو برسوں کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام ہفتوں میں، ہفتوں کا کام دنوں میں، دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام لمحوں میں سمٹتا چلا گیا ـــــ اور ایک نہ دو، مکمل سات ضخیم جلدوں میں کام سمٹا ـــــ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ونصرت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ خاص اور اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور آباء واجداد کرام علیہم الرحمۃ کی توجہات عالیہ کے طفیل برق رفتاری سے یہ کام انجام پایا ـــــ حوصلہ بڑھتا گیا، وہ کام ہوتے رہے جن کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔''

۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۵ء تک تین سال مسلسل جدوجہد کر کے پہلی چھے جلدیں ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء میں منظر عام پر آئیں جو ایک سو ملکی وغیر ملکی فضلاء ومحققین کے علمی وتحقیقی مقالات سے آراستہ ہیں۔ ایک اضافی جلد ''نورٌ علیٰ نور'' کے عنوان سے شائع ہوئی جو جہانِ امام ربانی کے مختلف مرقعات پر مشتمل ہے اس میں مقدس وتاریخی یادگار عمارات اور مزارات کی ۱۰۸ رنگین تصاویر آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہیں۔ جہانِ امام ربانی کی گیارہ جلدوں میں ہر جلد میں پانچ ابواب ہیں ـــــ ہر جلد کو ''اقلیم'' سے تعبیر کیا گیا ہے اور باب کو ''کشور'' سے ـــــ ہر جلد میں نعت، منقبت اور تاثرات ہیں ـــــ ہر جلد میں ابتدائیہ بھی ہے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات میں ایک مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے۔



پہلی چھے جلدوں کی اشاعت کے بعد مزید مقالات اور نگارشات دستیاب ہوتے رہے، اور یوں مزید

پانچ جلدوں کا مواد جمع ہو گیا۔ پھر یہ خبر ملی کہ ''باقیات جہانِ امام ربانی'' کے عنوان سے تین اور جلدیں مرتب ہوں گی۔



''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی گیارہویں جلد کتابیات، اشاریہ کتب و رسائل، اشاریہ اماکن، اشاریہ اسماء الرجال پر مشتمل ہے —— ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے تعارف اور سرسری موضوعاتی جائزہ پر مبنی ''جہاں نما'' برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے مرتب کیا تھا جو مزید اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اب حضرت قبلہ مسعود ملت نے احقر کے نام ایک کرم نامے میں تحریر فرمایا کہ:

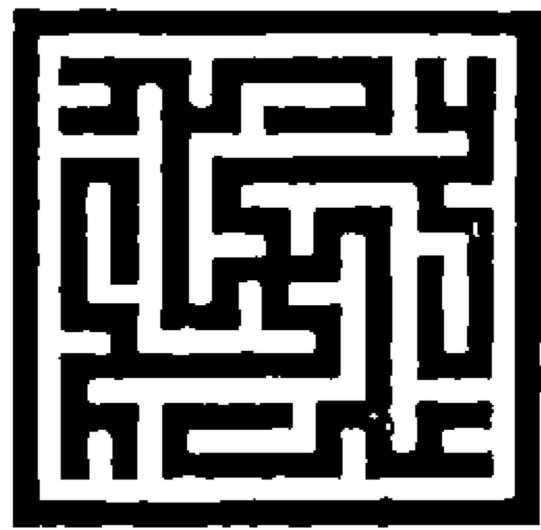
''محققین کی سہولت کے لیے یہ خیال آیا کہ مقالات کا ایک (تفصیلی) موضوعاتی اشاریہ مدوّن کیا جائے۔''

چنانچہ تعمیل ارشاد میں زیر نظر اشاریہ مرتب کیا گیا —— اُمید ہے کہ اہل علم و فضل اور محققین اس سے بھر پور استفادہ کر سکیں گے۔ برادرم پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی مدظلہ العالی نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر احقر کی رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح برادرم ملک محمد سعید مسعودی نے شبانہ روز محنت شاقہ سے قارئین کے ذوق کا سامان کیا، پھر تمام تیاری کے بعد برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مدظلہ العالی نے اس پر نظر ثانی فرما کر بعض اضافات اور ترامیم فرما کر نوازا، احقر ان حضرات کا تہ دل سے ممنون ہے۔ مولائے کریم تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو مقبول و منظور فرمائے، اور ہم سب کو حسن عاقبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اللّٰھم ربنا آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

احقر

محمد عبدالستار طاہر مسعودی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......ا

انتسابات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱ــــــ انتسابات

نمبر شمار	بنام	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قافلہ سالار خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام	اوّل	۷
۲	شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام	دوم	۵
۳	محقق اہل سنت حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمۃ (درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) کے نام	سوم	۵
۴	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام	چہارم	۵
۵	برصغیر کے اُس مردِ کامل کے نام جس نے چودہویں صدی ہجری میں تعلیماتِ مجددّیہ کو فروغ دیا اور اس کی مؤثر ترجمانی فرمائی۔	پنجم	۵
۶	چراغ دہلی فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ششم	۵
۷	محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ہفتم	۵
۸	شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے نام	ہشتم	۵
۹	حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ کے نام	نہم	۵
۱۰	محدث علی پوری حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ کے نام	دہم	۵
۱۱	حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے نام	یازدہم	
۱۲	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ (امام وخطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی) کے نام	نورٌ علٰی نورٌ	۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

• نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲

حمد و نعت

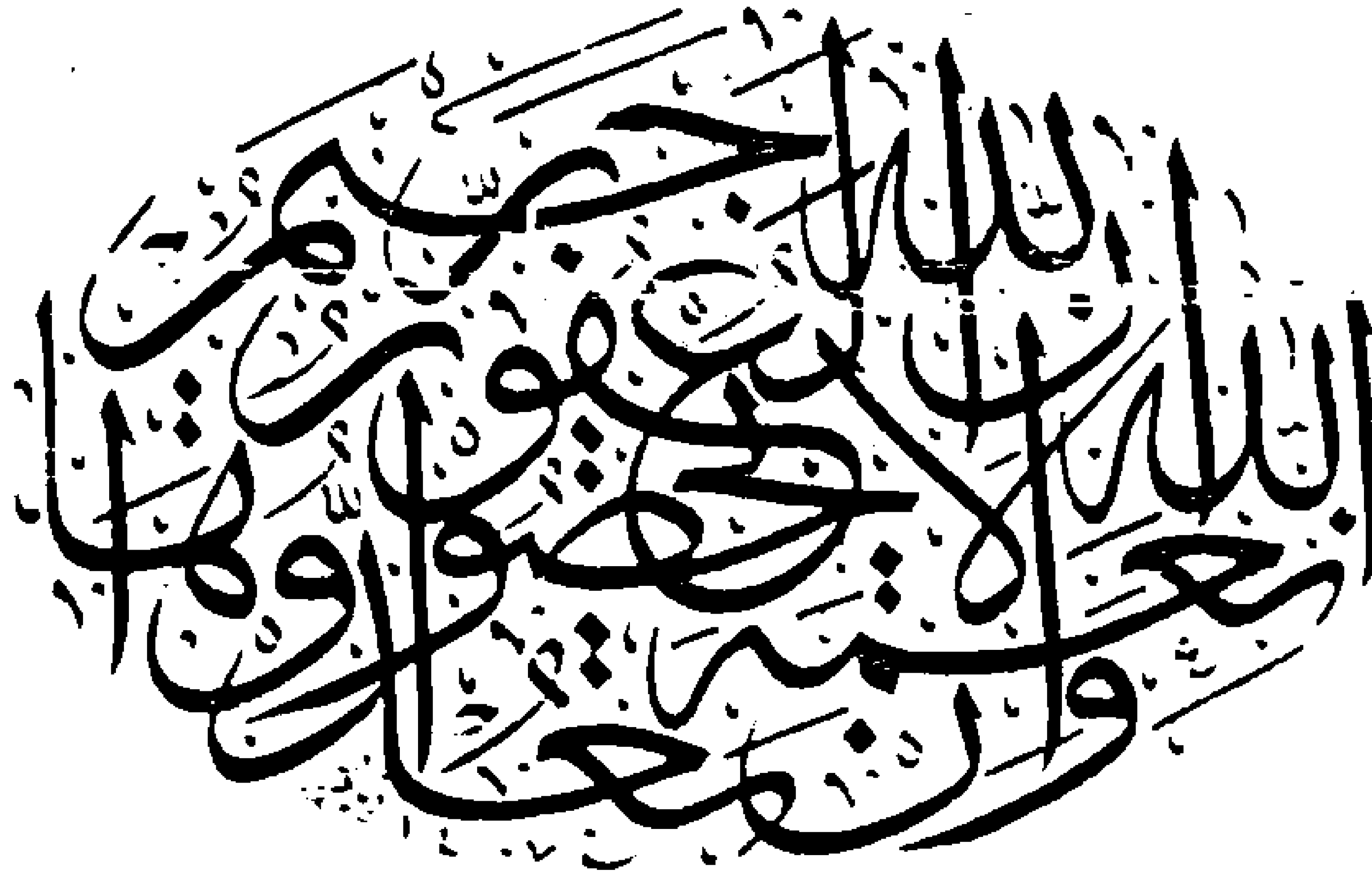
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲...... حمد ونعت

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱	ذہن میں عالم تنویر کہاں سے لاؤں حرف میں نور کی تصویر کہاں سے لاؤں	کیف بنارسی	اوّل	۱۲۰
۲	وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	اول	۱۲۱
۳	زمین وزماں تمہارے لیے، مکین ومکاں تمہارے لیے چنین وچناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دوم	۱۱
۴	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	سوم	۱۱
۵	کس کے جلوہ کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے؟ ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ، تکتا کیا ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	چہارم	۱۳
۶	سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا ووالا ہمارا نبی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۱۱
۷	کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ قرض لیتی ہے گناہ، پرہیز گاری، واہ واہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ششم	۱۳
۸	لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ، مثلِ تو نہ شد پیدا جانا جگ راج کو تاج تورے سر سو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہفتم	۱۱
۹	زہے عزت واعتلائے محمد کہ ہے عرشِ حق، زیر پائے محمد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہشتم	۱۱

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن، اے بہار پھرتے ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	نہم	۱۱
۱۱	بھینی سُہانی صبح میں، ٹھنڈک جگر کی ہے کلیاں کھلیں دلوں کی، ہوا یہ کدھر کی ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دہم	۱۳
۱۲	سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	یازدہم	۱۳




سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۳

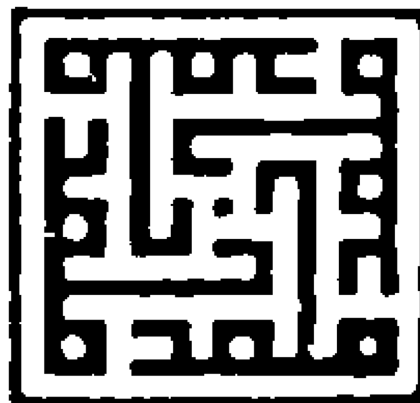
ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۳ ——— ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

نمبر شمار	ابتدائیہ/افتتاحیہ	لکھنے والے	جلد	صفحہ
۱	تقدیم	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	اول	۳۱ تا ۵۸
۲	ابتدائیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	اول	۵۹ تا ۶۸
۳	افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۶۹ تا ۱۱۵
۴	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۱۹ تا ۲۰
۵	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۱۹ تا ۲۰
۶	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۲۵ تا ۲۶
۷	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۲۳ تا ۲۵
۸	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۲۱ تا ۲۳
۹	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہفتم	۲۳ تا ۲۶
۱۰	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۱۹ تا ۲۲
۱۱	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	نہم	۱۹ تا ۲۲
۱۲	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۹ تا ۳۳
۱۳	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۲۹
۱۴	اختتامیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۹۰۳
۱۵	حرف آغاز	مولانا جاوید اقبال مظہری	نورٌ علیٰ نور	۱۱ تا ۱۲



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۴

مناقب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب۴ــــــمناقب

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علَم کشید سرِعرشِ روحِ سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	اوّل	۱۲۳
۲	امام زماں قطبِ اقطاب عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ	اوّل	۱۲۵
۳	ذبابے را تمنائے شکر شد بدین سودا سوئے ہر بام و در شد (مثنوی شریف در شان حضرت مجدد الف ثانی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۳۵
۴	سراپا نسخۂ اخلاقِ فاروق بزہر منقصت تریاق فاروق	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۴۴
۵	نقشبندیہ عجب طائفہ پرکاراند کہ چو پرکار درین دائرہ سربرکاراند (قصیدہ درمدح خواجہای نقشبندیہ)	شیخ محمد شعیب	اوّل	۲۰۱
۶	مرکز نور و تجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عز و وقار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اوّل	۳۸۹
۷	مرکز نور و تجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عز و وقار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اوّل	۳۹۲
۸	کیا نہادِ شکستہ دیں کو آکے پھر استوار تو نے خزاں رسیدہ چمن کو پھر کر دیا سراپا بہار تو نے	سید فیض الحسن شاہ	دوم	۱۴
۹	اے خاکِ پاک روضہ عبیری و عنبری کہ اہلِ جہاں زبوئے تو مدہوش گشتہ اند	شاہ عبدالغنی محدث دہلوی	دوم	۱۶

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ زیر فلک مطلع انوار	ڈاکٹر محمد اقبالؔ	دوم	۱۸
۱۱	خلاق دو عالم ہے نگہ دار مجددؔ ہیں سرور کونین بھی دلدار مجددؔ	قمر یزدانی	سوم	۱۳
۱۲	پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	سوم	۱۴
۱۳	خود آشنا بھی رہا اور خدا آگاہ بھی تھا وہ ایک مرد قلندر جو بادشاہ بھی تھا	کلیم عثمانی	سوم	۱۵
۱۴	تم سا ہے مجدد کون ولی سلطان عالم سرہندی ہے شان تمہاری لیلیٰ سلطان عالم سرہندی	اعزاز الدین احمد صدیقی	سوم	۱۶
۱۵	صاحب تجدید دینِ احمد مختار ہے اس لیے تو شیخ سرہند سے ہم کو پیار ہے	عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	سوم	۱۷
۱۶	مجدد نامہ (منظوم سوانح)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	سوم	۳۵
۱۷	ای شہنشاہ هدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	چہارم	۱۷
۱۸	بگو داستان ز احمد نقشبند کہ داری دل از داغ مہرش سپند	خواجہ عبدالاحد وحدت	چہارم	۲۱
۱۹	دکھا دے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	چہارم	۲۲
۲۰	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی ہے تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	چہارم	۲۴

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۲۱	آفتابِ شرف (قصیدہ)	محمد ابوالشرف مجددی معصومی	چہارم	۳۴
۲۲	محی دین شیخ احمد بے گماں طبق حال عہد خود کردہ بیاں	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۰
۲۳	چوں دگر فرسود رنگ اسلام را داد شرکت با خدا اصنام را (مثنوی صمدانی)	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۲
۲۴	اشک ریزاں بنشتم سرہر وہ گزرے ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پُرسم خبرے (اشک باری و دل فگاری)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۲۵	سرہند کی وہ پاک زمیں خطہ جنت آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار	تاج الدین تاج	پنجم	۱۴
۲۶	تیرے انوار تاباں یا مجددؒ گلستاں در گلستاں یا مجددؒ (مقام رفیع)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۱۶
۲۷	یہ کچھ اشعار بے جاں یا مجدد کہاں ہیں تیرے شایاں یا مجدد (خلق کریم)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	چہارم	۱۸
۲۸	صدر بزم عارفاں ہیں تاجدار سرہند رہنمائے سالکاں ہیں تاجدار سرہند	ابوالا رشد محمد حفیظ نقشبندی	پنجم	۳۶۹
۲۹	سرمہ ہے مری آنکھ کا یہ خاک گہربار خوابیدہ ہے اس خاک میں وہ بندہ بیدار	سید انیس احمد نقشبندی	ششم	۱۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۰	رُخ توحید کے زیور مجدد الف ثانی ہیں نوید ظلِ پیغمبر مجدد الف ثانی ہیں	بشیر حسین ناظم	ششم	۱۸
۳۱	عظیم المرتبت ذی شاں مجدد الف ثانی ہیں ظہور جلوہ ریز داں مجدد الف ثانی ہیں	ابوالطاہر فدا حسین فدا	ششم	۱۹
۳۲	دہر را مژدہ کہ وضعے دگرے پیدا شد زشبِ تیرہ مبارک سحرے پیدا شد (میلادِ مجددؒ)	محمد سلیم جان سلیم مجددی	نورٌ علیٰ نور ہشتم	۲۴ ۱۶
۳۳	سپیدۂ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعرش روح سبحانی (کدام شاہ مجدد)	عابد حسین عابد سہسوانی	نورٌ علیٰ نور	۲۷
۳۴	تعالیٰ اللہ کسے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا (قصیدہ درشانِ مجدد الف ثانی)	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	ہفتم	۱۵
۳۵	اے مجدد! لاج رکھ لی تھی ہماری آپ نے کر کے تجدید وفا کی تاجداری آپ نے	ڈاکٹر اقبال سرہندی	ہفتم	۱۶
۳۶	چراغِ نقشبنداں خواجہ معصوم ملاذ مستمنداں خواجہ معصوم (قصیدہ درمدح حضرت خواجہ معصوم)	مولانا محمد حسن نوحانی زکوڑی	ہفتم	۱۷
۳۷	سرور افزا فضا سرہند کی معلوم ہوتی ہے یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے (دربار عالیہ مجددیہ سرہند شریف)	حمید صدیقی لکھنوی	ہفتم	۱۹

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۸	جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں نہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین ودل کی تفسیریں (شانِ مجددؒ)	فیض لدھیانوی	ہفتم	۲۱
۳۹	امام زماں قطب اقطابِ عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ ابن خواجہ باقی باللہ	ہشتم	۱۳
۴۰	فخر الکرام وقد وۃ لقفا مہم زین الخلیقۃ مقتدیٰ دین الھدیٰ	محمد جان العمری البحری آبادی	ہشتم	۱۴
۴۱	مکاتیب آن شاہ عالی نسب کہ در الف ثانی ست امام ہمام (قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی) امرتسر ایڈیشن ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء	محمد عبداللہ نقشبندی مجددی	ہشتم	۱۷۷
۴۲	یاالٰہی! اپنی ذات کبریا کے واسطے رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے (حضرت مجدد کا شجرۂ طریقت قادریہ صابریہ)	مرزا غلام جیلانی پشاوری متخلص بہ صحیح سالم	ہشتم	۳۶۱
۴۳	مرے دل میں محبت ہے مجدد الف ثانی کی مرا توشہ عقیدت ہے مجدد الف ثانی کی	علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	نہم	۱۵
۴۴	شمع رہ عرفاں ہیں مجدد الف ثانی ایماں کے نگہباں ہیں مجدد الف ثانی	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار قادری نوری	نہم	۱۷
۴۵	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سرعرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۴۶	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی تھی تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	دہم	۲۲

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۴۷	اے شہنشاہ مجدد، کاشفِ اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۴۸	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۴۹	عصر نو میں دین حق کا ترجماں جاتا رہا مسلک حب نبی کا پاسباں جاتا رہا	ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری	دہم	۵۱۳
۵۰	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۵۱	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار	قمر یزدانی	دہم	۲۲
۵۲	اے شہنشاہ مجدد، کاشفِ اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہِ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۵۳	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۵۴	کتابوں میں لکھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا مجدد الف ثانی کے بارے میں سنا ہوگا	سید یونس جمشید پوری	یازدہم	۲۰
۵۵	اس کا جاہ و مرتبہ اس کا حشم انقلاب وقت سے ہوگا نہ کم	طارق سلطانپوری	یازدہم	۲۲
۵۶	ولایت کے وہ میر کارواں ہیں مجدد قصر حق کے پاسباں ہیں	محمد حفیظ نقشبندی	یازدہم	۲۴
۵۷	صاحب تجدید دین احمد مختار آپ ماحی دین الٰہی، ناہی اشرار آپ	سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم	۲۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۵۸	دل و جاں میں جلوہ نما شیخ مجدد ہیں بحمد اللہ! میرا آسرا شیخ مجدد ہیں	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۴۴
۵۹	رہے زباں پہ شان امام ربانی سنا اے کلک بیانِ امام ربانی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۷۷۵
۶۰	عجب رنگ پر ہے جہان مجدد فروغ قمر ہے جہان مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۷۷۸
۶۱	اُٹھایا جس نے دین حق کا پرچم بنا جو غازیانِ ہند کا ضیغم	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	یازدہم	۸۶۲
۶۲	اے خاک پاک روضہ عبیری و عنبری کہ اہل جہان ز بوئے تو مدہوش گشتہ ارز	شاہ عبد الغنی مہاجر مکی	یازدہم	۹۰۲
۶۳	آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۹۲۴

فأصبحتم بنعمته إخوانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۵

مناجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۵ ــــــ مناجات

شمار	مطلع	شاعر	جلد	صفحہ
۱	جفا ہر سو ہے رقصاں یا مجدد یہ اُمت ہے پریشان یا مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۲۰
۲	حضرت احمد مجدد المدد الف ثانی راضیای اوّل	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود، ص ۳۸۵)	پنجم	۳۴۰
۳	لا پھر ایک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی	ڈاکٹر محمد اقبال	پنجم	۵۰۷
۴	میں ہوں اور موج بلا خیز ہے شیأً لِلّٰہ شاہ سرہند، ہوا تیز ہے شیأً لِلّٰہ	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۱۷
۵	یا مجدد الف ثانی اے شہہ عالی جناب مقتدائے شرق و غرب و ملجائے شیخ و شباب	عبداللہ جان عرف شاہ آغا سوم	ششم	۴۰۸
۶	خداوندا بحق اسم اعظم بنور سید اولاد آدم	مولانا خالد کردی شامی نقشبندی	ششم	۸۵۸
۷	المدد چشم و چراغ قادری می سزد در خواجگانت خواجگی (ہشت لوائے غوث اعظم علیہ الرحمۃ)	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود)	ہشتم	۳۷۰
۸	یا مجدد الف ثانی پیر غمخوارم مدد ای شہنشاہ ھدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	نہم	۱۳
۹	خداوندا بحُسن بے مثالت بمر آتی کہ مے تابد جمالت	مولوی وکیل احمد سکندر پوری	یازدہم	۹۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۶

تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

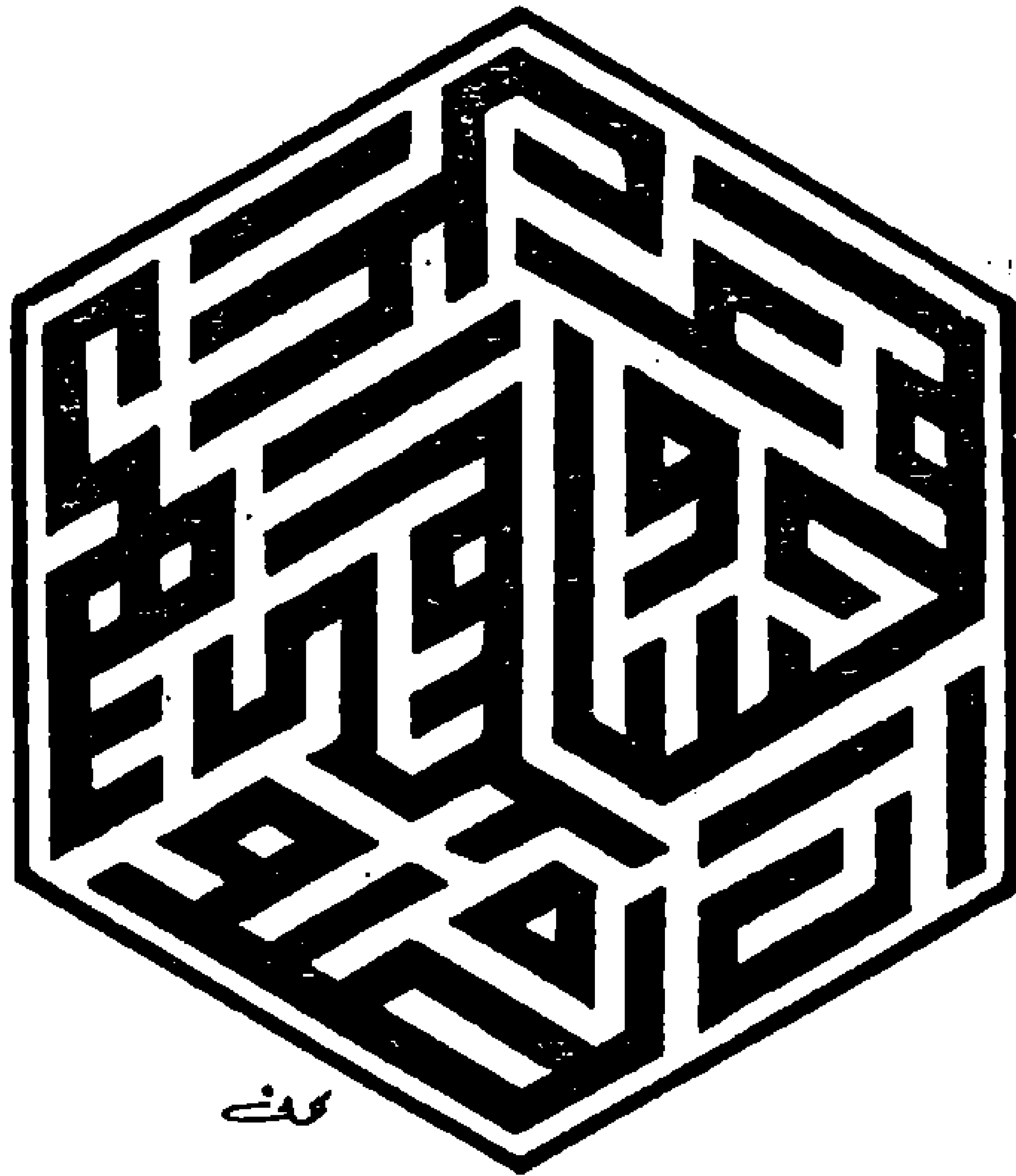
باب ۶ ——— تأثرات

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱	خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	''زبدۃ المقامات'' مطبوعہ کانپور	اوّل	۱۲۹
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مکتوب بنام خواجہ معصوم، دفتر دوم، مکتوب ۶	اول	۱۳۲
۳	حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	''جواہر مجددیہ'' از خواجہ احمد حسین خان	اول	۱۴۰
۴	حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ	''حضرات القدس'' جلد دوم	اول	۱۴۰
۵	حضرت خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ	''حضرات القدس'' جلد دوم	اول	۱۴۱
۶	شیخ عبداللہ قطب علیہ الرحمۃ	مکتوبات شیخ عبداللہ قطب (قلمی)	اول	۱۴۱
۷	شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۸	شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۹	شیخ نظام نارنول علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۱۰	شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۱۱	ارکان سلطنت اکبری	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۳
۱۲	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	''مرج البحرین''	اول	۱۴۵
۱۳	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	''تتمہ اخبار الاخیار''	اول	۱۴۶
۱۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	''نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات	اول	۱۴۷
۱۵	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	''مکتوبات امام احمد رضا بریلوی''	اول	۱۴۷
۱۶	مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ	بروایت شیخ محمد عارف ضیاء مدنی	اول	۱۴۸
۱۷	نواب صدیق حسن خان	''تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار	دوم	۲۱
۱۸	ابوالحسن علی ندوی	''تاریخ دعوت و عزیمت'' جلد چہارم	دوم	۲۲

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	شیخ محمد اکرام	''رودِ کوثر''	دوم	۲۳
۲۰	رشید احمد گنگوہی	قلمی بیاض علامہ محمد ہاشم جان سرہندی	دوم	۲۴
۲۱	ڈاکٹر محمد اقبال	مکتوب پروفیسر یوسف سلیم چشتی	سوم	۲۱
۲۲	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	''شیخ سرہند''	سوم	۲۲
۲۳	ڈاکٹر حفیظ ملک	مسلم نیشنل ازم ان انڈیا & پاکستان	سوم	۲۲
۲۴	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	ہسٹری آف دم فریڈم موومنٹ	سوم	۲۲
۲۵	ڈاکٹر زبید احمد	دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربیک لٹریچر	سوم	۲۲
۲۶	پروفیسر عزیز احمد	اسٹڈیز ان اسلامک کلچر	چہارم	۲۸
۲۷	پروفیسر سید خورشید حسین بخاری	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	چہارم	۲۸
۲۸	پروفیسر محمد عارف اظہر	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	چہارم	۲۸
۲۹	پروفیسر محمد اسلم	دین الٰہی اور اس کا پس منظر	چہارم	۲۹
۳۰	پروفیسر محمد رضا خان	تاریخ مسلمانانِ عالم	چہارم	۲۹
۳۱	ابوالکلام آزاد	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۲۶
۳۲	ابوالاعلیٰ مودودی	مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۲۶
۳۳	مولانا محمد سعید احمد مجددی	''البیان''	پنجم	۲۷
۳۴	شاہ حسین گردیزی	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	پنجم	۲۷
۳۵	مولوی داؤد غزنوی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۶	عبداللہ روپڑی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۷	عبدالمجید سالک	مسلم ثقافت ہندوستان میں	ششم	۲۴
۳۸	جمیل اطہر سرہندی	شیخ سرہند	ششم	۲۴
۳۹	اکبر شاہ خان نجیب آبادی	''قول حق''	ششم	۲۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۴۰	سید انور علی ایڈووکیٹ	شیخ سرہند	ششم	۲۵
۴۱	سید انور علی ایڈووکیٹ	رئیل اچیومنٹ آف ہیومن لائف	ششم	۲۶
۴۲	انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود	ششم	۲۶
۴۳	شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا		ششم	۲۶
۴۴	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد دوم	ششم	۲۶
۴۵	ڈاکٹر محمود الحسن عارف		ششم	۲۹۲
۴۶	جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری		ہفتم	۲۷
۴۷	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	ہفتم	۲۸
۴۸	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد		ہفتم	۲۸
۴۹	پیر سید عاشق حسین مجددی سرہندی		ہفتم	۲۸
۵۰	محمد خالد مجددی		ہفتم	۲۸
۵۱	منیر حسین مسعودی	برمنگھم (یو۔کے)	ہفتم	۲۸
۵۲	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	نہم	۲۳
۵۳	علامہ یٰسین اختر مصباحی	بانی وصدر ''دارالقلم''، ذاکر نگر، دہلی	نہم	۲۳
۵۴	مولانا شیر محمد خان رضوی	دارالعلوم اسحاقیہ، جودھ پور راجستھان	نہم	۲۴
۵۵	حاجی معراج الدین مسعودی	صدر ادارۂ مسعودیہ، کراچی	نہم	۲۵
۵۶	حضرت ابوحفص عمر المجددی	سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ	ہشتم	۲۳
۵۷	علامہ محمد علیم الدین نقشبندی	شیخ الحدیث دارالعلوم سلطانیہ، جہلم	ہشتم	۲۵
۵۸	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو	پرنسپل پبلک اسکول، حیدرآباد سندھ	ہشتم	۲۵
۵۹	سید ذوالفقار شاہ مسعودی	ٹورنٹو، کینیڈا	ہشتم	۲۶
۶۰	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی	دہم	۳۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
٦١	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور	دہم	۳٦
٦۲	مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر کراچی	دہم	۳۷
٦۳	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	استاد گورنمنٹ ایم۔اے۔او، کالج لاہور	دہم	۳۸
٦۴	ڈاکٹر سید محمد عارف	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور	یازدہم	۳۷
٦۵	ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی	علی گڑھ مسلم یونیوسٹی	یازدہم	
٦٦	عبدالحئی لکھنوی		یازدہم	۳۷
٦۷	محمد عظیم نقشبندی		یازدہم	۳۷
٦۸	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر		یازدہم	٦١٦





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۷

اکابر نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۷ ———— اکابر نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوانِ مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری	اوّل	۲۰۴
۲	حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	اول	۲۲۳
۳	خواجگان نقشبندیہ اور تبلیغ اسلام	پروفیسر عبدالحکیم مراد، مترجم: ڈاکٹر علی سرفراز مسعودی	اوّل	[illegible]۸
۴	خواجہ محمد عبدالباقی کابلی (حیات، مناقب و کرامات)	مولانا محمد صادق کابلی، مترجم: مولانا سید محمد دہلوی	اوّل	۲۶۹
۵	حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں	اوّل	۲۹۳
۶	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (مختصر حالات زندگی)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	اوّل	[illegible]۲
۷	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (ایک تعارف)	محمد عبدالمجید یزدانی	اوّل	۳۶۵
۸	حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے حضرات قدسیہ	خواجہ بدرالدین سرہندی، مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۵۴
۹	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی	چہارم	۳۶۷
۱۰	خواجہ محمد معصوم، مقاماتِ آدمیہ کی روشنی میں	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	چہارم	۳۸۷
۱۱	تذکرہ خلفائے مجدد الف ثانی	مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی	چہارم	[illegible]۷۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۸

حضرت مجدد الف ثانی ـــــ حالات و خدمات

(جلد ۱ تا ۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۸ —— حضرت مجدد الف ثانی —— حالات وخدمات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات زندگی	ڈاکٹر سراج احمد خاں	اول	۴۰۵
۲	حضرت مجدد الف ثانی، لباس اور حلیہ شریف	محمد احسان مجددی سرہندی	اول	۴۴۱
۳	خانقاہ مجددی کا علمی ماحول	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی	اول	۴۴۲
۴	ماہ وسال (سیرت مجدد الف ثانی)	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دوم	۲۷
۵	حضرت مجدد الف ثانی کے معمولات	سید زوّار حسین شاہ	دوم	۴۰۷
۶	معمولات حضرت امام ربانی	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	دوم	۴۲۵
۷	امام ربانی کا لقب ''مجدد الف ثانی''	علامہ محمد فیض احمد اویسی	دوم	۶۱۷
۸	''مجدد الف ثانی'' ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	دوم	۶۳۳
۹	شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ وسید نذیر نیازی	سوم	۲۵
۱۰	کرامات امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۵۷۲
۱۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	چہارم	۵۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی	کوثر نیازی	چہارم	۵۸
۱۳	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی	چہارم	۶۳
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی کا سفر آخرت	خواجہ بدرالدین سرہندی مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۳۹
۱۵	اشک باری ودل فگاری	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۱۶	تاریخ ہائے وصال حضرت مجدد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۳
۱۷	تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۱
۱۸	حضرت مجدد الف ثانی	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ششم	۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	محمد صادق قصوری	ہشتم	۲۹
۲۰	امام ربانی کا سلسلہ نسب	سید زوار حسین شاہ	ہشتم	۳۵۷
۲۱	شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۲۹
۲۲	احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دکتور جمال الدین الشیال اردو ترجمہ: ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	نہم	۵۱
۲۳	حضرت مجدد لاہور میں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	نہم	۶۵
۲۴	لاہور سے امام ربانی کی نسبت	ابو السرور محمد مسرور احمد	نہم	۷۳
۲۵	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۴۱
۲۶	مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی	پروفیسر محمد وکیل احمد	دہم	۴۹
۲۷	شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر ابو اعجاز رستم	دہم	۹۱
۲۸	خواجہ محمد معصوم حرمین شریفین میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۱۷۱
۲۹	شاہجہان و اورنگزیب کے مرشد کریم	ڈاکٹر محمد ادریس	دہم	۱۸۱
۳۰	تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۴۵
۳۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	یازدہم	۶۵
۳۲	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	یازدہم	۹۹
۳۳	ایک مرد آگاہ	ڈاکٹر عبد الوارث خاں	یازدہم	۱۰۹

۵۳۴



۱۴۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۹

حضرت مجدد الف ثانی
امتیازات وتفردات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۹ ـــ حضرت مجدد الف ثانی ـــ امتیازات و تفردات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۰

حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

شمار	عنوان	تحریر	جلد	صفحہ
۱	تفسیر مظہری میں معارف واذکار امام ربانی	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	ہفتم	۳۵۱
۲	افکار مجدد الف ثانی اور تفسیر روح المعانی	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی	ہفتم	۳۰۷



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۱

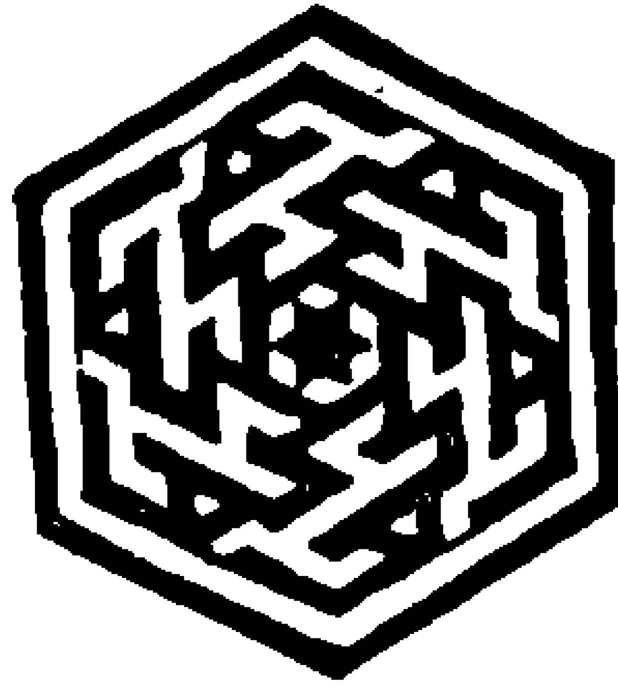
حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۱ —— حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد کی فقہی خدمات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	اول	۱۸۳
۲	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	اول	۳۵۷
۳	امام ربانی کا نظریہ قومیت اور لفظ "قوم" پر امام احمد رضا کے فتوے کی فقیہانہ تحقیق	مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی	اول	۶۵۱
۴	سنت حضرت مجدد کی نظر میں	پیر عبد اللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۵
۵	بدعت کیا ہے؟	پیر عبد اللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۹
۶	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	دوم	۳۵۷
۷	نبوت ورسالت کا اثبات	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۸	نماز کا جائزہ (مکتوبات ومعمولاتِ امام ربانی کی روشنی میں)	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۴۳۰
۹	حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ نماز	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۴۴۶
۱۰	حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام	علامہ محمد صدیق ہزاروی	ہشتم	۱۳۹



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۲

تخریج احادیث از مکتوبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۱۲ ـــــ تخریج احادیث از مکتوبات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تخریج احادیث (مکتوبات مجدد الف ثانی، جلد سوم)	پروفیسر ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	دوم	۳۲
۲	تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی)	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ہفتم	۲۹۷
۳	تخریج احادیث مکتوبات امام ربانی	ابو کلیم محمد صدیق فانی	ہفتم	۳۳۹

کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

باب......۱۳

حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۱۳ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۴

حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۴ ——— حضرت مجدد الف ثانی اور تصوّف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تصوف اور اس کی بنیاد	صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی	اول	۱۵۱
۲	روحِ اسلام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۶۷
۳	مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ بنام حضرت مجدد الف ثانی	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	اول	۳۵۳
۴	امام ربانی اور علم لدّنی	شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش	اول	۴۳۱
۵	امام ربانی اور علم النفسیات	ڈاکٹر محمد اقبال مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۵۵۳
۶	امام ربانی اور علم الکائنات	میاں فضل احمد حبیبی	اول	۵۵۸
۷	دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی کا کارنامہ	ڈاکٹر خالد علوی	دوم	۲۹۵
۸	ذکر الٰہی کی اہمیت (حضرت مجدد کے مکتوبات کی روشنی میں)	مولانا نور الحسن تنویر چشتی	دوم	۳۹۳
۹	جذب وسلوک	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دوم	۴۵۲
۱۰	امام ربانی کی تعلیماتِ تصوف	صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن	دوم	۵۰۰
۱۱	عہد اکبری کے صوفیہ کی اصلاح میں مکتوباتِ امام ربانی کا کردار	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۵۱۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی، تزکیہ نفس اور اخلاص	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	دوم	۵۱۹
۱۳	صحو وسکر مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	دوم	۵۳۵
۱۴	امام ربانی، عرفان کے مجتہد اعظم	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	دوم	۷۱۵
۱۵	حضرت مجدد الف ثانی اور وحدۃ الشہود	ڈاکٹر سراج احمد خاں	دوم	۷۴۰

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۶	ابن عربی اور امام ربانی کے بعض نظریات (ایک تقابلی جائزہ)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	دوم	۷۵۳
۱۷	وحدۃ الوجود	علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی	دوم	۷۵۸
۱۸	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۱۹	حضرت مجدد کا انداز تعلیم و تبلیغ اور اُس کے اثرات و نتائج	پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی	سوم	۴۵۳
۲۰	چالیس ارشادات امام ربانی	علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری	سوم	۵۱۳
۲۱	حضرت مجدد کے اوراد	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۵۲۳
۲۲	راہِ ہدایت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	سوم	۵۳۸
۲۳	ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری	سوم	۵۴۶
۲۴	مقدمہ شرح مکتوباتِ امام ربانی	مولوی نصر اللہ ہوتکی	پنجم	۱۸۷
۲۵	فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۲۶	تاریخ مکتوبات امام ربانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	ہشتم	۱۷۹
۲۷	جواہر مکتوباتِ مقدسہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۱۹۷
۲۸	نرمی و آسانی (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۲۸۵
۲۹	مسلک اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	ہشتم	۳۰۹
۳۰	نقشبندیہ سلسلہ تصوف	محمد حنیف رامے	دہم	۱۹۳
۳۱	مرزا مظہر جانِ جاناں اور تصوف، ادیان و مذاہب کے درمیان وسیلہ	ڈاکٹر محمد تعظیم	دہم	۲۳۷
۳۲	ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی	سید شعیب افتخار مسعودی	دہم	۲۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۳	ملفوظاتِ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۵۱
۳۴	شجرہ مصافحہ		یازدہم	۱۳۲
۳۵	حقیقت محمدیہ، حقیقت احمدیہ اور حقیقت کعبہ، مکتوبات کی روشنی میں	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	یازدہم	۱۳۳



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۵

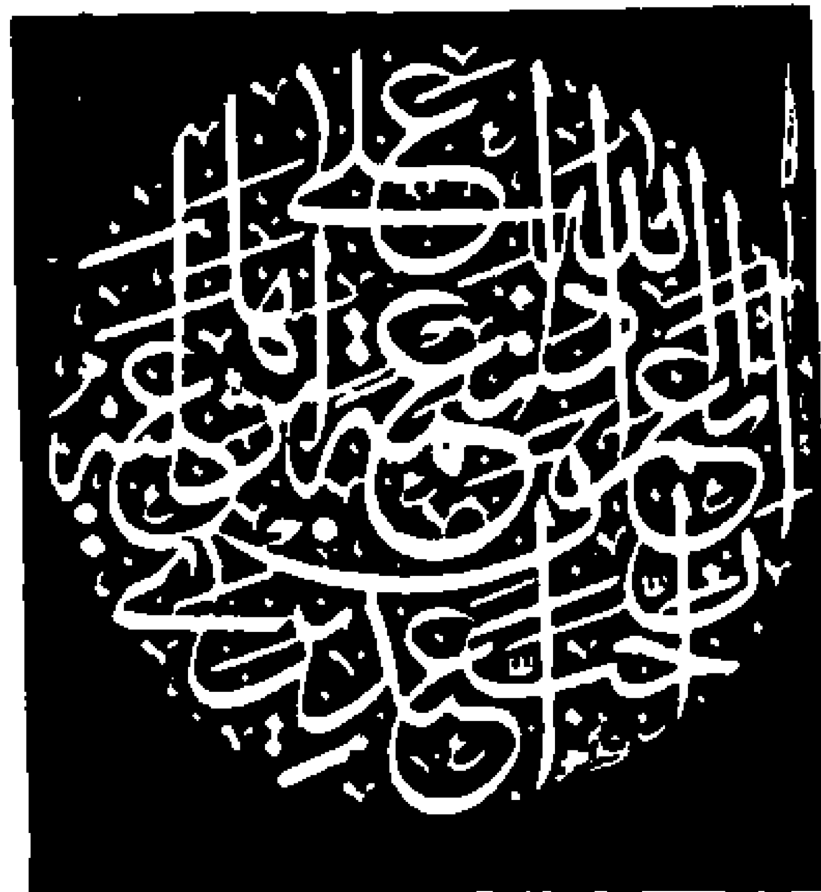
حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

باب ۱۵...... حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد کی نظر میں	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۵۴۲
۲	حضرت غوث اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی	مرزا مظہر جانِ جاناں	پنجم	۵۵۰
۳	حضرت غوث اعظم، شاہِ نقشبند اور حضرت مجدد	صوفی محمد صدیق ضیاء انجینئر	پنجم	۵۵۲
۴	حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت غوث الاعظم	مولانا محمد اقبال سعیدی	پنجم	۵۶۷
●	حضرت امام اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی			
شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	پنجم	۵۲۱



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

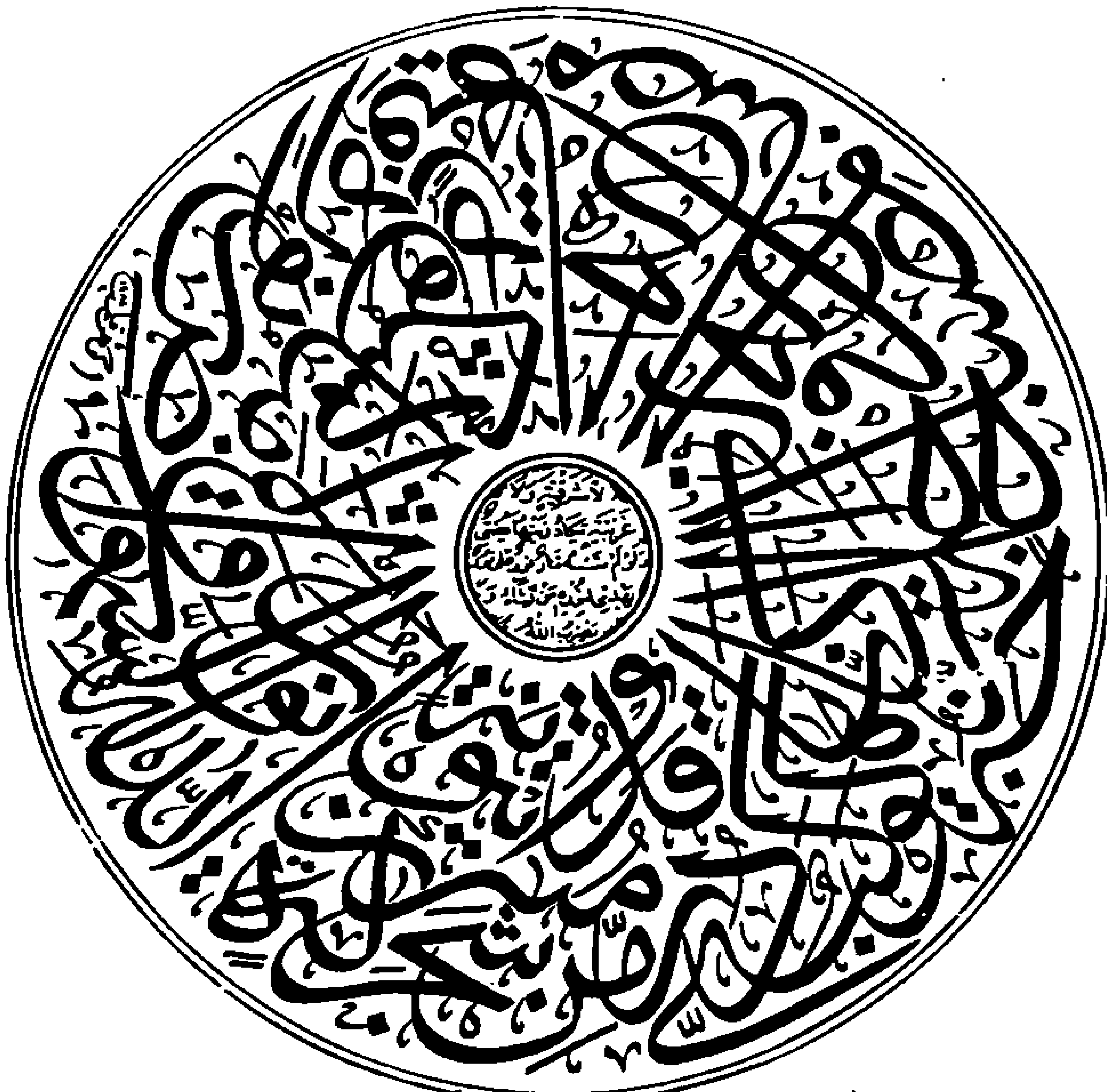
باب......۱۶

حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ وسیاست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست



الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۷

مکتوبات شریف

اور عربی زبان وادب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۷ ـــــــ مکتوبات شریف اور عربی زبان وادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت شیخ احمد سرہندی کی عربی زبان وادب میں خدمات	ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی	اول	۲۵۸
۲	مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ	عبدالحق انصاری	پنجم	۱۴۵
۳	اعلیٰ عربی زبان وادب کی مثال، مکتوبات امام ربانی	اورنگزیب اعظمی	دہم	۱۲۵



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۸

مکتوبات شریف

اور فارسی زبان وادب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۱۸ ـــــ مکتوبات شریف اور فارسی زبان و ادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	خاندانِ مجددیہ اور فارسی ادب	ڈاکٹر ادریس احمد	نہم	۴۷۵
۲	مکتوبات خواجہ ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	دہم	۱۳۹

بلغ العلٰی بکمالہ

کشف الدجٰی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ و آلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

باب......۱۹

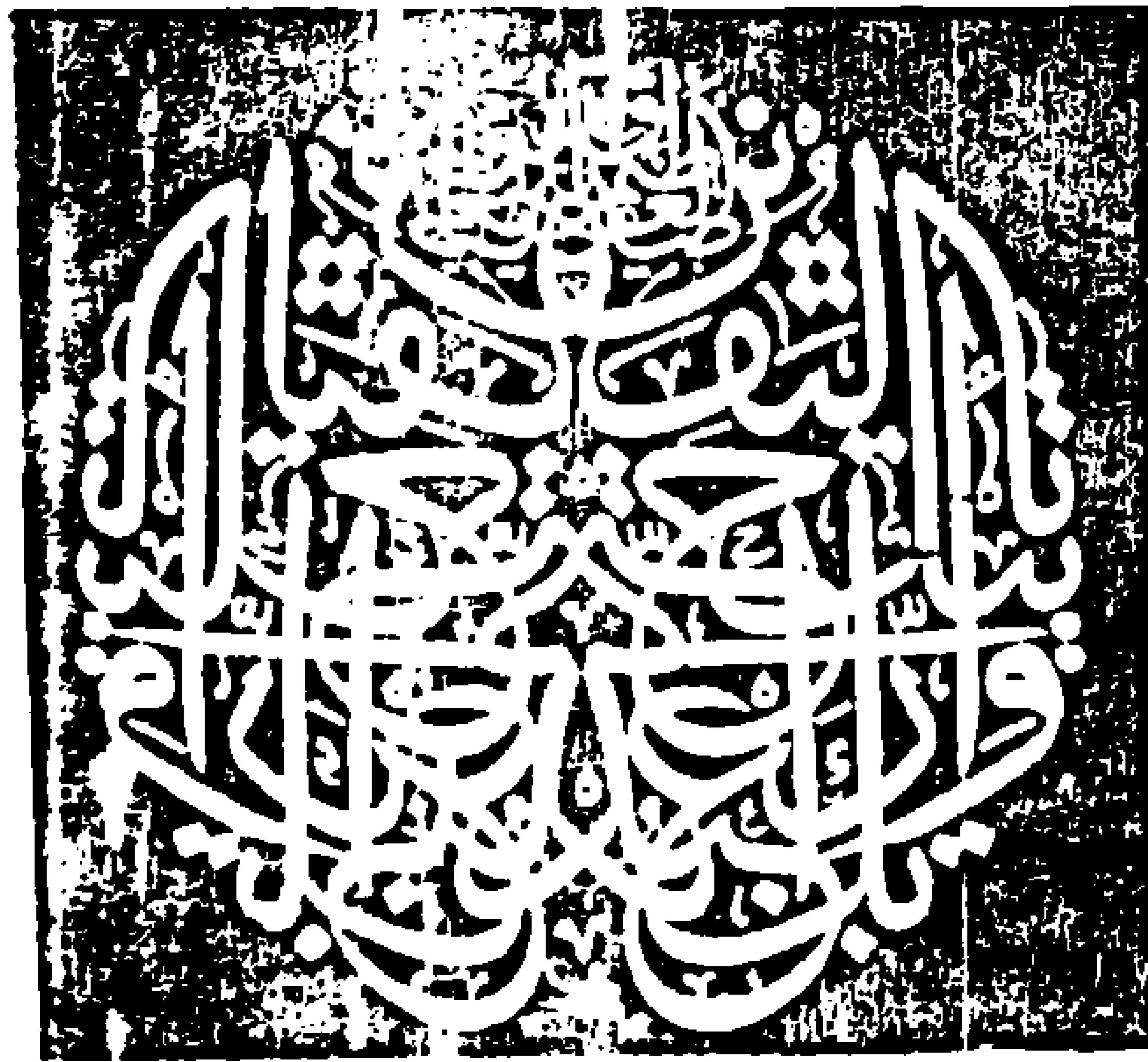
تفہیم مکتوبات شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۹ —— تفہیم مکتوبات شریف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مکتوبات امام ربانی — ایک تحقیقی جائزہ	حکیم محمد موسیٰ امرتسری	پنجم	۱۰۳
۲	مکتوبات کی فہم و تفہیم میں حضرات مجددیہ کی کوششیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۱۳۱



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۰

حضرت مجدد الف ثانی

اور متفرقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۰ —— حضرت مجدد الف ثانی متفرقات





الحياء شعبة من الإيمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۱

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(جلد۴ تا۱۱)

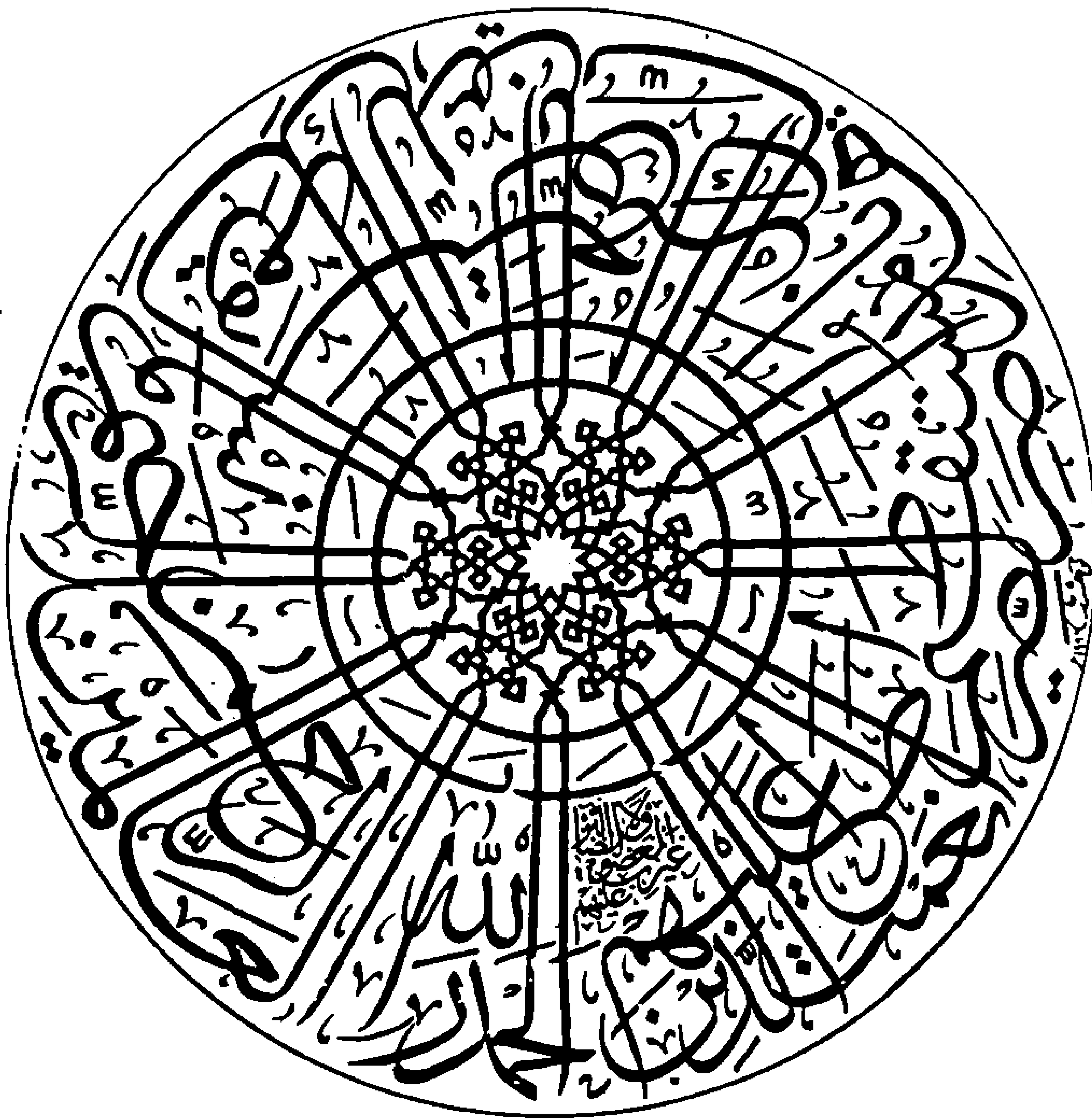
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۱ —— مشائخ نقشبندیہ مجددیہ



۵۷۰



۱۷۷۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۲

نگارخانہ

(تعارف مقالہ نگاران)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۲ ـــــ نگارخانہ (تعارف مقالہ نگاران)

شمار	نام شخصیت	ماخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۱	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۵۷
۲	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۸
۳	جمیل اطہر سرہندی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۹
۴	ڈاکٹر سراج احمد خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۵	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۶	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۱
۷	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۲
۸	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۴
۹	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۵
۱۰	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	دوم	۷۶۵
۱۱	پیر عبداللطیف نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۶
۱۲	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۷
۱۳	ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۸
۱۴	پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۸
۱۵	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۹
۱۶	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۹
۱۷	سردار علی احمد خان قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۴
۱۸	قاضی ظہور احمد اختر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	چہارم	۶۲۵
۱۹	مولانا کوثر نیازی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۵

شمار	نام شخصیت	مآخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۲۰	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۶
۲۱	پروفیسر محمد اسلم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۷
۲۲	پروفیسر محمد اقبال مجددی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	پنجم	۵۸۱
۲۳	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۵۸۲
۲۴	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۰
۲۵	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ششم	۸۱۱
۲۶	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۲
۲۷	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۳
۲۸	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار	ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	نہم	۵۸۸
۲۹	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۹۰۶

السیاسۃ فی جمع کلمات وفی العالم

قلم الرابشی


ومن يتوكل على الله فهو حسبه
١٤٠٧ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲۳

جامِ جم

(جہانِ تبریک وتشکر)

(جلد ۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۳ ——— جامِ جم (جہانِ امام ربانی کے مبصرین)

❶ ——— عُلماء ومشایخ کرام

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی	(اگہار، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲	علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی	(بہاول پور، پاکستان)
۳	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	(لاہور، پاکستان)
۴	علامہ جمیل احمد نعیمی	(کراچی، پاکستان)
۵	حضرت ابوحفص عمر مجددی	(کوئٹہ پاکستان)
۶	خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی	(پشاور، سرحد، پاکستان)
۷	حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	(میر پور خاص، سندھ، پاکستان)
۸	علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
۹	علامہ ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۱۰	علامہ عبدالمبین نعمانی	(مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)
۱۱	علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	(جہلم، پاکستان)
۱۲	علامہ محمد منشا تابش قصوری	(لاہور، پاکستان)
۱۳	علامہ محمد صدیق ہزاروی	(لاہور، پاکستان)
۱۴	مولانا قاری محمد میاں نقشبندی	(ملتان، پاکستان)
۱۵	مولانا محمد قمرالدین نقشبندی	(سنام گنج، بنگلہ دیش)
۱۶	مولوی ابوالحسن سلطان احمد مسعود چشتی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۱۷	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	(کراچی، پاکستان)
۱۸	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	(لاہور، پاکستان)

مسکن	نام شخصیت	شمار
(جدہ، سعودی عرب)	ابو قاسم سید جلال الدین پاشا قادری	۱۹
(لاہور، پاکستان)	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	۲۰
(اندور، بھارت)	پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی	۲۱
(ملیر، کراچی، پاکستان)	علامہ مفتی محمد احمد نعیمی	۲۲
(اسلام آباد، پاکستان)	صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری	۲۳
(گجرات، پنجاب، پاکستان)	میاں فضل احمد حبیبی	۲۴
(بیلہ، آزاد کشمیر، پاکستان)	علامہ محمد احمد اسد رضا	۲۵
(کراچی، پاکستان)	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی	۲۶
(لورالائی، بلوچستان، پاکستان)	مولانا جمیل احمد قادری	۲۷
(کوہاٹ، سرحد، پاکستان)	مولوی محب اللہ تراہی	۲۸
(دہلی، بھارت)	مولوی جمیل احمد الوری نوحی	۲۹
(سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان)	مولانا محمد اقبال سعیدی	۳۰
(شورکوٹ، پنجاب، پاکستان)	مفتی محمد نصیر الدین نصیر	۳۱
(حیدر آباد، سندھ، پاکستان)	مولانا احمد القادری	۳۲
(گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)	مفتی محمد خالد مجددی	۳۳
(پاکپتن، پنجاب، پاکستان)	علامہ حافظ اللہ دتہ نقشبندی	۳۴
(سانگھڑ، سندھ، پاکستان)	مولانا حافظ سخی محمد مہربان سکندری	۳۵
(کراچی، پاکستان)	مولانا معاذ احمد صدیقی	۳۶
(ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان)	مولانا محمد نجم الحسن نقشبندی مجددی	۳۷
(لاہور، پاکستان)	مولانا مجاہد عبدالرسول خان	۳۸

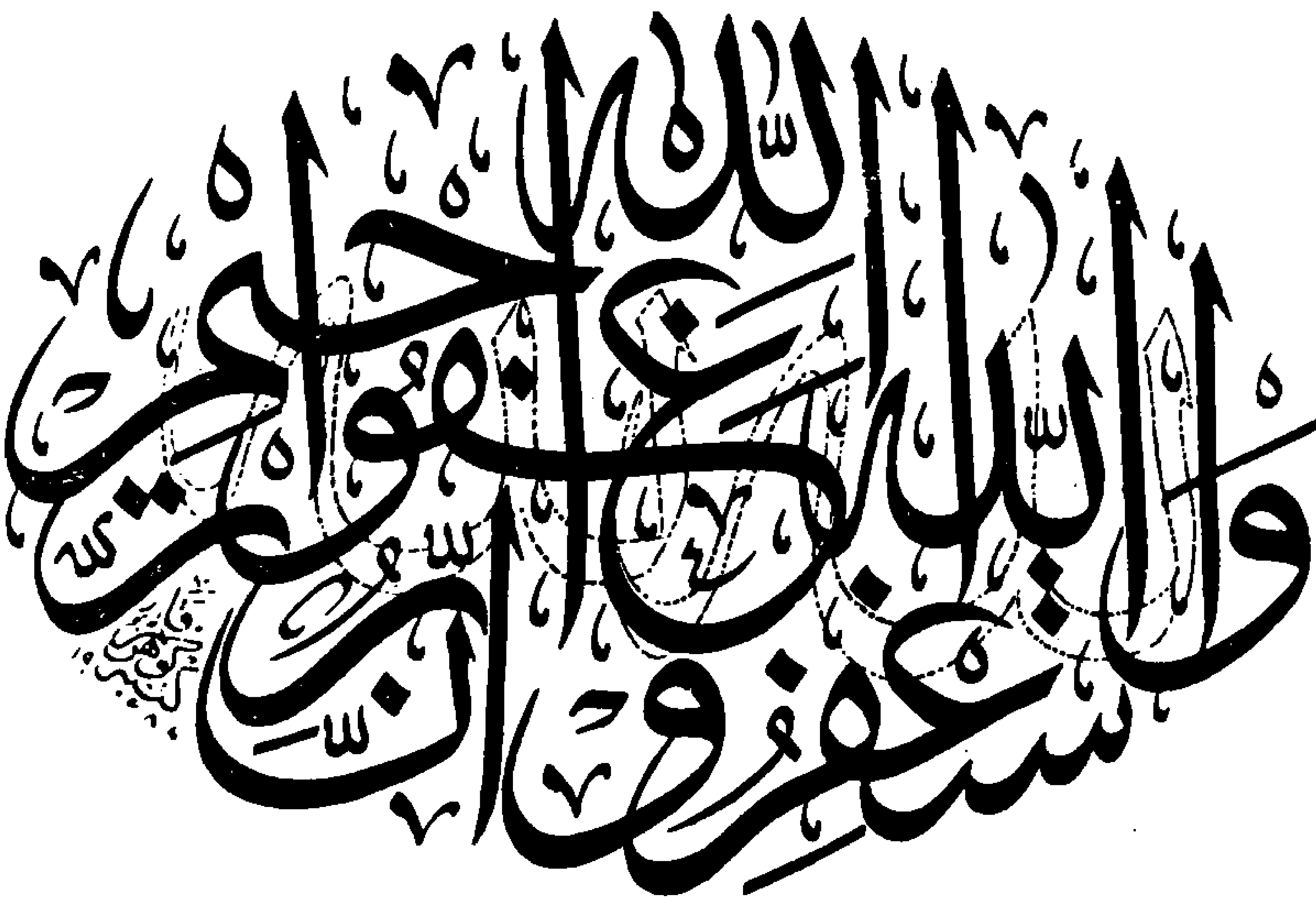
❷ دانشوران

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	سردار علی احمد خان	(لاہور، پاکستان)
۲	سید انور علی ایڈووکیٹ	(کراچی، پاکستان)
۳	پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	(لاہور، پاکستان)
۴	محمد عالم مختار حق	(لاہور، پاکستان)
۵	شاہ انجم بخاری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۶	پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی	(کوئٹہ، پاکستان)
۷	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	(کراچی، پاکستان)
۸	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	(شکرگڑھ، پنجاب، پاکستان)
۹	پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپورخاص، سندھ، پاکستان)
۱۰	پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	(لاہور، پاکستان)
۱۱	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	(لاہور، پاکستان)
۱۲	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	(شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان)

❸ خواصِ اہلِ سنت

۱	محمد فیاض صدیقی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	(لیہ، پنجاب، پاکستان)
۳	محمد یونس نوشاہی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۴	محمد وسیم قادری	(لاہور، پاکستان)
۵	نوخیز انور صدیقی	(اسلام آباد، پاکستان)
۶	محمد زبیر اختر القادری	(کراچی، پاکستان)
۷	ڈاکٹر شیر محمد مسعودی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۸	منیر حسین مسعودی	(برمنگھم، یو۔کے)
۹	شاہ ذوالفقار علی مسعودی	(ٹورنٹو، کینیڈا)
۱۰	فواد عرفان شیخ	(ابوظہبی)
۱۱	شہزاد احمد اعوان قادری	(بھکر، پنجاب، پاکستان)
۱۲	خلیل احمد رانا	(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)
۱۳	ملک محبوب الرسول قادری	(لاہور، پاکستان)


واستغفروا الله ان الله غفور رحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۴

روئیدادِ محافلِ تشکّر

(جلد ۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۴ ـــــ روئدادِ محافلِ تشکّر

❶ ـــ محفلِ تشکر بسلسلہ اجراء جہانِ امامِ ربانی، کراچی

(یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ/۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء)

● ـــــ ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● ـــــ خطبۂ صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● ـــــ خطبۂ استقبالیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● ـــــ تعارف امامِ ربانی فاؤنڈیشن	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● ـــــ روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

❷ ـــ قومی جہانِ امامِ ربانی کانفرنس، لاہور

(۱۴/ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ/۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء)

● ـــــ خطبۂ صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● ـــــ خطبۂ استقبالیہ	جمیل اطہر سرہندی	یازدہم
● ـــــ روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● ـــــ اظہارِ خیال	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم

❸ ـــ حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی

(۳۱/مارچ ۲۰۰۶ء)

● ـــــ روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۵

مخطوطات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۵ ——— مخطوطات

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	عکس مخطوط: شرح التعریف لمذہب التصوف		ہفتم	۴۸۳
۲	رسالہ در وحدۃ الوجود	خواجہ محمد فرخ شاہ مجددی	ہشتم	۴۹۵
۳	خزائن نبوت	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۴۹۸
۴	رسالہ اسرار الفقراء	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۵۰۱
۵	رسالہ مقاصد السالکین (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی (م ۵۷۵ھ)	دہم	۵۵۷،۸
۶	رسالہ جامع الکلم (صفحہ اول)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	دہم	۵۵۹
۷	رسالہ خواجہ عزیزاں	خواجہ علی رامتینی (م ۷۱۵ھ)	دہم	۵۶۰
۸	رسالہ قدسیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا (م ۸۰۲ھ)		۵۶۲
		(خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار)	دہم	۵۶۳
۹	رسالہ محبوبیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا	دہم	۵۶۴،۵
۱۰	رسالہ خواجہ عبیداللہ احرار (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبیداللہ احرار (م ۸۹۵ھ)	دہم	۵۶۶،۷
۱۱	جمال السلوک (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی مخزونہ کتب خانہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۲،۳
۱۲	لوامع الاسرار شرح عطویات الاسرار (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی	دہم	۵۸۴
۱۳	مخطوطہ مکتوبات امام ربانی	مخزونہ سید محمد عاشق حسین شاہ نقشبندی	دہم	۵۸۶
۱۴	نمونہ تحریر حضرت مجدد الف ثانی		دہم	۵۸۷
۱۵	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر اول: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۸۸،۹

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر دوم: صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۰،۱
۱۷	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر سوم: صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۲تا۵۹۷
۱۸	فہرست مخطوطات ورسائل سبع	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۸تا۶۰۰
۱۹	مخطوطہ مبداء ومعاد (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۱
۲۰	مخطوطہ معارف لدنیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۲
۲۱	مخطوطہ مکاشفات غیبیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۳
۲۲	مخطوطہ تحقیق در کلمہ طیبہ (رسالہ تہلیلیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۴
۲۳	مخطوطہ شرح بعض رباعیات (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۵
۲۴	مخطوطہ رسالہ ردِّ روافض (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶
۲۵	مخطوطہ تحقیق النبوّت (اثبات النبوۃ) (صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶،۷
۲۶	مخطوطہ زبدۃ المقامات (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷۱ تا ۶۷۵
۲۷	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۸ ۶۶۹
۲۸	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط احمد علی نقشبندی (صفحہ اول، دوم، صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۳ تا ۶۶۷

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم تا	۶۷۶ ۶۷۹
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (تصحیح کردہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم تا	۶۸۰ ۶۸۷
۳۰	سرورق مکتوبات معصومیہ جلد دوم (صفحہ اول وآخر) قلمی، مکتوبہ ۱۱۱۰ھ	مخزونہ کتب خانہ پروفیسر پیر سید نثار احمد جان سرہندی، میر پور خاص (سندھ)	دہم	۷۷۳ ۷۷۴
۳۱	الفوائد الجلیلہ فی مسلسلات ابن عقیلہ	شیخ مصطفٰی بیگ بن علی، مکتوبہ ۱۱۴۴ھ/تحقیق ڈاکٹر محمد رضا القہو جی مطبوعہ بیروت	دہم	۷۹۸
۳۲	سرورق سوانح مولانا خالد النقشبندی	تہران	دہم	۸۰۰
۳۳	سرورق مولانا الشیخ خالد النقشبندی محمد شریف الصواف	بیت الحکمہ، دمشق ۲۰۰۰ء	دہم	
۳۴	نمونہ تحریر مولانا خالد النقشبندی		دہم	۸۰۱
۳۵	مخطوطہ مجموعہ رسائل شیخ عبد الاحد: ● ــــ رسالہ فیض العام ● ــــ رسالہ الجنات الثمانیہ ● ــــ رسالہ بدایع شرایع ● ــــ رسالہ من الآثار فی قراۃ النبی المختار			

صفحہ	جلد	مصنف/حوالہ	نام کتاب	شمار
			●—رسالہ برہان الجلی فی فضل الذکر الخفی	
			●—رسالہ اسرار الجمعہ	
۲۷۴	یازدہم		●—رسالہ نفی الاشارہ فی الصلوٰۃ	
۲۷۴	یازدہم	مصنفہ: فقیر اللہ بن عبد الرحمن الحنفی القرشی الہاشمی مؤلفہ ۱۱۶۵ھ، مکتوبہ فرید الدین محمد منگریو شکار پور، سندھ عطیہ: پروفیسر نثار احمد جان سرہندی میر پور خاص، سندھ	مخطوطہ رسالہ وثیقۃ الابرار (صفحہ اول و دوم و آخر)	۳۶



۵۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی

انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک فان مع العسر یسرًا

ان مع العسر یسرا فاذا فرغت فانصب والی

ربک فارغب

خط دیوانی

کتبہٗ گوہر قلم لاہور

۱۷۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۶

مرقعاتِ علمی

(علمی نوادر)

(جلد ا تا ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۶ ـــــ مرقعاتِ علمی (علمی نوادر)

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	الاجابۃ الربانیہ اور الاشارات السنیہ (ایک تعارف)	ڈاکٹر محمد ممتاز احمد سدیدی	پنجم	۳۳۱
۲	المکتوبات المجددیہ		ہفتم	۴۸۷
۳	دراسۃ تحلیلیہ ونقدیہ لمکتوبات		ہفتم	۴۹۰،۴۹۶
۴	مکتوبات امام ربانی دفتر		ہفتم	۴۸۹،۴۸۸
۵	Analytical Indexes		ہفتم	۴۹۱
۶	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۴
۷	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۵
۸	مولانا الشیخ خالد النقشبندی (حیاۃ، منہجہ، آثارہ)	محمد شریف الصواف	ہشتم	۵۰۷
۹	تہذیب المواہب السرمدیہ		ہفتم	۴۹۲
۱۰	لوائح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات مدرسہ دیر)	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	نہم	۱۸
۱۱	مقاصد السالکین	خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی	نہم	۲۶
۱۲	جامع الاصول	ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ	نہم	۲۸
۱۳	شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی	نہم	۵۸
۱۴	الجنات الثمانیہ (سوانح مجدد پر ایک نادر عربی مخطوطہ) (تعارف)	پروفیسر عبدالباری، علی گڑھ	نہم	۵۹
۱۵	مجدد الف ثانی، کردار و افکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۷۲
۱۶	رسائل مجدد الف ثانی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۸۰
۱۷	ملفوظات نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	نہم	۹۶
۱۸	مکتوبات شیخ عبدالحق بنام حضرت مجدد الف ثانی		نہم	۴۳۶

مرقع علمی: اکابر مجددیہ

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	سرورق کلیات باقی باللہ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	دہم	۵۷۱
۲۰	سرورق: احوال وسخنان خواجہ عبید اللہ احرار میر عبدالاول نیشاپوری	تصحیح وتعلیقات: عارف نوشاہی	دہم	۵۷۲
۲۱	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ایڈیشن/سید زوار حسین شاہ	دہم	۵۷۳
۲۲	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	لاہور ایڈیشن/ترتیب جدید	دہم	۵۷۴
۲۳	سرورق: کشف الغین شرح الرباعیتین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	دہم	۵۷۵
۲۴	ستہ ضروریہ	(چھے رسالہ کا مجموعہ)	دہم	۵۷۶

مرقع علمی: امام ربانی کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۵	اشعار جالی شریف	مکتوبہ حضرت مجدد الف ثانی مخزونہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۱
۲۶	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ محمد سعید، خواجہ سیف الدین		دہم	۵۸۵
۲۷	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد دوم: نور الخلائق)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۰،۶۰۹
۲۸	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفت)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۱،۱۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مکتوبات شریف حصہ اول (سرورق: دُرالمعرفت)	مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۲۸ھ	دہم	۶۱۳
۳۰	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجددالف ثانی (جلداول: درالمعرفت)	امرتسر ۱۹۱۰ء	دہم	۶۱۴ تا ۶۱۷
۳۱	سرورق الدررالمکنونات (ترجمہ عربی مکتوبات امام ربانی مجددالف ثانی) (صفحہ نمبر ۲، ۳، ۱۳۹، ۱۱۸۶)	ہرسہ مجلدات معربہ محمد مرادمنزلوی، مکہ معظّمہ	دہم	۶۱۸ تا ۶۲۱
۳۲	اسرارالمکنونات النفیسہ (جلدسوم وصفحہ ۱۸۷، خاتمۃ الطبع)		دہم	
۳۳	سرورق المکتوبات الربانیہ (ترجمہ وتخریج مکتوبات امام ربانی) (جزاوّل، ثانی، ثالث)	ترجمہ محمد مرادمنزلوی تخریج: مصطفیٰ حنین عبدالہادی مطبوعہ بیروت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء	دہم	۶۲۲ تا ۶۲۴
۳۴	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (قدم وجدید ــــ ہرسہ مجلدات)	قاضی عالم الدین نقشبندی، لاہور	دہم	۶۲۵ تا ۶۳۰
۳۵	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (ہرسہ مجلدات)	سیدزوارحسین شاہ، کراچی	دہم	۶۳۱ تا ۶۳۴
۳۶	سرورق درِّ لاثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی مجددالف ثانی) (ہرسہ مجلدات)	ملخصہ محمد ہدایت علی نقشبندی حیدرآباد، سندھ	دہم	۶۳۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۳۷	سرورق تجلیاتِ ربانی (ترجمہ و تلخیص مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی)	نسیم احمد فریدی امروہوی، موسیٰ زئی	دہم	۶۳۶
۳۸	سرورق منتخبات مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	استانبول (ترکی)	دہم	۶۳۷
۳۹	سرورق انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر فضل الرحمٰن، کراچی	دہم	۶۳۸
۴۰	سرورق الشذرات الذهبیہ من المکتوبات المجددیہ	معربہ شیخ محمد مراد مکی، اسلام آباد	دہم	۶۳۹
۴۱	سرورق ارشادات، از: مکتوبات شریفہ امام ربانی	موسسۃ الافکار المجددیۃ العالمیہ پاکستان	دہم	۶۴۰
۴۲	سرورق فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی	ڈاکٹر آرتھر بیولر، لاہور	دہم	۶۴۱
۴۳	سرورق ومقدمہ شرح مکتوبات قدسی آیات (حصہ اول: سرورق ومقدمہ، صفحہ ۱۸۔۲۵)	شارح: علامہ نصر اللہ ہوتکی کراچی	دہم	۶۴۲
۴۴	سرورق معارف مکتوبات امام ربانی	محمد نعیم اللہ خاں خیالی شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۶۴۳
۴۵	سرورق البینات شرح مکتوبات (جلد اول)	ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ	دہم	۶۴۴،۵
۴۶	سرورق مکتوبات امام ربانی (ترجمہ و شرح انگریزی۔ جلد اول)	شیخ محمد وجیہہ الدین نقشبندی لاہور	دہم	۶۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۴۷	سرورق المجموعۃ السنیۃ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۶۴۷
۴۸	سرورق رسائل مجددیہ	لاہور	دہم	۶۴۸
۴۹	سرورق رسائل تہلیلیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۴۹
۵۰	سرورق معارف لدنیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰،۱
۵۱	سرورق اثبات النبوۃ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۲
۵۲	سرورق مکاشفات غیبیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰
۵۳	سرورق مبداء ومعاد	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۴،۵،۶
۵۴	سرورق معارف لدنیہ	مدینہ پریس، بجنور ۱۳۵۱ھ	دہم	

مرقع علمی: امام ربانی پرتصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۵۵	سرورق بشائر الحسنات فی الصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات	مرتبہ: مولانا عبدالسلام صدیقی، جہلم	دہم	۶۶۲
۵۶	سرورق ہدایۃ الطالبین	محمد صالح کولابی نقشبندی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۶۸۸
۵۷	سرورق زبدۃ المقامات	خواجہ محمد ہاشم کشمی، سیالکوٹ	دہم	۶۸۹
۵۸	سرورق حضرات القدس	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۰
۵۹	سرورق وصال احمدی	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۱
۶۰	اوراق شیخ آدم بنوری/ خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۳۷ھ/ ۱۶۲۷ء	دہم	۶۹۲ تا ۶۹۵
۶۱	اوراق بدرالدین سرہندی/ مجمع الاولیاء	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۴۳ھ/ ۱۶۳۳ء	دہم	۶۹۶ تا ۶۹۸
۶۲	اوراق محمد امین بدخشی/ مناقب الحضرات	مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن مکتوبہ ۱۱۴۰ھ/ ۱۷۳۱ء	دہم	۶۹۹ تا ۷۰۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۶۳	سرورق مناقب الحضرات	شیخ محمد امین بدخشی	دہم	۷۰۳
۶۴	سرورق عمدۃ المقامات	شاہ محمد فضل اللہ، لاہور	دہم	۷۰۴
۶۵	سرورق سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا شیخ قادر بخش، مطبع منشی فخر الدین، لاہور ۱۳۱۴ھ	دہم	۷۰۵
۶۶	سرورق احوال حضرت مجدد الف ثانی	نظام الدین مجددی توکلی، لاہور	دہم	۷۰۶
۶۷	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کے سیاسی مکتوبات	آباد شاہ پوری، مکتبہ چراغ اسلام، لاہور	دہم	۷۰۷
۶۸	سرورق مجموعہ حالات و مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا محمد عبد الاحد، مطبوعہ دہلی	دہم	۷۰۸
۶۹	سرورق ارتحال مجددی مع وصال احمدی	منشی محمد اعزاز الدین احمد، مکتبہ امجد علی، مراد آباد	دہم	۷۰۹
۷۰	سرورق ہدیہ احمدیہ	ابو الخیر مکی، کانپور ۱۳۱۳ھ	دہم	۷۱۰
۷۱	سرورق روضۃ القیومیہ	کمال الدین محمد احسان، سول اسٹیم پریس، لاہور	دہم	۷۱۱ ۷۱۲
۷۲	سرورق سوانح مجدد الف ثانی	محمد احسان عباس، ہمدرد کامریڈ پریس، دہلی	دہم	۷۱۳
۷۳	سرورق آفتاب شرف	شاہ محمد ابو اشرف مجددی مطبوعہ کلکتہ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء	دہم	۷۱۴
۷۴	سرورق کنز الہدایات	مفتی محمد باقر بن شرف الدین، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء	دہم	۷۱۵
۷۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — ایک تحقیقی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کراچی ۱۹۶۵ء	دہم	۷۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۷۶	حضرت مجدد کا تصور توحید (انگریزی) (مقالہ ڈاکٹریٹ)	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، بھارت	دہم	۷۱۷
۷۷	سرورق تذکرہ مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی، کراچی	دہم	۷۱۸
۷۸	سرورق مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت	ڈاکٹر سراج احمد، کراچی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۱۹
۷۹	سرورق مکتوبات مجدد الف ثانی — تخریج احادیث (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۰ ۷۲۱
۸۰	سرورق مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعیین (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر محمد انصار خاں (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۲
۸۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی تفسیری اور فقہی خدمات	ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۳
۸۲	سرورق ڈاکٹر محمد اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی — افکار و نظریات	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (غیر مطبوعہ)	دہم	۷۲۴تا ۷۲۷
۸۳	سرورق حیات مجدد	پروفیسر محمد فرمان، لاہور	دہم	۷۲۸
۸۴	سرورق سیرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۲۹
۸۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — حیات، افکار و خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۰
۸۶	سرورق مجدد ہزارہ دوم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۱
۸۷	سرورق مقدمہ تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، لاہور	دہم	۷۳۲
۸۸	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۳

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۸۹	سرورق صراط مستقیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۴
۹۰	سرورق حضرت مجدد فقہ کے اُفق پر	محمد معصوم، کوٹلی آزاد کشمیر	دہم	۷۳۵
۹۱	سرورق جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خاں، کراچی	دہم	۷۳۶
۹۲	سرورق تجلیات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۳۷
۹۳	سرورق عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	دہم	۷۳۸
۹۴	سرورق حضور امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانی	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۳۹
۹۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیّت	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۴۰
۹۶	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت وقیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی، شکر گڑھ	دہم	۷۴۱
۹۷	سرورق سلوک مجددیہ	سید عبداللہ محدث دکن، لاہور	دہم	۷۴۲
۹۸	سرورق حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، استانبول (ترکی)	دہم	۷۴۳
۹۹	سرورق حضرت امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۴۴
۱۰۰	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، لاہور	دہم	۷۴۵
۱۰۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی	دہم	۷۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۰۲	سرورق امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی		۷۴۷
۱۰۳	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	ابوالبرکات سید احمد قادری، کراچی	دہم	۷۴۸
۱۰۴	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری، شرقپور	دہم	۷۴۹
۱۰۵	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی (انتخاب مکتوبات امام ربانی)	محمود اشرف عثمانی، لاہور	دہم	۷۵۰
۱۰۶	سرورق فرمودات حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	دہم	۷۵۱
۱۰۷	سرورق مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	دہم	۷۵۲
۱۰۸	سرورق تائید اہل سنت	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	دہم	۷۵۳
۱۰۹	سرورق امام ربانی اور اتباع رسول گرامی	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدر آباد سندھ	دہم	۷۵۴
۱۱۰	سرورق لمعات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور	دہم	۷۵۵
۱۱۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وملی خدمات	صوفی غلام سرور نقشبندی، لاہور	دہم	۷۵۶
۱۱۲	سرورق حیات وتعلیمات مجدد الف ثانی	سرفراز احمد بھٹی، لاہور	دہم	۷۵۷
۱۱۳	سرورق یادگار مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی	دہم	۷۵۸
۱۱۴	سرورق تاجدار سرہند	معراج الدین مسعودی، کراچی	دہم	۷۵۹
۱۱۵	سرورق مجدد الف ثانی، کردار وافکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی دہم		
۱۱۶	سرورق شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی، لاہور دہم		
۱۱۷	سرورق آفتاب ولایت	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۰
۱۱۸	وصال حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۹	سرورق جہاں نما	ڈاکٹر عدنان خورشید، کراچی	دہم	۷۶۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۰	سرورق امام ربانی	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۳
۱۲۱	سرورق امام ربانی کی تحریک اصلاح تصوف	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۴
۱۲۲	سرورق ایک انمول ہیرا، سیرت حضرت عالی امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی	صوفی نثار الحق سیفی نقشبندی مجددی، کراچی ۲۰۰۴ء	دہم	۷۶۵
۱۲۳	جواہر علویہ	محمد اشرف احمد نقشبندی مجددی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۷۶۶
۱۲۴	سرورق انساب الانجاب	محمد حسن جان مجددی، لاہور	دہم	۷۶۷
۱۲۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۶۸
۱۲۶	افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر	شیر ربانی پبلکیشنز، لاہور	دہم	۷۶۹

صاحبزادگان وخلفاء اوردیگرمشایخ
نقشبندیہ مجددیہ کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۷	سرورق مکتوبات معصومیہ (ہر سہ مجلدات)	خواجہ محمد معصوم/ سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۷۵تا ۷۷۷
۱۲۸	سرورق مقامات معصومی (چہار مجلدات)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۷۸تا ۷۸۱
۱۲۹	سرورق مقامات معصومی (انگریزی ترجمہ)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۸۲تا ۷۸۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۳۰	سرورق اذکار نبویہ (اردو ترجمہ)	خواجہ محمد معصوم، سیالکوٹ	دہم	۷۸۶
۱۳۱	سرورق حسنات الحرمین	پروفیسر محمد اقبال، موسیٰ زئی	دہم	۷۸۷
۱۳۲	سرورق انوار معصومیہ	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۸۸
۱۳۳	سرورق گلشن وحدت	خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید	دہم	۷۸۹
۱۳۴	سرورق مکتوبات شریفہ خواجہ سیف الدین بن خواجہ معصوم	کراچی	دہم	۷۹۰
۱۳۵	سرورق جواہر معصومیہ	خواجہ احمد حسین مشہور عالم پریس، لاہور	دہم	۷۹۱
۱۳۶	سرورق سوانح شیخ طاہر بندگی	خالد مجددی سلطانی، لاہور	دہم	۷۹۲

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق دیگر تصانیف

۱۳۷	سرورق مقامات مظہری	شاہ غلام علی دہلوی/ ترجمہ وتعلیق: پروفیسر محمد اقبال، لاہور	دہم	۷۹۶
۱۳۸	سرورق دار المعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی)	مرتبہ: شاہ رؤف احمد مجددی، لاہور	دہم	۷۹۷
۱۳۹	سرورق الایمان والاسلام (صفحہ ۱۰، ۶۴)	شیخ ضیاء الدین خالد البغدادی، استانبول (ترکی)	دہم	۸۰۳
۱۴۰	سرورق سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی (صفحہ ۳۲۰، ۳۲۵)	علامہ ابن عابدین شامی، استانبول (ترکی)	دہم	۸۰۶ تا ۸۱۳
۱۴۱	سرورق مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی	مطبوعہ لاہور	دہم	۸۱۴
۱۴۲	سرورق باقیات مظہری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۸۱۵
۱۴۳	سرورق الحدائق الوردیہ فی حقائق اجلاء النقشبندیہ	(تالیف مابعد ۱۳۰۶ھ) دمشق عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۴۴	سرورق سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر	محمد خلیل المرادی/تحقیق: اکرم حسن الحلبی، بیروت	دہم	۸۱۸
۱۴۵	التصوف الاسلامی الطریقۃ النقشبندیہ	الدکتور محمد احمد درنیقہ	دہم	۸۱۹
۱۴۶	واعلامہا الاجابۃ الربانیہ	نجم الدین محمد امین الکردی	دہم	۸۲۰
۱۴۷	سرورق مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسن نقشبندی مجددی، لاہور	دہم	۸۲۲
۱۴۸	سرورق سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ (دو مجلدات)	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، حیدرآباد سندھ (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۸۲۳ ۸۲۴
۱۴۹	تاریخ مشائخ نقشبندیہ (جماعتیہ)	محمد صادق قصوری، لاہور	دہم	۸۲۵
۱۵۰	سرورق انارۃ الاشارہ (۱۳۱۰ھ)	مطبع محمدی، لاہور	دہم	۸۲۶
۱۵۱	سرورق مجموعہ رسالہ خواجہ علی متقی و رسالہ ابوالمکارم وغیرہ	مطبع خادم الاسلام، دہلی	دہم	۸۲۶
۱۵۲	سرورق مشیدات دمشق وعناصرھا الجمالیہ ذوات الاضرحۃ	ڈاکٹر قتیبہ الشہابی، دمشق ۱۹۹۰ء	دہم	۸۲۸
۱۵۳	سرورق مسئلۃ الاشارۃ بالسبابہ فی التشہد	فی الصلوٰۃ مؤلفہ سید احمد علی شاہ	دہم	۸۲۹
۱۵۴	سرورق کتاب البہجۃ السنیۃ فی آداب الطریقۃ العلیۃ الخالدیۃ النقشبندیہ	مؤلفہ شیخ محمد بن عبداللہ الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۰
۱۵۵	سرورق رشحات عین الحیات	شیخ علی بن حسین الواعظ الہروی/ ترجمہ: الشیخ محمد مراد بن عبدالقزانی، مکتبۃ الاسلامیہ دیاربکر (ترکی)	دہم	۸۳۱

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۵۶	السعادۃ الابدیہ فیما جاء بھہ النقشبندیہ	عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۲
۱۵۷	سرورق الحدیقۃ الندیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ	محمد بن سلیمان البغدادی حنفی النقشبندی قاہرہ ۱۳۱۳ھ۔ استانبول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء)	دہم	
۱۵۸	سرورق الاشارۃ السنیہ لسالکی الطریقۃ النقشبندیہ	ابوزہرہ اویس بن عبداللہ الحسینی، دارالمصطفیٰ، مصر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۸۳۳
۱۵۹	سرورق تتمہ دیوان فارسی	مولانا خالد نقشبندی بیروت ۱۹۵۵ء	دہم	۸۳۶
۱۶۰	Sufi Heirs of the Prophet	آرتھر ایف۔ بیولر یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا	دہم	۸۳۷
۱۶۱	Islam in Indian Sub-Continent	این میری شمل، لیڈن ۱۹۸۰ء	دہم	۸۸۳
۱۶۲	The Influence of Shaykh Ahmed Sirhindi on Dr.Muhammad Iqbal	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی، ۱۹۹۶ء	دہم	۸۳۹
۱۶۳	The Naqshbandi's	سردار علی احمد خان، لاہور	دہم	۸۴۰

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶۴	Hazrat Mujaddid & His critics	ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۸۴۱
۱۶۵	نزھۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر الجلد الثانی	از عبدالحیٔ، دارابنِ حزم، بیروت ۱۹۹۹ء	یازدہم	۲۶۶
۱۶۶	رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام، الامام السرہندی، از ابوالحسن علی ندوی، (الجزء الثالث ۱۹۹۸ء)	دارابن کثیر، دمشق	یازدہم	۲۶۶
مرقع جرائد نقشبندیہ				
۱۶۷	ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف		دہم	۸۴۵
۱۶۸	مجلّہ المظہر، کراچی		دہم	۸۴۶
۱۶۹	ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ		دہم	۸۴۷
۱۷۰	مجلّہ المقصود، کراچی		دہم	۸۴۸
۱۷۱	ماہنامہ انوار لاثانی، لاہور		دہم	۸۴۹
۱۷۲	ماہنامہ فیض، شیرگڑھ		دہم	۸۵۰
۱۷۳	ماہنامہ مجلّہ الحقیقہ، شکرگڑھ		دہم	۸۵۱
۱۷۴	Sher-e-Rabbani Digest(Quarterly)Lahore		دہم	۸۵۲
۱۷۵	Sufi Illuminations,Boston(U.S.A)		دہم	۸۵۳
۱۷۶	مجلّہ رکن الاسلام، حیدرآباد سندھ		دہم	۸۵۴
۱۷۷	ماہنامہ مجلّہ فیضان کرم، کراچی		دہم	۸۵۵
۱۷۸	ماہنامہ نور العرفان، لاہور		دہم	۸۵۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
١٧٩	ماہنامہ الخیر، پشاور		دہم	٨٥٧
١٨٠	ماہنامہ سیدھا راستہ، لاہور		دہم	٨٥٨
١٨١	ماہنامہ نوائے اسلام، پاکپتن شریف		دہم	٨٥٩
١٨٢	ماہنامہ القول السدید، لاہور		دہم	٨٦٠
١٨٣	پندرہ روزہ آواز نقشبند، شیخوپورہ		دہم	٨٦١
١٨٤	البعث ڈائجسٹ، لاہور		دہم	٨٦٢



نقشِ قرآن ، بیرونی حاشیہ بہ ستارے تیس پارے
اندرونی حاشیہ عظمتِ قرآن پر آیت ، کرسی سادہ ،
چاند کے باہر فاتحہ "چاروں قل ، گرہِ قلم ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۷

مرقعاتِ عمومی

(مزارات وعمارات)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۷ ـــــ مرقعاتِ عمومی (مزارات وعمارات)

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۸	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	دوم	۷۷۱
۱۹	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف	سرہند شریف	دوم	۷۷۲
۲۰	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	دوم	۷۷۳
۲۱	مسجد معصومیہ (تعمیر کردہ خواجہ محمد عبید اللہ فرزند سوم خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمہ)	سرہند شریف	دوم	۷۷۴
۲۲	امرتسر روڈ — سرہند شریف کے قریب سنگ میل		سوم	۶۱۳
۲۳	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی نو تعمیر شدہ عمارت	سرہند شریف	سوم	۶۱۵
۲۴	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف، کا بیرونی منظر	سرہند شریف	سوم	۶۱۷
۲۵	قومی عجائب گھر، لاہور	لاہور	سوم	۶۱۹
۲۶	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۹۹
۲۷	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۱
۲۸	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۳
۲۹	مقبرہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	اورنگ آباد	چہارم	۳۹۸
۳۰	مرکزی دروازہ مقبرہ شریف خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۴
۳۱	قبر انور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۵
۳۲	مقبرہ شریف خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۶
۳۳	مقبرہ شریف شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۷
۳۴	مزار پر انوار خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۴۹	روضہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ	دمشق، شام	ششم	۲۸
۵۰	مقبرہ مرادی کا گول گنبد	دمشق	ششم	۱۰۰
۵۱	خانقاہ مرادی کا جنوبی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۱
۵۲	مقبرہ مرادی کے اندر تین مزارات	دمشق	ششم	۱۰۲
۵۳	مقبرہ مرادی کا کتبہ	دمشق	ششم	۱۰۳
۵۴	مدرسہ مرادیہ کا غربی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۴
۵۵	مکتوب شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ		ششم	۱۷۲
۵۶	مزار شاہ افغانستان (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۱۷۴
۵۷	شاہانِ افغانستان کے مزارات (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۲۲۰
۵۹	مزار پُر انوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۸
۶۰	مزار پُر انوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۹
۶۱	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۰
۶۲	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۱
۶۳	مزارات: مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی، شاہ ابو سعید، شاہ ابوالخیر علیہم الرحمہ	دہلی	ششم	۲۸۲
۶۴	مزار مبارک مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۴
۶۵	مسجد شریف خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۵
۶۶	مسجد حضرت شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی	دہلی	ششم	۲۸۷
۶۷	مزار شریف حضرت شاہ ابواسعد سالم مجددی	کوئٹہ	ششم	۵۹۰
۶۸	مقبوضہ کشمیر		ششم	۷۰۶
۶۹	روضہ مبارک حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۷

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۷۰	آخری آرامگاہ حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۸
۷۱	مزار مبارک حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ	پانی پت	ہشتم	۵۰۶
۷۲	مزار شریف مولانا شیخ خالد النقشبندی		ہشتم	۵۰۷
۷۳	دربار عالیہ گھمکول شریف کی خوبصورت جامع مسجد		یازدہم	۲۷۸
۷۴	مزار شریف حضرت شاہ سید ابوالسعد سالم مجددی	سریاب، کوئٹہ	یازدہم	۳۶۴
	مرقع مقاماتِ مقدسہ:			
۱	بیت اللہ شریف، مسجد حرام	مکہ معظّمہ	نورعلیٰ نور	۴۹
۲	بیت اللہ شریف مسجد حرام کی جالیوں سے	مکہ معظّمہ	نورعلیٰ نور	۵۰
۳	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نورعلیٰ نور	۵۱
۴	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نورعلیٰ نور	۵۲
۵	مسجد نبوی شریف کا اندرونی منظر	مدینہ منورہ	نورعلیٰ نور	۵۳
۶	مسجد نبوی شریف	مدینہ منورہ	نورعلیٰ نور	۵۴
۷	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نورعلیٰ نور	۵۵
۸	شہر مدینہ منورہ کا فضائی منظر	مدینہ منورہ	نورعلیٰ نور	۵۶
۹	روضہ شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نورعلیٰ نور	۵۷
۱۰	اندرونی منظر روضہ مبارک			
	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نورعلیٰ نور	۵۸
۱۱	روضہ مبارک سراقدس حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ		نورعلیٰ نور	۵۹
۱۲	مسجد شریف حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ		نورعلیٰ نور	۶۰
۱۳	بیرونی منظر مزار مبارک			
	حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا		نورعلیٰ نور	۶۱
۱۴	مزار مبارک حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ		نورعلیٰ نور	۶۲

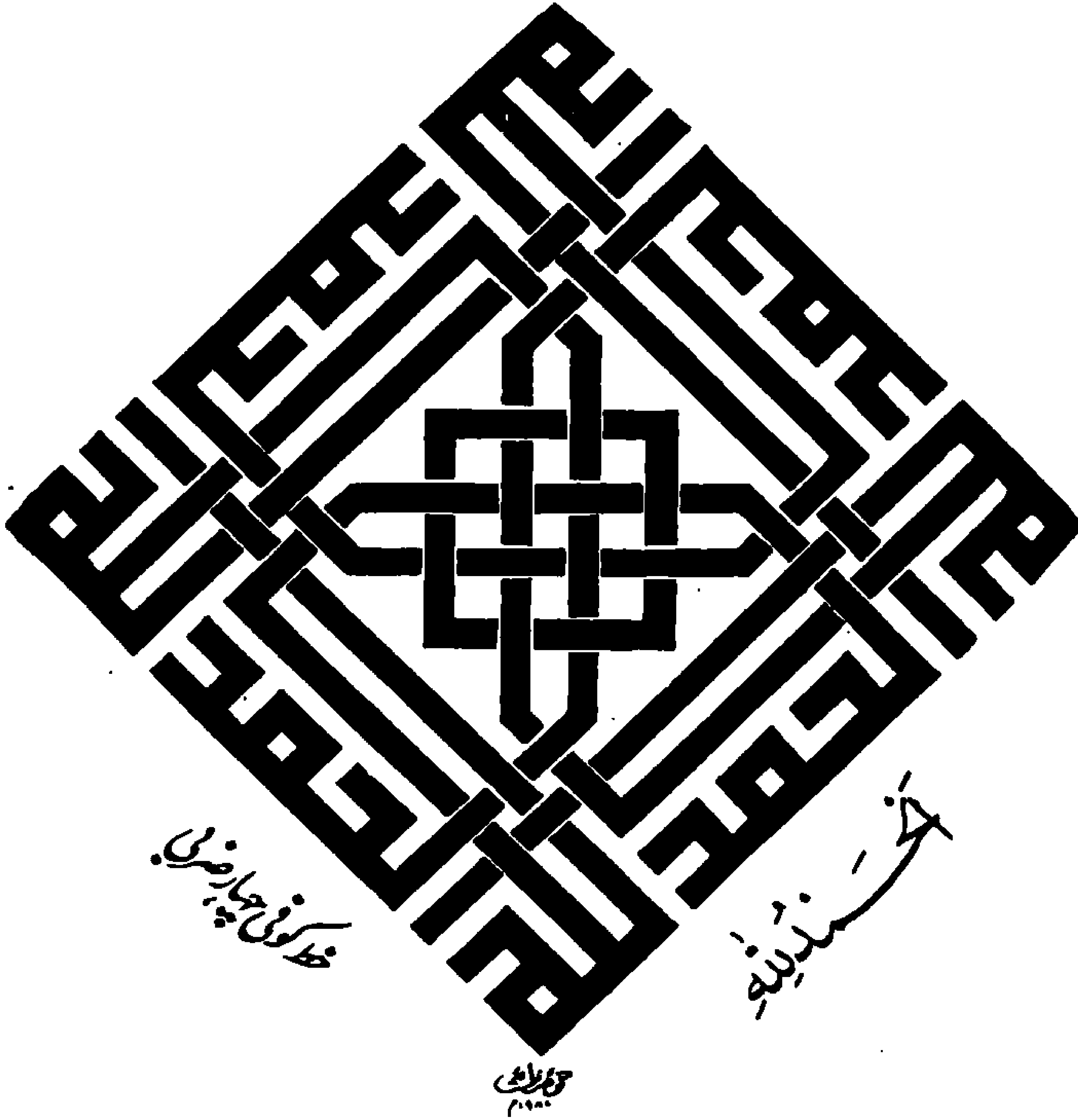
صفحہ	جلد	مقام	نام عمارت ومزار	شمار
۸۴	نورعلیٰ نور		مرقد انور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ	۴
۸۵	نورعلیٰ نور		مزار مبارک حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ	۵
۸۶	نورعلیٰ نور		مزار مبارک حضرت بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ	۶
۸۷	نورعلیٰ نور		مزار مبارک حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ	۷
۸۸	نورعلیٰ نور		مزار مبارک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ	۸
۸۹	نورعلیٰ نور	دہلی	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ	۹
۹۰	نورعلیٰ نور	دہلی	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ	۱۰
۹۱	نورعلیٰ نور		مزار مبارک خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)	۱۱
۹۲	نورعلیٰ نور		مزار مبارک خواجہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)	۱۲
			مرقع مجددی (اول):	
۹۵	نورعلیٰ نور	سرہند شریف	روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ	۱
۹۶	نورعلیٰ نور	سرہند شریف	مسجد شریف وروضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ	۲
۹۷	نورعلیٰ نور		مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد سعید، اور شجرہ شریف مکتوبہ خواجہ سیف الدین علیہما الرحمۃ	۳
۹۸	نورعلیٰ نور		مزار پُر انور ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	۴
۹۹	نورعلیٰ نور		مرکزی مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	۵
۱۰۰	نورعلیٰ نور		اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری	۶

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۷	اندرنی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نورعلیٰ نور	۱۰۱
۸	جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ		نورعلیٰ نور	۱۰۲
۹	مرکزی دروازہ جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ	سیالکوٹ	نورعلیٰ نور	۱۰۳
۱۰	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نورعلیٰ نور	۱۰۴
۱۱	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نورعلیٰ نور	۱۰۵
۱۲	محراب شریف مسجد عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نورعلیٰ نور	۱۰۶
۱۳	اندرونی منظر مسجد شریف علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نورعلیٰ نور	۱۰۷
۱۴	نوتعمیر شدہ محراب شریف مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نورعلیٰ نور	۱۰۸
۱۵	گنبد شریف مزار مبارک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۰۹
۱۶	مزار مبارک شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۱۰
۱۷	مسجد خیر المنازل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۱۱
۱۸	مزار مبارک خواجہ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۱۱۲
۱۹	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۱۱۳
۲۰	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۱۱۴
۲۱	مزار مبارک مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری		نورعلیٰ نور	۱۱۵
۲۲	مقبوضہ کشمیر		نورعلیٰ نور	۱۱۶
۲۳	مقبوضہ کشمیر		نورعلیٰ نور	۱۱۷
۲۴	قلعہ کانگڑہ		نورعلیٰ نور	۱۱۸

● مرقع جہاں گیری:

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	قبر اکبر بادشاہ	سکندرا	نورعلیٰ نور	۱۲۱
۲	عبادت خانہ اکبر باشاہ	فتح پورسیکری	نورعلیٰ نور	۱۲۲
۳	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۳
۴	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۴
۵	مقبرہ جہاں گیر بادشاہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۵
۶	شیش محل	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۶
۷	دروازہ قلعہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۷
۸	لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۸
۹	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۹
۱۰	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۰
۱۱	دیوان خاص لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۱
۱۲	دیوان عام لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۲
۱۳	دیوان عام لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۳
۱۴	جامع مسجد شاہجہانی	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۴
۱۵	تاج محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۵
۱۶	مزارات شاہ جہاں بادشاہ، ملکہ ممتاز محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۶
۱۷	موتی مسجد عالمگیری، لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۷
۱۸	جامع مسجد عالمگیری	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۳۸
	● مرقع مجددی دوم:			
۱	مزار مبارک خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۱

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۲	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۲
۳	مزار مبارک خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۳
۴	مزار مبارک خواجہ میر محمد نعمان علیہ الرحمۃ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۴۴
۵	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۴۵
۶	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۴۶
۷	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۴۷
۸	مزار مبارک شیخ نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۴۸
۹	خانقاہ مظہریہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۴۹
۱۰	مزارات مبارکہ مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی دہلوی، شاہ ابوالخیر، شاہ ابوسعید	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۵۰
۱۱	درگاہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۱
۱۲	مزار پر انوار شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۲
۱۳	مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۳
۱۴	کتبہ مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۴
۱۵	بیرونی منظر مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۵
۱۶	روضہ شریف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نورعلیٰ نور	۱۵۶
۱۷	مزار پر انوار امام احمد رضا محدّث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نورعلیٰ نور	۱۵۷
۱۸	مسجد جامع فتح پوری	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۵۸
۱۹	مسجد جامع فتح پوری کا ایک منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۵۹
۲۰	مزار مبارک مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۶۰
۲۱	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۶۱



٦١٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۸

کتابیات

(جلد ۱۰ تا ۱۱)

۱۸۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

باب ۲۸ —— کتابیات

نقشبندیہ مآخذ ومراجع:

نمبر شمار	موضوع	مصنف/مرتب	جلد	صفحہ
۱	یہ انگریزی مطبوعات کی فہرس ہے جو کہ درج ذیل عنوانات کے تحت مرتب کی گئی ہے: ❶General Histories اس کے تحت 47 کتابیں مذکور ہیں۔ ❷Historigraphy, Catalogues, اس عنوان کے تحت 63 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❸Secondary Sources, Before Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 16 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❹Secondary Sources, Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 20 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❺Historically or Geographically Periodicized works, by Region Eurasia (includes China): اس عنوان کے تحت 74 کتب ورسائل مذکور ہیں۔	ویکا گارڈنز (مرسلہ: منیر احمد مسعودی برمنگھم، یو۔کے)	یازدہم	۸۶۳ تا ۹۰۴

	❻Turkey and the Othoman Empire (see also Balkans, Middle East) اس عنوان کے تحت 19 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❼India and Southeast Asia: اس عنوان کے تحت 34 کتب ورسائل مذکور ہیں۔ ❽Balkans: اس عنوان کے تحت 7 کتب مذکور ہیں۔ ❾Middle East (see also Ottoman Turkey) اس عنوان کے تحت 6 کتب مذکور ہیں۔ ❿Other: اس عنوان کے تحت 8 کتب مذکور ہیں۔ 11-Working Bibliography General Works on the Naqshbandiyya: اس عنوان کے تحت 18 کتب مذکور ہیں۔			

● **اشاریہ ماخذومراجع:**

۱۔	(اردو، عربی، فارسی، انگریزی) یہ اشاریہ تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ کتب ورسائل پر مشتمل ہے، جن سے "جہانِ امام ربانی" میں محققین نے استفادہ کیا۔	صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی، صبا مسعودی، حنا مسعودی، شاہد احمد کمانڈر محمد ظفر۔	یازدہم	٣٢٧
٢۔	آئینۂ مجدد	شہزاد احمد مسعودی	یازدہم	٣١٩

مشق ح ص ع "بخط ثلث"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۹

اشاریات

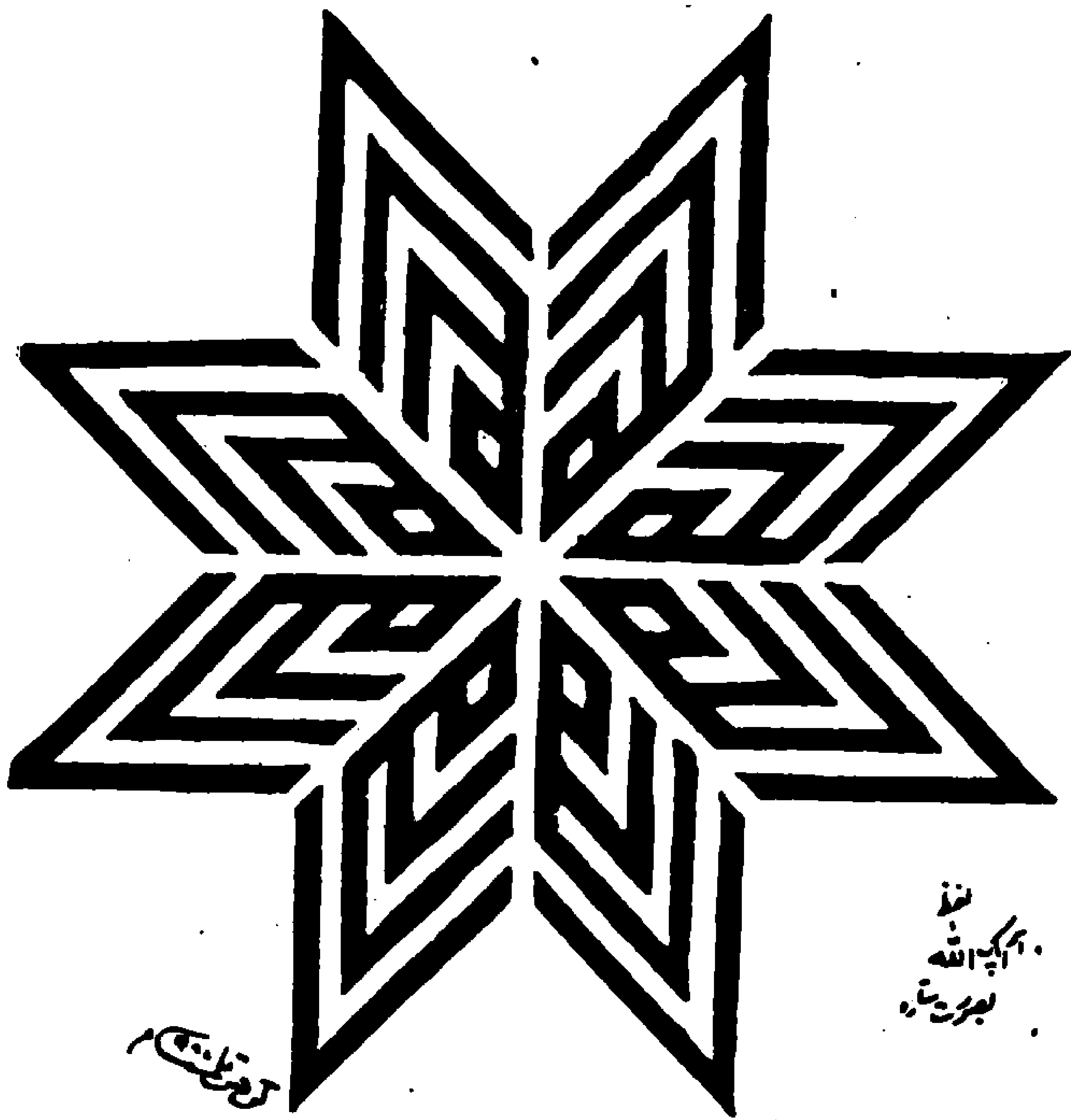
(جلد۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب نمبر ۲۹ —— اشاریات

صفحہ	جلد	مرتبین	موضوع	شمار
۳۹۱	یازدہم	مولانا شجاع الرحمٰن، مولانا احمد صادق مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی مولانا نصیر احمد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ، حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد	**اشاریہ اسماء الرجال** (یہ تقریباً سات ہزار مصنفین و مؤلفین اور عوام وخواص کے ناموں کا اشاریہ ہے۔)	۱
۶۱۷	یازدہم	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی سید زبیر حسین جیلانی، حاجی محمود حاجی امجد افضل، محمد شریف اعوان صبا مسعودی، حنا مسعودی، بشریٰ، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، محمد سجاد مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید حافظ محمد انس، محمد اشفاق، اسامہ امجد حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد	**اشاریہ اسماء الکتب و رسائل جہان امام ربانی** (یہ تقریباً پانچ ہزار عربی، فارسی، اردو، انگریزی، کتب ورسائل کی فہرست کا اشاریہ ہے۔)	۲
۷۲۳	یازدہم	محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، بشریٰ حنا مسعودی، سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر شاہد احمد	**اشاریہ اماکن جہان امام ربانی** (یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملکوں، شہروں، علاقوں کا اشاریہ ہے)	۳



إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (القرآن الحکیم) بخط ثلث جلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۳۰

نظائرِ خوشنویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۳۰ ——— نظائر خوشنویسی

خطاط: صوفی خورشید عالم گوہر رقم، لاہور

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴
۲	طغریٰ آیت قرآنی ربھافتقبلھا	اوّل	۵۸
۳	اللّٰہ نور السموات والارض	اوّل	۶۸
۴	علمہ الانسان	اوّل	۱۱۵
۵	نصر من اللّٰہ وفتح قریب	اوّل	۱۱۶
۶	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۷
۷	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۹
۸	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۲۰
۹	سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ	اوّل	۱۲۴
۱۰	فھو اللّٰہ علیٰ حسبہٗ	اوّل	۱۲۶
۱۱	الم نشرح لک صدرک	اوّل	۱۴۳
۱۲	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۴۶
۱۳	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۴۸
۱۴	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴۹
۱۵	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۶۵
۱۶	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۶۶
۱۷	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۶۷
۱۸	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۶۸

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۹	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۰۲
۲۰	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۲۱
۲۱	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۵۷
۲۲	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۶۵
۲۳	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۶۶
۲۴	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۶۷
۲۵	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۹۲
۲۶	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۳۵۲
۲۷	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۳۶۴
۲۸	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۳۷۶
۲۹	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۴۰۴
۳۰	صلی اللہ علیہ وسلم	اوّل	۴۳۴
۳۱	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۴۴۰
۳۲	السلام قبل الکلام	اوّل	۴۵۴
۳۳	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	دوم	۴
۳۴	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۶
۳۵	طغریٰ اسم محمد(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)	دوم	۱۷
۳۶	سبحان اللہ وبحمدہٖ	دوم	۲۰
۳۷	اسم ذات اللہ بصورت ستارہ	دوم	۲۶
۳۸	لفظ علی بصورت مربع	دوم	۳۱
۳۹	نصر من اللہ وفتح قریب	دوم	۲۹۴

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۰۲	لفظ علی بصورت مربع	پنجم	۴۹۰
۱۰۳	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۴۵
۱۰۴	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۴۹
۱۰۵	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۶۶
۱۰۶	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	پنجم	۵۸۰
۱۰۷	اسم الحمدللہ بصورت مربع	پنجم	۵۹۲
۱۰۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ششم	۴
۱۰۹	رُباعی بلغ العلٰی بکمالہٖ	ششم	۶
۱۱۰	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۱۲
۱۱۱	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۱۶
۱۱۲	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۲۰
۱۱۳	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۱۴۹
۱۱۴	طغرٰی اللہ محمد	ششم	۱۵۴
۱۱۵	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۲۷۷
۱۱۶	طغرٰی کلمہ طیبہ	ششم	۲۹۴
۱۱۷	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۳۲۸
۱۱۸	الحمدللہ بخط کوفی چہارضربی	ششم	۵۶۱
۱۱۹	لفظ علی بصورت مربع	ششم	۶۳۴
۱۲۰	السلام قبل الکلام	ششم	۶۴۱
۱۲۱	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۶۵۸
۱۲۲	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۶۸۰

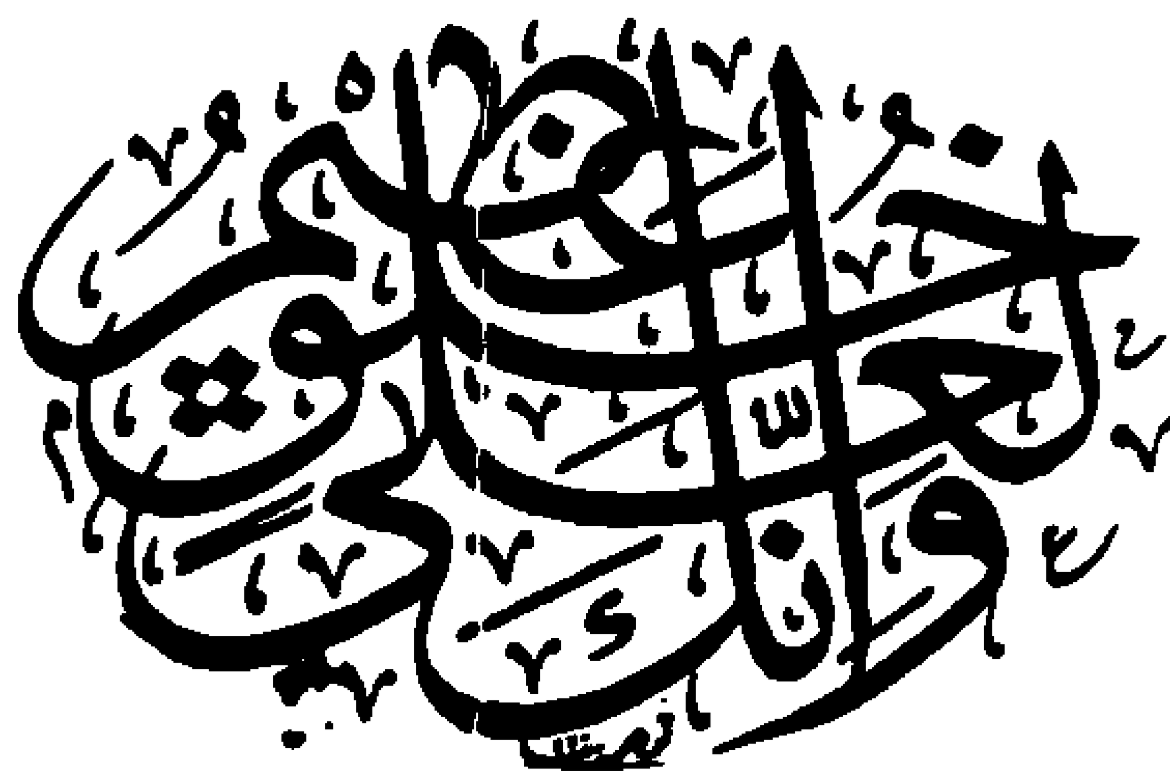
شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۲۳	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۷۹۲
۱۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۸۰۶
۱۲۵	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۸۱۳
۱۲۶	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۸۱۷
۱۲۷	الحمدللہ بخط کوفی چہارضربی	ششم	۸۶۴
۱۲۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۴
۱۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۶
۱۳۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۴
۱۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۶
۱۳۲	طغرٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۲۶
۱۳۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۳۲
۱۳۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۵۲
۱۳۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۶۸
۱۳۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۰۰
۱۳۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۱۱۶
۱۳۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۱۸
۱۳۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۱
۱۴۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۲
۱۴۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۶
۱۴۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۸
۱۴۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰

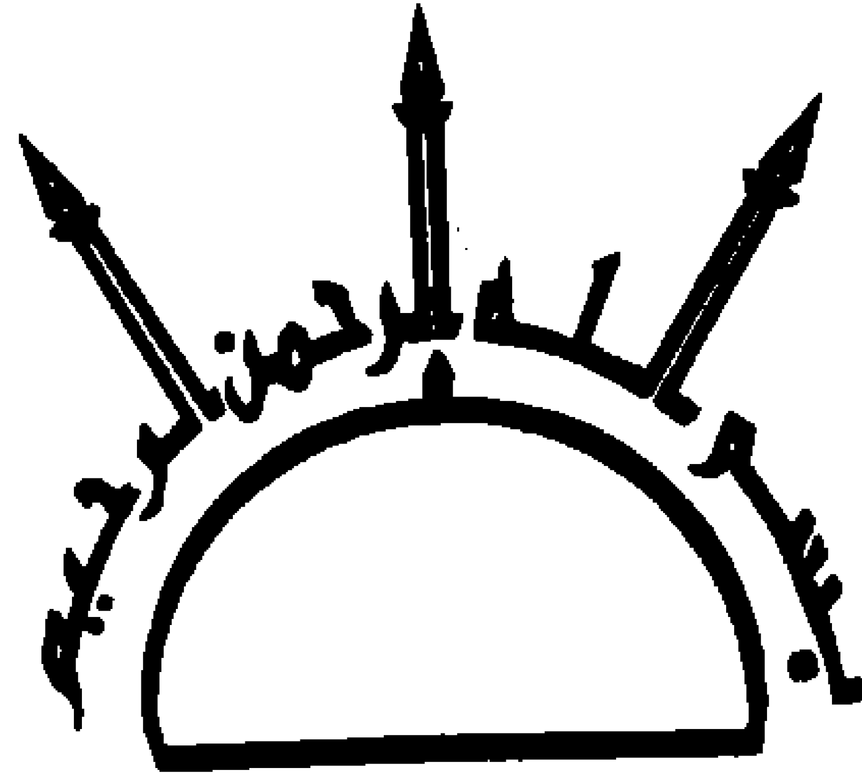
صفحہ	جلد	موئے قلم	شمار
۲۷۵	ہفتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۴۴
۲۷۶	ہفتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۴۵
۴۳۴	ہفتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۴۶
۴۴۰	ہفتم	صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۷
۴۴۲	ہفتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۴۸
۴۴۷	ہفتم	طغرٰی الحمدللہ بخط کوفی چہارضربی	۱۴۹
۴۵۰	ہفتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۵۰
۴۶۴	ہفتم	طغرٰی کلمہ طیبہ	۱۵۱
۴۶۷	ہفتم	مختلف طغرے	۱۵۲
۴۷۹	ہفتم	اسم اللہ بصورت ستارہ	۱۵۳
۴۸۰	ہفتم	طغرٰی آیت قرآنی بخط ثلث	۱۵۴
۴۸۲	ہفتم	طغرٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	۱۵۵
۴۹۶	ہفتم	طغرٰی سبحانہٗ وتعالٰی	۱۵۶
۴	ہشتم	طغرٰی بسم اللہ	۱۵۷
۶	ہشتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۵۸
۱۰	ہشتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۵۹
۲۸	ہشتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۶۰
۱۴۶	ہشتم	الم نشرح بخط دیوانی	۱۶۱
۱۶۸	ہشتم	نصرمن اللہ وفتح قریب	۱۶۲
۱۷۴	ہشتم	طغرٰی لاحول ولا	۱۶۳
۱۷۵	ہشتم	طغرٰی آیت قرآنی	۱۶۴

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۶۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۰
۱۶۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۲
۱۶۷	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۳۲
۱۶۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۸۴
۱۶۹	طغرٰی نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۳۰۸
۱۷۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۳۰
۱۷۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۴
۱۷۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۶
۱۷۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۷۲
۱۷۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۸۴
۱۷۵	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۳۹۲
۱۷۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۱۹
۱۷۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہشتم	۴۲۰
۱۷۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۰
۱۷۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۲
۱۸۰	طغرٰی لاحول ولاقوۃ	ہشتم	۴۳۶
۱۸۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۸
۱۸۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۷۶
۱۸۳	طغرٰی آیت قرآنی بخط دیوانی الجلی	ہشتم	۴۹۱
۱۸۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۲
۱۸۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۴

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۲۸	طغرٰی شوکت وسنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود	دہم	۱۹۲
۲۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۲۷
۲۳۰	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۲۸
۲۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۳۵
۲۳۲	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۳۶
۲۳۳	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۶۰
۲۳۴	طغرٰی آیت قرآنی وحدیث پاک	دہم	۲۶۲
۲۳۵	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۶۶
۲۳۶	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۳۱۱
۲۳۷	طغرٰی آیت قرآنی خط دیوانی الجلی	دہم	۳۱۲
۲۳۸	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۳۱۸
۲۳۹	طغرٰی بسم اللہ	دہم	۳۲۴
۲۴۰	طغرٰی کل من علیھافان	دہم	۳۲۸
۲۳۶	طغرٰی یکچند پی دانش ودفتر کشتیم	دہم	۳۷۶
۲۳۷	طغرٰی سورہ اخلاص مربع	دہم	۳۸۴
۲۳۸	طغرٰی الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۴۱۰
۲۳۹	طغرٰی نصرمن اللہ وفتح قریب	دہم	۴۱۹
۲۴۰	طغرٰی کلمہ طیبہ بخط کوفی بنائی متوسط	دہم	۴۲۳
۲۴۱	طغرٰی رباعی ازرخت مست بزم احباب ست	دہم	۴۳۲
۲۴۲	طغرٰی آئینِ جواں مرداں حق گوئی وبے باکی	دہم	۴۴۸
۲۴۳	طغرٰی والشمس	دہم	۴۵۸

☆......☆......☆


وانک لعلی خلق عظیم

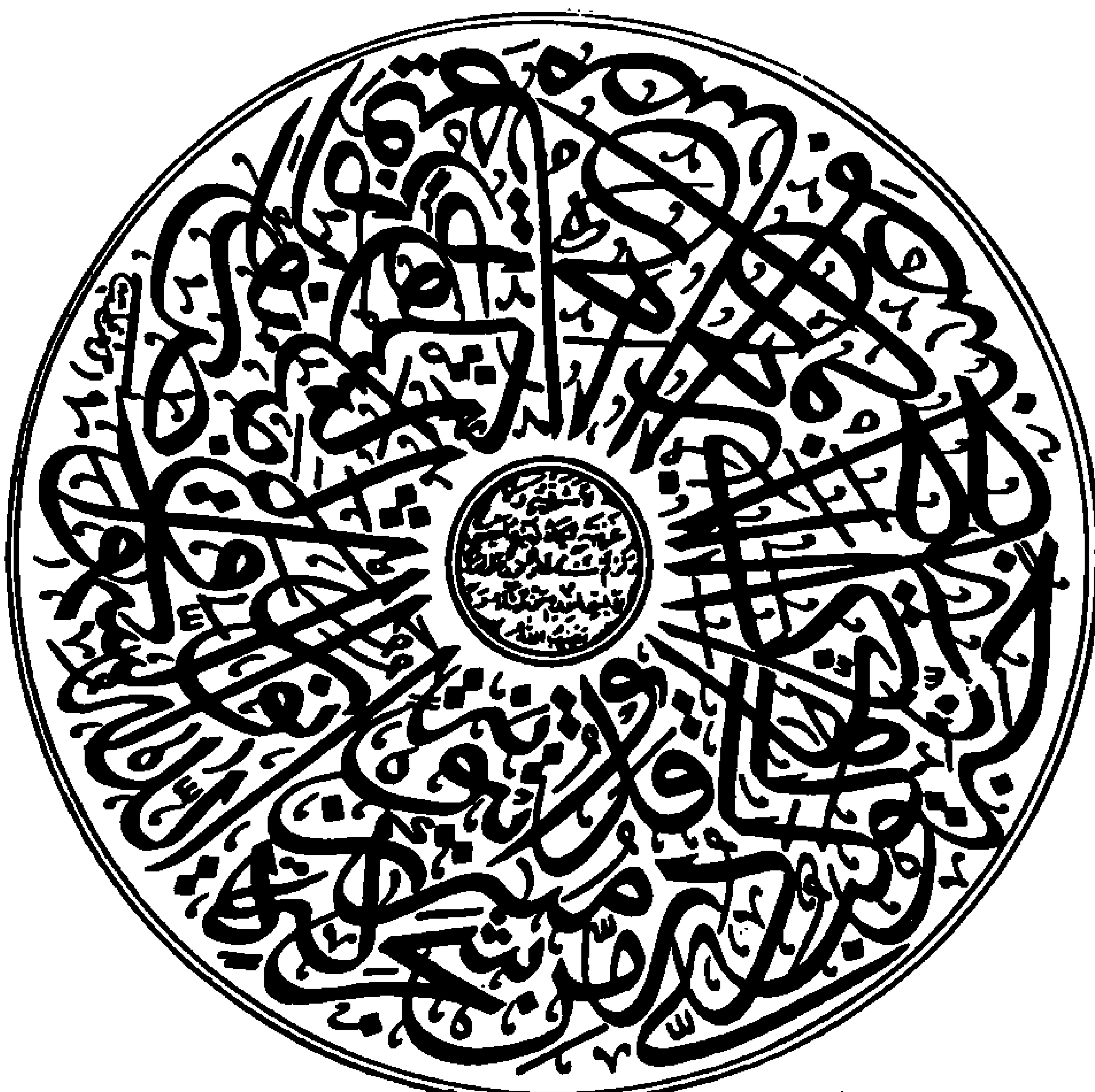


باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم......باب پنجم



٦٣٠



الامثال للناس والله بكل شیء علیم ۞

١٨٣٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم

کُتبات مزارات وغیرہ احاطۂ روضہ شریف، سرھند

اعجاز احمد نقشبندی اشرفی

☆☆

(۱)

گنبد شریف میں شمال مغربی جانب مندرجہ ذیل مزارات ہیں:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی...... قیوم اوّل

ولادت:۔شب جمعہ ۱۴؍شوال ۹۷۱ھ/ بمطابق ۱۵۶۳ء

وصال:۔شنبہ ۲۸؍صفر ۱۰۳۴ھ/ بمطابق ۱۶۲۴ء۔قیوم اول

(ا) اکابرِ اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ فرزند اوّل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت: ۱۰۰۰ھ وصال: ۹؍ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ

(ب) خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت:۔ ۱۰۰۵ھ وصال:۔ ۲۷؍ربیع الثانی ۱۰۷۰ھ

(ج) اُمّ کلثوم بنت مجدد الف ثانی کی قبر مبارک خواجہ محمد سعیدؒ علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کے ساتھ چھوٹی قبر ہے۔اُس وقت عمر مبارک ۱۴ سال تھی۔

(۲)

شمال کی جانب تھوڑے فاصلے پر ایک گنبد شریف میں مندرجہ ذیل مزارات ہیں

حضرت امام الہدٰی سراج الاولیاء عروۃ الوثقیٰ قیوم زمانی فرزند ثالث خلیفہ اکمل امام ربآنی خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ، قیوم ثانی

وصال:۔ ۹ر ربیع الاوّل ۷۹ ۱۰ھ

(ا) حضرت قطب زماں خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ فرزند اکبر عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ

وصال:۔ ۴ر ربیع الثانی ۱۱۲۲ھ

(ب) حضرت قیوم ثالث حزب اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی حُجۃ اللہ فرزند دوم حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ (مزار باہر کھیتوں میں ہے)

وصال:۔ ۲۰ر محرم الحرام ۱۱۱۰ھ...... حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کے دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(ج) حضرت خواجہ محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ فرزند ثالث عُروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۱۵ر ربیع الاوّل ۱۰۸۳ھ

(د) حضرت قطبِ دوراں خواجہ محمد اشرف فرزند چہارم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۲۸ر صفر المظفر ۱۱۱۸ھ

(۳)

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد سیف الدین فرزند پنجم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔۱۵/جمادی الاوّل ۱۰۹۶ھ

گنبد میں دو بڑی اور ایک چھوٹی قبر مبارک اور بھی ہیں۔ حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کی دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(۴)

روضہ شریف کی مسجد کے عقب اور مزار پاک کے سامنے والے دروازے کے سامنے بڑی گنبد والے مزار میں بادشاہ زمان خان اور اس کی بیوی کی قبریں ہیں۔ حکمران افغانستان

(۵)

شمال کی جانب

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے گنبد شریف سے پہلے ایک گنبد میں حضرت قیوم رابع سلطان الاولیاء، ـــــ قبلۂ عالم، مجدد العصر خواجہ محمد زبیر علیہما الرحمۃ نبیرۂ اکرم، خلیفۂ اعظم حجۃ اللہ علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے

وصال:۔۴/ذیقعد ۱۱۵۲ھ

آپ پوتے ہیں خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ بن امام ربانی کے...... آپ کے والد صاحب کا نام ہے خواجہ ابو العلیٰ ...... اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے کمرے میں

حضرت مولوی معصومی شاہ /محمد فرخ محدث فرزند سوم حضرت خازن الرّحمۃ اکثر اولاد حضرت مجدد، جن کے شاگرد ہیں ان کی دو قبر مبارک ہیں

(۶)

مزار مبارک والدہ مرحومہ خواجہ محمد یحیٰی علیہ الرحمۃ سجادہ نشین روضہ شریف

حق نے بھیجا انہیں پیغام اجل — کر سکا نہ کچھ طبیب حاذق
چھوڑ دنیا کو گئیں سوئے جناں — جان دی پاتے ہی حکم خالق

اصطفا کو لکھو یہ تاریخ وفات ورے خاتون محمد صادق ۱۳۶۱ھ

(۷)

اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے بائیں جانب کمرے میں یہ مزار ہے

حضرت دلیل اللہ الصمد خواجہ عبد الاحد شاہ فرزند پنجم حضرت خازن علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۲۷/ذلحجہ ۱۱۲۶ھ

مسجد کے صحن کے باہر معبد کعبہ کے پہلو میں دو قبور ہیں

(٨)

٧٨٦

الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

چراغ مسجد و محراب و منبر

اگر دو چشم روئی کو در قول ...... من و دست و دامان آل رسول

خدایا بحق بنی فاطمہ ...... کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

غریبم یا رسول ﷺ اللہ غریبم
ندارم درجہاں جز تو حبیبم

مرض دارم زعصیاں لادوائے
مگر الطاف تو یا شد طبیبم

بریں نازم کہ ہستم اُمت تو
گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

(٩)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کے دروازے کے باہر لکھا ہوا ہے:

۷۸۶

سبحان اللہ ماشاء اللہ واہ چہ تعمیر نورانی
بعداز سہ صد سال بنا شد روضۂ محبوب رَبّانی
پر تو گنبد خضرا گویا
کارِخ مجدد الف ثانی

۱۳۴۴ھ

محمد اصطفان خان اصطفا مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی، تاجران لکھنو محمد عبدالحمید حمید صدیقی لکھنوی

تحریر نمود ۱۳۶۲ھ

(۱۰)

مسجد روضہ شریف کے اندر برآمدے کے سامنے لکھا ہے:

گر درین عالم بجوئی منظر خُلدِ بریں
مسجد حضرت مجدد را بچشم دل ببیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
(بحضور رحمت للعلمین)

بَلَغَ العُلٰی بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیعُ خصالہ صلّوا علیہ وآلہ
یا محمد یا محمد یارسول گرچہ من نالائقم تو کن قبول

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۱)

رباعی شریف در مدح غوث الاعظم

از حضرت خواجہ بزرگ سید بہاء الدین نقشبند مشکل کشا

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدام شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مبارک کے باہر بائیں طرف آویزاں ہے

سیدنا سرکار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے گیارہ اسمائے گرامی

سید مُحی الدین۔ غوث مُحی الدین۔ قطب مُحی الدین۔ شیخ مُحی الدین۔
فقیر مُحی الدین۔ محبوب مُحی الدین۔ مخدوم مُحی الدین۔ معشوق مُحی الدین۔
مولینا مُحی الدین۔ سلطان مُحی الدین۔ ولی مُحی الدین

(۱۲)

قطعہ

بمدح حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی ملائک صف بہ صف استادہ ایں جا بہرِ دربانی
چو دیدہ طوطیِ ہندوستان آں خواجۂ باقی شکر دادہ بہ منقار ازاں شُد شیرِ یزدانی
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ختم الرُسل آمد دریں عالم مجدد الف ثانی آمد از بہرِ نگہبانی
جہانگیرِ زماں بر دست تو بہ کرد درآخر شُد آگاہ حقیقت دیگر از رازِ جہاں بانی
عیاں است نور ذات رحمت للعلمین اینجا کہ تقلیدِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد احمد شیخ لاثانی
کہ ہستند پاچہ شان ہست، بس جائے ادب ایں است مگوئی کلمۂ یسیارائے دل گر نمی دانی
شجاع ادنٰی گدائے بر سرِ بازار می گویم گدائے ایں درِ دولت کند ہر جا سلیمانی

(۱۴)

خواجہ محمد یحیٰی فرزندِ ہفتم امام ربانی

روضۂ اقدس کی مغرب کی جانب گیلری میں مع دو صاحبزادگان

خواجہ محمد یحیٰی سے مغرب کی جانب چھپر کے نیچے اہل خانہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ، اہلیہ امام ربانی اور بہو علیہم الرحمۃ، خواجہ محمد فرخ فرزند ششم امام ربانی اور خواجہ محمد عیسٰی فرزند پنجم امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

(۱۵)

حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت مروج الشریعۃ علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۰ر ربیع الاوّل ۱۱۴۲ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے باہر کونے میں چھوٹے قبہ میں مزار شریف ہے

(۱۶)

دسواں نمبر خلافت سید یحیٰی صاحب

خلیفہ سید محمد صادق صاحب، والد سید محمد یحیٰی (دسویں خلیفہ)

دونوں طرف دو والدہ صاحبان......

باہر گیلری میں پردادی صاحبہ

خواجہ سیف الدین کی پوتی

دروازے کے دائیں طرف خلیفہ محمد صادق کے دادا صاحب میر شیر علی، پردادا محبوب علی شاہ صاحب ان کے والد سید فیض علی شاہ ان کے والد عبدالقادر صاحب ان کے والد شفیع اللہ صاحب ان کے والد میر لالہ صاحب سید عبدالرحیم صاحب ان کے والد سید میر حفیظ اللہ صاحب

(۱۷)

امیر محمد یعقوب خان صاحب بہادر امیر افغانستان و اہلیہ سردار محمد اکرم خان

بندگان والد سردار محمد ایوب خاں صاحب ۱۳۲۷ھ

مرحومہ مغفورہ بنت جناب مرحمت، غفران پناہ علیین آرام

گاہ بندگان امجد والد جناب سردار محمد ایوب خاں صاحب اور اہلیہ سردار عبدالعلی خاں

صاحب بندگان امجد والد اعلیٰ حضرت سردار محمد یعقوب صاحب حکمران افغانستان ۲۹ ررمضان

المبارک ۱۳۳۲ھ

(۱۸)

احاطہ مبارک/لوح مزار

درگاہ حضرت شیخ امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہٗ

جدّ ششم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہٗ الاقدس

پیش کردہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

(۱۹)

حضرت خواجہ محمد ضیاء اللہ نقشبندی مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ حضرت قبلہء عالم خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ

وصال:۔۱۴ رربیع الاوّل ۱۲۰۰ھ

(۲۰)

لوح مزار

محترمہ والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

۷۸۶

مرقد منور

والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

منجانب

خادم الفقراء میاں محمد امجد لاہور، پاکستان

(۲۱)

مزارِ پرانوار

حضرت شیخ مخدوم عبد الاحد قدس سرّہ اوالاقدس

والد ماجد

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ

وصال:۔ ۱۲؍رجب ۱۰۰۲ھ، عمر مبارک ۷۰ سال

آں شیخ کہ بود اَعلم اندر ہر فن　　جانشیں گہر سرے ازل رامعدن
چوں شیخِ زمانہ بوددر علم وعمل　　تاریخ وِصالِ آں بگو "شیخِ زمن"
۱۰۰۷ھ

(۲۲)

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موھرویہ

اے خدارحم کر اپنی کبریائی کے لیے　　اور رسول پاک کی خیر الورائی کے لیے
بخش دے سب خطائیں انبیاء کے واسطے　　خواجگان نقشبنداں باخدا کے واسطے
گو نہیں ہم لائق دیار اے ربِ غفور　　ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور
حضرت صدیق اکبر یار غار مصطفیٰ ﷺ　　حضرت سلیمان فارس عاشقِ شاہِ ھدا
حضرت قاسم و حضرت جعفر صادق امام　　با یزید برگزیدہ بو الحسن شاہِ امام
بو علی فارمدی اور یوسف ہمدانی　　عبدالخالق عجدوانی عارف ریوگری
خواجۂ محمود فغناں شاہ عزیزاں شاہ کمال　　حضرت بابا سماسی حضرت میر کلال
آفتابِ نقشبنداں شاہ بہاوالدین سخی　　حضرتِ خواجہ علاء الدین عطّار ولی
شاہ یعقوب و عبید اللہ احرارِا زماں　　شاہِ زاہد اور درویش محمد والا شاں
خواجہ امکنگی، حضرت باقی باللہ باخبر　　قطب سرہندی مجدد الف ثانی تاجور
خواجہ معصوم حضرت حُجۃ اللہ با صفا　　شاہ زبیر و خواجۂ اشرف محمد پارسا

شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیاء — خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باوفا
کرکرم با فقیر محمد صاحب جنت نشاں — نور جن کا میرے مرشد کی جبیں میں تھا عیاں
وہ سخی ابن سخی وہ صاحبِ لطفِ عمیم — ہادیٔ دارین حضرت حافظ عبدالکریم
رحم فرما از طفیل ہادیِ دین مبیں — صاحب نورِ بصیرت خواجہ نواب دین
ازطفیلِ حضرت خواجہ محمد معصوم سُن لے التجا — منزلِ مقصود تک ہم سب کو پہنچا اے خدا
جان ہو میری تصدق کیسا پیارا نام ہے — ہرطرف دنیا میں جاری جن کا فیض عام ہے
خواجگانِ نقشبندی کی محبت کر عطا — حشر میں بھی ساتھ انہیں کے اے خداوندا اٹھا
یا الٰہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں — جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

(۲۳)

زیاراتِ براس

سرہند شریف شہر سے باہر گاؤں براس میں نو ۹ انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ گاؤں کے درمیان ایک اونچے ٹیلے/ٹبے پر ہر قبر کی لمبائی تقریباً ۹ گز ہے۔ ایک قبر کی چوڑائی تقریباً دو قبروں کے برابر ہے۔ باقی آٹھ قبروں کی چوڑائی نارمل ہے۔ قبروں کے احاطہ کے باہر قریب ہی بڑی شاندار مسجد ہے۔ مسجد کے باہر قریب ہی تین اور قبریں ہیں۔ جو صحابہ کرام کی ہیں۔ ان سب قبروں کی نشان دہی حضور قبلہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی رہنمائی میں کی گئی۔ سرکار نے نام ظاہر نہیں فرمائے۔

(۲۴)

۷۸۶

حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۱۱۳۶ھ

(۲۵)

۷۸۶

حضرت قطب عالم حاجی شاہ غلام محمد معصوم

فرزند دوم حضرت شاہ محمد اسماعیل علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۵/ذوالحجہ ۱۱۶۱ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے بڑے قبّے کے مغرب میں ساتھ ہی چھوٹا قبّہ (گنبد) ہے

خواجہ کے مزار (قبّے) کے پیچھے بڑی مسجد کے نیچے تہ خانہ میں دونوں طرف حجرہ عبادت گاہ

☆......☆......☆

۶۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مآخذ و مراجع



کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

۱۸۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتابیات باقیات جہان امام ربانی

(مآخذ و مراجع)

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی



کتب:

ا

القرآن الکریم

القرآن الکریم و ترجمۃ معانیھا و تفسیر الی اللغۃ الاردویۃ ، مجمع الملک الفھد لطباعۃ المصحف الشریف ، المدینہ المنورہ

ابن حجر عسقلانی ، علامہ : (شارحِ بخاری) ،الا صابۃ فی تمییز الصحابۃ ، طبع کردہ کلکتہ

ابن حجر مکی : فتاوٰی کبرٰی (بحوالہ نوادر الاصول للترمذی ، دارالکتب العلمیۃ ، بیروت)

ابن ھمام (م۔ ٨٦١ھ) : فتح القدیر شرح الھدایۃ للمرغینانی ،لاہور ١٣٩٩ھ

ابو الحسن علی (م۔ ٥٩٣ھ) : الھدایۃ شرح البدایۃ، مطبوعہ دھلی

ابوالقاسم ہندوشاہ فرشتہ: تاریخ فرشتہ، ج:٢، مطبوع نولکشور، ١٢٨١ھ

ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مطبوعہ لاہور

ابو عمر صالح عبد الکریم بشیر بن صالح بن مبارک : اعلام العلم و الادب فی مدینۃ مخطوطہ بخط مصنف کا عکس

ابو نعیم الا صفہانی : حلیۃ الاولیاء جلد۹،مطبوعہ قاہرہ

ابوبکر بن احمد حبشی علوی ، سید شیخ : الدلیل المشیر الی فلک اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی الله علیہ وآلہ ذوی الفضل الشھیر وصحبه ذوی القدر الکبیر ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء ، مکتبہ مکیہ ، مکہ مکرمہ

احمد الجدع ، شیخ : معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین ،طبع اول ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء دارالضیاء ، عمان (اردن)

احمد بن محمد خضراوی ھاشمی ، شیخ : نزھۃ الفکر فیما مضیٰ من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر ، تحقیق محمد المصری،طبع اول ۱۹۹۶ء وزارت ثقافت،دمشق

احمد حسن الحسنی ،صاحبزادہ:فیوضات حسنیہ،ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف،ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

احمد رضا خان بریلوی،امام: الکوکبۃ الشھابیہ(۱۳۱۲ھ)مطبوعہ اہل سنت برقی پریس،مرادآباد۱۳۵۳ھ

احمد رضا خان بریلوی،امام: حدائق بخشش،مطبوعہ کراچی

احمد رضا خان بریلوی،امام:حیات الموات فی بیان سماع الاموات ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۰۵ء

احمد رضا خان بریلوی،امام:شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر ، رضا اکیڈمی بمبئی ۲۰۰۰ء

احمد رضا خان بریلوی،امام: فتاوٰی رضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضا فاؤنڈیشن،لاہور

احمد رضا خان بریلوی،امام: قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی،امام: کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن،لاہور

احمد رضا خان بریلوی،امام:نفی الفئی عمن استنار بنورہ کل شئی ، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی،امام:ھدی الحیران فی نفی الظل عن سید الاکوان ، ۱۲۹۹ھ

احمد سرہندی،شیخ(مجدد الف ثانی): اثبات النبوۃ ، مطبوعہ کراچی

احمد سرہندی،شیخ(مجدد الف ثانی):مبداء ومعاد،مطبوعہ لاہور

احمد سرہندی،شیخ(مجدد الف ثانی):مکتوبات امام ربانی،اردو ترجمہ عالم الدین لاہور(اللہ والے کی قومی دکان)

احمد سرہندی،شیخ(مجدد الف ثانی):مکتوبات شریف،امرتسر۱۳۳۳ھ،(تین مجلدات)

اخلاق احمد، میاں: تذکرہ حضرت ایشاں، مطبوعہ شاد باغ، لاہور

اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱، لاہور

اسماعیل دہلوی، مولوی: عبقات، مطبوعہ علمی مجلس، کراچی ۱۳۸۰ھ

اشرف جہانگیر سمنانی، مخدوم سید: لطائف اشرفی (۷۰۸ھ-۸۳۲ھ)، مطبوعہ کراچی

افتخار احمد قادری، مولانا: قصائد غوثیہ، مطبوعہ راولپنڈی ۲۰۰۲ء

اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: رسائل نقشبندیہ، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ۱۹۸۱ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: مقدمہ شواھد النبوۃ ملا عبدالرحمٰن جامی، مطبوعہ قادری بک ڈپو، بریلی ۱۹۸۷ء

اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی، سید: مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ۱۳۸۲ھ

انس یعقوب کتبی، شیخ: اعلام من ارض النبوۃ، جلد اول طبع اول ۱٤١٤ھ/١٩٩٣ء جلد اول طبع دوم ١٤١٥ھ/١٩٩٤ء مطابع دار البلاد، جدہ

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (انگریزی)، مطبوعہ پیرس

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد اول، مطبوعہ لاہور

ب

بحر العلوم لکھنوی، علامہ: رسالہ وحدت الوجود، ترجمہ اردو مولانا ابوالحسن زید فاروقی طبع کردہ ندوۃ المصنفین، دہلی

البخاری بشرح الکرمانی

بدر الدین سرہندی، شیخ: حضرات القدس۔ مطبوعہ، سیالکوٹ ۱۴۰۱ھ

بدر الدین سرہندی، شیخ: مجمع الاولیاء (۱۰۴۳ھ) انڈیا آفس لائبریری، لندن مخطوطہ نمبر ۱۴۵

بروکلمان: تاریخ ادب عربی، جلد ۱، تکملہ اول

بشارت بن یوسف الحادی، شیخ: علماء و ادباء البحرین فی القرن الرابع عشر الھجری، طبع اول ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء بیت البحرین للدراسات و التوثیق بحرین

ت

تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۶۴ھ
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۱/۱۹۶

ج

الجامع الصحیح للبخاری، نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی
الجامع لاحکام القران للقرطبی
الجواہر الغالیہ
جواہر نقشبندیہ، فیصل آباد ۱۹۹۰ء
جہانگیر، محمد نورالدین (بادشاہ): تزک جہانگیری، لاہور ۱۹۶۰ء

ح

حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی، اشیق، استنبول، ترکیہ
حبیب الرحمٰن گبول: خطبات غفاریہ، مطبوعہ درگاہ اللہ آباد کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز، سندھ
حسن رضا خان بریلوی مولانا: مراسلت اہل سنت وندوہ، مطبع نظامی، بریلی، ۱۳۱۳ھ
حسین بن محمد خطیب طیبانی، شیخ: الدرا للطیف فی فضائل الختم الشریف، طبع ١٣٤٢ھ /
١٩٦٤ء مطبع فتیٰ الشرق، حمص
حکیم ترمذی، منشورات مکتبۃ ایۃ اللہ، قم، ایران
حلیة الاولیاء، مطبوعة دارالکتب العربیة، بیروت

خ

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: تاریخِ مشائخ چشت، مطبوعہ ادارہ ادبیات، دہلی ۱۹۸۰ء

خیر الدین محمود زرکلی، شیخ : الاعلام، قاموس تراجم لاشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربین والمستشرقین، طبع ششم ١٩٨٤ء، دارا لعلم للملایین، بیروت

د

داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء، لکھنو ١٨٧٨ء

الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار، جلد اوّل

دوست محمد قندھاری، حاجی: تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات (مترجم صوفی محمد احمد)، مطبوعہ کراچی ١٩٩٨ء

ر

رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنو ١٩١٤ء

رد المحتار ، عثمانیہ استنبول ١٣٢٧ھ

رؤف احمد شاہ مجددی: درالمعارف، مطبوعہ لاہور

ریاض احمد، مرزا: نجم الہدٰی، مطبوعہ لاہور، اشاعت دوم ٢٠٠٣ء

ز

زادالمعاد، موسسۃ الرسالۃ، بیروت ١٩٩٦ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: انوار معصومی، مطبوعہ کراچی ١٩٨٠ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: حضرت مجدد الف ثانی، کراچی

زوار حسین شاہ مجددی، سید: مقامات فضلیہ، مطبوعہ فیصل آباد، مارچ ١٩٧٣ء

س

سباحۃ الفکر، مطبوعہ ہند

سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن

سیف الدین، خواجہ، مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدرآباد، سندھ

ش

شمۃ الاعلام، جلد۲

شرح صحیح مسلم نووی، نور محمد کتب خانہ، کراچی

شہاب الدین سہروردی، شیخ: عوارف المعارف (ترجمہ سید احمد علی چشتی)

شہزاد احمد: تذکرہ عاشق رسول، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

ص

صدیق حسن خاں، نواب: ابجد العلوم، جلد سوم، بھوپال ۱۲۹۵ھ

صغیری شرح منیۃ المصلی

ع

عالم فقری، علامہ: تذکرہ اولیاء پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

عبد الاحد وحدت سرہندی، خواجہ: سبیل الرشاد، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد، سندھ، ۱۹۷۸ء

عبد الحفيظ بن محمد طاهر فاسی، شیخ: معجم الشيوخ، تحقیق شیخ عبد المجید خیالی، طبع اول ۱٤٢٤ھ / ۲۰۰۳ء دار الكتب العلمية بيروت

عبد الحق دہلوی، محدث: تکمیل الایمان، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۸۰ء

عبد الحق دہلوی، محدث: مدارج النبوہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور

عبد الحي ابن العماد حنبلی، علامہ: شذرات الذهب، مطبوعه تجاریۂ کبریٰ، بیروت

عبد الدائم، قاضی: حیات صدریہ، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور، ۲۰۰۶ء

عبد الرحمٰن جامی، مولانا: نفحات الانس، مترجم از سید احمد علی چشتی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۲ء

عبد الرزاق بن حسن بیطار، شیخ: حلية البشر فی تاريخ القرن الثالث عشره، تحقیق شیخ محمد بهجت

بن محمد بهاء الدین بیطار ، طبع اول ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء مجمع اللغة العربیه دمشق

عبدالستار ہمدانی، مولانا: امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر، انڈین اسلامک مشن، بمبئی، ۱۹۹۸ء

عبدالقادر بدایونی، ملا: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، لاہور ۱۹۶۲ء

عبدالقادر جیلانی، شیخ، غنیۃ الطالبین (ترجمہ اردو) علامہ شمس بریلوی، کراچی ۱۹۷۳ء

عبد اللہ بن عبد الرحمن معلمی ،شیخ: معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ، طبع اول ۱٤۱٦ھ / ۱۹۹٦ء مکتبه شاہ فهد ، ریاض

عبد اللہ بن محمد حبشی، شیخ : معجم الموضاعات المطروقة ، فی التالیف الاسلامی وبیان ماالف فیها، طبع ۲۰۰۰ء ، کلچرل فائونڈیشن، ابوظبی

عبد المجید بن محمد خانی ، شیخ : الحدائق الوردیة فی حقائق اجلاء النقشبندیه ، طبع ۱۳۰۸ھ عبد الوکیل دروبی، جامع درویشیه، دمشق

عبدالمجید بیانونی، ڈاکٹر شیخ: رسالة المسجد فی سوریة (مقالہ ڈاکٹریٹ) کمپوز شدہ کا عکس

عبیداللہ، خواجہ: یاقوت احمر

عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

العروہ لاهل الخلوه ، قلمی نسخہ، بانکی پور، نمبر ۹۰۵

علاء الدین علی متقی ، علامه (م ۹۷۵ھ): کنز العمال فی سنن الاقوال و الاعمال

علماء و ادباء البحرین

علی بن حسین واعظ کاشفی هروی ، شیخ : نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات ، (فارسی سے عربی ترجمہ پر تکملہ از) شیخ محمد مراد بن عبد اللہ قازانی ، دار صادر ، بیروت

علی قاری (م ۱۰۱۴ھ): مرقاۃ شرح مشکوۃ

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تاریخ دعوت وعزیمت، جلد چہارم، مطبوعہ کراچی

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی شعبہ طبع واشاعت ندوۃ العلماء لکھنو

علی ہجویری، سید: کشف المحجوب، لاہور ۱۹۷۷ء

عمر رضا کحالہ، شیخ : معجم المؤلفین تراجم مصنفی الکتب العربیة ، ، طبع اول ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء، مؤسسة الرسالة ، بیروت

عیسیٰ بن حسن بیانونی ، شیخ : فتح المجید فی مدح الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم ، طبع اول ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء ، دارطوق النجات ، بیروت

غ

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: پرواز خیال، ادارہ مسعودیہ، کراچی ۲۰۰۵ء

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا خاں بریلوی، (قلمی)

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: کلیات مکاتیب رضا، مکتبہ نبویہ، لاہور ۲۰۰۵ء

غلام دستگیر قصوری، مولانا: تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، نوری کتب خانہ، لاہور

غلام دستگیر نامی، مولانا پیر سید: بزرگان لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان ۱۳۰۳ھ

غلام علی دہلوی، شاہ: مقامات مظہری، اردو ترجمہ از محمد اقبال مجددی، طبع حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی ۲۰۰۵ء

غلام علی شاہ: ایضاح الطریقہ ، مطبوعہ لاہور

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، رضا، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۸ء

ف

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ، طبع مصر ۱۳۲۴ھ

فواد بن سید عمارة ، شیخ : فہرست المخطوطات دارالکتب المصریة ، مصطلح الحدیث ، جلد اول ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء ، دارالکتب المصریة ، قاہرہ

ک

کلیم اللہ جہان آبادی، شاہ: مکتوباتِ کلیمی، مرتبہ مولوی محمد قاسم کلیمی، مطبع یوسفی، دہلی ۱۳۰۱ھ

ل

لطائف اشرفی، مطبوعہ کراچی، پاکستان

م

مجید اللہ قادری، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۹۹ء

محبوب احمد نقشبندی، فقیر: ملفوظات سعیدیہ (قلمی)

محبوب الٰہی، مولانا: تحفہ سعدیہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی، ۱۹۷۹ء

محبوب عالم، خواجہ: ذکرِ خیر، مطبوعہ گجرات ۱۹۵۴ء

محسن فانی: دبستان مذاہب، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۲۶ء

محمد احسان مجددی، خواجہ: روضۃ القیومیہ، لاہور ۲۰۰۲ء

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطریقۃ النقشبندیۃ و اعلامھا، (سنِ اشاعت درج نہیں جبکہ مقدمہ کتاب ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء کو لکھا گیا)، جروس پریس، طرابلس، لبنان

محمد احمد نقشبندی، صوفی (مترجم): تحفہ زاہدیہ مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۸ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: تجلیات دوستیہ، ناشر مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: کمالات عثمانیہ، مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

محمد افضل جالندھری، ڈاکٹر: کمالات فضلیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۶ء

محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، جلد اول، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۴ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: پیام مشرق مشمولہ کلیات اقبال، (فارسی)، لاہور ۱۹۷۳ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: ضرب کلیم مشمولہ کلیات اقبال: (اردو)، لاہور ۱۹۷۲ء

محمد اکرام، شیخ: عہد مغلیہ مع دستاویزات

محمد الدین فوق، منشی: تذکرہ علمائے لاہور، مطبوعہ لاہور

محمد الدین فوق، منشی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء

محمد الدین فوق، منشی: یادِ رفتگاں، مطبوعہ لاہور

محمد امین بدخشی: مناقب آدمیہ وحضرات احمدیہ (۱۰۷۰ھ) مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن

محمد بن احمد مطیع الرحمن و شیخ عادل بن جمیل بن عبد الرحمن عید ، شیخ : الفهرس المختصر لمخطوطات، مكتبة الحرم المكي الشريف ، جلد اول تا سوم، طبع اول ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء جلد چہارم طبع اول ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مكتبه شاه فهد ، رياض

محمد بن سعد، علامہ: طبقاتِ کبریٰ، طبع بیروت

محمد بن عبد الله الرشيد ، شيخ : امداد الفتاح باسانيد و مرويات الشيخ عبد الفتاح ، طبع اول ١٤١٩ھ / ۱۹۹۹ء مكتبه امام شافعي، رياض

محمد بن عزوز ، شيخ : الرحلة السامية الى الاسكندرية ومصر والحجاز والبلاد الشامية ، طبع اول ١٤٢٦ھ / ٢٠٠٥ء دارابن حزم بيروت

محمد حسن نقشبندی، قادری رضوی، مولانا: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، کتب خانہ، لاہور ۲۰۰۳ء

محمد حسین بدر، حکیم: سات ستارے، مطبوعہ لاہور جمادی الاول ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

محمد خير رمضان يوسف ، شيخ : تتمة الاعلام للزركلي ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دارا بن حزم ، بيروت

محمد زكي بن محمد مجاهد ، شيخ : الاعلام الشرقية في المائة الرابعة عشر الهجرية ، طبع دوم ۱۹۹۴ء دار الغرب الاسلامي، بيروت

محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: مکتوبات امام ربانی ا(ردو ترجمہ)، دفتر سوم، حصہ دوم، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس ، دہلی

محمد صادق قصوری: تذکرۂ نقشبندیہ خیریہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ھ

محمد صادق قصوری، ملفوظات نقشبندیہ، زاویہ پبلشرز گنج بخش روڈ، لاہور، ۱۹۹۸ء

محمد ظفر الدین، مولانا: حیاتِ اعلیٰ حضرت، مکتبۂ رضویہ، آرام باغ، کراچی

محمد عارف ریوگری، خواجہ: عارف نامہ (اردو ترجمہ) مترجم، قدیر محمد قریشی اکبر آبادی، مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۹۷ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: الجواهر الغالية من الاسانيد العالية طبع دوم ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء مؤسسۃ الشرف، لاہور

محمد عبد الحي بن عبد الكبير كتاني، سید شیخ: فهرس الفهارس و معجم المعاجم و المشيخات و المسلسلات، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد عبدالرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبدالرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: ملفوظات نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبدالستار خان، ابوالخیرات، مولانا ڈاکٹر: تذکرہ حضرت محدث دکن، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، المتاز پبلی کیشنز، لاہور

محمد عبدالستار طاہر: خلفائے مظہری، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۴ء

محمد عبدالغفار نقشبندی، خواجہ: مکتوبات غفاریہ (قلمی)

محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی: تجلیات قریشی و صدیقی، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور

محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی، خواجہ: ملفوظات فضلیہ حصہ اول (لاڑکانہ) مطبوعہ جنوری ۱۹۸۸ء

محمد عبیداللہ: حسنات الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء (تحقیق و تعلیق پروفیسر محمد اقبال مجددی)

محمد عمر بیربلوی: انقلاب الحقیقت، مطبوعہ لاہور

محمد غزالی، امام: المنقذ من الضلال ترجمہ عبدالرسول ارشد

محمد غزالی، امام: کیمیائے سعادت، مطبوعہ لاہور

محمد غوثی شطاری: گلزار ابرار، فارسی قلمی، اردو ترجمہ مفید عام، مطبع آگرہ ۱۳۲۶ھ

محمد لطیف، ملک: اولیاء لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء

محمد مراد منزلوی: الدرر المكنونات النفيسه، جلد اول، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۸۹۸ء

محمد مسرور احمد ابوالسرور، جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر، (مرتبین): جہان امام ربانی مجدد الف

ثانی، بارہ مجلدات ۲۰۰۵ء/۲۰۰۷ء کراچی

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: افتتاحیہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات (ترجمہ فارسی صاحبزادہ محمد زبیر مجددی) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات، (ترجمہ انگریزی قاضی عبدالمنان)، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد اعظم مطبوعہ دہلی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد ہزارۂ دوم، ادارۂ معارف مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۹۷ء

محمد مطیع الحافظ، شیخ و شیخ نزار اباظه، تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول، جلد اول ودوم ١٤٠٦ھ / ١٩٨٦ء جلد سوم ١٤١٢ھ / ١٩٩١ء دارالفکر، دمشق

محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومی (سہ مجلدات)، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: شیخ احمد السرهندی حیاتهٔ و آثارهٔ، جہلم ۲۰۰۷ء

محمد نذیر رانجھا: تاریخ وتذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، مطبوعہ لاہور، جنوری ۲۰۰۵ء

محمد نذیر رانجھا: شرح دیباچہ مثنوی مولانا روم المعروف رسالہ نائیہ، مولانا یعقوب چرخی، ترجمہ جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۴ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): سہ رسائل حضرت مولانا یعقوب چرخی، میاں اخلاق اکیڈمی شاد باغ، لاہور ۱۹۹۷ء

محمد نصر اللہ خان خاکوانی، حافظ (ناشر): مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ۱۳۸۳ھ

محمد نور بخش توکلی: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور

محمد ہاشم جان مجددی سرہندی: بیاض قلمی، کراچی

محمد ہاشم کشمی بدخشانی،خواجہ: زبدۃ المقامات،کانپور،۱۳۰۷ھ

محمد ہاشم کشمی بدخشانی،خواجہ: زبدۃ المقامات،لاہور، ۱۹۶۹ء

محمد ہاشم کشمی بدخشانی،خواجہ: زبدۃ المقامات،مطبوعہ لکھنو

محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی،شیخ : اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، طبع دوم ١٤٠٦ه / ١٩٨٥ء دارالبصائر، دمشق

محمد یوسف مجددی: جواہر نقشبندیہ،مکتبہ انوار مجددیہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

محمود آلوسی،علامہ: تفسیر روح المعانی،ملتان

محمود احمد قادری،علامہ: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی،لاہور ۱۹۹۲ء

محمود سعید ممدوح ، شیخ : تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة والسماع ، طبع اول غالباً ۱۴۰۴ھ دارالشباب للطباعة ، قاهره

محمود عمر سباعی وشیخ نعیم سلیم زهراوی ، شیخ : حمص ، دراسة و ثائقية ، ، جلد اول طبع اول ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء مطبع الروضۃ،حمص

مصطفیٰ رضا خان مولینا: الطاری الداری ، حسنی پریس، بریلی، ۱۹۲۱ء

معجم الادباء،جلد ۲

معجم المطبوعات العربیہ والمعربۃ،جلد ۲

معجم المؤلفين العراقيين فى القرن التاسع عشر و العشرين، کورکیس عواد، طبع اول ١٩٦٩ء مطبع ارشاد ، بغداد

مکتوبات شاہ محب اللہ آبادی،قلمی

ملفوظات غفاریہ،مطبوعہ سیٹھارجہ،ضلع خیرپور ۱۹۹۰ء

منیر محمود وتری،ڈاکٹر : آثار آل الوتری العلمية،طبع ١٩٧٤ء مطبع الامة، بغداد

ن

ناصر الدين ابو الخير عبد الله بن عمر الشيرازی البیضاوی ، الامام القاضی: انوار التنزیل و اسرار التاویل

المعروف بالتفسیر البیضاوی ،ایچ ایم سعید کمپنی،کراچی
نجم الدین فتحپوری شیخاوائی،حاجی: مناقب المحبوبین، مطبع محمد حسن،رام پور ۱۲۷۹ھ
نذیر احمد نقشبندی،حافظ: حضرات کرام نقشبندیہ،خانقاہ سراجیہ کندیاں،میانوالی ۱۴۱۰ھ
نذیر احمد،میاں: وصیت نامہ حضرت مہر محمد صوبہ
نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، دار صادر، بیروت
نور احمد چشتی،مولوی: تحقیقات چشتی،مطبوعہ لاہور
نیل الاوطار،۳/۳۲۵،الکلیات الاربعۃ ۱۳۹۸ھ

و

ولی الدین خطیب (م ۷۲۰ ھ) : مشکوٰۃ المصابیح ، مطبوعہ دھلی ۱۳۱۰ھ
ولی اللہ،شاہ: انفاس العارفین ، مطبع مجتبائی،دہلی،۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء

ی

یافعی،امام: مرأۃ الجنان،مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۳۷ھ
یعقوب چرخی،مولانا: ابدالیہ،مترجم محمد نذیر رانجھا،اسلامک بک فاؤنڈیشن،لاہور ۱۹۷۸ء
یعقوب چرخی،مولانا: انسیہ رسالہ فارسی،مترجم محمد نذیر رانجھا،مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف،ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۴۰۴ھ
یعقوب چرخی،مولانا: تفسیر چرخی،مترجم محمد نذیر رانجھا،جمعیت پبلی کیشنز،لاہور ۲۰۰۵ء
یوسف بن البادر سرکیس : معجم المطبوعات العربیۃ والمصریۃ ، طبع جدید دار صادر، بیروت

رسائل:

الفرقان،ماہنامہ لکھنؤ ،مجدد الف ثانی نمبر،مطبوعہ دھلی

اورینٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۳۵ء

سوئے حجاز، ماہنامہ، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۹ء

معارف رضا، ماہنامہ، کراچی، شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، شمارہ جون ۲۰۰۲ء، نومبر ۲۰۰۲ء

معارف ماہنامہ (اعظم گڑھ) شمارہ جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء

نعت، ماہنامہ، لاہور، شمارہ فروری ۲۰۰۵ء

نقوش، ماہنامہ، لاہور نمبر، لاہور

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، گولڈن جوبلی نمبر (حصہ دوم) ۲۰۰۰ء

نور الحبیب، ماہنامہ، بصیر پور، شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء

مکتوبات

آرتھر بیولر، ڈاکٹر: مکتوب محررہ ۲۰۰۶ء از نیوزی لینڈ

محمد کبیر احمد مظہر، پروفیسر: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از لاہور

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از دہلی

English Books:

Arthur Buehler, "The Naqshbandiyya in Timurid India: the Central Asian legacy, " JIS, 7 (1996)

I.H.Qureshi: History of Freedom Movement Karachi, 1957

Richard Foltz, the Central Asian Naqshbandi Connections of the Mughal Emperors." JIS, 7 (1996)

T.W.AArnold: The Preaching of Islam, Lahore, 1956

Tripathi: Rise And Fall of Mughal Eampire, 1956

V.G. Kiernan, ed., To the Punjab Pirs, Poem from Iqbal (London, 1958)

وضاحتی نوٹ: ہم نے بعض نا تمام حوالوں کو کتابیات میں شامل نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وقت کی کمی کی وجہ سے کتابیات کی تدوین کا کام بھی عجلت میں کیا گیا، ۲۵۰ سے زیادہ مآخذ و مراجع کے باوجود کام مکمل نہ ہو سکا کیوں کہ ۲؍مارچ ۲۰۰۸ء کی منعقدہ کانفرنس میں باقیات جہان امام ربانی کی تین جلدیں پیش کرنی تھیں اور کتابیات کی تدوین بھی فروری میں ہو رہی تھی۔ ان شاء اللہ یہ کمی آئندہ اڈیشن میں پوری کر دی جائے گی...مرتبین (۲؍فروری ۲۰۰۸ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر

۲۷۲



۞ كلما سطرت سطرا ۞ ضاع من عمری سطر ۞

۱۸۷۲

۱۲۷۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مرقعات



۱۸۷۳

۶۴۳



IMAM RABBANI
AS FOLLOWER OF THE
HOLY PROPHET

By:
Abul Khair Dr. Muhammad Zubair

Translated by
Abdul Mannan Qureshi
Naqshbandi Mujaddadi
B.Com; LLB; DAIBP

۱۸۴۳

SIRAG AL-QULOUB

"LANTERN OF HEARTS"

BY

HADRAT SHAIKH
MUHAMMAD UTHMAN SIRAG AD-DEEN
AN-NAQSHBANDI AL-KADERI
(may his secret be sanctified)

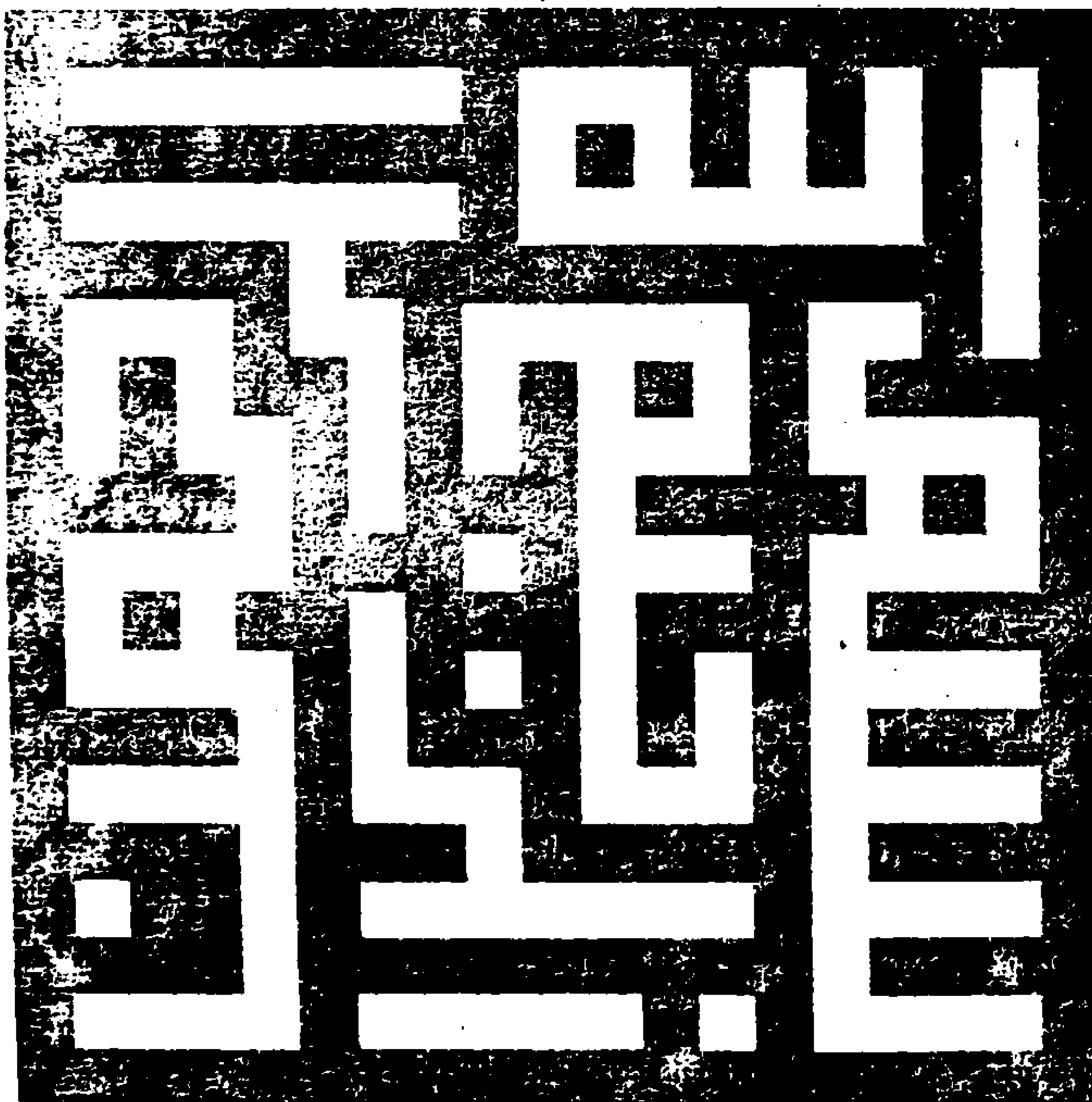
ISBN 0-9696871-0-9

PUBLISHED AND PRINTED IN CANADA

٢٧٢

THE CONCEPT OF BIDʿA IN THE ISLAMIC SHARIʿA

Nuh Ha Mim Keller



THE M.A.T. PAPERS

١٨٧٢

NAQSHBANDIS IN WESTERN AND CENTRAL ASIA

CHANGE AND CONTINUITY

Papers Read at a Conference Held
at the Swedish Research Institute
in Istanbul June 9-11, 1997

Edited by Elisabeth Özdalga



SWEDISH RESEARCH INSTITUTE IN ISTANBUL
TRANSACTIONS VOL. 9

۶۷۸

الم یأن للذین آمنوا
ان تخشع قلوبهم لذکرالله ؟

حقیقت تصوف

و

بحثی ازطریقه نقشبندیه

مؤلف : شیخ امین علاءالدین نقشبندی

مترجم : بهأالدین «بها»

۱۸۷۸

﴿ ألم يأنِ للذين آمنوا
أن تخشع قلوبهم لذكر الله ؟ ﴾

ما هو التصوف

ما هي الطريقة النقشبندية

تأليف
الشيخ امين الشيخ علاء الدين النقشبندي

ترجمة
الدكتور محمد شريف احمد

تقديم
العلامة الشيخ عبد الكريم المدرس

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت

(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
(چیئرمین، امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

بتقریب محفل اظہارِ تشکر
بسلسلہ تکمیل جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی
۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

۶۸۱



پچاس (۵۰) سالہ گولڈن جوبلی نمبر

جلد اول

مدیر اعلیٰ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

۱۸۸۱

۶۸۲

جہانِ امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی قومی کانفرنس کا

پس منظر و پیش منظر

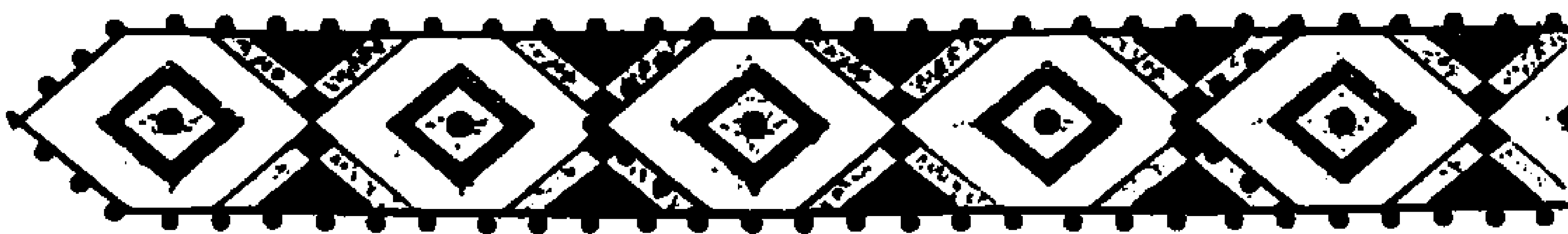
مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:-

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیومزنگ سمن آباد، لاہور



۱۸۸۲

۶۸۳

جہانِ امام ربانی مجددِ الفِ ثانی قومی کانفرنس کے موقع پر پڑھے جانے والے
علمی و تحقیقی مقالات پر مبنی

ارمغانِ امامِ ربانی

مرتبہ:
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:
شیرِ ربانی پبلی کیشنز
جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی
۷۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

۱۸۸۳

مجلہ سہ ماہی، عرفانی اور تحقیقی

الفیض

شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء

جلد نمبر 7 | شمارہ نمبر 6

زرِ تعاون

فی شمارہ	پاکستان سالانہ	یو کے	یو ایس اے (امریکا)	عرب امارات
15 روپے	140 روپے	18 پونڈ سالانہ	35 ڈالر سالانہ	60 درہم سالانہ

پتہ: مجلہ الفیض چک نمبر 411 فیض آباد شریف

[illegible] فیصل آباد 0413-441211 نشرواشاعت 122 اپر مال لاہور موبائل 0321-7540550

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

جہانِ تشکّر

ابوالسرور محمد مسرور احمد

(چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی)



ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے وہ اسی وقت پر ہوتا ہے۔ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ سے پہلے کسی کو معلوم نہ تھا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے۔ ایک روز علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے، باتوں باتوں میں فرمایا'' کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی پر مقالات کا ایک وقیع مجموعہ مرتب کیا جائے'' فرمایا، کیوں ممکن نہیں۔ ہاتف غیبی نے بات سن لی۔ رب کریم کی بارگاہ سے فرمان جاری ہوا۔ یہی خیال مولانا جاوید اقبال مظہری کے دل میں بھی آیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی سے عرض کیا، اجازت ملتے ہی ۲۰۰۲ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل قائم کر دی گئی...... میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے ماہنامہ ''نور اسلام'' (شرقپور) کے ضخیم مجدد الف ثانی نمبر (مرتبہ صوفی غلام سرور نقشبندی) جو ۷۰ کی دہائی میں شائع ہوا تھا محرک ثابت ہوا...... اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی بارش ہونے لگی، احباب نے تعاون فرمایا، مقالہ نگاروں اور منقبت نگاروں کے مقالات کا اک تانتا بندھ گیا اور حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی، نگرانی اور رہنمائی میں اس عظیم منصوبہ پر کام شروع ہوا...... تعاون کرنے والے احباب میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا، وہ بھی ہیں جنہوں نے مالی معاونت کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے مواد کی فراہمی میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے تاریخی آثار و مزارات کی تصاویر مہیا کیں، وہ بھی ہیں جنہوں نے پروف ریڈنگ میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین و تالیف میں بھرپور تعاون کیا، وہ بھی ہیں جنہوں نے

جہان امام ربانی کی پیسٹنگ، کاغذ کی فراہمی، پرنٹنگ اور جلد بندی میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کے ذخیرے کو محفوظ کرنے میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے ترسیل وتقسیم میں مدد کی، اور وہ بھی ہیں جنہوں نے عظیم ویب سائٹ بنا کر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام کو عالم گیر بنایا......
ان سب کی الگ الگ خدمات کا ذکر کرنا اور شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے......اس لیے میں ان حضرات کے اسمائے گرامی کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں تاکہ اس مقدس جماعت کا تعارف ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا ایسے نیک لوگوں سے ابھی تک خالی نہیں ہوئی......امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی ان سب حضرات کے تہہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کی تدوین واشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کے اخلاص ومحبت کا شکریہ ادا کرنے لیے الفاظ نہیں پاتے۔ مولیٰ تعالیٰ سب حضرات کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور مشکلات آسان فرمائے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے کراں انعام واکرام سے نوازے......(آمین)

اب میں ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کرتا ہوں:

☆......حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی (کراچی)
☆......حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی)
☆......صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)
☆......مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (دہلی)
☆......قاری محمد ظفر احمد (کراچی)
☆......صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (حیدرآباد، سندھ)
☆......مفتی محمد جان نعیمی (کراچی)
☆......مفتی محمد معظم احمد (دہلی)
☆......صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (لاہور)
☆......علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی (کراچی)
☆......مولانا جاوید اقبال مظہری (کراچی)

☆......ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (کرچی)
☆......حاجی معراج الدین مسعودی (کراچی)
☆......حاجی محمد الیاس مسعودی (کراچی)
☆......شیخ صبور احمد محمودی (کراچی)
☆......ڈاکٹر صفی الدین مسعودی (کراچی)
☆......حاجی محمد اسلم مسعودی (کراچی)
☆......ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی (کراچی)
☆......سید محمد منصور شاہ مسعودی (کراچی)
☆......محمد عالم مختار حق (لاہور)
☆......صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی (لاہور)
☆......ملک محمد سعید مجاہد آبادی (لاہور)
☆......شاہد احمد مسعودی (لاہور)
☆......کمانڈر محمد ظفر احمد (کراچی)
☆......پروفیسر قاری محمد رفیق احمد (لاہور)
☆......محمد معروف شرقپوری (لاہور)
☆......انیس احمد مسعودی (کراچی)
☆......شمیم احمد (کراچی)
☆......سید محمد انیس مسعودی (کراچی)
☆......محمد محسن خان (دہلی)
☆......نسیم حضرت جی (کراچی)
☆......اعجاز محمد حضرت جی (گوالیار)
☆......محمد عبدالواسع باقر (امریکہ)

☆......سید جلال الدین قادری (امریکہ)

☆......نور احمد مسعودی (کراچی)

☆......سید محمد شعیب افتخار (کراچی)

☆......قاری محمد شریف کمبوہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

☆......خورشید عالم گوہر رقم (لاہور)

☆......منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

☆......شہزاد مسعودی (کراچی)

☆......محمد خالد (کراچی)

☆......حاجی چراغ الدین مسعودی (کراچی)

☆......محمد عامر مسعودی (کراچی)

☆......محمد ابراہیم مسعودی (کراچی)

☆......محمد عارف (کراچی)

☆......عبدالراشد (کراچی)

☆......مسعود احمد (کراچی)

☆......محمد سہیل خان (کراچی)

☆......اقبال الرحمٰن (کراچی)

☆......وسیم الرحمٰن (کراچی)

☆......مسعود عارف (کراچی)

☆......سلیم سواتی (کراچی)

☆......شوکت علی (کراچی)

معاونین میں خواتین بھی شامل ہیں مثلاً

☆......حنا مسعودی (حیدر آباد، سندھ)

☆......صبا مسعودی (کراچی)

☆......ربیعہ (کراچی)

☆......سمیعہ (کراچی)

☆......زیب النساء مسعودی (کراچی)

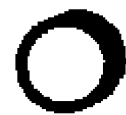
☆......روبی اقبال (کراچی)

☆......ڈاکٹر ثروت جہاں وغیرہ وغیرہ (بلیک برن، یو۔کے)

جن حضرات نے جہان امام ربانی کے عظیم منصوبہ میں دل وجان سے مسلسل تعاون کیا اور کررہے ہیں اگر چہ ان کے نام اوپر آچکے ہیں مگر بطور تحدیث نعمت پھر ذکر کرنا چاہوں گا، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، حاجی معراج الدین مسعودی، شیخ صبور احمد، حاجی محمد الیاس، سید محمد منصور شاہ، نور احمد، چراغ الدین، اقبال الرحمٰن، وسیم الرحمٰن، محمد سہیل خان، ڈاکٹر صفی الدین صدیقی۔

''جہان امام ربانی'' کی تدوین میں جن محققین نے کھلے دل سے اپنی تصانیف اور تحقیقی مقالات سے ابواب وفصول مستعار لینے کی اجازت دی ان میں ڈاکٹر آرتھر بیولر (امریکہ)، پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدرآباد، سندھ)، وائس چانسلر آف پنجاب یونیورسٹی، لاہور، میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (لاہور)، ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (لاہور)، ڈاکٹر انصار (کراچی) وغیرہ قابل ذکر ہیں......

مقالہ نگار حضرات کے علاوہ محققین، دانشوروں، شاعروں اور نظر ثانی کرنے والوں کا الگ الگ شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کیوں کہ یہ ایک طویل فہرست ہے اس کے علاوہ ''جہان امام ربانی'' میں سب کے اسمائے گرامی اور کاوشوں کی تفصیل موجود ہے، امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے سرپرست اعلیٰ، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات گرامی نے جس خلوص و محبت سے قلمی تعاون کیا، مولیٰ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے......آمین



اراکین امام ربانی فاؤنڈیشن کا یہ امتیاز ہے کہ جس نے جو کام کیا اللہ کے لیے کیا کوئی معاوضہ نہ

چاہا...... فاؤنڈیشن کے اس عظیم منصوبہ میں کوئی تنخواہ دار نہیں، کوئی افسر نہیں، کوئی ماتحت نہیں، سب خادم ہیں، سب مسعود ملت یا کسی نہ کسی بزرگ کے دامن سے وابستہ ہیں......

۲۰۰۲ء میں اس منصوبہ کا آغاز ہوا، ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' بشمول ''نور علیٰ نور'' سات جلدیں شائع ہوئیں...... ۲۰۰۷ء میں مزید پانچ جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح ''جہان امام ربانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کی بارہ جلدیں شائع ہوئیں، پھر ۲۰۰۸ء میں ''باقیات جہان امام ربانی'' کے عنوان سے تین مزید جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح چھ سال کی مدت میں ۱۵ ر جلدیں شائع ہو گئیں جو تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں...... ایک اہم کام یہ ہوا کہ محمد عبدالستار طاہر مسعودی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ مرتب کیا جو ۲۰۰۸ء میں کراچی سے شائع ہو چکا اور محققین و قلم کاروں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔



ترسیل و تقسیم کے حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے کئی لاکھ روپیہ کے سیٹ زکوٰۃ اور کارِ خیر کی مدوں میں تقسیم کیے گئے اور ان ممالک میں بھیجے گئے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، دوبئی، افغانستان، امریکہ، برطانیہ، روس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس انسائیکلو پیڈیا میں بین الاقوامی معیار کے مقالات ہیں کوئی مقالہ معیار سے گرا ہوا نہیں، الا ماشاء اللہ...... عام قاری مقالہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا، اُن کی نظر میں کتاب کا ضخیم ہونا اس کی قدر و منزلت کی نشانی ہے حالانکہ چند صفحات کے مقالات پر دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں نے پی۔ایچ۔ڈی اور ڈی۔لِٹ کی ڈگریاں دی ہیں...... چنانچہ محمد تقی ایڈووکیٹ کو صرف چالیس صفحات پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت) سے ڈی۔لٹ کی ڈگری ملی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کو صرف ایک سو صفحات کے مقالہ پر اسی یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری ملی...... تحقیقی مقالات میں موضوع کی اہمیت، مستند حوالوں اور کام کی بنیادی نوعیت کو دیکھا جاتا ہے...... بہر کیف ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' اور ''باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی تدوین میں ہر قسم کے قارئین کا خیال رکھا

گیا ہے، جو کچھ پیش کیا گیا، سجا کر، سنوار کر تا کہ قارئین کی نظر میں دل پذیر ہو......

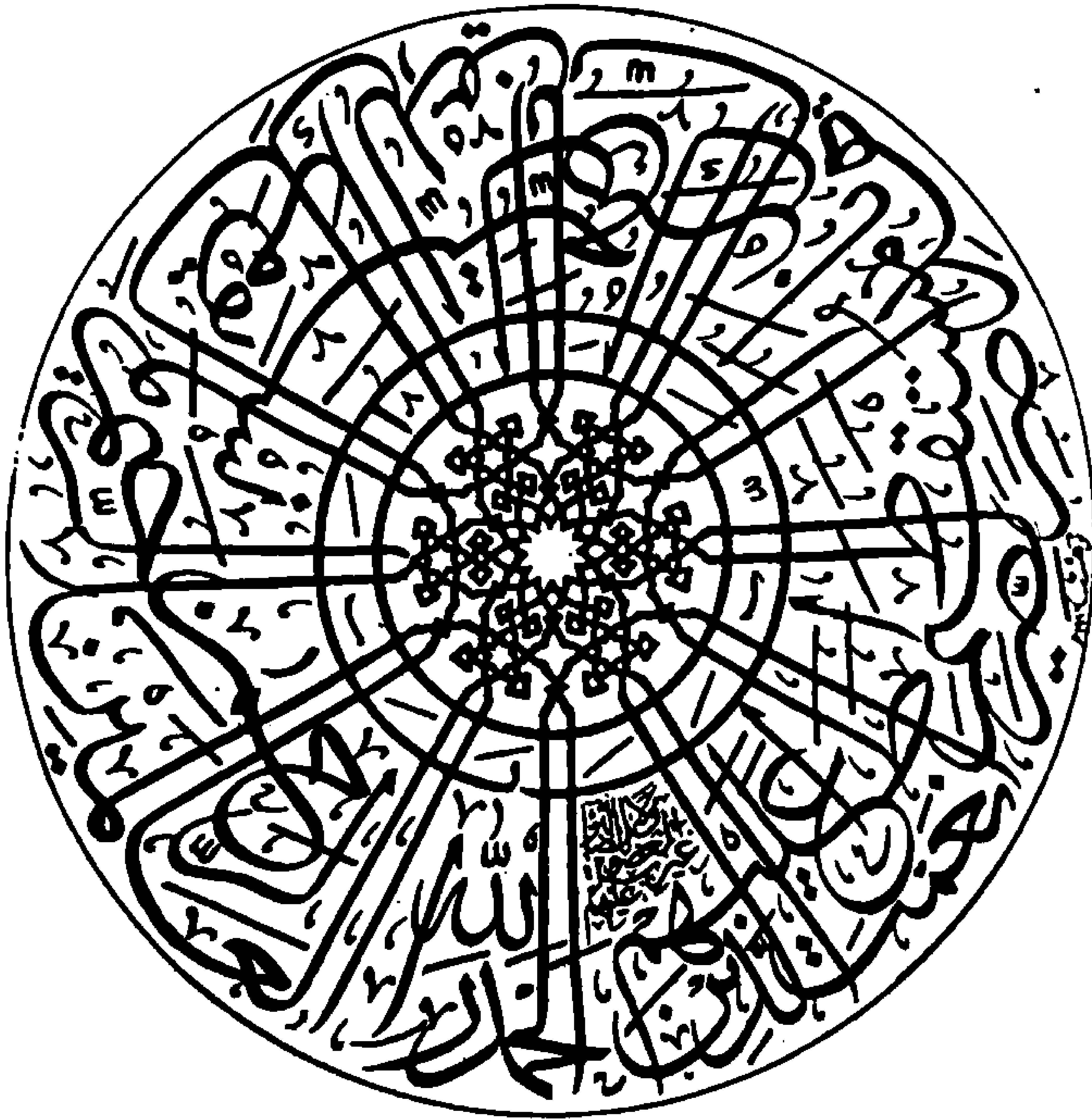
آخر میں رب کریم کا کروڑہا بار شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی اور پردۂ غیب سے وہ مدد فرمائی جس کو دیکھ دیکھ کر ہم سب حیران ہیں......اصل میں بڑے کام علم و فضل سے نہیں ہوتے، مولیٰ تعالیٰ کی توفیق و تائید اور اس کے فضل و کرم سے ہوتے ہیں۔ وہ جس کو چاہے اپنے کرم سے نوازے، جس نے اس کی چاہت کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا......مولیٰ تعالیٰ ہم کو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت اور سب چاہنے والوں کی چاہت عطا فرمائے......(آمین)

۱۸/محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۸/جنوری ۲۰۰۸ء

ابوالسرور محمد مسرور احمد
کراچی، پاکستان

☆......☆......☆





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

سلام
بحضور شیخ احمد سرہندی مجددِ الفِ ثانی

خالد محمود خالدؔ نقشبندی مجددی
(بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت گو شاعر)

☆☆

وہ نورِ صدق و ہدایت شعور کا پیکر
بہر ادا ہے ادائے جمالِ پیغمبر
وہ سوزِ حضرتِ صدیق وہ جلالِ عمر
حیائے حضرتِ عثماں شجاعتِ حیدر
وہ جس کو رہبرِ اعظم نے خود کہا رہبر
رسولِ حق کی بشارت پہ بے شمار سلام

جلائے جس نے اندھیروں میں روشنی کے چراغ
وہ جس کے فیض نے مہکا دیے جہاں کے دماغ
وہ جس نے بھر دیے توحید سے دلوں کے ایاغ
ہرے بھرے کیے جس نے خزاں رسیدہ باغ
کسی نے پایا نہیں جس کی عظمتوں کا سراغ
اُس آفتابِ کرامت پہ بے شمار سلام

وہ جس نے توڑدیا جہلِ اکبری کا غرور
جہاں میں پھیل گیا دینِ مصطفیٰ ﷺ کا نور
بھٹکے ذہنوں کو بخشا ہے جس نے دیں کا شعور
ہوئی ہیں جس کے تدبر سے ظلمتیں کافور
دلوں کو بخشا ہے جس کی کرامتوں نے سرور
امینِ نور شریعت پہ بے شمار سلام

وہ الفِ ثانی مجدد معین دین مبیں
وہ پاسبانِ شریعت طریقتوں کا امیں
جمالِ سجدہ سے آراستہ تھی جس کی جبیں
وہ دستگیرِ زمانہ امیر اہلِ یقیں
ولایتِ ابدی آج بھی ہے زیرِ نگیں
سلام اس کی ولایت پہ بے شمار سلام

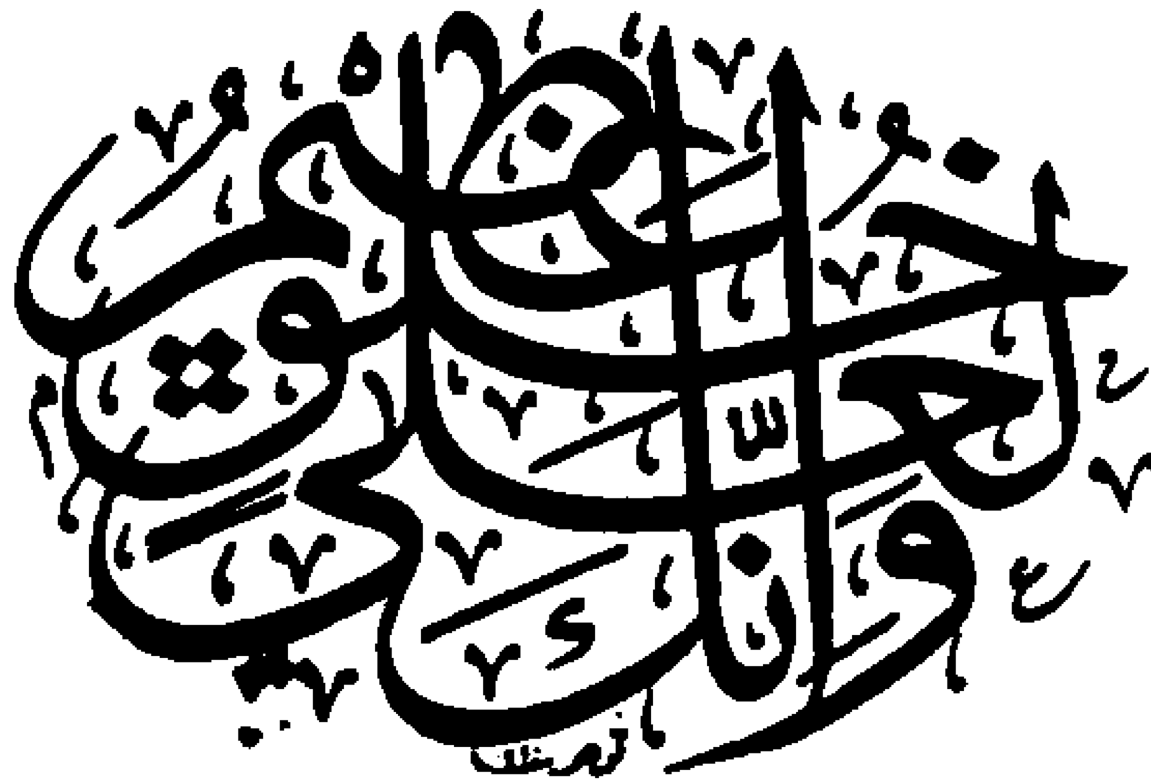
وہ جس کے قدموں میں بچھتی رہی جہانگیری
تھا جس کی ساری اداؤں میں عزمِ شبیّری
اسی کے در کی گدائی کا نام ہے میری
خدا نے بخشی ہے اس ذات کو ہمہ گیری
سجی ہے اس کے ہی سر پر کلاہِ توقیری
سلام اس کی بصیرت پہ بے شمار سلام

وہ بے مثال بھی ہے اور لاجواب بھی ہے
وہ روشنی کا ہے مینار ماہتاب بھی ہے
سراپا رُشد و ہدایت کا آفتاب بھی ہے
وہ خُلقِ مصطفوی رحمتوں کا باب بھی ہے
زمانہ اس کی عطاؤں سے فیضیاب بھی ہے
سلام اس کی وجاہت پہ بے شمار سلام

جھکا نہ پیشِ جہانگیر جس کا اونچا سر
وہ جس کے صدقے دعاؤں کو مل رہا ہے ثمر
مراد و مرکزِ فیضان ہے اسی کا در
مقدرات کا لکھا بدل دے جس کی نظر
وہ جس کی ذات ہے خالد ہر ایک غم کی سپر
سلام اس کی عنایت پہ بے شمار سلام

☆......☆......☆

٦٩٦





١٨٩٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات

قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مثمن فارسی بر کلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خواجہ محمد سعید قدس سرہٗ

(م۔ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۴ء)

(پنجم سجادہ نشین درگاہ لواری شریف، سندھ)



ترجمہ اردو

علامہ حافظ عبدالرزاق مہران سکندری



نظر ثانی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات
مع
مثمن فارسی

☆☆

(۱)

ای صبا الحب بر خیز از من حیران ذلیل　　تیز رو اندر حریمِ کعبۂ ربِ جلیل
سبع اشواطِ طواف آور بجائی قال و قیل　　نیز یک نفلِ طواف از عجز شوقِ بی بدیل
پس عرض بنما کہ آن عاشق رسول تو جمیل　　گوید و آرد پناہِ آن شفیع بی عدیل

جُدْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیْ مَنْ لَّہٗ زَادٌ قَلِیْل
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَاجَلِیْل

(ترجمہ) اے صبا! مجھ جیسے حیران وسرگردان ذلیل بندہ کی طرف سے جلد اٹھ اور رب جلیل کے کعبہ شریف کے حرم شریف میں جا، اور بغیر قیل وقال کے کعبہ معظّمہ کے سات چکر لگا، نیز طواف کعبہ کے دوگانہ نفل عجز وشوق سے ادا کرلے، پھر یہ عرض کر کہ تیرے پیارے رسول کا یہ عاشق آکر عرض کرتا ہے کہ "اے میرے پروردگار اپنے لطف وکرم سے اس پر کرم کیجیے جس کے پاس آخرت کے سفر کا سامان کم ہے، اے رب جلیل! یہ مفلس تیرے دروازہ پر صدق دل سے آیا ہے"

(۲)

بازرو در مسجد نبوی طیبہ آن کریم　پس زتکریمش بیا پیش شفیعِ روز بیم

دست بستہ گو کہ رس فریادم ای شاہِ کریم　مذنبم پر جرم عاصی و تبہ کار و حریم

من ذمیم و مجرم ای تو رؤفی و رحیم　درجناب پاک حق برگوئی حالم ذمیم

ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبُ الْعَظِیْم

اِنَّہٗ شخصٌ غریبٌ مُذنبٌ عبدٌ ذلیل

(ترجمہ) پھر مسجد نبوی شریف اور حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جا اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوئے ان کے دربار میں آجا، اور دست بستہ یہ عرض کر، اے شاہ کریم! میری فریاد سن لیجیے، میں گنہگار، پُر خطا اور تباہ کار مجرم ہوں، میں بہت خراب اور مجرم ہوں اور آپ رؤف و رحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری حالت زار بتا دیجیے۔

''اس کے گناہ بہت بڑے ہیں تو ہی بڑے گناہوں کو بخش دے وہ غریب گنہگار شخص اور عبد ذلیل ہے''

(۳)

یاحبیب اللہ رسول اللہ ندارم بہرِ عفو　در جناب حق بجز تو ای شہِ اسرا و صحو

لطف فرما تا رہم از شرِّ نفس و لعب لہو　آیم اندر بارگاہِ روضہ ات در عشق محو

عقبہء بوسیدہ گریان شوم از جرم بلو　تا تو از جرمم بگوئی باخدا ز راہِ حنو

منہ عِصیانٌ و نسیانٌ وسھوٌ بعد سَھْو

منک احسانٌ و فضلٌ بعد اعطاءِ جزیل

(ترجمہ) اے اللہ کے حبیب، اللہ کے رسول! آپ کے بغیر اللہ کے حضور میں میری معافی کا کوئی ذریعہ نہیں، اے شبِ اسراء کے دلہا لطف و مہربانی فرمایئے تا کہ میں لہو و لعب اور نفس کے شر سے رہائی حاصل کر سکوں، (اور) آپ کی بارگاہ میں روضہء کریم کے سامنے عشق میں محو ہو کر آؤں۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے رو رو کر آپ کی چوکھٹ آ کر چوم لوں، تا کہ میرے گناہوں کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں عرض کریں۔ ''اس گناہ گار بندے کی طرف سے گناہ، بھول اور سہو در سہو ہے (اور) میرے پروردگار تیری طرف سے بہت عطا کے بعد بھی فضل واحسان ہے''

(۴)

یاشفیع المذنبین از تو ہمی خواہم مدد نیست بر حالِ درونم واقفِ جز تو احد
جرم و عصیان وگناہانم گذشتہ از عدد بس سیہ شد لوح اعمالِ من از افعالِ بد
شو شفیعم نزد حق برگو دعایت نیست رد کہ ای الٰہی بندہ ات باعجز افزون تر زحد

قَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَاتُعَد
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحِ الْجَمِیْل

(ترجمہ) اے شفیع المذنبین میں آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، میرے باطن کے احوال سے آپ کے سوا اور کوئی واقف نہیں، میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، میری بداعمالیوں سے نامہ اعمال سیاہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ میرے سفارشی بن جائیں (اور) آپ دعا مانگیں آپ کی دعا رد نہیں ہوتی، کہ اے میرے پروردگار تیرا بندہ حد سے زیادہ عجز وانکساری سے تیری بارگاہ میں آیا ہے۔
''کہہ رہا ہے کہ اے میرے پرودگار! میرے گناہ ریت کے ذروں سے زیادہ ہیں، میرے تمام گناہ معاف فرمادے اچھی طرح درگزر فرمادے''

(۵)

رحمۃ للعالمینی صاحبِ خلقِ عظیم کی رسد اندر حریمت این گنہگار و اثیم
ای حریمِ روضہء تو معدنِ گنجِ فخیم نیست چون مافی ضمیرم جز بعشقت ای رحیم
از پی تحصیل این فضلِ تو چون کنز عمیم روز و شب این ورد دارم زبانِ دل صمیم

رَبِّ هَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ کَرِیْم
اَعْطِنِیْ مَافِیْ ضَمِیْرِیْ دُلَّنِیْ خَیْرُ الدَّلِیْل

(ترجمہ) اے تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آنے والے، اے اعلیٰ اخلاق کے مالک، یہ گنہگار و عاصی آپ کے حرم شریف میں کیسے پہنچے، آپ کا حرم شریف اور روضہ مبارک ہر خیر کی کان ہے۔ اے رحیم (رسول) میرے دل میں بجز آپ کے عشق کے اور کچھ نہیں، یہ آپ کا فضل و کرم جو خزانے کی طرح عام ہے اس کے حصول کے لیے روز و شب زبان اور قلب صمیم سے یہ ورد کر رہا ہوں کہ

''اے میرے پروردگار! (اپنے) فضل و کرم کے خزانے سے مجھے عطا فرما تو بخشنے والا کریم ہے، میرے دل میں جو ارادہ ہے وہ چیز مجھے عطا فرما اچھائی کی دلالت کے ساتھ''

(۶)

بعد ازان ز مدعای اشتیاقم بی خلاف　　دست بستہ عرض کن پیش شہِ صاحب عفاف

این چنین کی یار غارِ زبدۂ آلِ مناف　　عمر من بگذشت در جرم و خطا و کذب لاف

عفوم از حق خواہ پیش شاہ فخر قافقاف　　واین دعایت خواہ بہرِ من زحق از ایتلاف

هَب لنا ملكاً كبيرًا نجّنا ممّا نخاف

رَبّنا اِذ اَنْتَ قاضٍ والمنادي جبرئيل

(ترجمہ) اس کے بعد دست بستہ میرے دل کا مقصد شاہ پاک دامن کی خدمت میں عرض کر دے کہ آل مناف کی بزرگ ترین ہستی کے یار غار میری عمر جرم، خطا، کذب ولاف میں گزر گئی۔ تمام جہانوں کے بادشاہ کے آگے میرے لیے معافی مانگ اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا مانگ۔

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں عظیم ملک عطا فرما، ہر خوف سے ہمیں نجات عطا فرما، اے ہمارے پروردگار! (قیامت کے روز) جب تو اپنی شان کے مطابق عدالت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور جبرئیل امین منادی دے رہے ہوں گے''

(۷)

نیز پیشِ حضرتِ فاروق فیاض ھُدا　　شو اعانت خواہ حالِ مجرمم بخشا خطا

کہ آتش نفسِ لعینم سوختہ سرتا پا　　جز زلال رحمتِ شاہِ رؤف و مجتبا

سرد کی گردد شرارِ سینہء پرتاب ما در حضور رحمتِ عالم زمن گو باخدا

قُل لِنَا رابردی یارب فی حقی کما

قلت قلنا نار کونی برد فی حق الخلیل

(ترجمہ) نیز حضرت فاروق اعظم فیاض ھدیٰ کی خدمت میں بھی میرے جرم وخطا کی بخشش کے لیے مدد مانگ کہ میرے نفس ملعون کی آگ نے مجھے سرتاپا جلادیا ہے، (اب) مہربان ومجتبیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چھینٹوں کے سوا میرے سینے میں سلگتی ہوئی آگ کو کون ٹھنڈا کرے گا؟ خدا کے واسطے میری جانب سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ عرض کردیجیے کہ:

''اے میرے پروردگار! آگ کو میرے حق میں حکم فرما کہ ٹھنڈی ہوجا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ اے آگ خلیل کے لیے ٹھنڈی ہوجا''

(۸)

ہی سفر دورست من بی زاد تنہا بر کسل خویش و یاران جملہ کو چیدند بر کوسِ اجل

دست زن در دامنِ خاتون زہرا بی مہل کہ ای توئی قبول درگاہ پاک ولم یزل

بہرِ بخشاءِ تو میگویم بحق ہم منفعل نیستم در جرم یارب ہمسر و یاہم مثل

کیف حالی یاالٰہی لیس لی خیر العمل

سوء اعمالی کثیر ازاد طاعاتی قلیل

(ترجمہ) سفر بعید ہے اور میں بے زادِ راہ، تنہا، ست، عزیز واقارب اور دوست تمام چلے گئے، خاتون جنت کا دامن مبارک تھام کر یہ عرض کردے کہ تم ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول بندی ہو، میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جرم وخطا میں میرا کوئی ہمسر وہم مثل نہیں۔

''اے میرے خدا! میرا کیا حال ہوگا؟ میرے پاس کوئی بھی اچھا عمل نہیں ہے، میرے اعمال بدتو بہت ہیں، اطاعت وفرمانبرداری کم ہے''

(۹)

وَلِ وَجهَکَ لِلْبَقِیْعِ الغرقدِ ھو منیلتی بِالتّأدُّب وَالتَّخَشُّع نادمًا مِن ذِلَّتی

قُل اَغِثنی یا الٰھی نَجِّنِیْ عَن نِقمتی لیس غیر الآل واصْحاب النَّبی لی عُروَتِی

وانچہ گفتستی کہ وسعت کل شیءٍ رحمتی ھم بذالنورین سبطین و علیٍ جنتی

عَافِنی من کُلّ دَاءٍ واقض عَنّی حاجَتِی

اِنَّ لی قَلبًا سَقِیْمًا انت تَشفِی لِلْعَلِیل

(ترجمہ) اپنا چہرہ بقیع الغرقد کی طرف کردے یہی میری آخری آرزو ہے۔ پھر نہایت خشوع وخضوع اورادب سے پشیمان ہوکر یہ عرض کردے کہ مجھے ذلت سے امان ملے، (پھر) یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار مجھے انتقام سے نجات دے، میرے پاس آل رسول، اصحاب رسول کے توسل کے سوااور کچھ نہیں، (اے میرے پروردگار) جوتو نے فرمایا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ذوالنورین، حسن وحسین اور حضرت علی اہل جنت کے وسیلے سے۔

''مجھے ہر بیماری عافیت دے اور میری ہر حاجت کو پورا کردے میرا قلب بیمار ہے تو ہی بیمار کو شفا دینے والا ہے''

(۱۰)

پس توسّل جو بدرگاہِ شہ نور صدور سیّد شہداء حمزہ گو کہ یارب یاشکور

بس ہراسانم زتابِ گور و از یومِ نشور عمر دادم در ہواۓ حرص و لہو و فخر و زور

نیست ملجایم بجز لطف و کرم فضلِ وفور عافنی مَاکان مِنِّی اَنتَ عافٍ یاغفور

اَنتَ کافِی اَنتَ شَافِی فِی مُھِمَّات الامُور

اَنتَ رَبّی اَنتَ حَسْبِیْ اَنتَ لِی نِعْمَ الْوَکِیل

(ترجمہ) پھر شاہ نورصدور سید الشہداء امیر حمزہ کی درگاہ کا توسل کرتے ہوۓ یہ عرض کر کہ اے

ربِ شکور! میں قبر وحشر کے غم واندوہ سے بہت ہراساں ہوں، میں نے تمام عمر لہو ولعب، حرص وہوس میں کھودی، تیرے لطف وکرم اور فضل کے سوا کوئی بھی پناہ کی جگہ نہیں، مجھ سے جو بھی خطا ہوئی ہے معاف کردے اے بخشنے والے، تو ہی معاف کرنے والا ہے۔

''میری تمام مشکلات میں تو ہی کافی وشافی ہے تو ہی میرا پروردگار تو ہی مجھے کافی اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے''

(۱۱)

حَمدِ للہ باز آمد آن صبا باصد فتوح — گفت رفتم عرض کردم حال دل پُر از جروح

وہ اشارت شد سعؔید از انس جانِ انس روح — ہمچو من لّا ذنب لہ شدتائب صاف و نصوح

غم مخور کن وِرد استغفار ہر شام و صبوح — گفت بوبکر از فنای ء توبہ رمزی باوضوح

اَیْنَ مُوسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْح!

اَنت یا صدیؔق عبدٌ تُب الی المولی الجلیل

(ترجمہ) الحمد للہ! باصبا سو (فیصد) فتوحات کر کے واپس لوٹ آئی، کہنے لگی کہ میں نے مجروح دل کا حال عرض کر دیا۔ اشارہ یہ ہوا کہ سعید جو صدق دل وجان اور روح سے توبہ تائب ہوا وہ اس کی طرح ہے جس نے یقینی اور کھلی توبہ کی گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں، غم مت کرو صبح وشام استغفار کا ورد کرتے رہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فنا سے توبہ کی رمز واضح ہوتی ہے۔

''حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ اور حضرت نوح علیہم السلام کہاں ہیں؟ اے صدیؔق تو (خدا کا) بندہ ہے رب جلیل کے حضور توبہ کر (اور تائب ہو جا)''

☆......☆......☆

صدق اللہ العظیم